



ڈاکٹر زاہر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA HACA

NEW DELHI

R. L. H. C.

211-42092

CALL NO. 164-E3

Accession No. 61355.1

Call No ^{Range} 2.97.11.209c Acc No C.135.51
164E3

میں تو بیق حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اس کتاب مستطاب منقولہ نظر اولیٰ الابواب
نزول برکات و انوار یعنی تذکرہ

اخبار الاخیار فی اسرار الابرار

۱۰۸۷ھ

۳۰ و کتاب دومیں بر حاشیہ مستفی بہ

مَجْمُوعَةُ تَسَاوُفِ الْمَلِكِ تَيْمُورِ الشَّاهِ وَرِثَتِهِ

إِلَى أَرْبَابِ الْكَلَامِ وَالْفَضْلِ

ایسی مکتوبات شریفہ کہ مشتمل بر شرف و ہشتاد سالہ
سیدہ الحقیقین برگزیدہ جناب باری حضرت شیخ آجل بدایہ حمید

محدث دہلوی البخاری تدریس سرہ

مکتبہ دینی پبلیشرز، مدنی اور
کراچی سسٹی اور علامہ کلاپتا

فهرست نقول و حکایات اخبار الاخیار فی اسرار الابرار

صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار
۱۵	شیخ محی الدین میرزا محمد علی	۲۸	خواجہ حسین الحق الدین	۳۱	خواجہ قطب الدین بختیار کاظم	۳۲	شیخ سید الدین زکریا
۳۴	سید محمد الدین مدک خاوری	۳۵	شیخ محمد الدین صولی	۳۸	تاجی محمد الدین ناگوری	۵۰	شیخ جلال الدین تبریزی
۵۲	شیخ نظام الدین ابو طوید	۵۲	شیخ برهان الدین محمود بلخی	۵۳	شیخ احمد نبرانی	۵۳	شیخ محمد ترک نادولی
۵۳	شیخ ترک بیابانی	۵۵	شیخ شاهی موی تاب	۵۵	شیخ بدر الدین موی تاب	۵۶	خواجہ محمود مومند و زر قشقلی
۵۶	مولانا محمد الدین حاجی	۵۶	شاه خضر رحمت الله علیہ	۵۶	شیخ بدر الدین غزنوی	۵۷	خواجہ ربیع
۵۷	مولانا جامع الدین	۵۷	شیخ نور الدین ابن مین الدین	۵۸	شیخ زید الحق و الملت و الدین گجشکر	۶۰	شیخ نظام الحق الدین بدایونی
۶۶	شیخ نجیب الدین منوچک	۶۷	سید جلال الدین بخاری	۶۷	شاه کریم روح	۶۷	شیخ سعد الدین روح
	شیخ کریم الدین ابو الفتح	۷۲	شیخ صلاح الدین درویش	۷۳	مولانا بدر الدین اسفندی	۷۳	شیخ جمال الدین احمد پانی
	شیخ برهان الدین صولی	۷۵	شیخ عارف	۷۵	شیخ صابر	۷۵	خواجہ نصیر الدین
	ابو شهاب الدین	۷۶	شیخ بدر الدین سلیمان	۷۶	خواجہ نظام الدین	۷۷	خواجہ یعقوب
	ابو دلالی	۷۷	مولانا رمی الدین منوچری	۷۷	مولانا کمال الدین زاهد	۷۸	شیخ نور الدین
	الدین رومی	۷۹	شیخ شرف الدین کرمانی	۷۹	سیدی موله	۷۹	شیخ ابوبکر موسی حیدری
	دین	۸۰	شیخ عبدالعزیز	۸۰	شیخ علی کریم میرخی	۸۱	مولانا نادر ترک
	دین	۸۲	خواجہ علی	۸۲	خواجہ حسن افغان	۸۲	شیخ تقی الدین محمد
	سنی	۸۳	مولانا علاء الدین اصولی	۸۳	شمس الملک	۸۳	تاجی جمال لسانی
		۸۵	شیخ شهاب الدین بانسکا	۸۵	شیخ احمد بدایونی	۸۶	تاجی منہاج جرجانی
		۸۷	شیخ نصیر الدین محمود	۹۲	شیخ سراج الدین عثمان	۹۳	شیخ قطب الدین منور
			شیخ حسام الدین لسانی	۹۷	مولانا فخر الدین زلدوی	۹۸	مولانا فخر الدین مردوی
			شیخ برهان الدین غریب	۱۰۰	مولانا علی شاه جاندار	۱۰۱	شیخ طاهر الدین بن شیخ بدیع الدین
			عزیز الدین صولی	۱۰۲	خواجہ تقی الدین نوح	۱۰۲	سید محمد بن سید محمود کرمانی
			شمس الدین یحیی	۱۰۴	تاجی محی الدین کاشانی	۱۰۴	مولانا و حید الدین سیف
			بلوی	۱۰۷	امیر حسن علاء سنجری	۱۰۹	خواجہ شمس الدین
			شی	۱۱۳	مولانا ضیاء الدین ساسی	۱۱۵	مولانا جمال الدین اودھی
			بازی	۱۱۶	خواجہ شمس الدین	۱۱۶	خواجہ احمد بدایونی

صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار
۱۲۹	مولانا محمد بشیر مغلندر	۱۲۹	شیخ حسام الدین	۱۲۹	شیخ حسام الدین	۱۲۹	شیخ حسام الدین
۱۳۲	خواجہ احمد	۱۳۲	خواجہ جہد	۱۳۲	خواجہ جہد	۱۳۲	خواجہ جہد
۱۳۳	شیخ غیب الدین فردوسی	۱۳۳	شیخ شرف الدین احمد	۱۳۳	شیخ شرف الدین احمد	۱۳۳	شیخ شرف الدین احمد
۱۳۵	شیخ شرف الدین ولی مغلندر بالائی	۱۳۵	شیخ ابوبکر مری ناس	۱۳۵	شیخ ابوبکر مری ناس	۱۳۵	شیخ ابوبکر مری ناس
۱۳۷	شیخ شہان سیاح	۱۳۷	سید محمد بن جعفر	۱۳۷	سید محمد بن جعفر	۱۳۷	سید محمد بن جعفر
۱۳۹	مولانا خواجگی	۱۳۹	مولانا حسین الدین عمرانی	۱۳۹	مولانا حسین الدین عمرانی	۱۳۹	مولانا حسین الدین عمرانی
۱۴۳	شیخ سراج الدین بن عالم	۱۴۳	سید تاج الدین شہزاد	۱۴۳	سید تاج الدین شہزاد	۱۴۳	سید تاج الدین شہزاد
۱۴۷	قاضی عبدالعقید	۱۴۷	شیخ زین الدین	۱۴۷	شیخ زین الدین	۱۴۷	شیخ زین الدین
۱۴۹	سید صدیق الدین راجو	۱۴۹	شیخ اختیار الدین نور	۱۴۹	شیخ اختیار الدین نور	۱۴۹	شیخ اختیار الدین نور
۱۵۰	قتال بخاری	۱۵۰	شیخ سادنگ	۱۵۰	شیخ سادنگ	۱۵۰	شیخ سادنگ
۱۶۷	قطب عالم	۱۶۷	شاہ عالم	۱۶۷	شاہ عالم	۱۶۷	شاہ عالم
۱۶۹	شیخ وجیہ الدین	۱۶۹	شیخ ملا الدین	۱۶۹	شیخ ملا الدین	۱۶۹	شیخ ملا الدین
۱۷۰	شاہ بدیع الدین بدار	۱۷۰	شاہ سخائی	۱۷۰	شاہ سخائی	۱۷۰	شاہ سخائی
۱۷۲	شیخ انور	۱۷۲	میر سید اشرف سنائی	۱۷۲	میر سید اشرف سنائی	۱۷۲	میر سید اشرف سنائی
۱۷۸	سید یونس الدین محمد اللہ علیہ	۱۷۸	شیخ پیارے	۱۷۸	شیخ پیارے	۱۷۸	شیخ پیارے
۱۸۰	شیخ سودا اللہ	۱۸۰	شیخ رزق اللہ	۱۸۰	شیخ رزق اللہ	۱۸۰	شیخ رزق اللہ
۱۸۱	شیخ شمس الدین طاہر	۱۸۱	شیخ عبداللہ شطاری	۱۸۱	شیخ عبداللہ شطاری	۱۸۱	شیخ عبداللہ شطاری
۱۸۲	مولانا خواجہ	۱۸۲	شیخ کلو	۱۸۲	شیخ کلو	۱۸۲	شیخ کلو
۱۸۶	شیخ محمد میسے	۱۸۶	قاضی شہاب الدین	۱۸۶	قاضی شہاب الدین	۱۸۶	قاضی شہاب الدین
۱۸۸	شیخ کبیر	۱۸۸	خواجہ حسین ناگودی	۱۸۸	خواجہ حسین ناگودی	۱۸۸	خواجہ حسین ناگودی
۱۹۳	شیخ احمد عبدالحق	۱۹۳	شیخ صلاح درویش	۱۹۳	شیخ صلاح درویش	۱۹۳	شیخ صلاح درویش
۱۹۷	شیخ عادت	۱۹۷	شاہ داؤد	۱۹۷	شاہ داؤد	۱۹۷	شاہ داؤد
۲۰۰	شاہ سید	۲۰۰	راجی حامد شہزاد	۲۰۰	راجی حامد شہزاد	۲۰۰	راجی حامد شہزاد
۲۰۳	مولانا اللہ داد	۲۰۳	شیخ معروف	۲۰۳	شیخ معروف	۲۰۳	شیخ معروف
۲۰۷	شیخ بدیع شطاری	۲۰۷	محمد حماد الدج	۲۰۷	محمد حماد الدج	۲۰۷	محمد حماد الدج
۲۰۹	محمد شیخ عبدالقادر	۲۰۹	شیخ عبداللہ	۲۰۹	شیخ عبداللہ	۲۰۹	شیخ عبداللہ

صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار
۲۱۲	شیخ مولیٰ	۲۱۳	شیخ داؤد	۲۱۴	میر سید اسماعیل	۲۱۵	شاہ فیض
۲۱۶	مولانا سجاد الدین	۲۱۸	شیخ عبد اللہ بیابانی	۲۱۹	سید کبیر الدین حسن	۲۲۰	شیخ حام الدین متقی ملتان
۲۲۰	شاہ عبد اللہ قریشی	۲۲۱	شیخ حاجی عبد الوہاب	۲۲۵	شاہ جلال شبرازی	۲۲۶	شاہ احمد شرعی
۲۲۷	شیخ سلیمان	۲۲۷	شیخ عبد القدوس	۲۳۰	شیخ ابجد دہلوی	۲۳۰	شیخ اودھن دہلوی
۲۳۱	شیخ یوسف قتال	۲۳۱	مولانا شعیب	۲۳۲	ملک بن الدین دزیر الدین	۲۳۳	شیخ حامی
۲۳۵	سید شاہ میسرک	۲۳۵	سید حسین پائی مناری	۲۳۶	شیخ یوسف چریا کوٹی	۲۳۶	شیخ خانو کوٹاری
۲۳۷	شیخ علاؤ الدین بن نواز الدین	۲۳۷	سید سلطان پیر انجی	۲۳۸	سید علاؤ الدین	۲۳۸	سید علی
۲۳۹	شیخ اودھن جو نیوی	۲۳۹	میاں قاضی خان قفرا بادی	۲۴۰	شیخ محمد غفور دلاور	۲۴۱	شیخ محمد حسن
۲۴۲	شاہ عبدالرزاق جھانڈ	۲۴۷	شیخ امان پانی پتی	۲۴۹	شیخ سیف الدین	۲۵۵	سلطان جلال الدین
۲۵۰	میر سید ابراہیم	۲۵۰	سید رفیع الدین عسوی	۲۵۸	شیخ بہاؤ الدین مفتی	۲۵۸	شیخ حاجی حمید
۲۵۹	میر سید عبد الوہاب	۲۵۹	میر سید عبد الاول	۲۶۳	شیخ علی بن حسام الدین	۲۶۵	سید شیخ عبد الوہاب سنی القادسی
۲۸۵	شیخ عزیز اللہ متوکل	۲۸۵	مخدوم جیو	۲۸۵	میاں غیاث	۲۸۶	میاں محمد طاهر
۲۸۷	شیخ رحمت اللہ	۲۸۷	شیخ حسین	۲۸۶	شیخ عبد الحزیز شیخ حسن طاهر	۲۸۶	شیخ جنید حصاری
۲۸۹	الدین	۲۸۹	شیخ برہان کالپی	۲۸۹	شیخ سلیم بن بہاؤ الدین	۲۹۰	شیخ نظام الدین
۲۹۱	انجوتی قریشی	۲۹۱	شیخ جلال الدین خان میرزا	۲۹۱	شیخ اسلمتی	۲۹۲	شیخ عبد الغفور مانو
۲۹۳	دا عجل	۲۹۳	مولانا بخش	۲۹۳	ذکر بعضہ حاجی ابجد دہلوی	۲۹۳	میاں سعید
۲۹۵	دب	۲۹۵	مسود نخاسی	۲۹۳	شاہ ابوالغیب بٹاری	۲۹۵	شیخ حسن مجتذب
۲۹۶		۲۹۶	شیخ عبد اللہ ابدال دہلوی	۱۹۷	میاں مونگر	۱۹۷	بابا کپور مجا دب
۲۹۷		۲۹۷	الشر دین مخدوب	۲۹۹	شاہ منصور	۲۹۹	شیخ یوسف
		۳۰۰	ذکر سادہ ماحلت لبی لبی	۳۰۰	لبی لبی قلمہ سام	۳۰۲	والدہ شیخ فرید کر گنج
		۳۰۱	لبی لبی ادبیا	۳۰۱	تکملہ	۳۰۲	حاتمہ
		۳۰۲	قصیدہ مصنف	۳۰۲	تمت		

مذہبی کتب سستی اور عمدہ ملنے کا پیشہ

سند (یو پی) کو ہمیشہ یاد رکھیے

فہرست اسما رسائل و مکتوبات شریف حصہ سہد المحدثین شیخ عبدالحق محمد دہلوی انجمن تدریس

ردیف	موضوع	نام رسالہ	اسما مکتوب الیہم	نمبر شمار	صفحہ	نام رسالہ	اسما مکتوب الیہم
۱	۴	رسالہ طالع الفلاح عند یقظہ	محضر خواجه	۱۹	۲۰	صدق العیش والدوم فی طلب المعصیۃ	بنواب حاجی مان
۲	-	الترتیب بالاصطلاح	محمد باقی دکن	۲۰	۱۶۰	تثبیت القدم علی الاصطلاح	شیخ ابو الفضل شعنی
۳	۱۲	اصول التلخیص عند یقظہ	ایضاً	۲۱	۱۶۲	انجمن الذکر فی بیان حقیقۃ اشکر	بنواب زید رفیع خاں
۴	۲۴	تیسرے طریقہ الایمان الارادۃ	ایضاً	۲۲	۱۶۵	انکاب الاحزاب بیان حدیث الحجۃ	بنواب خاتون
۵	۶	بالنظم و نظم و الجہاد	-	۲۳	۱۶۸	تکلیف الاخلاق والجماعۃ من جہۃ الاخلاق	شیخ سنبیل
۶	۴	تثبیت الایمان بقاۃ حال الایمان	ایضاً	۲۴	۱۶۹	سبب الخیر فی تعبیر	بنواب زید رفیع خاں
۷	۵	تحقیق الایمان بقاۃ حال الایمان	ایضاً	۲۵	۱۸۱	اشرف الاسماء علیہم	ایضاً
۸	۵۱	تذکرۃ الاسماء بالانوار	ایضاً	۲۶	۱۸۴	سبب الخیر فی تعبیر	ایضاً
۹	۶	المشایخ و اولیاء الہم فی السماع	-	۲۷	۱۹۰	سبب الخیر فی تعبیر	ایضاً
۱۰	۷	ورد الایمان بالاصطلاح علی الایمان	ایضاً	۲۸	۱۹۹	تکلیف الاخلاق والجماعۃ من جہۃ الاخلاق	ایضاً
۱۱	۸	رغایۃ الاصل والاعتدال فی	شیخ عبدالحق	۲۹	۲۲۳	تحقیق الایمان من نوازل الایمان	ایضاً
۱۲	-	استعداد المعنویۃ من ارباب العلم	سید محمد شریف	۳۰	۲۳۴	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ایضاً
۱۳	۹	ایضاً	-	۳۱	-	عن جمیع الجہات	ایضاً
۱۴	-	نور علیہ السلام الدین المنعم	-	۳۲	۲۴۱	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۱۵	-	اقامۃ الحرام فی اعمال المؤمن	-	۳۳	۲۴۲	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۱۶	-	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	-	۳۴	۲۴۳	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۱۷	۱۱	اذنیان لا تقدر و تسلی لا تقدر	بنواب خاتون	۳۵	۲۴۴	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۱۸	-	اکتشاف و تسلی	سید سید	۳۶	۲۴۵	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۱۹	۱۳	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۳۷	۲۴۶	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۲۰	۱۴	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۳۸	۲۴۷	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۲۱	۱۵	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۳۹	۲۴۸	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۲۲	۱۶	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۴۰	۲۴۹	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۲۳	۱۷	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۴۱	۲۵۰	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۲۴	۱۸	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۴۲	۲۵۱	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۲۵	۱۹	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۴۳	۲۵۲	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۲۶	۲۰	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۴۴	۲۵۳	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۲۷	۲۱	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۴۵	۲۵۴	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۲۸	۲۲	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۴۶	۲۵۵	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۲۹	۲۳	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۴۷	۲۵۶	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۳۰	۲۴	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۴۸	۲۵۷	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۳۱	۲۵	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۴۹	۲۵۸	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۳۲	۲۶	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۵۰	۲۵۹	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۳۳	۲۷	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۵۱	۲۶۰	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۳۴	۲۸	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۵۲	۲۶۱	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۳۵	۲۹	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۵۳	۲۶۲	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۳۶	۳۰	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۵۴	۲۶۳	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۳۷	۳۱	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۵۵	۲۶۴	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۳۸	۳۲	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۵۶	۲۶۵	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۳۹	۳۳	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۵۷	۲۶۶	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۴۰	۳۴	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۵۸	۲۶۷	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۴۱	۳۵	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۵۹	۲۶۸	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۴۲	۳۶	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۶۰	۲۶۹	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۴۳	۳۷	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۶۱	۲۷۰	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۴۴	۳۸	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۶۲	۲۷۱	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۴۵	۳۹	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۶۳	۲۷۲	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۴۶	۴۰	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۶۴	۲۷۳	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۴۷	۴۱	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۶۵	۲۷۴	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۴۸	۴۲	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۶۶	۲۷۵	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۴۹	۴۳	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۶۷	۲۷۶	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً
۵۰	۴۴	تکلیف الایمان من جہۃ الاخلاق	بنواب زید رفیع خاں	۶۸	۲۷۷	اشادۃ الابرار من النعمان	ایضاً

ترتيب	صفحة	نام رساله يا	اسم المکتوب اليه	تاريخ	صفحة	نام رساله يا	اسم المکتوب اليه
١	٣٨٠	توضيح في طريقة البعد في تقوية معنى	.	٥٥	٣٧٢	تجربة الاغنياء بان العفوة بمال الله	سألمه مکتوب اليه
.	.	شرح الصود	.	٥٦	٣٧٢	اسقاط الاعتبار الاحياء والاشباح	
٢	٣٣٧	تأنيدي ايمان في ايجاب شكر المريد	.	.	.	عند ملات العلوب والارواح	
.	.	واسكرية ليهوئي خمسة واسم	.	٥٧	٣٧٥	ذكر احوال الاقوال بينة على رعاية	
٣	٣٣٧	تحقيق الدواء والاسم	.	.	.	طريق الاستقامة ان عند ال	
.	.	الحال والقال والاستعداد	.	٥٨	٣٧٦	تحصيل الغنائم والبركات بتفسير	
٤	٢٠٥	طیسان الغلام بيان لارادة الافي	.	.	.	سورة وامايات	
.	.	القدم او عدم	.	٥٩	٣٧٣	ترجم مکتوب النبي الابل في تعزية	
٥	٣٣٧	اعجاز شرف والاستبصار بتفسير النفس في	.	.	.	ولد معاذ بن جيل	
.	.	مطلب العلم	.	٦٠	٣٧٢	ايراد العبادات لبيان ابل الاشارات	بشاه ابو المعالي
٦	٣٣٩	جودة الخصال في الكشف لبيان	بشاه ابو المعالي	٦١	٣٧٥	انطلاق اللسان بشكايه حال الجرح	تدس سره
٧	٣٣٠	طبيب المذاق يوجع الخلق في مقام الاهداف	.	٦٢	٣٧٦	افعال الخلق والاضطراب في حصول	
.	.	جرازة الايمان من مكابدة النقص والاضطراب	.	.	.	المطلوب بل امر يتأهب	
.	.	توضيح الامور في باب الاواب	.	٦٣	٣٧٨	توضيح الاخوان بالدهر جفا على الزمان	
.	.	ابن الفكر رعاية آداب الذكر	.	٦٤	٣٨٠	طلب الغوري في قصة سفر لاهور	بشاه نور الحق دهلوي
.	.	ابن انكر ميان فضيلة على الفكر	.	٦٥	٣٨٠	سلوك الطريقة على نوح الجواز قنطرة	
.	.	بين الصبر والاشبات عند	بشاه نور الحق	.	.	الحقيقة	
.	.	اسباب اللذات	عليه الرحمة	٦٦	٣٨٦	تسليته السائل بين المسائل	
.	.	ادالا على بالحنون	.	٦٧	٣٨٩	ديوان البرد باستشمام الورود	
.	.	بشاه المشاهدة	.	٦٨	٣٩٠	جمع كلمات العديد من ابل الصدوق	
.	دايقين	

تمت

اجمال احوال برکت اشتمال حضرت مولف جامع الکمال علیه رحمة الله المتعال شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

زمرہ شہنشاہ گویاں رانوانہ و غلامہ مورخان بہ تحریر مناتب ہمایوش : جملاؤ تفصیل
پرداختہ سطر چند بلوچ سنگی نقش کردہ در قبتہ مزار الفایض الانوارش تعبیر کردہ اند درین جریدہ بر عبارت
لوح اکتفا میرودہ آن این است : مجملہ از احوال رامت منوال این شیخ وقت مقتضای زمان صاحب
المفاخر ابوالمجد **عبدالحق** رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعتہ : نگاہ از مبادی شہور بعادت حق و طلب علم
کمر بستہ نزد یک آدان بلوچ اکثر علوم دین تحصیل کرد در سن بہت و دو سالگی از ہمدہ آن فارغ شدہ
و کلام عید از برگرفتہ بر مسند اناہہ نشست و ہم در عنفوان جوانی جاذبہ الہی در رسیدگی بار دل از یاد و
دیدار بکنندہ متوجہ حرم محترم گشت مدتی مدید بآن مقامات شریفہ اقامت و رزیدہ باقطاب زمان
و ادبیای کبار معیتہا داشتہ بود ایچ از جہد و رخصت ارشاد طالبان اختصاص یافت و علاوہ آن تکمیل
فن حدیث نمودہ با برکات فراوان بموطن مالوف مراجعت فرمودندہ پنجاہ و دو سال بمعیت ظاہر و باطن
مکمل یافتہ تکمیل فرزندان و طالبان بجا آورد و بنشر علوم سہما علم شریف حدیث پرداختہ بہ ہنجے کہ در دیار عجم
احد سے راز علمائے متقدمین و متاخرین دست ندادہ است ممتاز و مستثنی گردید و در فنون علمیہ خاصہ
فن حدیث کتب معتبرہ تصنیف کردہ چنانکہ علمائے زمان اعتنا بآن ورزیدہ دستور العمل خود دارند و اہل
انش از خواص و عوام بجان خریداری می نمایند تعانیف این فیاض والا از صغیر کبیر بعد مجلد بحسب
شمار ابیات بہ پانصد ہزار رسیدہ است در عرصہ ۹۵۰ ہجری این نور اتم پر تو ظہور بعالم عنہری داد و در
۹۵۰ ہجری تمام آگہی و کشادہ پیشانی بعالم قدس خرامیدہ

اربع ولادت شیخ اولیا و تاریخ ولدت فخر العالم است فقط (کذا فی کتاب تاثر انارام)
۱۰۵۲ ۹۵۰



۱۳۵۵

بسم الله الرحمن الرحيم

شکر حضرت صاحب العلیا و افعال و تقدس که عطا ی اورا پایان نیست و شکر الای او در حیز ارکان نه اول
 نعمت نعمت و جودت و سایر نعم بعد از وی مشهور و نعمت و جود او نام و دوام نعمت را در اسم شکر نام پس
 از عهد شکر آن که بر آید تا بشکر نعمت های دیگر زبان بکشاید قطعه

مقل در اندیشه فرموده مگر
 تا ابد الدبر بر سر مندی

نکوه خداوند تعالی کند
 دید که هرگز نتواند کسان

سرتوانست که بالا کند
 ای از نعمت های ناشناهی الی که بر لعل بی تقصیر و کونای نافع ست نفس ست

که در آمده شد آن چندین سیزار نعمت موجود است و حشر احصای آن از شمار عقل مغفود یک نفس که
 باند دل و دایه دیگر که ازان چه کار با بر آید چون آب جاست خواهد که در آنها جد اول عروق و راه شجا

اعضاد اوراق اطراف را طرقت افزاید اول در مصیق خلق آنچه از خل خاشاک بخارات فلیظ و اجز
 غریبه بود لطیف نموده لطیف و خلاصه آن اول بر شش رسد از وی بگلز دل تا بکج عروق و اعماق و

مسامات بدن آید و تبدیل تروج حرارت غریزی نماید گویا از سرنو لباس زندگی پوشانید و بر سر شریعت
 نوشنیدند چون باز گرد بطریق روح التبعیض از همان جاذی و سنازل که در آمده و در هر کالی آنچه از فعلات

و کثافات مانده بر آورده لغزج و تشویه طبیعت آرد و کلفت حبس ضیق بر دل و نفسی بخود فرود
 از محاسن اندیشه بشود که از هیچ ناشام چه مندر انفس و اعلی است و در صحن آن چه نعمت حاصل پس شکر کند که

یکی از اینها دانی کرد حق آن بجای تو ای آرد و شجاعت من جلست قدرته و دقت حکمته منشوی
 بر نفسی نو که در عمل آورد

بل ثمنی الله بل بخلق جدید
 در مزاج دل از کرده خوش

روح از نازه قدس برد
 بر نفسی تازه حیات دگر

دلش با هر اسلحه خورد
 واسطه هر دشت است دگر

حیوة جان مترجم از
 بجز دل تنسم از

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله اعظم نعمه و علیک
 صلاة علی نبیک الداعی الیک
 انت کما انتیت علی نفسك
 و چه کما صلیت علی من یتلک
 الذی لا یاترک احد من خلقه
 و لا من یشیر به بحقیقت حمد
 خداوند معطر را بر خدا
 کسی نیکو گفت و تو بر این
 را از اجزاست دور نیست
 تواند شد از آنکه این چه
 اورا چون خدا نشاء چنانچه
 خوارا چون وی بکین نشاء
 هست و خدایا خدا خدایست
 و بنده او در کمال بهیلا بند
 اللهم حمدی کما یتلک و علی
 علی محمد افضل صلوات علی
 آله و سلم اما بعد فخر
 عبد الحق بن سید الدین بولی
 را جل از سالی که مقرب بود
 با نعمت و وقت و دنا سبست
 حال او کرده بقیه محبت
 احباب و محاربان و سوز و دوا

بنیاد دارد از کیفیت احوال
و خواص اولاد و مناقات
پرسیده را چه معلوم است
و بافت مزاج و اخلاق
کار باشد از تخریب تمام
و خرابی خلق و کثرت
می نمود و چه بدیقت
معینا در زندان محال
طبیعت اذن و مرخصی را
نسبیک نموده هر یک بعد
از مدتی معین بعضی را
بعینه آتش ماه و بعضی
رنگ بلبی بیضی زرد
و بعضی رنگ زلف خلوت
کالی و بعضی جوهر
بخت و ملو تیرت و صفا
و همچنین طایفه تربیت
ندام طایبان را در این
زینت در زندان سود
مند و نظایر بدین
و همچنین از با قاده یا چند
الحاق او است حال
در دست میفرمودند که
در جهت و حال چنان
باشد که طایب و در حق
قدیم است و جهت و ارشاد
آداب و بیعت مشغول دارد
در باطن جهت حال خود را
باندازه قوت و نفوذ
و قیام و تشدید و تسکین
برگردد و حق و علی حلق
او شود و تکلیف بکف
این طریق نیز بعد از مدتی
بر لغات استدلال و استدلال
و توجیه افتخار طایب است

و آنرا حضرت نود سال دو نجات در ستم اهدی دستین و در ستم ثمان و ثمانین دار بجات که
سال عمر حضرت بشیر بود و بنجد و قدوم سعادت لزوم ارزانی داشت و قصد اشیاخ و انکه اعلام
است و علمای سنت و اعیان دین نموده اول قرآن عظیم را بار و ایت و در ایت و سر مدخل نبوت
انسان تجوید فرمود در هیچ علوم اهو لا و فروغ و عبادت و خلافا از جمیع اعلام بنده بلکه کافه علمای با و در
حدیث تکمیل آن فرموده در جمیع علوم اصول و فروع و عبادت و خلافا از جمیع اعلام بنده بلکه کافه علمای با و در
حتی تاق الکلی فی الکلی و مدار جمیع جمیع فی الجمیع بعد از آن حق و مدد علمای با و در جمیع علمای با و در
نعیم و عظمت تمام در تداوب خواص و عام نهاد و بر تبه قبلیت کبری و لایت علمی مخصوص گردانید جمیع
علمای را از فقها و علما و طلبه و فقرا از اقطار ارض و آفاق عالم توجه بجانب عرش مآب داد و در پیان
صلوات و محیط تدبیر و بر ساحل سان جاری ساخت و از ملکوت اعلی تا بهبوط اسفل صیت مال آوازه
جلالت او در آن گنگد و علامات قدرت و امارات و لایت و شواهد تخصیص و دلایل کرامت او از آفات نفعی
ظاهر و باهر تر گردد انید و مخارج خزائن خود و از سه تهرانات و جود را بقصد اعتقاد و دست اختیار او
پس و قلوب جمیع خلایق نام را منحصر سلطان بیست و قهرمان عظمت او ساخت و کل اویای وقت
اراد و حفاقه نغمه و کل قدم در آن راه او گذاشت تا ما مورث من عند الله بقول او قدمی باده علی رتبه
کل ولی الله جمیع اویای و دشت از حاضر و غائب قریب و بعید و ظاهر و باطن گردن طاعت سرانقباد
نهادند و خوان من آورد و طمانی المزیذ و قاطب ابوقت و سلطان الوجود امام العذیقین و محبة الساعین
روح المعونه و طلب الحقیقه خلیفه الله فی ارضه و وارث کتابه و نائب و سوله الوجود الحجت و انوار البصیر
سلطان المطریق و المتصرف فی الوجود علی تحقیق معنی الله تعالی عنه و من جمیع الادیان و حلیه آنحضرت
تحف الیوم و ربع القامه و ربع العبد و ربع النعمه و ملو یلها سمر ملون مقرون الحاجبین فراهوت
جه و حکمت بی و تدبیر و علم و فی له و حبت و دعوت و حکمت و در کلام آنحضرت نوعی از
سرعت و جبر بود که سماع را در عجب و تمیزی در دل می افزود از جمله ذرات کلام او آن بود که در شنیدن
آن قریب و بعید یکسان بودند و کجب قریب و بعد مکان مجلس تقاضای ظاهر نمی شد و در دشت تکلم او
هیچکس را جز سکوت و انصاف نگذاشتند و در امر کردن چیزی جز مبارزت با مثال صورت
فی لبست و هر که نظر بر حال با کمال او اندازی اگر چه در رساندات قلبی متکلم بودی خشوع و خضوع
درست و او را در هرگاه مسجد جایت برآمدی خلافتی همه دست بدعا آوردندی و حاجات خود را از
درگاه قاضی الحاجات خواستندی نقل است که روزی آنحضرت در مسجد جامع طهه زد
و از مردم آواز بر ملک الله و هر چه یک چندان برخاست که مستنجد باشند خلیفه که در مقصود جامع
نشسته بود متوهم شد و پرسید که اینجا فریاد است گفتند که شیخ عبدالقادر طهه زده است و مردم

تفصیلت او کرده اند و اما علم آنحضرت نقل است که روز تباری آیتیه از قرآن در مجلس او برخواند و آنحضرت
 در هیچ در غیر آن بیان فرمود و چه دیگر دیگر تبار زیاد و چه تا اینجا علم حاضرین مجلس همراه بود بعد
 از آن در بیان وجه دیگر شروع نمود و با تمام اربعین وجه افتاده فرمود و هر چه را سندی با نقل سنان
 و بر سر وجه دلیل و دلیل را تفصیل داد که موجب تعجب حاضران گردید بعد از آن فرمود و خدا شتم قال و
 باز اندیم بحال الان لا اله الا الله محمد رسول الله این کلمه گفتن و شورش و اضطراب و در جلب
 حاضران افتاد و جامه های پاره کردن و در بعضی از آن نقل است که جناب آنحضرت بر روی
 عراق بلکه محار حال طالبان آفاق بود و از جمیع اقطار عالم فدا می گشت آنحضرت که ی و بی جوق معلوم
 تفکر جواب بر جواب مثبت فرمودی و هیچکس را از هفتاد و یک ساله بحال غلاف و حکم در آن منصوب
 نمود که یکبار رفتی از آن جانب بلاد محکم که پیش از این بر چه می گویند سادات علماء مروی که سوگند
 خود بر سر طاق بر آن که حق تعالی را عباد می کنند که در وقت اشتغالی و بان بیاد است هیچ یکی از آن
 انسانی در هیچ مکانی او را در آن عبودت شریک نیات نکرد ام نهادت او نماید در عبودت حشمت این
 حلف بر آید بعد از آنکه علمای عراقین در جواب این سوال میخیزد و در بیاد است آن حضرت گفته بود که
 پیش آنحضرت آوردند و می بخور و نظر در آن فرمود و خیلی لهو غلاف و لیف اسبوغا و حده یکل نمیدانی فلی
 ساخته شود برای آن شخص جانی طواف خانه کعبه با طواف کنند نهاد از عبودت می که نورد است بر آید
 زیرا که طواف عبادتی است هیچکس از آدمیان در آن زمان با او همراه نیست و اما طریق آنحضرت
 در سلوک بحسب شدت و لزوم تغییر نداشت و هیچکس را از مشایخ عصر طاعت آن نبود که ای مسافر
 جوید و شدت ریاضت و قوت و مجاهدت و طریق او تنویض بود و موافقت و تبری از حول و قوت
 و قبول در سخت مجرای اقبال و باوقفت تلب و روح و نفس خاد تمام و با من و انسلخ صفات نفس
 با غیبت از رویت نفع و ضرر و قرب و بعد و فراق تلب و خلوص بر بنیاد تکلیف و متنازع
 اعیان و تشویش بقایا و بالقاء لفرقه و اتحاد قول و فعل و معانقه خلاص سلیم و حکیم کتاب سنت
 در هر خطره و خطره و دلد و حال و ثبوت مع الله فی کل الاحوال و تجرید و جید و توحید تفرید با حضور و موقف
 عبودیت که مستند است از خطه کمال ربوبیت و حقا احکام شریعت با مشاهد اسرار حقیقت نقل است
 که آنحضرت فرمود که مدت بست و پنج سال بر قدم تجرید در صحرای عرفه و خراباهای شتم بحال می که
 نه هیچکس مرا می شناسد و من کسی را طواف رجال العقیب و بنی جحان بر من می آمدند و از ایشان
 را طریق حق تعلیم می کردم و تا مدت چهل سال نماز فجر را با خود و عشای می گزاردم و تا پانزده سال بعد
 از احوای نماز عصر قرآن مجید استغفار نمودم و بر یکپای ایستاده و دست در میخ دیوار زده اوقات
 سحر ختم می کردم و از شش روز تا چهل روز می گزشت که قوت نمی یافتیم و خواب نمی کردم تا یازده سال

باز آنحضرت و کمال شیخ
 تا یکی پدید آمد و شمر صحبه
 و آنحضرت نورانیت و صفای
 احوال و بیجا و اجاب بر من
 نزد آنحضرت از طریق فدا و بیت
 و حلال و در نزد آنحضرت
 و در آن زمان باقی است آن
 شیخ که طالبان با حق
 تسلیم می فرمودند و بعد
 آنحضرت را در آن
 در میان آنحضرت و طریقت
 و در آن است شیخ
 به برای آنحضرت با حق
 از احوال و عادت و وصایا
 میبویست و آنحضرت را حق
 سابق که در و در آن
 بعد از آن این است و در
 حق و در آن طریقت است
 تا بعد میبویست و دیگر طالبان را
 هم بحال بود که در آن
 ایشان از احوالات و تجارب
 آنحضرت را با حق و در آن
 و اعانت بهمت و جان و در آن
 معاف و راجعت با حق و در آن
 که خدا حق است باشد خود بخود
 و اظلمات را از آن بر آید
 با نور حاکم متصف شود
 می فرمود که این طریقت را
 و بهیچ و ارفی است و در آن
 شیخ مار و زبیرین و در آن
 طریق بود و در آن طریقت
 کلام شیخ و در آن
 شیخ را در آن کلمات
 آنحضرت را در آن کلمات
 نیز تعلیم و آنحضرت را

تلاش فرمایند و کمال عالم الهوت
 انصاف افکار و سیدی ته
 انصاف برسد و فی کتاب
 قواعد مطبوعه فی جمع بین
 الشریعه و الحقیقه خداوند
 فقره الاموال من الاموال
 فی الکتاب با کتب بنی
 ثم کتب اللیل و الحق و
 اولها و کمال جانبی صاحب
 نوره الاموال و داره
 علی ثلاث او بسا
 در شیخ فنیج استیلام کلی
 الکتاب لیبی حاذق فی
 مورد العلم شیخ از بیعتی
 عنه الصبحه و من عاقل صاحب
 شیخ الطایفه شیخ عذرا القادر
 و انبرکت اخذ کل من بیعتی و احد
 ثم انشائی انظر الی صاحب
 تا بلید بدین من شیخ
 و البیب یعنی الکتاب
 ترجمه کن لایسم من عونه
 نقد ان من لاجل صاحب
 بروی صید شایسته انظر
 لکما یثاب تا مقوی الایمان
 الی شیخ لبیا و عموها
 و الاستقامه یحتاج الی
 الشیخ فی تیز الاصح فیهما
 تدلیفی و نه البیب
 بالکتاب بما یبده الکشف
 و الحقیقه لایضیها من شیخ
 برج الیه فی فتوحها و جود
 علی الصلوة و السلام
 موعظ علی و رتبه العلم باخیا
 النبوة و سادی ظهورها و
 ناجاه الحق و رتبه الطریقه

در برج بغداد که از آنجا بجهت طول ملک من نه س برج عجمی میزند مشغول بودم با خدا عبدی بستم که
 بخودم تا بخوارند و مایتهای مدید برین میگزشت و عهدی شکستم و هرگز عبدی که با خدا بستم شکستم
 فرمود رفتی در بعضی سیاحت شخصی پیش من آمد و استدعای صحبت کرد با شرط صبر و حدم مخالفت
 و آن شخص مرز در کجایه نشاند برنت و وعده کرد که تا نیایم از اینجا برنخیزی سال تمام برین حال
 گزشت و آن شخص پیدا شد و من بروعه آنجا نشسته بودم بعد از انقطاع مدت یکسال پدید
 برانشته یافت بار دیگر بچنین وعده کرد و رفت تا سه مرتبه این چنین واقع شد و بت آخر با خود زبان
 و شیر آورد و گفت که من خضر را مودم که با تو این طعام بخورم همانرا خوردیم پس گفت بر خیز و برو خدا
 برو بشتین و ترک سیاحت کن پرسیدند درین مدت سه سال تو تها از کجا بودی گفت از هر چه
 پیدا می شد و بر زمین افتاده می بود **نقل مست** از شیخ ضیاء الدین ابن عربی می گویند شنیدم از
 والد خود شیخ محی الدین عبدالقادر رومی الشرحه که در بعضی سیاحت بدشتی افتادم که در آنجا آب
 نبود چند روز در آنجا بودم و آب نیافتم تشنگی علی که در حق سبحان تعالی ایاری بر گماشت که بر من سایه کند
 و قطرات چند از او س بکشد که بدان تسکین یافتم پس زوری ساطع شد که تمام افتاد و رفت و صورتی
 عجیب از آن بیان ظاهر شد و ندانم که با عبد القادر منم پروردگار تو هلال کردم بر تو هر چه حرام شدم
 بر غیر تو بکسر چه طلبی و کن هر چه خواهی گفتم **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** و در غرضی ملون این
 چه سخن است ناگاه آن روشنائی به تاریکی مبدل شد آن صورت در گشت و گفت یا عبد القادر بخت
 یافتی تو از من بواسطه علم تو یا کلام پروردگار و فقر تو باحوال منازل خود و من مثل این واقعه افتاد
 قن را از اهل این طریق از راه بروم که یکی از آنها بجای خود نایستاد این چه علم و هدایت است که حق تعالی
 ترا عطا فرموده گفتم خدا افضل و المنة و منه الهدایه فی البیدایه و النهایه و اما دعا و تحضر **نقل مست**
 که فرمود در ابتدائے کار در تعظیم و منام مامور و منی می شدم و غلبه می کرد بر من کلام بجدی که بے اختیار
 می شدم و قدرت سکوت ندا شتم و حاضری شد در مجلس من دوسه از افراد ناس که از من سخن می شنیدند
 عاقبت اجتماع و ازدحام مردم بجای رسید که در مجلس بجای نشست مانند در مجلسی شهر میرقم سخن میگفتم
 آنجای گاه نیز مردم تنگ شد که کسی بیرون شهر برود و خلایق بی شمار از پیاده و سوار می آمدند و
 مامورای مجلس را اگر گرفته می ایستادند تا آنکه عدد نزدیک به قتل بر میرسد **نقل مست** که در مجلس
 و عطا و تحضر چهارصد نفر و ادات تلم گرفته می نشستند و آنچه اندوی می شنیدند اعلامی کردند فرمود که
 در اول حال رسول خدا صلی الله علیه و سلم و حضرت مرتضی را علیه رضوان الله و خواب دیدم
 که امر فرمودند مرا بتکلم و انداختند در دهن من لعاب دهن بکشد و بر من ابواب سخن **نقل مست**
 از مشایخ که هرگاه که شیخ محی الدین عبدالقادر بکسی می آید و می گوید الحمد لله خاموش می گردد

قریب به من اولی و اسبیه
 مهاباد الله اعلم
 امر ساله الثانیة اصول
 الفریقة لکشف الحقيقة
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 قال الشيخ شهاب الدين
 احمد الشافعي رحمه الله
 عنه وحي من محيا لمن
 اساء عن الله ورسوله
 طعنا فقتله استجابة
 لقوله الله جل في اسر
 وامن به واتباعه استن
 في الاقوال انما قال الاول
 عن الحق في اقبال الادب
 واهلها عن الله في القبول
 واهلها واهلها عن الله في
 في الله اعلم
 السقوي باورع وادع
 بتحقيق السنة بالتحقق
 الحق في الاوضاع عن
 الحق بالعبادة وحق التحقيق
 في رضا بالعبادة ورضا
 وحق التحقيق في العبادة
 في السراء وعبادة الله تعالى
 في القراء اصول ذلك كله
 حصة علم اجماع وحق الحجة
 من الحق وحق الحق
 وحق الحق من الحق
 او الحق وحق الحق
 حصة الحق وحق الحق
 حصة حق وحق حق
 من الحق وحق حق
 بالحق وحق الحق
 في حق وحق حق

سرودی خواند که بر دوحی زمین مست حاضر و غایب این جهت است که این کلام را مکرر گوید و در میان
 آن سکت می گردد و اولیا و ملائکه از دحام می گذرد و مجلس او و آنجا که در محال او حاضر شدند و نمایه
 بیش از آنکه آنجا که غایب یکی از مشایخ عصر آنحضرت گوید که یکبارگی از بزرگی آنحضرت دعوت کردم
 و در آنم حاضر شدم و پیش یک از اعیان اجابت نمود و حاضر نشد و آنچه معتاد بود از ایشان بزرگتر میزدان
 شدم که سبب این ناخیز چه باشد چون جامعه از ایشان حاضر شدند پرسیدم که سبب ناخیز چه بود
 گفتند که شیخ محی الدین بر آنستاد و عظمی فرمودند و ما جمعه آنجا حاضر بودیم و بعد از این اگر دعوت ما کنی
 در وقتی که شیخ بر وعظ باشد که لایح در حضور ما تا خیریه خواهد داشت گفتند که ما نیز در مجلس
 وعظ او حاضر می شدیم تا گفتند که اجتماع ما در مجلس او پیشتر است از آنجا که او میان عوالت کثیران
 مایه دست او اسلام آورده اند و انانیت نموده اند نقل است که آنحضرت بزرگوار جماعت
 زیور نقدی و امثال ایشان که بر دست او معیت سلام آوردند و از طوائف عصابة از
 نقل طریق و در باب بدعت و فساد و مذمب و عتقا که شب می شد خالی نمودی از یهود
 و تعداد بیشتر از پانصد و از طوائف دیگر بیشتر از صد هزار بر دست او نائب مدد و از خود سر برت
 باز آمدند و از اسم دیگر خالق خود چه توان گفت نقل است که در وقت که آنحضرت بکری بر می آمد با او
 علوم حکمی کرد و حاضران همه از مشایخ و هیبت و عظمت سکت و صامت می بودند تا نگاه در میان
 کلام می فرمودند معنی اقبال و عطف با حال این گفتن و در مردم اضطراب و در حال آمدن یکی در
 گرمی و فریادی برآمد و دیگری جامه پاره می کرد و راه محرابی گرفت و دیگری پیش می افتاد و حال
 میداد و قهتا بودی که از مجلس وعظ آنحضرت جناز با بیرون می آمد از جهت غلبه شوق هیبت
 تعریف و تیران عظمت و جلال و از آنچه از خوارق و کرامات و تجلیات و عجایب و غرائب حدوث
 امثالی عجیب و ظهور امور غریبه در مجلس وعظ آنحضرت نقل کرده اند خارج از حد حس و احساس است
 و آنرا آن مافی الاثر عن حق تعالی که آنرا هر آنکه می بیند که فرموده اند که جمیع اولیا و انبیا اعیان با حجاب
 و احوال باروارح من و ملائکه در مجلس او حاضر می شدند و حضرت مصیب رب العالمین علی الله
 علیه السلام و آله اعمین نیز از برای تربیت و تائید حق می فرمودند حضرت علیه السلام اکثر اوقات از
 حاضران مجلس شریف می بود و از مشایخ عصر هر کرا ملاقات می کرد و صیت می نمود بجلالت مجلس
 شریف او می فرمود من اراد القلاح فلیبه بجلالتی هذا المجلس نقل است که آنحضرت مدعی
 حکم می کرد تا نگاه چند خطوه بر هوا برآمد فرمودت یا اسرائیلی و اسح کلام الحمدی چون باز بکمان
 خود رجوع نمود پرسیدند که این بود فرمود و ابو العباس حضرت از مجلس مای گذشت و تیر می گذشت
 پس رفتم بجانب او و گفتم که تیر مرو و سخن بشنو نقل است که آنحضرت بر بالای کرسی می فرمود

ای راه روان ای ابدال ای او تاد ای پهلوانان ای طفلان بیا مید دیگر بدیع از دریا
که کران ندارد و عزت پروردگار که نیکنان و بد بختان همه عرض کرده می شود بر من و نظر من
در لوح محفوظ است تمام خواص دریا علم و مشاهد الهی من بجهت خداوندم بر تمامه شهادت
رسول الله و ائمه ایدیم و زمین و شیر فرموده است آدمیان را مشایخ اند و پریان را مشایخ
فرشتگان را مشایخ و من شیخ همه ام نقل است که آنحضرت در مرض موت می فرمود نسبتی نیست
میان من و شما میان من و خلق تفاوت آسمان و زمین است قیاس نکند مرا یکی کسی را این فرمود
از درای امور خفیه من و اداری عقول اینها من یا اهل الارض مشرق و غرب یا اهل السماء حق تعالی
فرموده است **وَ اَعْلَمُ مَا تَخْلُقُونَ** من از آنها ام که هر خدا میداند و شما نمیدانید گفته می شود مرا
در شب و روز بمقتاد بار و آنا اختراک و التضع علی عینی گفته می شود مرا یا عبد القادر بحتی که مرا با است
مکلم کن تا شنیده شود از تو گفته می شود مرا یا عبد القادر بحتی که مرا با است بخود بنوش و بگو این
ساختم ترا از دو سنگ بخدای عزوجل نکرده و نگفتم چیزی را تا ما مورت نام بدان و فرمود و فیه که
مکلم کن من بکلامی بر شما باد که تقدیر کنی آنرا که مکلم من نامش از یقین است که شک را رد می نماید
و با گردانیده می شود پس می گویم و داده می شود پس می بخشم و امر کرده می شود پس می ختم و عهده بر کسی
است که مرا امر کرده است و الله علیه العاقلة تکذیب شما را زهر قاتل است مرزین شمارا بسبب
دنیا و آخرت شماست انانیات اناتال و یحذرکم الله نفسه اگر نمی بود نگام شریعت بر زبان من هرگز
نبری کردم شمارا با آنچه بخود میداد می نمود در خانه های خود من میدادم آنچه در ظاهر و باطن شماست و
شماره نگ ششها بید در نظر من نقل است که آنحضرت در نهایت کلام بایت جامه نفیس
پوشیده روزی خادم پیش ابو الفضل بزاز رفت و گفت جامه می خواهم که گری بدینا بدو پیش
و نه کم پرسید که این جامه برای که میخری گفت برای شیخ خود می الدین عبد القادر و در اینجا پرسید که
شیخ جامه برای خلیفه نم نگذاشت هنوز این خاطر تمام نشده بود که ساری از غیب در پاهای او خلیفه
که کار بخت رسید هر چند که در برون آوردن آن سعی کردند فائده نداشت مراد را بدو داشته پیش
آنحضرت آوردند فرمود یا ابا الفضل چرا باطن خود را اعتراض کردی بجزت بپوشیدم من جامه ها تا
آنقدر نشد که بختی که مرا برتست یا عبد القادر بپوش جامه را که یک گز او بیک دینار باشد یا ابا الفضل این
جامه کفن میت است کفن میت نیک باشد این بعد از مرگ است بعد از آن دست مبلوک
خود بر موضع الم رسانیده ای که بود بدر رفت گویا که اصلا نبود پس فرمود که اعتراض او بر باطل است
بعثت مسهل در سید یاد آنچه رسید رضی الله تعالی عنه و عن حجج او لیما نه و اکرامات و مخلوقات عادات
آنحضرت که در سائر اوقات بظهور می آمد از حد عصر و احصاء خارج است و از مجال تقریر و

علی رسول الله تعالی صلی الله
علیه و آله و سلم علیه و آله
و صحبه من بدلی علی الله تعالی
او علی امر الله تعالی و وجود
و قد قال شیخ ابو الحسن
الشافعی رضی الله تعالی عنه
او صافی حبیبی فقال للنقل
قد نیک الاحیث ترجو
ثواب الله تعالی و لا یفلس
الاحیث تاسن غایب من
سعیته الشرفی و لا یفلس
المن تسقین بطنی ما تنة
الله تعالی و لا یفلس
النفسک الامن تزداد به
یقینا تمل باهم و کلاما باهم
منه و قال البصافی علیه
منه من کلام الله تعالی
عقل و من و کلامه
اعمل نقد انک من ذک
علی الله و قد انک تدرین
فقد ابد الودت انک تدرین
ایثار اهل علی العلم الاغتر
بکل رافع و امر و فی الاصل
و انظر بهما باطنی را باطن
انفع دون شرطنا تلو
بختی ایلادیه و علی
است و اشیاء باطل
دون محلی و اهل باهری
فی کل امر اهل الامور و علی
الترکات دون الحقایق
معه الدعای دون حق
نظر یک خسته او سرته
فی همدات و استرسال
مع العادات و السماع
و الاجتماع فی عموم عادات

و تبحر بیرون و دیدار آنکه این سخن حقیقت است نه بمبالغه زیرا که آنحضرت از زمان طفولیت و آوان
صبا منظر خلاق و محل کرامت بود و در مدت نود و سال که سنین شریف اوست دائم الاحوال بر سبیل
اتصال بی انقطاع خوارق از وی ظاهر بود نقل است که چون وی متولد شد در بهار رمضان
از پستان مادر شیر نمی خورد و در مردم شهرت گردید که در خانه بعضی از اشراف پرسی متولد شده است
که در روز رمضان شیخ نمی خورد نقل است که از آنحضرت پرسیدند از کجا باز شناختی تو خود را که
ولی خدائی فرمود که ده ساله بودم که از خانه بسوی کتیب بی برآمدم و در راه فرشتگان می دیدم
اگر از درون میرفتند و چون بکتیب میرسیدم می شنیدم که صبیان را می گفتند فراخ کنید جای را
بر دینی خدا روزی مردی را دیدم که سرگزار اندیده بودم و یکی ازین فرشتگان می پرسید که این
صبی کیست که او را چنین تعظیم می کنید گفتند که ولی از او بیای خداست که او را شای عظیم خواهد بود
درین طریق این کسی است که او را عطا کنند بی منت و نیکین بخشید بے حجاب و مقرب گردانند بے مکروه
از چهل سال شناختم که آن مرد سائل از ابدال وقت خود بود و نیز فرمود که صغیر بودم روز عرفه
بجانب سواد شهر برآمده و بنال گادی از کاوان حراشت می دیدم گادی بگردید و بجانب من
نگاهی کرد و گفت یا عبد القادر ترا از برای اشغال این کار با پیدا نکردند و باینها امر نکرده ترسان
و لرزان بجانب خانه برگشتم و بیام خانه برآمدم مردم را دیدم که قوف بعزات می گفتند پس پیش
والده آمدم و از و طلب اذن کردم که بفرماورم تحصیل علم بنمایم و صاحبان را زیارت کنم رضی الله عنه
و من جمیع اصحابین او نیز فرمود که هرگاه قصد میکردم که باخوردان بازی کنم آوای می شنیدم که
می گفتند بجانب من بیای مبارک پس از ترس می گویتم و در کنار مادری افتادم و آن آن این
کلمه را در خلوت خود می شنوم نقل است شیخ علی بن سبتی که گفت ندیدم هیچ یکی از اهل نزلان
خود را اکثر کرامات از شیخ عبد القادر هر وقت هر که از ما خواهد که از و سے کرامت مشاهده کند می کند
و خوارق ظاهر میگردد و گاهی از و سے و گاهی در و سے گاهی بوسے و نیز نقل است از شیخ
ابوسعودا محمد بن ابی بکر خزیمی و شیخ ابی عمر عثمان هر نفی که گفتند کرامات شیخ عبد القادر مثل عقد
منفرد ندیدیم هر که در پی یک دیگر در رشته کشیده شده اند هر که از ما خواهد که بشمارد کرامات او را
هر روز سترایشه بشمار و چیزهای بسیار را از وی و شیخ بزرگ شهاب الدین عمر سهروردی فرموده است
که آن شیخ عبد القادر سلطان الطریق المتعریف فی الوجود علی التحقيق و کانت له البید المبیوطه من الله
فی التعریف و الفعل الخارق الدائم و اما عبد الله یافعی فرموده است کراماته بلوغ حد التواتر
و معلوم بالاتفاق ما یبلغ مثلها من احد من شیوخ آلاناق و از آنحضرت از هر جنس کرامات نقل کرده
اند از تعریف و از ظهور خلق و بواسطه ایشان و اجراء حکم بر آنس جان و اطلاع ضما و اظهار سران

و استماله الوجوه بحسب
الامکان و محبت ائمه الزمان
صحنه انوار و الصبغات العزیزه
فی ذلک بقرائن القوم و ذکر
احکامهم و لو تحقیق معلوما
ان الاسترسال هذا بعضا
و المقام به بعد را حاجت من
غیر زیاده ظاهر تر است معها
الامید من القدره و ان
السماع و تحفه المولود
الکامل و اعطاه سنه
بسماء الحق و افغان بشرط
من سبقت فی محله و ایدوان
و رسوله و صلوا جمیع باری
و جنات فی العقیق من المومنین
لذی القلق و ایدوان الحق
در سقاری عاقلان و ایدوان
غانی و حق جابل و ان
محبه الاحد و کلهم و عار
فی الدنیا و الدین و النول
ارنا قلم اعظم اعظم ان بودین
رضی الله عنه و ان من لم یوفقه
علی طریقک و لو کان ابن
سبعین سنه قلت دهر
الذی لا یثبت علی حال
و یقبل ما یلقی علیه یولج
بید اکثر ما یجد بدائی انباء
الطوائف و طلبة الخیاس
احد هم بغایت چه کمال
من او می حال مع الله ثم
ظهرت منه احدی حسنه
فهر کتاب او مسلوب
ارسال بخارج فی معاصی
الله تعالی و تنقص فی طاعه الله
و اطع فی خلق الله و الخیفة

بول کرد بحج و نظر از هوا بر زمین افتاد بعد از اتمام وضو موضع بول را از جامه بشت و از بدن بر آورد که این را بغرو شید و شستن او بر فقر القدر کفایت کند که این جزا و مکافات آنست
نقل ست که یکباری آنحضرت بعد از شهرت از براس حج برآمده بود و چون جمله که مضمی
ست قریب بعد از رسید فرمود که بدینجا خانه بینید که فقیر تر و بیکیس تر و گم نام تر از دوسے نباشد تا آنجا
فرود آیم هر چندا کابر و رؤساء آن موضع منازل و بیوت عالمیه مهیا ساختند و التماش شرف
نزد نمودند بول نیفتاد و حمد بعد از تجسس خانه یافتند که پیرے و عجزه و صید و وی بود آنحضرت بعد
از طلب اذن از ان پیر شرب آنجا نزد فرمود و بیا و نذر از آن نمود و اجناس و حیوانات بسیار
آمد و فرمود من از حق خود که درین اسباب دارم برآمدم و برای این پیر دادم حاضران نیز بوقت
آنحضرت از حق خود برآمدند و تمام آن اموال و اسباب را تسلیم آن پیر کردند حق تعالی آن
پیر را بر بکرت قدم او غنائی و ملکی ارزانی داشت که بیچکیس در آن بطعمه بود نقل ست که تاجری
پیش آنحضرت آمد و عرض کرد پیش من مالی ست از غیر زکوة خواهم که آن را بفقره مساکین صرف
کنم و یکم مستحق را از نام مستحق ندادم حضرت شیخ هر که را مستحق دانست بدینقدر فرمودیده هر که را خواهی از
مستحق و غیر مستحق تا از حق تعالی بدیاد آنچه مستحق آن هستی و آنچه مستحق آنی نقل ست که
روزے آنحضرت فقیرے را دید که بخاطر شسته در گوشه نشسته است پرسید که چه حال داری در چه
خیال نشسته عرض کرد که بجانب شطرافت بودم و چیزی نداشتم که ببلای بدیم تا بکشتی بنشینم و
از آب بگذرم و هنوز کلام آن فقیر تمام نشده بود که شخصی مره بخدمت آورد و روی سختی دینار بود
مره را بفقره داد که این را بر تو ببلای ده و بعضی از مشایخ عصر او را در اوصاف آنحضرت نوشته
اند کان الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی الله عنه ظاهر الوضوء دائم البشر کثیر البهائم شدید الایمان
حسب الحجاب سهل القیاد کریم الاخلاق طیب الاوقاف عظم الفاروق فاشوقا کیم المجلس بیسط اذا
راه مہموم و ارامیت ابن سنان و لا اظهر لفظا منه و بعضی دیگر نوشته کان سیدی الشیخ محی الدین
عبدالقادر رضی الله عنه سریع الدمعة شدید الخشعة کثیر البهائم محاب الدعوة کریم الاخلاق طیب
الاوقاف ابد الناس من الغش اقرب الناس الی الحق شدید الباس اذا انتهکت محام الشرف
لا یغضب نفسه و لا یغیر لغيره لا یؤذ سائلا و لو یاخذ ثوبیه کان التوضیق رائد و التامید حافض
و اعلم مہذبہ و القرب مودبہ و الخطاب مشیرہ و اللطخ سیفرہ و الانس ندیمہ و البسط سیمہ و الصدق
را تبه و الفج بفاعتہ و الحکم صناعتہ و الذکر وزیرہ و الفکر سمیو و المکاشفۃ غذاؤہ و المشاقر شفاہ
و آداب الشریعۃ ظاہرہ و اوصاف الحقیقۃ سرہ رضی الله عنه و من جمع الصالحین و من مجہم
الجمعین و اما فضل صاحب و مریدان و محبان و منتسبان آنحضرت بحکم آنکه خیریت تابع بخیریت

وف دلگشم لایزال بعد
نکستہم باقصا للعتیک
بہا و قضا اللہ و یا کرم
انہ لی ذلک و القادر علیہ
و حیالہم لکمالہ فان یضای
رضی الله عنہ سینا طریقیہ
جنی طریقی علی قس الحق
فی استقوی یضفا لایعینہ
و لا یطاع علی اللہ تعالی
و الحق فی اتباع استتہ
بحیث ما یأخذ الایمال صح
او قارب او کا و دفع الیہ
عن الخلق بحیث لا یجوزہ
ایہم فی امرن الامور الیہ
قلایم ما غایت حیت ہو
و لا یبدع محضان حیت ہو
بل من حیت امر اللہ فیہ
و التسلیم لخلق من حیت ما ہم
فیہ بانقاہ مشرورہم و ایشا
السلامۃ و الحافیۃ معہم
و الاستقامۃ للقدرة
جمع الاحوال بالعبور و الزمان
و الشکر العمل علی قول
الشیخ ابی الحسن امثالی
رضی الله عنہ اجعل المقوی
و فلک و لا یفکر مرج
انفس الم تر فیہ باغیب
او تقر علی الذنبا و یسقط
منک لشیۃ باغیب جو عا
الی قول علی الشریک کہ سلم
اتق الله حیت کنت اتبع
اسنیۃ الحسنة تجہلوا فان
الناس خلق جن و انیاس
القول علی الشریک کہ سلم
اذا رایت شی ما غا و ہ

تبعه است نیز بسیار است یکی از مشایخ حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم را در خواب دید
 موهنه کرد یا رسول الله دعا کن مرا که بر کتاب خدا و سنت تو بایستم فرمود چنین خواهد بود چه از انباشد
 و حال آنکه شیخ تو شیخ عبدالقادر است گوید که بار از آن سرور حسین در خواستم و او صلی الله علیه و سلم
 همین جواب فرمود این حکایت در ازمت و اقامه عظیمه دارد از بهت اختصار بر همین مقدار
 آنجا کرده شد نقل است از جماعت مشایخ قدس الشراسر از هم که فرموده اند ضامن شده است
 شیخ عبدالقادر مریدان خود را تار و قیامت که نبرد هیچ یکی از آنها مگر بر توبه نقل است از
 مشایخ که از آنحضرت پرسیدند اگر شخصی خود را بتوبه باز بست و نامزد کرد و منسوب شد توبه بکن
 بیعت نکرد از دست تو فرقه پذیر میشدی در صاحب تو محدود باشد و در نقضائیل اثنان شریک
 بود یا نه فرمود هر که انساب کردین و خود را باز بست بنام من قبول کند او را حق سبحانه و تعالی
 در محنت کند بروی تو توبه بخشد اگر چه بر طریق مکرره باشد و وی از جمله اصحاب مریدان
 است و پروردگار من عزوجل بفضل خود عده کرده است مرا که صاحب مراد اهل طیب و
 تابعان طریق مراد هر که محبت من بود در بهشت در آرد و نیز فرموده است ایضاً منابغ الفروغ
 لا یقوم یعنی بیفته از ما بجز از اردو چه را خود قیمت نتوان کرد و نیز فرموده است حق سبحانه و تعالی
 مرا سبلی نوشته داد که در وی نامهای اصحاب و مریدان من که تار و قیامت باشند ثبت است
 و گفت عزوجل که این همه را بتو بخشیدم و از مالک که خازن آتش در رخ است پرسیدم که نزد
 تو هیچ کس از اصحاب من است گفت لا بعزت پروردگار که دست حمایت من بر مریدان من
 مثل آسمان است بر زمین اگر مرید من جید نیست من خود جیدم بعزت پروردگار و جلالت او که
 از پیش او عزوجل نروم تا مرا یا اصحاب من به بهشت نبرد اگر مرید من در شرق بود پنده گفت او
 بر افتد من در غرب هر آینه به چشم پنده او را نقل است از شیخ عدی بن مسافر که می فرمود
 از اصحاب مشایخ هر که از من خرقه طلبید به هم و ملاحظه نکنم مگر اصحاب شیخ محی الدین عبدالقادر
 زیرا که ایشان عرق اند در دایه رحمت الهی و هرگز کسی در یازگذاشته سبقای نیاید
 نقل است که آنحضرت فرمود در زمان حسین بن منصور حلاج کسی نبود که او را دستگیری کنند
 و از لغزشی که او را شده بود باز دارد و اگر من در زمان او می بودم او را دستگیری می کردم
 تا کار او با نیاجانی کشید و من دستگیری می کنم هر که از مریدان من مرکب بخورد و از پاسه در آید
 تا در قیامت و در مود مراد هر طوبیله فعلی است که مقادیرت کرده نشود و شیعه است که ساقبت
 کرده نشود و مراد هر شکر سلطانی است که مخالفت کرده نشود و در هر منصب خلیفه است که
 عزل کرده نشود و فرمود هر گاه از خدا چیزی خواهم پس بوسه من خواهم تا خواش شهابا جایت

و از صحبت مردم شیعه شهابا
 اهل شریعت و اهل ایمان است

و از راه جریبه اخسبتم آنرا خلقا نمیدانستند و آنکه را اینها را از جحش و از طرب غفلت
 و بجهت کامل نشود و نگویند بی آرگود و بعد از اوقتی و ما که از من خودی الله من
 و بی که لا یصیر جگ در زنده بر سفینه فخر و الی الله سوار گردد و در دیار معرفت و ما
 خلقت الحی و الانس را لا یجبت دن و مردان و از خواصی فرد و آید و اگر گویند مطلوب
 بجنگ اندر قد قار نوراً عظیماً و اگر جان در طلب بود تقفا و تم اجره عن الله مکتوب
 ای عزیز چون عساکر جذبات الله یجتنی الیه من تشاء بر ولایت تلوپ تازه طوارخ نفوس
 اتانده را بجام ریاضت و جاهد و ای الله من جهاد و مرثاض و نذل گردانده جایز فراموش
 در مجلس تقوی بسلاط مجاهده در کشد اُممیه را با غلال و اَطیعوا الله و اَطیعوا الذین یؤمرون
 گردانند اعمال ارادت و احتیاجات را با تدبیر و من یعمل بمثل ذلک خیر از کس سزاوار
 و انبیه رسوم عادات و قواعد ارکان تعلیم طامات را یکی از میان بردارد و مژده حال بر با
 صد مقال ندانند که اِن اَمَلُکَ اِذَا دَخَلُوا اَنْزَلَتْ اَسْهُدُ هَا وَ جَعَلُوا اَعْزَراً اَهْلُهَا اَدَلَتْ
 و چون مرقیه اراضی صفای تلوپ از لوث شهوات بگذرد و من یسبح فیکم الا سلامه و دنیا
 فَلَکَ یَقْبَلُ مِنْهُ مَصْفَا گردد و حدائق ارواح از نسائم الطاف من یحب الله فهو محب
 سر اسر معطر و روح شود و صفات اوراق بر اثر از نقاش بر توهم اطراف او لیلک کتب فی
 قلوبهم الایمان مرقوم گردد و شهوت و مَرْتَبَنَ الاثر من خیر الایمن صفت حال گردد و
 ره ای اشواق چون هباء منثوراً در پیاو شود و بزبان مد ابا زگوید سری بحال تحسبها جامه
 و می خورم انتخاب اسر قبل عشق صورت در مد و لغف فی السور تا شرماعقه ضعیف من فی
 السعد است و من فی الاثر من ابطم و انجام و بشرا قبال لا یختر حقه الفرح الا بکدر در صد
 و ایشان را مکن و دهد و یلکین فی مقعد عذقی عند مینک شندی رخا شود و روان
 با شارت بشرا که انیوم پیش آید و ابواب جنات نعیم بکشاید و بگوید لا اهل علیکم طیبکم ناد
 حَلَوُها خَالِبِینَ و ایشان بگویند و قالوا الحمد لله الی فی مد قناد غنی کما ذکر و قد انشأ عن
 نَبُوهُ من الحیة خیر نشاء فیکم اخر انما ملین مکتوب ای عزیز یکی از اوجیه
 شهوات و لا تنسج الهوی فیضلک عن سبیلک او من کن و از موان غفلت و لا تنسج
 من اغفلنا قلبه عن ذکرنا برین آی آواز صحبت اهل فزوق که قوی فی نقایب
 قلوبهم من ذل الله بر سر از مژده ای استیجیبوا لولا یکره من قبل ان یات فی یومنا خود که من
 الله ناد انما یان بلین انما ان تحسج قلوبهم لکن کر الله بکوش هوش ستار کن به تنبیه
 ایتحسب الا انسان ان یتوکل شدی شبی از خواب غرور و لا یغفر لکم بالله اخر در میار شو

و کان یقول انما قال قل یو الله
 و حضرت اشعرا و حد الا حد
 و کثرة الصلاة علی رسول الله
 صلی الله علیه و آله و سلم منیه
 صلی الله علیه و آله و سلم و کان
 یقول من کثر الصلوة علی
 نبیما صلی الله علیه و آله و سلم
 راه و منام و طایفه و در اینجا
 و سار است سیمی با فقر
 المحمدی که دی امری کند
 و بعد از آن و بعد از جواب
 و رسالت صلی الله علیه و آله
 و سلم و قطع تعلق از ماسوا
 دی و کوی یکد آب از سر چشمه
 و بر تن اهل و اصفی و
 حضرت و از دی چنان فرمود
 اندک بمشایخ قدس سره است
 چنانچه متولد شده است
 و توسل بخوند و توحید کند
 و اراده نیک که شیخ جمله
 آنوقت آنحضرت است
 پس بعد از مدتی بایستد
 صلی الله علیه و آله و سلم از چه
 ظاهر بر بعضی عبارات این
 کتاب نیز بر همین معنی ناظر است
 و مکن حضرت شیخ می فرمودند
 که در چنین مژده باید کرد
 هم توسل به شیخ باید کرد
 و هم توحید بدان حضرت صلی الله
 علیه و آله و سلم باید داشت
 منافاتی ندارد و انشا الله تعالی
 چون آن رساله را در نظر آید
 حقیقت حال کشف گردد
 و انشا الله تعالی و دیگر است
 متعلق بطلان و متب این

قوم تماشای از تو سودمند نظر
 صفتان ایشان به غیر
 و تفصیل و اندر قول حق
 و چندی اسبیل تالیفی
 قواعد الطریق فی فتح بین
 الشریعہ و الحقیقہ صمدی
 من تبلیس بلبل بن الجوزی
 و فتوحات الحاکمی بل کل
 کتبہ از جمله و کان سبعین
 داین انظار من و بنی
 قدیم من و واضح من
 الامایه لغزایه جلدی
 المملکات من و النسخه
 له و معون من غیر امله
 مولی السکین و المقد
 و واضح من قوه القلوب
 لابی طالب المکی کتاب
 السیر و روی و توهم تلوم
 الحمد من مواردا انظار
 و تحجب الجملة و معادرات
 العلم و لا یم ذکر الاشیاء
 ترکیه و صفة و غفره سلیمة
 و اخذ باین وجه و تسلیم
 اعداء و الا ملک انظار
 فیہ باعتبار علی المباد
 اخذ الشی علی غیر و یافهم
 شیخ و کره الله بالنسب
 در باب نصر من فتوحات
 و امثال آن میفرمود که از
 و اخذت آن محو و باید از
 و در مہبات و مہبات
 آنہا عرض نکرد و میفرمودند
 در بخا زہر باست مکر
 اندو کرده اگر کسی را از
 مذہب مکن باشد مملکت

و از مقامات اہل حضور کہ رجال لا تلحقہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر الله خبر بر سرے
 کعبہ مقعد پائے از سر ساز و دیار سر انقطاع کن و تبتل بالیہ تشیلا باز از خبر بدیل الله ثم ذکرہ
 و راحلہ تقویض و اقوفش آفری الی الله با قائلہ اہل صدق کہ کو نو افعہ القادسین مسافر شود
 ساکن ز خراف دنیا کہ انا جعلنا ما علی الارضین ذینہ لہا عبور کن و از سبل مہالک فتنہ
 کہ انا نمو الکلم و اولاد کہ فتنہ لسلامت و از منافع مسالک بدی کہ این ہذا کتبہ ذکرہ
 فتنہ ساء الخن الی ربہ سبیل و رہ پیش گیر و لیسان اضطرار کہ انا یحبب المصطر
 اذ دعاک بانصرع و زاری بر خوان اہل البصر اظ المستغنیہ و با بشر عنایت قدیم آلا
 ان ادنیاء الله لا خوف علیہم ولا یخزون بالبنات تحت سلا مرقولا
 من رب رحیم پیش بر و بر حبیب نصر من الله و فتح فریب و بشرا المؤمنین سوار شود
 بحباب خللا فلقبوا ابن عبیہ من الله و فضل داعی شوقیم و مال از ہر طرف درو زیدن
 آید و قذاح شراب ممت با بدی سقاہ غریب گردان شاہدہ شود و آسنگہ ان ہذا کان
 لکفر جزاء و کان سنجیکم مشکوہا بر کنند و بہ مقام انس فسانہ و کلمہ الله مؤسی
 تکلیما آغاز کنند و بیاجہ فلما یخفی ربہ فلیجلب را الطاب و بد و نواظر عبون بھار از سکر
 حالات و حذر مؤسی صفا خبر باز بد و از شاہدہ و حوزہ فومین نا جہۃ الی ربہا
 ناظرہ را معانہ کند و بجز معرفت آید و بزبان حال باز گوید لا تذکرہ الالبصار و ہو
 یں ہرک الالبصار مینا شود اکنون بذکر مشایخ ہند شروع نمایم و باللہ التوفیق فی المیل و المعاد

طبقہ اول در ذکر خواجہ بزرگ معین الحق الملتہ والیدین الحسینی بنجری قدس سرہ

کہ سر حلقہ مشایخ کبار و اتمام سلسلہ چشتیان دیار است اہل عمرہ و از خلفاء و مریدان و غیر ہم
 تعیین پذیرفته بہت سال در خدمت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ بود در سفر و حضر
 جامہ خواب خواجہ نگاہ داشتی انکاء بنعت خلافت مشرف گردید و در زمان پتھور اراے
 ہندوستان با حمیر آمد و ببادت مولی مشغول شد و پتھور انیز در آن زمان در حمیر بود روزی
 پتھور مسلمان را از پیوستگان خواجہ من سرہ بسبی از اسباب رنجانہ آن مسلمان التجا
 بخد مت او آورد و خواجہ بشفاعت بر پتھور آگفتہ فرستاد پتھور آگفتہ شیخ قبول نکرد و گفت این
 مرد در بنجا آمدہ است و نشسته سخنان غیبی گویند چون این سخن خواجہ رسید فرمود کہ پتھور
 را زندہ گرفتیم و دادیم ہمدان نایام لشکر سلطان معز الدین سام از غزنین رسید و پتھور استقبال
 لشکر اسلام بایتاد و بدست معز الدین سام اسیر گشت و از آن تاریخ باز درین دیار اسلام شد

و پنج کفوف و صد سال گشت آورده اند که در پیشانی حضرت خواجہ این نقش بود از موت نوشته
 پیدا آمد که حبیب اللہ است فی حب اللہ تعلق خواجہ سادس رجب سنہ ثلث و ثلثین و ستمائے
 و قبل فی ذی الحجۃ من السنۃ المذكورۃ و البصیح ہوا الاول و ہم در حجبہ کہ موضع اقامت او بود مدفون
 گشت اول قبر خواجہ از خشت بود و بعد از آن ہندوئی از سنگ بر بالای آن ساختند و قبر نخستین
 را ہم بحال خود گذاشتند و بلندی قبرش بیش ازین جہت آمده است اول کیکہ در مقبرہ خواجہ عمارت
 کرد خواجہ حسین ناگوری بود و بعد از آن درہ ازہ و خانقاہ بعضی از ملک مندو ساختند و از کلمات
 قدسی سمات اوست کہ در دلیل العارفین کہ خواجہ تطیب الدین بختیار او شی از ملفوظات
 خواجہ قدس سرہ جمع کردہ مذکور است فرمود دل عاشق آتش زدہ محبت است ہر چہ در فرود آید
 آن را بسوزد و ناچیز گرداند زیرا کہ تیغ آتشے بالاتر از آتش محبت نیست فرمود از جویہای آب آن
 آواری می شنوید چگونہ آواری بر آید ہمین کہ بدر یار رسید ساکت گشت فرمود کہ شنیدیم از زبان
 خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کہ خدای تعالی را دوستانند کہ اگر زمانی در دنیا از محبوب ما مندر
 تا بود گردند فرمود شنیدیم از زبان خواجہ عثمان ہارونی در ہر کس کہ این سرخسلیت باشد تحقیق
 بدان کہ حق تعالی او را دوست می دارد اول سخاوت چون سخاوت دریا و شفقت چون شفقت
 آفتاب تو واضح چون تواضع زمین فرمود صحبت نیکان بہ از کار نیک و صحبت بدان بدتر
 از کار بد فرمود کہ مرید ثابت در توبہ آن زمان باشد کہ فرستہ چپ او بہت سال ہیچ کتابے
 برہنہ بود و ہمیدار و محرر این سطور کہ این شخص را بعضی کاہر متقدمین نیز نقل کردہ اند و حقیقت
 معنی این سخن چنانچہ بعضی از متاخرین از علمائے صوفیہ فرمودہ اند آنت کہ توبہ و استغفار ملازم
 حال مرید است و کتابت گناہان با وجود توبہ و استغفار صورت نہ بندد نہ آنکہ اصلا گناہ از وی
 بوجود نیاید و لہذا وصیت کردہ اند بالتزام و در استغفار نزد خواب رفتن تا کتابت گناہان
 روز کہ بجزریان غلات رحمت الہی تا این وقت موقوف مانده است بظہور نیاید فرمود از زبان
 مبارک خواجہ عثمان ہارونی شنیدیم کہ مرد مسحق فقر کے شود انگاہ کہ از دور عالم غالی بیچ باقی ماند
 فرمود نشان محبت آنت کہ مطیع باشی و بتری نیاید کہ دوست براند فرمود عارفان را برترہ ایت
 چون بدان مرتبہ رسید ملک عالم و آنچه در عالم است میان دو انگشت خود بہ مینند فرمود
 عارف آنت کہ ہر چہ خواہد پیش او آید و یا ہر کہ سخن کند جواب از وی بشود فرمود کہ کمترین بابہ و
 در جہ عارف در محبت آنت کہ صفات حق در وی بود کمال در جہ عارف در محبت آنت کہ اگر کسی
 بر بدعوی آید آن را بقوت کرامت ملازم گرداند فرمود ساہما بدین کار مجاہد بودیم عاقبت
 جز ہمیت نصیب ما نشد فرمود گنہ شمارا چندان ہزارند ارد کہ بجز مسمی و خواہد داشتن برادر مسلمان
 و از دشمنان اجتناب

مبارک است و الاصل خطر
 ستی می فرمودند اول بابہ
 کہ عقدت بیدار بلست
 و جماعت کلمہ شدہ باشد
 و تردد و تذکرہ انجا ماند
 بعد از آن اگر مقترب قوم
 جمع باشند مستغیر گردند
 سلامت اقرب است
 و الا کہ سبب اعتقاد و محبت
 درست ناکردہ و قد استقام
 حکم ما شدہ ہم از دل در
 مہلت و مہلت و مہلت
 این قوم خوش کنند محل
 آفت است و اللہ اعلم
 نقل این چند کلمہ اتفاق
 افتاد ہر بار کہ می خواست
 کہ بجانب ایشان عرضہ
 بنویسد چیزے ازین
 سخن کہ نظر و آمدہ نقل
 نماید و جابجا می آمد
 و تا محرمیت را نہایت خوش
 منظوری افتاد و دین مرتبہ
 کہ تلم تقدیر بہ ساقی
 و تیسرہ جریان یافتہ کہ
 چند بظہر مدعہ مذکور
 خواہند است و اگر زمان
 از توجہ و حضور حق کلاہ
 کار است فرستہ دست دہد
 و بطالعہ این دعوات نوری
 و حضور یابد شود کاتب
 حرف را از دہای خیر فرمود
 نگذازد و عاہن است کہ
 اہم مدنا حق حقار و از فنا
 اتیانہ و از باطل باطل
 و از دشمنان اجتناب

فرمود عبادات اهل معرفت پاس انفاس ست فرمود علامت شناخت حق تعالی گریختن دست
از خلق و خاموش شدن در معرفت فرمود عارف بمعرفت نرسد تا از معارف یار نیارد فرمود
عارف کسی بود که بر پیر و دین او بود از دل بردارد تا یگانه گردد چنانکه دست یگانه است فرمود
علامت ثنقات آنست که موصییت کند امیدوار که مقبول خواهم بود فرمود علامت
عارف آنست که خاموش باشد و اندوختن بود فرمود هر که نعمت یافت از سخاوت یافت
فرمود در پیش آنست که هر آن بنده بر آن کس که بجای آید محروم باز نگردد فرمود عارف
در راه محبت کسی است که از اولین دل بریده گردد و فرمود عارف نیز نریند چیزها در جهان آنست
که درویشان یا درویشان نشینند و بدترین چیزها آنکه درویشان از درویشان جدا گردند
پس بدانکه از علنی خالی نباشد فرمود منوکل بحقیقت کسی است که هیچ و محبت از خلق برگیرد
از کسی شکایت دهنه با کسی حکایت فرمود که عارف ترین خلق حق آن بود که متیتر باشد فرمود علامت
عارف دوست داشتن برگ است و ترک راحت و انس گرفتن بزرگ مولی فرمود که حق تعالی
چون زنده گرداند محبان را با نوارش آن رویت ست فرمود اهل محبت کسانیکه اندک میواسط
استاد سخن دوست می شنوند فرمود که عارف کسی است که چون با داد برخیزد از مرتب یا دش
نیاید فرمود ناضل ترین اوقات آنست که از خاطر و سواس رسته باشد فرمود علم بحری است محیط
و معرفت جوئی از محیط پس خدا و کجا و بنده کجا علم خدای راست و معرفت بنده را فرمود عارفان
آفتابند که در مملکتی عالم می نمایند و از نور ایشان همه عالم روشن ست فرمود که مردم از منزل گاه
فرزدیک نشوند مگر بفرمان برداری در نماز زیرا که عوارج مومن همین نماز است چنین گویند که
وجه تسمیه اجمیه آنست که آجاتام راجع بود از راجهای هندوی تا حد غزنین ملک بدست آورده بود
و نیز آجاتابد گویند میر بربان هند کوه را گویند در تاریخ نامهای هندیان نوشته اند اول
دیواری که بر سر کوه در هندوستان بنیاد نهاده اند همین دیوارهاست که بر بالای کوه اجمیه است
و اول حوضی که بر روی در زمین ملک هند کافتند پیکر است از اجمیه چهار کرده که هندو این ادرا می پرستند و در هر
سالی شش روز در وقت تحویل مقرب جمع می شوند غسل میکنند و عروا و لا خود درین باطل ضایع می کنند آنها
که از ایشان فاضل بقیامت اند می گویند که قیامت از همین حوض شروع خواهد شد آن آجاتام از همه هندو آن که این
ملک داشتند پیشتر بود چطور از پست ترین ایشان مسلمانان ملک هندوستان از دست او گرفتند شهر ناگور پیشتر
آبادان کرده چطور است چطور از امیر آخر بودی را گفت که برای طایفهای اسپان جاتاب که در آنجا شهر
آبادان کنم تفحص کن میم آخور بسیار گشت چون در زمینی که ناگوار آبادان است رسید همیشه دید
که بچه زنده است و گرگ بر و حمله می کنند و آن میش بچه را پس انداخته توه آن گرگ شده است

آنکه توفی مسلمانان
با صاحبین عاقبت بخیر باد
صلوات علی سیدنا و مولانا
محمد و آله و اصحاب جمیع
المرسلین
تسبیح انطریق الالان
الارادة بالتسليم
و طایفه الخیر و العیادة
لا اله الا الله محمد رسول الله
شیخ امام اعلی عارف بالله
علی الفتی رحمه الله علیه
رسالة بنیدین طریقه بیضا
کتاب من مصلی الله تعالی
عبدلست جاجه باطل
ست بدان قرآن عظیم
ان الله ربی و ربکم فاعبدوه
بظاهره مستقیم عبادت
و در قسم ست فرض ست و
نقل و سر کلام بزرگان استقامت
است و اختیالی اعتقادی
آنکه مطلب از ان ایان
فعل ست و اجتنابی آنکه
مقصود ترک پرست ست
از فروع اصل عبادت و قرب
و ایست بایان فروع ست
و ایان و نخل موجب
تکمیل و تقیم آن افراد
نوافل بسیار است و از
حدود و احصای و زد
لیکن مختصر ست درین دو
نوع استثنای واجبتا بے
استثنای مثل سنن و سجات
و ادب ایان اولی افضل
و اختیالی مثل ترک کربات

چون این حالت معاشه کرد گفت این جائیگاه مردانه است و آب و گیاه آن مضر برای اسباب
مضیدید را بنام او نواگرداشت یعنی شهر نو چون لشکر سلطان معز الدین
سام در رسید و پیچور را کشتند در زمان ترکان این لفظ بناگور تبدیل یافت و الله اعلم

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ

خلیفہ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی ست از اکابر و میا و اجلہ اصفیائے نقوی عظیم الشان
و بقایت ترک تجرید و فائقہ موصوف بود و نہایت استغراق داشت یاد مولی چون کسی
بزیارت او آمدی زمانی بایستی تا بخود بآیندی انگاہ با آیند مشغول شدی اگر از حال خود
یا حال آئینہ چیزے بگفتندی بحدہ گفتی مرا معذور و امید باز حق مشغول شدی اگر یکے
از اولاد ببردی و از ازان خبر شدی مگر بعد ازان بزمانی نقل **سست** که خواجہ را
بقالے بود ہم سایہ در او اکل از دوام کردی و او را گفتے کہ رام تو چون سی مدام شود
از ازان ندی چون نتوح رسیدی ہم ازان ادا کردی بحدہ ما خود جزم کرد بعد ازان و ام
نگم بحدہ از فضائل خداے عزوجل یک قلم زیر خطیلاے او پیدا شدے کہ ہمہ خانہ را
بند بودے بقال و انت مگر خدمت شیخ ازین ناخوش کہ و ام نمی شناند بخواہ خود را بخت
تقص حال بجوم شیخ فرستاد رحم شیخ حال را بوی کشف کرد بعد ازان کا ک پیدا شد
از شیخ نظام الدین او لیا قدس سرہ نقل **سست** کہ می فرمود کہ شیخ معین الدین آبانہ
درم شیخ قطب الدین را ازان کرده بود کہ قرض کند چون کار کمال رسید ازان نیز **سست**
برداشت **نقل سست** کہ وی در اول عهد بعد غلبہ خواب قدس سرہ بختے و در آخر عمر آن بیداری
دل شد شیخ محمد نور بخش در سلسلہ اندسب ذکر او چنین کرده است بختیار کاکی اوشی ترکان
من الاولیاء الساکین المتقین المجاہدین بالخلق و العزائم و فلتہ الطعام و فلتہ الزیام و فلتہ
الکلام و الذکر با دوام فی الایامینات و نہ فی احوال الجاہلین سرائر سیر بین السکاتین
نقل سست کہ او ہر شب سہ ہزار بار دروہ گفتے انگاہ بختے مگر بعد ازان ایام نے را کج
کرده بود و سہ شب این دروہ از فوت شد مروی بود رئیس نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و خواب
دید کہ میفرماید بختیار کاکی را اسلام برسان و بگو سہ شب بختے کہ برس یفرستادی سہ شب **سست**
کہ مریدہ است **نقل سست** کہ در خانہ شیخ علی سکری صحبت بود و خواجہ در انجا حاضر بود
و این شیخ علی دروہ میثے بود از اقارب خواجہ بزرگ معین الدین حسن سجری میا بخواجہ را باین
قبر او ہم در حوالی مقام خواجہ است قوال این بیت شیخ احمد دایم را قدس سرہ خواجہ **سست**

ترک غلاف اولی و ترک
مادام فی بیعت مختلف
و تہنوع در بایں بچہ ترک
عرب سبیری و طیب از
جہت آس غلبہ شہوت
و تہنوع در تہنوع و صغیر مایہ
کہ قول شیخ غفر الدین نری
خان سہ طریق الی ثلث
بعد و انعام الخلق و آنچه
در حدیث بعدی واقع ست
فی الامانہ اللہ اعلم
از جامعین خلف بختیار
و ثلث مائت خلق من جاء
بخطی مہذب شہادۃ ان
لا اله الا اللہ و خلق الخیر شد
ست کمیت افراد و اقل
الشیخ و ذکر اللہ و اللہ
و نقل و تلاوت قرآن
و استغفار و تسبیح و دعا و
ما و ہر رسول خداے
قوال علی اللہ و الی و آدم
و صوم و نفل و اف نفل
و عذبتہ نفل و نفل و
عبادت بر غیر تسبیح
سنانہ و امر معروف
و نہی منکر و سہ و سہ
نمود و سہ و سہ و سہ
و انواع عبادت سلم کہ
اولی آن اطاعت اذی است
از طریق مسلمانان غیر ذلک
مالا بعد لا محضہ پس کہ کراہ
بعد او اسے از غیر کہ
ازین افراد و انرا استغفار
و انشاء اللہ فی ثلث
یا قرآن یا نیت حق

صاحب کرامات ظاهره و مقامات باهره و برکات شامه میر حسینی سادات صاحب زینت الارواح
 و شیخ فرید الدین عراقی صاحب لمحات بکلازمت اور میرده اندو تربیت یافته نقل است که
 وقتی که از بغداد ما کالات و برکات بکلیان شرف قدم از آنی داشت اکابر ملتان را بر
 مساجد و اما بطریق کنایت کاسه پر شیر را بخود او فرستادند غرض آنکه درین شهر گنجائش
 دیگر نیست شیخ این معنی را در یافته کلی بر کاسه شیر نهاد و پیش آن جماعه فرستاد غرض آنکه
 جانی ما درین شهر این طور که گل بر شیر استاده است خواهد بود کاسه را از حسن لطافت این ادا
 حیران ماندند متفقد متعجب کرامات از گشتند و بی رحم اند علیها از اغنیای شاکرست قول
 رب صلی که در شان خلیل خود فرموده است و آیتنا و آیتنا حسنة و آیتنا فی الاخره
 کونوا من الخیرین و در حق او صادق است بقیه از شیخ گفت رباب فقر و غنا یای
 گفتگوی واقع بود فرمودی که دنیا تمامها چه دارد در دنیا منافع الدنیا فکل و معلوم است که از
 چند پیش ما باشد گاهی فرمودی که صحبت ما کسسه اضر که اندک افسون آن را نداند و فرمود
 که غنا بخل رخساره حالی ما نیست آرد و آنکه میان او شیخ فرید الدین ندس سرما نمود تے
 عظیم بود و بهر اهلایا هم بودند چنین بیکر و پند سپر خالید بگذاشت و تے از خدمت او شیخ فرید الدین
 سخنر مانیده بودند که موافق مجلس شیخ فرید الدین بود و معذرت این سخن شیخ بهاء الدین
 شیخ فرید الدین رفته نوشت بیک سخن این بود که میان ما و شما عشق بازی است جواب
 این معذرت شیخ فرید الدین نوشت که میان ما و شما عشق است بازی نیست نقل است
 از شیخ نظام الدین او لیاقدس سره که فرمود شیخ فرید الدین را افطار کم بودی اگر چه پادشاه
 یا نقد کردی و شیخ بهاء الدین زکریا را هم کمتر بودی اما طاعت و عبادت بسیار بودی و این آیت
 فرود نی با ایها الرسل کلو من الطیبات انکم لو اصالحوا فرمود او از آنها بود که این آیت
 در حق درست آید و شیخ محمد نور بخش در سلسله الذهب در ذکر او نوشته است بهاء الدین زکریا
 ثانی قدس سره کان رئیس الاولیاء ببلادهم و کان عالما بعلم الظاهرة صاحب الاحوال
 و فائز من المکاشفات و المشاهدات مرشد مشوب من کثیر من الاولیاء و لدنی الارشاد
 الناس من الکفر الی ایمان من العصیة الی الطاعة و من السفاهة الی الرشادة و من البعد الی القرب
 مع الاخبار می گوید فی وصایا شیخ بهاء الحق والدین الواجب علی العبدان عید اللهما بعدد
 و الا خلاص و ذلک معنی الاغیار و محو الاشخاص فی العبادات و الا ذکر و لا سبیل الیه الا بحسن
 و الاحوال و محاسبه النفس فی الاقوال و الافعال فلا یقول و لا یفعل الا عند الضرورة و لیس کل
 فعل و فعل الاجتهاد الی الله و الاستقامة بیزنه الله عز و جل خیر العمل و ایضا قال الله و صایا
 اجمع الله

باشد که بعضی اوقات غایت
 برادر بون که فعل متعجبی
 بهتر از نماز نفل باشد و
 میفرماید که رسم اجتناب
 اتم و اهم است من حیث
 الامتثال اما احتیاط است
 از آن جهت که هر کس چه
 کند رسم اجتناب و احتیاط
 وقت کند بدین اقتضا
 نماید بر او ای فریق بقسم
 امتثال از نو این استند
 و اجتهاد در آن غایدها
 شد و معقود از قرب
 اگر چه بعد از تے دراز
 باشد بر شل بیاری که
 بر سر کند این چه ناید و
 اگر چه در آن حاوین و
 شرع مانع کند امید و
 صحت قائم است هر چند
 را اندر سر که اجتهاد
 در قسم امتثال و از کتاب
 اند که و بهر راه هرگز
 موقوف بر سبب تفسیر بیار که
 عاجل با و بی بر سر نند
 و اگر سر کند لایا و اکل
 و اقرب بمعقود خواهد بود
 و اما بحسب وی از اجتهاد
 دفع هر اجم است نزد
 قائل از جلب نفس
 اجتناب بکوه اجم بود
 از امتثال نفل مثلاً آن
 که جمعا و چون شود
 بکفایت که مودی که بهر
 ناز گردد و همیشه از
 وقت با سبب و آن کتبت
 اجم بود

بود از اشتغال به بعضی
فواصل در آن وقت پس
چون سالک سلوک این
طریق نماید مقصود خود که
ترب الهی و وصل بوی
تعالی و تقدس است
بر سر و منی قرب الهی
جدا طلب بود از غریبی
تعالی منی و وصل قطع از
غیر و غیر شد در نزد
و باح و مراد بخواه اینجا
صح منبهاست بود از
محرمات و مکروهات مراد
بیان اشتغال بخلقات
تعلق و تعلیم مثل زمین
و آسمان و کوه و درخت
و اسباب معیشت غیر ذلک
پس بود سالک از غفلت
بی ذبول و بی زباحت
قرب ناقص شود و باز چو
از سابقا در تمام پس
بر تدر که سالک از غرض غیب
بود از حجاب الهی تعالی غریب
گردد و بیان غریب تدر
دیگر کنیم و بگوئیم اصول غیب
که مانع آن از وصول حق
چهار اند و بدین مصلحت
و طریق از من تمام کتاب
منابع العابدین و غیره
ذکر شد و چون مقصود
که طریق وصل الی الله تعالی
از در بعضی کثیر از من بسیار
است با اعتبار نوع یا در
فواصل بعضی تعلق الوقوع
و بعضی نیز وقوع است

بعض المریدین علیکم بدهام الذکره بالذکر لصلی المطالب الی الحب المحبته نارحقی کل نفس فاذا
تحقق المحبته کان الذکر ذکر مع مشاهدة المذکوره هذا هو الذکر اکثر الموعود به الفلاح فی قوله و اذ کلفوا
الله کثیرا فیکفکم تعظون و ایضا فی بعض رسائله لبعض المریدین ابن صفیف را بیان مع
افتاد که شیخ الشیوخ شهاب الدین ابو عبد الله عمر بن محمد السهروردی رضی الله عنه با شیخ خود
ضیاء الدین ابو انجیب عبد القاسم رضی الله عنه در حرم کعبه بود و شیخ ابو انجیب بر سر وقت خود بود و حاضر
علیه السلام در آمد شیخ بدو التفات نکرد ساعتی با بنیاد و باز گشت چون خود باز آمد آنجا بخدمت او
شیخ شهاب الدین را گستاخی بود پرسید که شیخ چگونه بود که نمی از انبیا علی بنیاد علیه السلام بر
زیارت شما آمد شما هیچ التفات بدو نکرد بد شیخ در وی نگارست و ردی سرخ کرده گفت یک
توجه دانی اگر خضر آمده باز رفت باز آید اما این وقت که ما را با حق بود اگر بر نفی باز نیامدی و ندانست
آن تا قیامت بماندی هم در آن بودند که خضر علیه السلام در آمد شیخ برخاست و استقبال کرد
و توضیح نمود نزد جویماس بر کاهتم من الله الکریم پس مید را باید که مراقب و شغور روزگار خود باشد
و هر چه جز از حق است ازل دور کند و محبت خلق بر خود حرام گردانده باز کز حق موانعت گیرد
و اگر او را یاد از حق موانعت نبود او از محبت خدای تعالی بوی نیابد و ایضا فی بعض رسائله
بعض المریدین سلامه الجسد فی نلک الطعام و سلامه الروح فی ترک الاثم و سلامه الدین فی
العصوه علی محمد خیر الانام صلی الله علیه و سلم تو فی رحمہ الله سابع صفحہ ۶۷ هدی و ستین و ستانته

سید نورالدین مبارک غزنوی رحمة الله علیه

خلیفه شیخ شهاب الدین سهروردی است مقتدا و شیخ الاسلام دہلی بود در زمان سلطان
شمس الدین اورامیر دہلی می گفتند در فرائد الفوائد نویسد که در روزی در بزرگی شیخ نظام الدین
ابو المودید حکایت فرمودند که وقتی اساک باران شد او را از هم گرفتند که دعاء باران بکن
بر سر منبر برآمد و دعاء باران بخواند بعد از آن روی بآسمان کرد و گفت یا الله اگر تو بلدان
نفرستی من پیش ازین در هیچ آبادانی نباشم این بگفت و فراد آمد حق تعالی باران فرستاد
بعد از آن سید قطب الدین رفته الله علیه با ملاقی شد و این سخن با او بگفت که ما را اعتقاد
حق تورا سخ است و میدانیم که ترا بحق تعالی نیازی تمام است اما این لفظ هر چه گفتی که اگر تو باران
نفرستی من پیش ازین در هیچ آبادانی نباشم نظام الدین ابو المودید گفت که من می دانستم
خواهد فرستاد آنگاه نفتم سید قطب الدین گفت که از کجا میدانستی گفت وقتی مرا با سید نورالدین
مبارک غزنوی رحمة الله علیه در پیش سلطان شمس الدین برازی بردشت نشستی ترا می دانستم

من سنی گفته بودم که او گفته شده بود درین صین مراد عام باران فرمودند گفتیم تو از من کوفته اگر تو
 با من آشتی کنی من دعا بخوانم و اگر آشتی نکنی تو نام خوانند از روضه آوارا و از برآه که با تو آشتی
 کردم تو برو عا جواش از شیخ نصیر الدین محمود قدس سره منقول است که فرمود بزرگی بود که او را
 شیخ محمد اعلی شیرازی گفتندی سید مبارک غزنوی نعمت از یافته بود بعد از آن فرمود که در آن
 وقت باز رنگانی بود از مریدان ایشان خدمت شیخ آمده گفت که در خانه من پسر می ستود شده منده
 زاده شاست نعمتی همراه کنی شیخ فرمود نیکو باشد چون من فرود نماز بگذارم پسرک را بسیار می
 و از جانب راستان من برائی و در نظرم از این جهان روز سید مبارک غزنوی می ستود شده بود پید
 سید مبارک در آن مجلس حاضر بود این حدیث می شنید با خود گفت من نیز پسر خود را بیارم و در
 نظر شیخ دارم چون وقت نماز با ملا آمدند باز رنگان را در رنگ نشاند پسر سید مبارک غزنوی بگفت
 برخاسته بود و عرض تلبیه گفت شیخ نماز تمام کرد پسر سید مبارک غزنوی از جانب راستان شیخ در آمد
 و سید مبارک را در نظر شیخ داشت شیخ در وی نظر کرد این همه نعمتها از آن یک نظر بود بعد از آن باز رنگان
 و آمد شیخ گفت نعمت نصیب سید زاده شد فرمود تقی در غزنی است شاست خلقی بر شیخ محمد اعلی
 شیرازی آمدند گفتند دعا کنی بکن تا باران مبارک شیخ این سخن شنید از خانه سیران آمد و خلقی
 دنبال شیخ را با غنی پیش آمد شیخ در باغ رفت باغبان در زیر درختی خسته بود شیخ از رسیدن کرد
 و گفت درختان خشک می شود بر خیز و درختان را آب ده باغبان جواب داد باغ من درختان
 من آن زمان که حاجت آب دادن خواهد بود خواهم داد شیخ باغبان را گفت پس این خلق را
 متع کنی که دنبال من گزینند ما بندگان خدا و زمین زمین خدا آن زمان که حضرت عزت خواهد
 خواست باران خواهد فرستاد این سخن بگفت و باز گشت عقب آن چندان باران بارید
 که نهایت نبود بمقبره سید مبارک جانب شرقی حوض منشی مشهور است فات او در سال
 اثنین مئین است

شیخ حمید الدین الصوفی

احمد انانگوری السوالی لقب او سلطان التارکین است و کنیت او ابو احمد از اعظم
 خلفائے خواجه حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین است در تجرید و تقرید تدی را سخ
 داشت وی از بندگان خاص حضرت مولی عز اسم است بهمت عالی او از دنیا و عقبی برتر است و نظر
 التفات از بدینچه درای شخص نلست است نمی انداد ازشانی عالی است در تصوف و مکانی نفع
 در بیان قواعد طریقت و وی از اولاد سید بن زید است که از عشره مبشره اند رضی الله عنهم

مذیل از وقوع از جنس عباد
 مثل حج و زکوة و غیره
 آن در جنس عبادات
 مثل نکاح و طلاق و بیع
 و شرا و عدا و غیره و وقوع
 از عبادات مثل صوم و حلقه
 و از کار و غیره و از جنس
 عادات همچو اکل و شرب و
 نوم و لباس و غیر آن پس
 نوافل اند و جنس لابد
 است و مطالب را از
 تحصیل آن و استیجاب
 و قات بدان پس بر طریق
 اقتصد کتاب عین العلم
 و ما شبه ذلک من مختصرات
 حیات علوم الدین کفایت
 است و اگر قصد استقصاء
 دارد رجوع بکتاب حیات العلوم
 و کتب مبسوطه فقط نماید
 و میفرماید که این ضابطه که
 ذکر کردیم کافی است و مطالب
 را در معرفت قرب و طریق
 تحصیل آن اما احتیاج
 مردم بفرستاد و استاد
 پس از برای تسهیل طریق
 و صریح و ممول است
 و مسلک طریق بی اوستاد
 و مرشد اگر توفیق الهی رفیق
 گردد فی الجمله من است
 بموجب توفیق تعالی الذین
 جاهدوا فینا لنهتد بهم یسکتنا
 لیکن معبود بندید و بدست
 طویل و پنهان و جدا و الله
 اعلم حضرت شیخ مصنف
 قدس سره بر تلمذ رساله این

عبادت نوشته اند مانند
تناسب بنده الرساله دي
ان مینی بنده الرساله علی
سوفت القیوم طریق تحصیل
فن علم بلا نیاز حاج اعلی
شیار و حکما فیلین علم
شیان و اجیب قه و لایه
من تحصیل استراح من
تحصیل علم الاشیاء من
لم علم به اصناف فی تحصیل
مجمع الاشیاء و تبیل بذ
الحقی ایضاً من لایدری
نفس من هرزه و لایزال
مجتاز فی امره و قبل انت
مجتز فی امرک لا تکتل قدری
نعلک من حرکت بر من
بذل الحقی بالغای سیرت بان
و خود فرمودی از ان
جهت چنین پرسیدی
الرساله الراجعه
تبدیل الی الهی تفاوت
حال الابتداء و الاختیار
لا اله الا الله محمد رسول الله
شیخ شیوخ زمان خود
شهاب الدین عمر میرزوی
قدس الله روحه در عوارف
المعارف در باب بدایا
و نبایات کلامی میفرماید
که هر چه از اینست بقدری
را باید که از معارف فقا
کنای می بیند بقیام اهل و
صیام نهاده احترام کند که
معاصرت با ایشان بدتر
ست مجاس انبار دنیا

وی از متقدمین مشایخ هندست سن طویل یافته وی گفته شما اول مولودی که بعد از فتح دہلی
در خانه مسلمانان آمدنم از زمان خواجه معین الحق و الدین تا دواوئل وقت شیخ نظام الدین
باتی بود کتم که ملاقات میان ایشان نیز واقع شده باشد و الله اعلم و شیخ نظام الدین قدس سره
کلمه او را از تصنیفات او انتخاب نموده بخط خود نوشته بود و صاحب سیر الاویان را از حفظ
سلطان المشایخ نقل کرده است نقل مست که روزی خواجه معین الدین را وقت خوش
بود فرمود هر کس هر چه خواهد گوید بگوید که ابواب جابت مفتوح است یکی دنیا خواست و دیگر عقبی
رو به بجانب شیخ حمید الدین کرد که تو میخواهی در دنیا و عقبی معزز و مکرم باشی گفت بنده را خواستی
بنابند خواست خواست مولی ست تعالی بعد از ان رد بجانب خواجه قطب الدین آورد و بهمین
کلمه فرمود وی عرض کرد که بنده را اختیار نیست هر چه حکم شود اختیار شمار است خواجه بعد
از ان فرمود التارک الدنیا و الفارغ عن العقی سلطان التارکین حمید الدین العوفی از ان روز
او را سلطان التارکین لقب آمد نقل مست که او را در سوائے که موضعی ست از مواضع
ناگوریک و دفتاب زمین احوالی بود که هم بدست مبارک ان زمین می کاوید و تخم میربخت و قوت
فرزند ان از ان می ساخت و نبات اوبست و نهم ربیع الآخر ششاه ثلث و سبعین و ستمایه بود
او در ناگورست قدس الله سره و او را با شیخ الاسلام بهاء الدین ذکر یادر باب فقر و غنا و اسلام
و مکاتبات بسیار است و مضمون یکی از انها این است که با طایق مشایخ و بقیضی النصوص و
احادیث دنیا و مایع آن مانع وصول بحضرت مولی ست سبحانه و تعالی و چون شنیده می شود که بعضی
از مشایخ عصر ما حلقه و افزازان دارند و با وجود آن خوارق و کرامات نیز از ایشان ظاهر می شوند
این مسکین را درین باب حیرت زیاده میگردد و اگر ایشان لطف فرموده ازین اشکال گره بکشند
عین عنایت باشد و در مکتوب دیگر می نویسد مضمون آن اینست این فقر مکتوبی بخد مت شیخ بهاء الدین
عرضه داشت کرد و از اشکال که این مسکین داشت از خد متش التماس جواب نمود ایشان بیسببی از
اسباب جواب آن نوشتند و اگر نوشتند شافی نبود این حقیر بدگرگاه مجیب الدعوات تضرع
کرده ناری نمود که مشکل بنده خود را آسان کند و ازین معقود نشانی پیدا آورد حضرت مجیب الدعوات
دعائے بنده را قبول کرد و چنان نمود که از باب شریعت که طالبان ثواب آخرت اند و از برکت
تحصیل ثواب اکتساب خیرات و مبرات از صلوات و قربات می کنند از کشف حقائق تقوی و تائق
نفس و کس که از باب طریقت دریا بند محبوب باشند و همچنین از باب طریقت از اسرار قرب انوار
تجلی ذاتی که مخصوص طالبان مولی ست و پیش ایشان هر چه ماسوائے ذات حق ست اگر چه
کشف و مشاهده باشد حجاب ذات بود محبوب و معذور باشند پس هر که بر چه ماده حق ست

در آمده است بحقیقت محبوب است هر چند که او نداند محبوب است مکتوبی دیگر بجانب شیخ فریدالدین
شکر گنج در اینجا نوشته است نیل یوعلیم المستقلون بذکری ما فاتهم من قری فی بعضکوا قدیم
و یبکوا کغیر او یوعلیم المستقلون بقری ما فاتهم من الشیء لیکو ادما و یوعلیم المستقلون بانسی ما فاتهم
معی ما تقطعت اودا جیههم و ادر التقیفات و مکتوبات بسیار است و استاد نیز دارد و شهر
تصفیقات ادا احوال الطریقه است و در اینجا میفرماید بدان راه که روی ایشان بدرگاه است طالع
چگونه کلام حمید آمده است اَلْکَلْبُ یَنْ اَصْطَفٰنَا مِنْ عِبَادَنا فَکُنْهُمْ ظَالِمًا لِنَفْسِهِمْ وَ مِنْهُمْ
مَقْتَصِدٌ وَ هُمْ خَصْمٌ سَابِقٌ بِالْخِیَرَاتِ مَعْدُورٌ اَنْتُمْ کُورَانْتُمْ وَ نَا یَا مَعْدُورٌ اَنْتُمْ یَا مَعْدُورٌ اَنْتُمْ
که بعد الايمان بالندوة اترجم با توحید حضرت حاضر نیاید و اگر آیند میرا آیند آینه آیند و از
خطاب سار عوا غافل باشند و مشکوران میانند آنها که با جان بختان آیند و با قرا بر کاب فانیان آنها
که خطاب اَلْکَلْبُ یَنْ اَصْطَفٰنَا مِنْ عِبَادَنا فَکُنْهُمْ ظَالِمًا لِنَفْسِهِمْ وَ مِنْهُمْ
از دعوت بحکم خطاب از لی و جواب لم یزلی اجابت کرده در بدایت کار بطلب بهایت اسرار
بر آمده از اینها بسیار بود و پوشیده رفته اند کسی نام ایشان ندانسته است و نشان ایشان
و تنی چند را که بشناخته اند تحریف خواجها محمد رسول الله بشناخته اند و اگر نه نام و نشان ایشان
کس ندانسته و نشان خسته یک از ایشان امیر المؤمنین ابو بکر صدیق بود که پیش از دعوت بطلب
رسالت بر آمد و مرد در خود را دو اطلب کرد و یکی از ایشان امیر المؤمنین علی مرتضی بود که پیش
از بلوغ مستقد قبول دعوت گشت و یکی از ایشان اویس قرنی بود که اگر پیغمبر صلی الله علیه و سلم
تحریف نکردی نام او از پیچ دیوانه بر نیامدی و نشان او در پیچ دفری ثبت نگردند و نزدی
گشت که در حضرت عزت داشت که در دنیا چیزی نهداد و در دنیا چیزی بر نداشت آزاد املو شد
رفت و یکی از ایشان سلمان فارسی است رضی الله عنه که پیش از دعوت در طلب هدایت پیغمبر
و صدق عبید بن جراح از خود بجوئید از اینجا رفته ایم که فانیان کیا نند آنها اند که چون معلوم شدن شد که
خداوندشان تعالی موجودی است که فنا بر درو انیت طالب قتالی شدند که از او وجود نیست و قدم
در راه عدم نهادند و سر را در آن راه بیاد دادند و تحفه نو میدی اگر چه نه خواند نیست بخوانند و در راه
فنا و حید فرید چون الف بمانند ندوی و جودشان بماند و نه رای نشان عین فنا باقی شدند هر که در
باقی شود این معنی را بقای ابد خوانند ازین روی است که در ویشان گویند که ملک ما از و ال
نیست یعنی ملک ما در ویشی است و در ویشی امر سببی است نه ایجابی را در ویشی است
اما سلب را سلب روانیت و این ستری است غامض بفهم دشوار رسد تو اعتقاد نگاه
میدار که حدود الاحرار بقبور الاسرار خزینه که محمود بود مخزون او مستور باند و هر خزینه که خواب بود

و در این بیشتر است از غیر
آن و بسیارند که بگویند
اعمال مثل بقدران است
و پایه در باب حال برتر
است از آن و بگویند
که فقیر از موضوع در و
خوش است و زیادت
بر آن حاجت نیست پس
شیخ می فرماید باید که این
سخن در گوش جندی درآید
بدرستی که با کرم محمد است
نمودیم امورا همه و محبت
داشتیم فقر و صالحین داد
و انیتیم که آنها این سخن
از گویند زیادت عبادت
و نوافل قائل نیستند جز
در وقت حقیقه تقوی و اند
با وجود آنکه صاحب حال
صحیح باشد بنده را باید
که خشک کند هر فریضه و
فضیلت تاد در بدایت
ثابت قدم گردد و حدی
را باید که از تلاوت قرآن
و حفظ آن غیور باشد
و بقول کسی که می ملازم است
ذکر احد افضل است از تلاوت
کوشش نه بد که بقرآن تلاوت
آن در و غیر نماز برآورد
که در این راه دارد برسد
و بعضی از شاخ که بر بیان
را یاد است ذکر و احادیث
فرماند برای آنست که تا
موجب حج هم گردد و هر که
ملازمیت تلاوت کند
در خلوت و تنگ نماید

مخزون ادب و شراب بود و نیز می فرماید چنین یا بنزاید با سقسط شود و اگر سقط شود در ملک موقوف ماند اگر نرید
زنده زایلند یا مرده اگر مرده زاید و چون کسی بود که برگ طبعی مرده باشد اگر برگ طبعی مرده باشد کامل مرده
باشد یا ناقص اگر ناقص باشد در مرجع او بدو باز باشد علی قدر نقصان و اگر کامل مرده باشد یا برگ
اجتهاد باطن مرده باشد یا برگ اجتهاد ظاهر مرده باشد اگر برگ اجتهاد ظاهر مرده باشد در مرجع
او باطنی مقامات جنان باشد و اگر برگ اجتهاد باطن مرده باشد جان او تا بمصعد خود که بمردش
از آنجا بود باشد برسد بهیچ جا نه آید و نیز می گوید که بعضی از باب تحقیق چنین می گویند که حق را
بسیار در تعالی طلب باید کرد و بعضی می گویند که طلب نباید کرد و این تا تو هیچ کدام از این دو قول را
باطن ندانی و سر در احتیاج بشناسی و بدان تا در نظر تو خند نماید و برخلاف بگوید که حکم برخلاف بگوید که آن
زمان آید که از یک جهت باشد آنکه گوید که طلب باید کرد یعنی اگر طلب نکنی تقطیل بود و آنکه گوید طلب
نشد باید که یعنی اگر طلب کنی تشبیه بود و این هر دو معنی لائق و در خود حق نیاید پس چه باید کرد آنکه
طلب چون مشبهان نکنی و ترک طلب چون معطلان نکنی یعنی طلب کنی و طلب نخر و بگذاری که در حقیقت
نیست تا در آن حرکت کنی و در مکانی نیست تا آن مکان لازم گیری آئینه نیست تا بدعا و زاری بخوای
در نیست تا نزدیک او شوی گم شده نیست تا تقدش کنی زمانی نیست تا منظر زبان باشی مگر
نیست تا لازم مکان گردی این همه نفعی طلب است و حق است پس اثبات کدام است آنکه نفعی
خود نفعی اوصاف خود کنی تا از جمله صفات بشریت گذاره کنی و از جمله صفات ملکیت کناره کنی
و از کل اشیا مجز و منفرد آتی تا چنانکه او تعالی و تقدس لیس گشته شوی است طلب تو لیس گشته
شوی شود این اثبات طلب است هر که خواهد تا عکس درست نماید و روی آئینه صاف نکند
و محال طلب باشد و هر که طلب حق بکند و روی دل از اوصاف بشریت صاف نکند او
محال می جوید و هر که راه دھال رود و لوح سینه از نفوذ پاک نکند او پیوده می گوید و هر زو
می جوید طلب آن نیست که اثبات ادکنی طلب آنست که خود را محو کنی طلب آن نیست
که بدو تازی طلب آنست که وجود خود را در بازی طلب آن نیست که او را بجوئی طلب آنست
که ترک خود بگویی تا آئینه صاف کن چون آئینه صاف شد عکس ضروری الوجود است و با عی

بودت مانند ده ادر
تاد و نماز بیشتر از بی
از فاعله ذکر واحد چون
از خود و مخلوقات ملا
و سبب طاری گردد باطن
در احوال نماید و از مخلوقات
بزرگتر و آید که آسان است
و سبب ترست بر نفس و
بدانکه منتی با کمال حاش
بی نیاز نیست از سیاست
نفس و معنی از شهوات
و گرفتن بفضیله زیادت
عیال دنیا و انواع خیرات
و مبرات تحقیق غلط کردند
جمع گیرند این مقام گمان
بردند که منتی مستغنی است
از زیادت و فاضل و اگر
تیا بدان نمایند با کمال
و این سخن خطاست نه
از آن جهت که ترک یاد
و فاضل عارف از معرفت
محبوب گرداند بیل طلب
که از مقام مزید یاد دارد
نعم منتی ناصیه اختیار در
اخذ و ترک بدست دارد
همه رفیق و صاحب
نفس نیز کھد گاهی
بنظر ادب و سیاست
بجای بی نگرانی آخر ما
قال الشيخ و الله اعلم قذیبا که
مراد حضرت شیخ رحمه الله علیه
روایط طاعت و دعوت
و صلوات در دعوت است بر
قوی که تا بلند با سقسط
عمل و تجاوز کنند از حد

ده رد باید که در ره او است و رد	و آنجا در آن راه چو زه را است و رد	کج رد که بگویمت همی است شنو
کج آن باشد که بر پی خواست و رد	و نیز میفرماید اول مرتبه از مراتب راه علم است علم بیاید که بی علم	عمل درست نیاید دوم مرتبه از مراتب طریقت عمل است که بی عمل نیست تا وجد باشد سوم مرتبه
از مراتب درگاه نیست است نیت صحیح باید که بی نیت صحیح عمل جز باطل نیاید چهارم مرتبه صدق	ست صدق بیاید که بی صدق عشق روی نماید پنجم مرتبه عشق است عشق بیاید که بی عشق	

مسند شریف غنی بقیه فی حق الله
 از هر چه که انتقاد است بر طاعت
 جزو خیر و تعصب بکتاب و تعصب
 علیه با علم استغناء است بکتاب
 اقسام عبادت که از طاعت است
 و عبادت اعمال و عبادت طریقی
 مقرر است و هر دو از طاعت است
 و تحصیل قرب حق و قرب
 او و از قرب حق توان یافت
 و آنکه در باب تقبی فرموده است
 که تهاون تقصیر است از طاعت
 سبب نفع بریه و تقصیر نیست
 در عبادت حق و تقبی در مقام
 قرب محض و کثرت در فعل او را
 نیست چه سربانی بود از کمالی
 سیرالی اندر جملی و تهاون
 که نهایت عبارت از آن است
 سیرالی اندر سیرالی و در حق
 او در کمال الهی و عبادت قرب
 مستد و انحصار و تو قنود
 این تکلیف و حصول این مزید
 و ترقی در اقامت اعمال او را
 ظاهر تهاون و عوی که در تهاون
 و مراقبت تلمی و عوی با خدا
 حضور حفظ آداب و عبادت
 مؤثر است و با عی نشاء
 آن را که چه روح نور الهی
 تهاون شده و عیله بر عیله
 حق متعلق گشته و از خود نالی
 و کتب باقی شده و سیرالی
 و ایم الترقی و التهاون که در عبادت
 کثرت صلوة و عبادت
 و قیام و استغناء و استغناء
 اقسام عبادت و عبادت حق
 شاکسته و عیله و عیله

جواب تا کی نهاده اند برای که آمده اند از هر چه که خواسته اند سوال او جل جلاله جواد مطلق
 است و فیض دائم الوجود **جواب** این تفاوتی که تومی بینی در فیض و فائض نیست بلکه در قبول
 و قابض است سوال فرمودی که جود فیض بے تفاوت است تفاوتی که هست در قابض است
 این تفاوت از کجا داریم **جواب** هم ازین جا که تفاوت سنگ خاک است در اصل یکی را ماه
 صاف افتاده است و دیگری را مکرر آن را که ماده صاف افتاده است بے واسطه قبول می کند
 و آن را اح انبیاست یعنی مزوج و واسطه خواهد تا قبول کند خواه واسطه انبیا خواه واسطه
 اسباب خواه واسطه حکما و علما را را سخ و خواه واسطه مجابده و ریاضت و آن را که ماده مکرر افتاده
 است و واسطه قبول نکند و اگر چه بعضی بتقلید قبول کنند اما به تحقیق نرسند سوال ایشان را که
 ماده مکرر افتاده با اختیار و ارادت خاطر بویانه **جواب** بے اختیار و ارادت خاطر یک
 برگ از درخت فرو نیاید و گویا از زمین بر نیاید سوال پس چه حکمت بود در آفرینش جیفه از ماده
 صاف و صرف و در آفرینش بعضی از ماده مکرر و مزوج **جواب** او جل جلاله فاعل مختار است
 و فعل او بی علت کسی را نرسد که گوید چرا چون لا یکنان عتاً یفعل و هم یکنان و چون یکی را
 در ازل شایان قرب و کرامت دانست و آن چنانکه دانست در وجود او و دیگری را شایان قرب
 و کرامت دانست و چنانکه دانست در وجود او و لا جوز تو دوست از اینجا بردارو پائے محبت بر

تارک ملک در رباعی	دینا نه خوش است رو بعقبه خوش باش	آخر که ترافت بدینا خوش باش
در محبت عالیت بر آید روزی	بگذارد تو هر در ابولی خوش باش	خالم را شادی بجهول مراد دنیا

و مقصود را شادی مراد عقبی است و شائق را شادی بوصول مراد مولی است سوال
 دین و دنیا است دنیا فرمودی و نمودی که چیست بفرمائی که دین چیست **جواب** دین ظالمان
 گریختن و آویختن است گریختن از ماصی و آویختن بطاعات و دین مقتصدان بریدن و آرمیدن
 است بریدن از دنیا و آرمیدن بعقبه و دین سالکان ستر آو توی است ستر آو از ماده و دین الله
 توی باشد قل الله ثم ذرهم فی خودهم یکنعون سوال بحکم این تقریر دنیا تفاوت
 آمد **جواب** دین یک است ولی تفاوت است این تفاوت که در نظر تومی آید تفاوت مرد است
 نه تفاوت دین که دین هر حال یکی است بظاهر این هر سه را در سه بجته می نماید اما آنکه بنظر
 باطن بیند و اندکاً اینجا تو لوانتم و جنبه الله سوال شریعت را و طریقت را چگونه یکی دایم
جواب چنانکه تو جان و تن را خود یکی میدانی طریقت جان شریعت است سوال چرن
 اوست و جزا و نیت امر و نهی بر کسیت **جواب** الاله الخلق و الامر امر بر امر خود است و نهی بر
 خلق خود گفتیم که نیست بلکه گفتیم همه بدست پس همه اوست سوال دانستیم که دین چیست

و بشناختیم که دنیا کدام است خبر کن ما را که بهشت و دوزخ چیست جواب بهشت دوزخ
 اعمال است فمن یعمل میثقال ذرّة خیراً یدرّه و من یعمل میثقال ذرّة شرّاً یدرّه
 اعمال امروزه در امور تها متوسخه نمایند اگر خیر کرده فردا صورتهای ملائکه و موافق آن کردار
 در پیش تو بیارند سوال راه چیست و منزل کدام است جواب سوالی کردی که آن را
 اسیر است و جمله رندگان راه را بکارست جواب این جز به دانستن خبیث المصطفی
 رعایه نموان گفت و این دور که جمله عقلای عالم از سفتن آن عاجزند بکفایت نتوان سفت
 زبان حال باید که بگوید و گوش حال باید تا نشنود اگر این نیست کم از آن نباید که گوینده
 دل گویند و شنونده از دل ستودن و توان نداریم پس به از آن نبود که گفته و شنیده و شنیده
 سوال اگر گوید چاره نیست از آنچه شمه از آن بگویم و بشنویم تا بهنا مضطرب نمانند چاره آنست
 تو میدوی خوانند جواب گویم چون الله و از نه که از کدام راه و منزل سوال می کنی از راه
 و منزل از باب شریعت و یا از راه و منزل اصحاب طریقت سوال از هر دو جواب از
 و منزل از باب شریعت از نفس و مال برآمدن است و بنعم مقیم در آن که رت الله الشّری
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ الْأَبَدِ وَرَأَهُمْ مِنْهُمْ اصحاب طریقت از جان و دل برآید
 است که و یَتَنَزَّلُ إِلَيْهِ تَبَتُّلًا وَبَذَرَهُ اعْلَاسٌ وَحَدَّثَ بِرَأْسِهِ دَانَ إِلَى ذَلِكَ الْمُتَحَنِّ
 ای در ویش ترا می گویم زیرا که تو مسافری و دیگران مقیم اند مسافر شریعت را نیت تمام است و دست
 نیاید زیرا که مسافر شریعت را روی بمالی و ملک پیش نتواند بود مسافر طریقت را روی
 بملک الملک است سوال مالک الملک کجاست تاروی دل بوی آریم جواب کجا
 است که نیست اینجا نولوا فتم وجه الله مرد باید که از نصیب دنیا و آخرت برآید و خلوط نفسانی بگذرد
 هر جا که باشد با او باشد هر جا که رود با او آرد و هر چه گوید بدو گویند هر چه جوید بدو جوید بدو جوید
 بان تانند پنداری که او جل جلاله از تو دور است بلکه تو از دوری چون تو بیتور در تو حوشد فتح اسباب
 آن هر کسی نکشاده است بر تو کشانید و ترا بتو مقصود نمایند سوال کس دیده است تا دیر
 بنماید جواب دیده است آنکه با دیده است نی دیده است آنکه بی دیده است رباعی
 تلویده بود دیده کجا آید و دست | نخواهی که شود دیده بدن آینه ز پوست | از دیده و دیدنی چو تو بگذشتی
 دلی که کسی نیست به مینی همادست | سوال این معنی بسی مشکل است بنهم میسر سد جواب
 تا و هم برخواست این معنی فهم نشود زیرا که وحدت مطلق است و وحدت از صورت منزّه است
 و از نقض مقدس و هم نقاش است و وحدت انگیز و وحدت و کثرت صدانند و الصدان لا
 یبحثان از این معنی بود که ابو حنیفه رحمه الله علیه فرمود که من عبید اید خل فی الهم فهو کافر حتی

و مرتلی در مقام ضرب بعد از
 و مولی به تهنیت در میان
 با عمل جوارح عمل کلام است
 نعم دی و هم به تهنیت عمل غیر
 و در عملی کلام قد به باطن
 صاحب نفس مصلحت است اما
 کلام عارف و حقیقت عابد شریعت
 من علی حکم الشریعه را در
 و مولی در بایک که در زمین
 بعضی قلوب بود و خود و خود
 بود و حقیقت است بدانند و
 باین باطن است بر افعال
 او امروزه ای ای اگر چه بعضی
 صفات ظلال از حقیقت بنا
 و غیره باقی بود و نورانیت بعضی
 قلوب بنما ناست و با او باشد
 که سبب ذکای غل مغفالی
 باطن بود و در عمل بنیاد صفات
 و صفات بود و در عمل تاب
 و انیت بعضی نورانیت حق
 بود که موجب فضای ماسوی
 مطلق بقا بصورت حق است
 و یک عمل ازین شخص یکا فاعلی
 که بر او شد و در و در و در
 از این توبه و انابت بدانند
 این حاصل کلام امام حکیم است
 در عوار نیز در باب تمنا و خلوت
 میفاید که صدای باید که صدای
 مقصود از خلوت تزیلی است
 است بجهات اذن و کف
 جوارح از کجا و پاپس نوی را
 از باب خلوت علامت دارد
 خارج باشد و قوی دیگر را
 علامت زد که واحد قوی را
 در مقام تهنیت و قوی را امتثال

از ذکر یاد او قوی از اذرا و
 بزرگترین کاشف بجماعت و
 رعایت قه و طریق مذکور
 است از اینجا ظاهر شود که معلوم
 معصومه باب باریت بهرین
 ترغیب جمل و دفع عت و
 راحت است و انشاء الله تعالی
 تعالی اتم و احکم -
 ارباب الخیاسته
 تحصیل الکمال الابدی
 با اختیار الفقر المحمدی
 ۱۰۰۰ الا ان الله محمد رسول الله
 اجماع فقهاء علمای طریق
 و انبیا و جنات من الزین و
 الزل و الاصل و بعضی
 که کیفیت آن بدینست که آن
 داشته بود و کرامات و غیره
 یافته بود و نوشته بودند و استغفار
 فرموده که فقر محمدی چه سود سالم
 است و مصطفی این در راه کسبت
 و معنی این فقر چه معنی آن
 چیست رساله مذکور تصنیف
 شیخ عالم عالم کامل احمد
 بن ابی ابراهیم الواسطی است
 که در کتاب غرر و غرر و غرر
 و ذکر نمود و طریق اعتبار معنی
 بتقریر و توضیح این لایق نظر
 وقت خود بود و از فقر محمدی
 ارادت و درویشی محمدی مراد
 داشته و مریدان و مقلدان
 شیخ را باین تامل آن
 دیار فقر ایشان گویند و چون
 این سال حضرت سال وفات
 است و اوقات در حرمت
 نبویه صلی الله علیه

عبدالم یدخل فی الیوم این مرتبه ایست که کس را بر آمدن برین مجمل نیست الا من شاء الله راه
 چنین باریک و شب چنین تاریک و تو خفته آنگاه بگوئی که من مذهب ابو حنیفه امام سید رو
 افعال است نه پیش رودی اقبال باش تا فردا پرده از روی کار بگیرند معلوم شود که خواص مذهب
 که داشته است یَوْمَ تَبْلَى السَّيْرُ اَمْرٌ مَّا كُنْ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاجِيَ سِوَالِ ادخل جلاله
 پرده پوش است فردا پرده این شستی خاک نخواهد در بر جواب پنهان میز فرمود صلی الله علیه وسلم من
 اتقى جلباب الحياء فلا غيبة له درین حدیث مستوفی هست اگر دیا فنی فهو المراد و اگر نه بدانکه خدا
 کار بر خلاف روزگار خواهد بود ظاهر باطن خواهد گشت و باطن ظاهر باطن لغز در بدل خواهد شد و فردا
 باطن محض خواهد پذیرفت پنهان میز فرمود صلی الله علیه وسلم یوم یحشر انظار یوم القيمة علی صورة القلوب باطن
 بصیرت توبه نصوح بیاری نافع صوح قیامت مبتلا نشوی که ففوح الدنیا بون من ففوح الآخرة
 سوال پنهان میز فرمود صلی الله علیه وسلم الموت كفارة چون گناه بون مکفر است نصیحت آخرت چه
 معنی دارد جواب گناه است که بمرگ مکفر شود و گناه است که بمرگ مکفر شود در گور مکفر شود
 و گناهی است که بخواب مکفر شود و گناهی است که تا دوزخ نه بیند و آتش دوزخ آن را نوزد
 هیچ سود ندارد مرد باید که از اینجا چندان نور برسد که آن نور مریدان دوزخ را نوزد خود جز یا مومن فان
 نورک اما فایه سوال دنیا و دوزخ نقد باشد است و آتش گرنگی و بینوایی در اما افتاده است
 من سوخته ام یا آتش بریانی | مر سوخته را ده باره بریانی نماند | جواب سوخته آتش جانی
 باید نه سوخته آتش بریانی در سوخته آتش زودتر گیرد و آن سوخته آتش عشق است
 که آتش دوزخ بیدار او میبرد سوال آتش دوزخ باور دیشان چه کار دارد که او را از برای متبکیران
 در خون صفتان در وجود آورده اند که انار مشوی المتبکیرین جواب آتش دوزخ باور دیشان
 هیچ آمیزشی و آمیزشی نداد چه طاقت آتش فقیر بهشت هم ندارد آتش دوزخ کجا دارد اما
 فقر کو فقر از کجا فقر سیاه است که الفقه سواد الوجیه سیاه رودی باید که تا فقر در سراسر سینت و فرود
 آید کافر لغت باید معنی پوشیده صفتی تا جمال فقر او را و س نماید کاد الفقران کیون کفر سوال
 هر چگون که هست و هر صفت که هست درویش درویش است جواب زبهار تا فقر را فقرند انی
 و هر حقیر حقیر نشادی که صفات ذمیمه پوشیده عدم امکان است تا آورده است که مولانا نصیر الدین
 بر مولانا شمس الدین بخیر شکر عدم قوی و قدرت بدین صفت گفتی که الحمد لله علی عدم الامکان
 و بیاری فرمودی که مباد که آدمی را ناخن انگشت دراز شود که اگر ناخن خود را از بیند خواهد
 که شگم برادر سلمان پاره کند با فقر بگو که طاقت بود که الصبر مع السنین این من الصبر مع الفقه
 قوت پنهان میبری با بیتا با وجود امکان فقر نماید و عیب در فقر فرافزاید سوال فقر بهر حال که هست

ندیم است جواب فقره عدی است بوجوه و فقر کردن ندیم است و عدم فقر کردن محو و ازین است
که خواجہ ماصی الشہ علیہ وسلم بوجود دنیا و آخرت فقر نکرد چون کار فقر رسید گفت فقری فقری

قاضی حمید الدین ناگوری نا اومحمد بن عطاء مست رحمۃ اللہ علیہ

از مشایخ متقدمین ہندستان است جامع ہوا میان علم فلاسفہ باطن و بی از مہاجران
خواجہ قطب الدین قدس سرہ است اگرچہ اوراد الہیہ از سلسلہ ہرود دست و مرید حلیفہ شہباز
مہروردی گویند کہ شیخ در بعضی رسائل خود نوشتہ است خلفائی فی الہدایہ فی منہم حمید الدین ناگوری
واش اعلم ایاہ شریب او و جلد سماع غالب بود موعود سماع سیکس در زمان او در این مہار
توغل در سماع نہاشت کہ او داشت علمای عہد ہرود دست ساختہ بودند و جد از وی شیخ
نظام الدین اولیا این سلسلہ را برپا داشت و در زمان خلق شاد و سرایان نیز معترفند و ہما
محاضر کہ در زمان قاضی حمید الدین شدہ بود حاضر ساختہ قاضی حمید الدین را تصانیف بسیار
ست بزبان عشق و دلونہ سخن می کند طراح شغوس از تصانیف مشہور اوست در وی شرح سہ
حسی می کند سخنان بلند و بدل نزدیک بسیاری گوید و جامع میان علوم شریعت و طریقت
و حقیقت و طریقت بود گاہی با صاحب مطالعہ نیز کردی گویند روی وی و شیخ برہان الدین قاضی
کبیر کی از مشایخ ہرود و یا ان دیگر سوار میرفتند و اسپے کہ قاضی حمید الدین برہموار بود
بسیار خوب و با اسپان یا ان دیگر ہمسری نمی توانست کرد قاضی کبیر نہت کہ اسب شمار بسیار
صغیرت قاضی حمید الدین گفت ولی بہر از کبیر است و اورا با شیخ فرید الدین گنج شکر مودت بود
در فائدہ انفرادی آورد کہ تحت حکایت شیخ فرید الدین نقاد قدس سرہ دفونی گرفتن ایشان از
استماع فرمود کہ وقتی ایشان خواستند کہ سماع بشنوند تو ان حاضر نبود بدین الدین اسحاق و علیہ الرحمۃ
فرمودند کہ آن مکتوبی کہ قاضی حمید الدین ناگوری فرستادہ است بیارید شیخ بہر الدین رفت و در خطبہ
کہ در وی مکتوبات در قنات جمع کردہ بودند پیش نہاد و دست انداخت اول بمان مکتوب بدست
آمد آن را بخندت شیخ آورد شیخ فرمود کہ ایستادہ بخوان آن مکتوب خواندن گرفت مکتوب این
بود کہ فقیر حقیر ضعیف نحیف محمد عطا کہ بندہ درویشان مست و از سروریدہ خاک قدم ایشان
شیخ چون این قلم را بشنید کی حالی و ذوقی پیدا شد بعد از ان این باسی ہم با کردند کہ در کتب بود با عی

آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد	آن روح کجا کہ در جمال تو رسد
آن بدہ کجا کہ در جمال تو رسد	آن قہر و پایاں خواجہ قطب الدین مست بر صفہ باندہ گویند او
خود را پایاں خواجہ نہاد لفظا لہ لہ لا و این امر را نہ پسندیدند صفہ بلند تر از قہر او خواجہ کردند	

و اسکلم و التزمہ طریقت مست
و سیرت سلف صالح از صحابہ
و تاجین باسل احتساب
و اسرار اطلاق سیمتہ شدہ
است آنون آن رسا را بطریق
اختصار و جہتہ تا بکار آید کہ
مکتوب چیت بی ریاضت جہتہ
بر آن باشد اتوفیق بگوید کہ
بجہ از برادران و خواستند
از من کہ تو ہم سری ایشان
قائدہ مختصری در طریقت مکتوب
جدا از آن برستی پاسدی برایہ
خوب بود در حاجت و قبول
کردن و درخواست ایشان فقرہ
اسکان ادنی یا نعم و خدا یاری
می جویم در ان بدین ای برادر
توفیق دبا و پروردگار تعالی بد
و اگر گفتہ بود و شایع است
در دست می لپی کہ گنج آن
استوار و شاخای آن بلند
ست لازم گیرہ خود فقرہ شریفی
محمدا و برات مکتوب است کہ
آب از چشمہ خود نہ بکیرہ
و صاف نہاید و در ان خطہ
از انک گیتی و دلی را از پایا
و خوشی آسای در فرستادہ
کہ رنگ آسای و گون شدہ و از
ماہر است گویدہ است و می
کہ توانم مری نمی کہ بگویم
و این در زار دلی و دلی تو نیز
شرح کردہ ام پس اگر مری تو
بر طریقت محمدی سید و ام
ترا کہ بری برابہر ان شش
کہ یاران پیغمبر صلی اللہ علیہ
سلم و علیہ السلام ہم انجین و

اؤتوبند الاشيا ربہ رباعی
نقدہ چہ کنم رشتہ امید و دم

آرام به می او خواهد شد
با او عیسی شود و تو خواهد شد

حالی دل خستہ ام نکو خواب است.

لی حبیب خیاالنعیب عینی | اسرار ضامری مکنون | ان تذکرۃ فکلی قلوب | دان تاملۃ ننگی عیون

ای برادر در عالم سلوک جمعیت محال است ای ذائب الی ربی سیدین اکیل این حدیث
ست اگر بدو جمع بود سیدین چه گفت و در حال وصل لغو و ضلال بود و ناواقف و سحانی سر
این معنی است حمز در مقامی که انابا باید گفت هو گفتن تفتنه بود و ضلال و در مقامی که جواب باید گفت
اناکتین محال بود نیز ذکره الله بالخیر میگوید که اگر گوینده انانیت در آن مقام سوخته گفتی برادر ای
چون بجای هوانا گفت و سر انداخته و سر بر آید و این بجای ای رفتی و سر بر آید
و از سر بر آید توحید بر آمدی چون اناکت بر سر آید و سر بر آید و سر بر آید و سر بر آید و سر بر آید
عمری را شدت مشیر و مشا و اشارت بیاید تا دوست آید و این و حدیث است و گفته و بنابر
ثله نصاری قریب شود و از مقام توحید و در گرد الاشارة ای شرک و العبادة عنه انک سر این

مخن مت رباعی
آز که بسوی تو اشارت باشد
وز معنی عزت عبارت باشد
بیچاره همیشه در خسارت باشد
ای برادر اشارت حس مجسوس است
با ما بسیار سو. تو حید

بود و اشارت دهم بچو مات بود و اشارت عقل باجق است بود و نمودن جزوت و کبریا فی محبوب جان
بدین عوالم نسبت ندارد پس اشارت بدو جزو مشرک و دیگر چه بود اگر غایبی اشارت یکده می کنی
و اگر حاضری اشارت بچهار می کنی خالق الخلق لایری ویرانا عجزه اند که اشارت بدو جزو غفلت
دل نبود لاله الله بر سر دل که تجلی عالم عظمت بود و در او پیرانی نیاد داشت و نه اندو جان
دل از یاد داشت باز مانند هر آینه زبانی از یاد کردن باز مانند درین مقام اشارت بدو نمود و در
من بعدیم عن الله اکثریم ذکر الله مصرع

ای برادر تو خود را فراموش کن و خاموش کن خود این فراموشی یاد کردن عجب بود و اذ کر
رکب اذ انیت قبل اذ انیت نعلک روزی شبی کن خود را فراموش کن و لب بر لب نهاد
و خاموش کن که غمازش از دقت در گذشت چون خود باز اعتماد از در آن در گذر از نشاند و میگفت محضر

نسیت الیوم من عشقی صلاقی	فلا ادری غدا فی من عشاقی	فلا ترک سیدی : کفی و شرابی
--------------------------	--------------------------	----------------------------

ووجهل ان راين سعاد والى **ابدانله** اسم هويل حن ست و حن و اواز اسبان حيه مولد
شه است پس اين اسم مقدس دليل ست بر وحدت مسكى و پنج اسمى برين مشابهت نيست
نمى اسم اعظم بادشاه بگانه بگانه بايد ناموجب معانى بى كرانه شود چون دائره با با حرف
مستقيم اتعالى يافت مضاف بندهاء محبوب باشد با و باندهاء المحبوب لمحبيه يا **اَبْجَا اَلَّذِيْنَ اَصْنَا**

بجایک از ایشان با غیر سازد بلکه بزرگ دارد بلکه آدم و آدمیان را و عالم و عالمیان را معدوم
 شمارد و تا بپندارد زیرا که همه در عالم امکانند و این جدا نشد آتی برادر نقش اسم چو در نقش بر دو هم کار
 منتبتان سابق است که جان شان بر حضرت عزت او بپزد دل عاشق است زیرا که اسم چو منتبتان
 اسم الله است و ازین سرگس آگاه است که جانش مستغرق عشق باد ثناء است آتی عز و عز
 به علم محبت محبوب بار آورده و بانیست خداوند بیکه غیبات سنا به جلال بگذارد و از خود بی شعور شود
 و بجز آن خود شود مقامات و کرامات را و سکرده مهر او ثبات و خوار و سنا بقادر خوف و باری و بیط
 تعجب را و فضل و فرض را و انس و صمیمت را و سوز و هیبت را و در امانت نتوان کرد محبوب چون
 بی نسیانست بی نشان شود و چون بلوی گل در گل پیدا و پنهان شود عزیز کی که در طریقت غایبی داشت
 و در صقیقت می داشت با این صمیم می گفت و در بری از دیر با مردم در آدم کی از هاجمین در
 که در من نگرانی داشت و از سر کار من بخیری داشت مرا بگویند بر آتی را دیدم چنان خاشع ایستاده
 و در آتش خود را و با پی از بدلی من در آتش گفت ای عزیز دست و دوازده سال است که در شاهده جلال
 است بخدمت انتظار ایستاده و مرا حجابت دعوت را آماده بر سر کار گاهی ناگهانی اسم چو از و بیع ماسد
 چون اسم چو بگوید نوری از دهمان املح خود بر شکل آفتابی که طالع شود آتی عزیز بگوئی سهر بینه
 و الهه حیران بود چون مستغرق شده محبوب بی نشان بود هویت محبوب انانیت و راضی
 گردانیده باشد و در اسمیات و هر خود لبوخته باشد اگر از خام استغرق مقام استهلاک افتد و محبوب
 کم گردد و بی نشان شود جمله اسرار بروی غیاب شود چون نقره در لجه حبیب عشق بر آینه پیدا و آینه استهلاک
 و اسرار و اعبادت بخت کرد و اگر از مقام استهلاک مقام اصطلاح افتد ملک و دعا لشر مستم شود **صمیمیت**
 بنه جا - نه رسد که محو شد بعد از آن کار جز خدا نیست آنچه درین مقام از و با ستمد و زندگان
 سنا باشد در مقام اول از خود جدا اشارت کند گوید هر دورین مقام از بخود اشارت کند گوید
 آن عزیز کی که راز مطلق گفت راست چنین گوید انا الحق گفت قال بعض المشائخ من عرف معنی
 اسم بونکی با سواه من الاسماء یعنی هر که بر معنی فردیت باه قوت یا بد نظرش بر عالم و خدا اقتدا نکند
 و امانت سپر سیزده در ذیل بیجا نگی آویزد و چون از یکی یکی ناظر شود بر مردان و حد حاضر شود خود
 بی شعور شود و در پر توان نور شود و اله و حیران رده در له و حیرت حق وجود آدان بود که در بحر شهود
 غرق گردد و بفرز مطلق مستغرق گردد و در درین مقام با صمیمیت از لجا بردا کس با دوا داشت ساقی ماند
 آتی برادر هر که او را بشناسد هر آینه به بیخونی شناسد و به بیخونی اشارت محال بود از بیخون عبارات
 صفاان بود و ذلک سر لاله الا الله من احب شیئا اکثر ذکره ثابت است اما در بابت عشق چون تمام در
 کوی گفت گوئی باشد باز چون بعلم دلت بروی رسد ابد هم عن الله اکثر هم ذکر الله رجال تا بدید چاره عاشق
 بر که در میدان خود را و لوت در آید

منزله که شیخ را و دل است
 سبب گویان تو خیر خود را
 و بیخود خدا که خود را و دل است
 صلی الله علیه و آله و سلم در دل خود
 همچنین تا محبت تا در زندگید
 دل ترا پاک و درویشان
 در چشم تو ایم بود چون نام او
 مذکور گردد و لذت ذکر در خود
 بیایه محبت و در دل خود
 مشا به کنه چون با این
 صفت با حضرت می تو به با
 و مستغرق با و خنده و گری
 و ملذذ بروی بسیار فری
 بر او اید و با محبت من و در
 و بیخود با آرزوین افروز
 سبب بجز آنه لوت و احوال
 و محاسن با شاد و بر خوان کفر
 من و هر گاه حوریت بر انبیا
 و صفات او را تصور کی علامت
 تو زیاده شود و تقسیم حد و بی و
 نامش با همه داعیه اتباع سیرت
 او و سلوک طریقت و دوی گردد
 و ذکر و فکر تو را در او و در
 و ذوق و شوق تو را در او و در
 و کمالش تو را در او و در
 تا از از آفات و اشیاء و بی
 و کس کی ستمد و در آخر ساله
 می گوید مردم ضرر نمی گویند
 فیما الله حقیقت فقر صفت
 و بابت اید به نهایت و تا بجا
 ست و من از طایفه فقر و در
 نکته می گویم که چون از ارباب
 و فقر را بشناسی نهایت
 او را از آنها قیاس کنی که با او
 بر که در میدان خود را و لوت در آید

از درد دل پیوسته میگوید	که عالمی حدیث تو کم کنی	راه سرگشت و گم کنی حکم کنی
بس سرفه چند فرام کنی	برگفته بگریه دما تم کنی	عجب در تنهایی کار لا احصی
<p>شماره ملک است که انقیت علی تفک گفتن سر اینی ست لحری اگر در بدایت بدن معنی که شرف آن موجب کلال باشد در نهایت مکاشفت ندی در روزیش هدا بار استغفا بیالستی که در دانی استغفا که بگویم نامه مرده نود نه بار برای استغفا آن استغفا و ذلک سرای برادران ما که استغفا تحمید فصاحت نماید اور مقام توجدهم چون زنده لا احصی شمار ملک لا اله الا الله محمد</p>		
احب مناجات	حبیب با وجه	وکن سات انما شقین کلین

شیخ جلال الدین تبریزی قدس سره

اکمل مناجات مناجات ادراخچه در کتب مناجات پیش نوشته اند معلوم توان کرد و در فوائد
 انوار نقل از سلطان المشایخ می کنند که شیخ جلال الدین تبریزی مرید شیخ ابوسعید تبریزی بود
 بعد از وفات پیر در خدمت شیخ شهاب الدین سهروردی افتاد خدمت باقی کرده که بیخ بنده و مرید
 را میسر نشود گویند که شیخ شهاب الدین پرسال لبفرج رفتی پیر شده بود و ضعیف نوشته که برای او
 میباشند چندان بر مزاج او موافق نبوده است شیخ جلال الدین تبریزی که نوعی کرده بود که یکدانی
 و دیگری بر سر کرده میبرد و آشتی در آن کرده چنانچه سر او نشود تا چون شیخ غلام طلیبی طعام گرم پیش
 بردی و وی با خواجہ قطب الدین شیخ بهاء الدین مودت داشت و ذکر او در کتب مشایخ
 چشت بسیار است و هم در زمان خواجه بدلی شریف آورده بود شیخ نجم الدین صحری شیخ الاسلام
 دلی که قبر او بر قبر ملازم بر بان الدین یعنی است با آنقدار پیوسته پیدا کرد او را بامری شیخ هتم خست
 و چنان انگشت که او را جانب بنگاله روان کردند چون در بنگاله رسید یک روز بر آبی نشسته بود بر خاست
 و تجدید وضو کرد و حاضران را گفت بیا بنده تا بر حازه شیخ الاسلام دلی نماز کنیم که او این ساعت
 نقل کرد و همچنان بعد که بر زبان او رفته بود بعد از آن که نماز کرد وی سوی حاضران کرد و گفت اگر
 شیخ الاسلام دلی ما را از شهر بیرون کرد شیخ ما او را از جهان بیرون کرد و هم در فوائد انوار از
 سلطان المشایخ می کنند که فرمود شیخ جمال الدین تبریزی قدس سره چون در دلی آمد بعد از چندگاه
 روان شدی گفت که چون من درین شهر بگردم زهر فوم این ساعت نقره ام تا پیشتر چه خواهد شد و بعد از آن
 نقل می کنند که اندراخچه شیخ جلال الدین تبریزی در بدایون رسید روزی در دلی خانه نشسته بود و مرید
 جزات فروشی کوزه جزات بر سر کرده پیش آن در میگذشت و این جزات فروش از جماعه دلی ع طریق بود
 که دواشی بدایون می باشند چون نظر او بر روی مبارک شیخ جلال الدین افتاد هم در او دل نگیرد و نه

و در خدمت ضرور کرد و در او آید
 الاجبار از فراغ اراکان او
 و اجتناب نواهی ادلی صلی
 در آمدن در وسط با غیرت
 که بعضی از نظر باقی انداخته
 متعجبان بود که بر سر بنگاله
 که فخره و دل گذر کرده می
 حق است و حال از آن قریه
 کند بعضی مانند که در کتب
 مستقیم کرد و ظاهر صاحب شریک
 و خلوت بکھارشان را غایب
 گزاف حق داشت و دست
 در آنکه که شریک در دزدان
 ایشان خلوت کند و آفت نوری
 نهجانه و بدان را نمی ست
 از جهت تعین لیسان بنصر
 و علم وی تعالی در بنگاله بایان
 مرتبه سیه بشیم حال که
 این از بدایا فقر است شرم
 و یکم کدم از فقر و دارا است
 از نیم در وی آن نیم کوه بگر
 از بدایا فقر گویم و آن است
 که بعد از اشتغال امر واجبات
 نمی حفظ خلوت طلب و دعوت
 حق غرض جلی چنان از دلی بر
 شود بر روی نمایه و آتش
 محبت مشروط زندگانه مطالب
 و آداب نیا سخته شود و جاکستر
 گردد و در از غیر مغلوب خالی
 و نادر شود چون ما این منظر
 فرسیده باشیم گونه دوی فقر
 و در بنگالیم حال آنکه بوی
 از آن بیخام جان ما ترسیده
 اما جلی فقر از اهلین ارباب
 نهایتین موضع کجایش

بگفت چون شیخ در تیز بید گفت در دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن چنین مردان ہم می باشند بر فوایا
 آورد شیخ اورا علی نام کرد چون موسلمان شد خانه رفت و یک ملک حبیل خدمتی آورد شیخ قبول کرد
 و فرمود کہ این سیم اسم نو نگہ دار آنجا کہ خواهم گفت بھدف رسائی فی الجملہ این سیم بہر سبب می بختی
 را حدود رمی فرمود یکی را بچاہ دیم و یکی را بیکیش کہ آنکس فرمودی شیخ حبیل فرمودی نقل
 تقدیر شیخ حبیل بودی تا چند گاہ تا آن آت ہمہ سیم جہا شد یک دوم باندان علی گوئیہ
 کہ در دل من نکوشت کہ بر من یک درم بیش مانده است اول شش شش پنجم و شش و شش اگر کسی
 چیزی خواہد فرمود من چه خواہم کرد ہمدین مانیشہ بودم کہ سبکی یاد و سوال کردیم مرا گفت یک
 درم را بدہ و ہم درمی نقل می کند کہ شیخ شہاب الدین سہروردی و فنی از سفر حج باز آمدہ بود اہل بغداد
 بخومت او آمدند بر یکی خدمتی او در نقد حبیل بسیار زمین میان انی پیدا کردہ سہ از چارہ ہند خود
 بکشاد یک درم بیش آورد شیخ شہاب الدین آن یک درم باندان کی آن تکف و بدایا ہنہاد
 آنکا و از حاضران ہر کہ بود فرمود کہ شمار اسرہ می باید از نقد من بر زمین ہر یکی بری حالتہ نقدی
 و ہرہ کلائی بری گرفتند شیخ جلال الدین تہیزی طیب التہنہ را ہر بود و اشارت کرد ہمہ چری
 بگری شیخ جلال الدین بر فاست آن یکدم کہ آن زال آورد بود برگرفتند شیخ شہاب الدین چون
 این بدیگفت این ہمہ تو بروی چنین گویند کہ شیخ جلال الدین تہیزی و شیخ بہاء الدین زکریا بایم
 سیاحت بسیار کردہ اند تا وقتی کہ بشہری کہ شیخ فرید الدین عطار را بخاورد رسیدہ شیخ بہار مدین
 روش چنان بود کہ چون بمنزل میرسد عبادت مشغول می شد شیخ جلال الدین سہروردی بہر
 شیخ فرید عطار را بد کہ نشستہ است نحو او کہ کلمات او شد چون بہر سبب بگاہ از او با شیخ بہاء الدین
 گفت کہ امروز شاہیاز دارا دیدم کہ از خود قسم شیخ بہاء الدین فرمود کہ چنان یا مال پیر یاد کردی گفت
 کہ باوجود اینچیز یاد نیاید از ان تا شیخ باز در میان شیخ جلال الدین و شیخ بہاء الدین مفاہقت
 افتاد و فرمود ان شاء اللہ نقل می کند کہ شیخ جلال الدین تہیزی کہتوبی بجانب شیخ بہاء الدین زکریا کہ
 عید فرستادہ است و در آنجا ہشتہ من احب افخاۃ السلام لطف ایذا و دشتہ است کہ ہر کہ دل بر صفت
 بندگونی صاحب عبدالسیار و جامع الکملہ از ملفوظات میر محمد گیسو دارا... می نویسد کہ شیخ فرید الدین
 تہس سرہ در کودکی بیشتر مشغول مستغرق بودی تا آنکہ اورا درم قاضی بچہ دیوانہ می گفتند بارے
 شیخ جلال الدین در ان منزل رسید بر سید انجاد و روشی ہفت گفت کہ کہود کے سبت دیوانہ شکلی
 کہ در مسجد جامع افتادہ می باشد شیخ جلال الدین بدیدن او آمدہ اندای باب... و او او صائم بود
 آخر غفلت قسمت کرد بیکدان افتادہ ماند وقت افطار ہم بدان دانہ روزہ کیشاد ان روز فرید تہزی با اتر
 یادت با خود گفت کہ اگر آن تمام انامی خوردم چه فوائد ہای بود چون شیخ الاسلام طلب الدین بیو

شرح آن ندارد و فقو افتخا
 و افتخار بر قد و نورست
 و چون وہب از شریف بابا
 شکلی مدد بخوان تہا بک
 فاست را در مکتوبہ کہ جب
 است...
 کہ سبب آمدہ ایم از سبب
 سبب نفس نشان کاہر سبب
 و کار این مدد سبب
 عزایت جان بود کہ ماند
 درم ہمان کہ باند شہب
 روزی ز مدد بھو جب خود
 و عورتی خوب بستند و نقد
 خوش بشو و در اہل نام کردند
 و عورت نگینہ در عویلی
 چن دورہ بگفتند تا ہم محققہ
 شد و عتاب دنیا بدست
 آمد و از او سبب حاصل شد
 ایشان ز سیدہ ایمان تحقیقی
 در سبب ایشان مددہ تمام
 شہب سماع بشنوند و در نقل
 کنند و چون عطار بستاند زبانی
 در نقل قول راغ و فخر
 بد آمدن بر ملک امر و در گفتن
 فخر حاتم ایستاد سببی نیم
 از جانب حق و عطا کردہ داد
 اما از ایشان کہ ایشان زمان
 حق افتادہ راہ زنی این
 را شد و اہدیت از راہ زانی
 کردہ دینا ز متد مال ہند
 راہ دین ز خند ایمان برند جان
 چون ایشان زرد با سبب
 بستند ان کہ در طرفہ فقرین
 سبب کہ ان ہند اند بہر با تہا
 ایشان کہ ہواک رود پاک

این حکایت که شیخ فرمود بابا فرید هر چه بود همدان یک دانه بود برای تو داشته بودند در سیرالادلیا می نویسد که در اشای آنکه حیان شیخ فرید الدین و شیخ جلال الدین مکالمه میرفت شیخ فرید الدین لغایت جامه پاره داشت هر بار باد میزد شیخ بدامن پیراهن محل از او پاره می پاشید شیخ جلال الدین دریافت فرمود که در پیشه در بخارا تعلیم مشغول بود هفت سال از او در تن نداشت فوطه داشت خاطر جمع دار تا چه شود سلطان المشایخ می فرمود که شیخ جلال الدین ازین درویش مراد نفس خود داشت قبر شیخ جلال الدین تبریزی در جنگاله است بزرگوار و تیرک به قدس الله تعالی سره العزیز

شیخ نظام الدین ابوالموید قدس الله سره العزیز

از مشاییر بزرگان ست در زمان سلطان شمس الدین معاصر خواجہ قطب الدین خدس سره بود شیخ نظام الدین اولیا نیز اورا دیده است میر حسن در فوائد الغوامی نویسد که بنده عرض داشت کرد شما تذکره کرد و وقتی بودید فرمود که آری ولی دران ایام کوک بودم درک معانی چندان برادر نموده است روزی در تذکره آورده ام اورا دیدم بر در مسجد نعلین در پائی داشت آن را از پای کشید و بدست گرفت و در مسجد درآه و دو گانه بزار دین بیکس را در نماز برهنیت او ندیده ام دو گانه با راحت بگزارد و بالائی میرفت مفری بود که اورا قاسم گفتندی خوش خوان آتی بخواه بعد از ان شیخ نظام الدین ابوالموید رحمة الله علیه آغاز کرد که بخط بابائی خود نوشته دیدم ام هنوز سخن دیگر نگفته بود که این سخن در حاضران در گرفت همه در گریه شدند آن نگاه این دو مصرع بگفت که
 برحق تو بر تو نظر خواهم کرد | جان در علم تو زیر خواهم کرد | این بگفت و نفرها از خلق برآمد بعد از ان دوسه بار همین دو مصرع بگفت آن نگاه گفت که ای مسلمانان دو مصرع دیگر این رباعی یاد نمی آید چه کنم این سخن بر طریق مجرب گفت چنانکه در همه جمع اثر کرد آنگاه قاسم مفری آن مصرع یاد داد
 پرورد رے بجا که در خواهم شد | پر عشق سری ز گور بر خواهم کرد | این رباعی تمام بگفت و فرمود آمد جد شیخ نظام الدین ابوالموید را شمس العارفین گویند شیخ جمال کولوی که مقبره او در کول ست از اولاد او ست رحمة الله علیهم وفات او در سنه

شیخ برهان الدین محمود بن ابی الخیر اسعد البلخی رحمة الله علیه

از اکابر علما و دقت سلطان غیاث الدین بلبن بود موصوف بود بود نور علم و دانش و وجد و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت بعلوم شریعت مسل داشت و بعضی شعرهای درویشانه نیز از وی نقل می کنند چنانکه این بیت
 اگر کرمت عام شد رفت ز برهان عذاب

نمودند خدای تعالی در وی عین
 از لوث ایشان که چون
 کردند سیاه گردانیدند
 دین را در ارضی با دوی سبحانه
 از اهل خشیته خوف و تقیه
 راجع به صفت سفت و صفت
 که خود اند از ظهور هم نشا صد
 ایشان را در خدای چنانچه که
 بحقیقت خدا را جز ایشان
 اهل حضرت الهیه صاحب
 نقیضات قدسیر از سلام خدا
 یا در ایشان در صفت میگویم
 از خدای گویم که توین بدار
 و شمار این یاران مایه لک
 طریقت که دست دارد آنرا
 و راضی ست از ان دود و آه
 از آنچه نکرده است نزد
 و نادان می گرداند و لونی گوید
 کشتن فقر محمدی آنست که
 چون بشنود قرآن عاظم گفتند
 بدان رسل گفتند بآن دخیلی
 کند و دی شکم سگانه بصفا
 مقدس خود بر دلهای ایشان
 و اعجاب از کسی که دعوی محبت
 خدا کند و حاضر نیاید در محبت
 نزد سماع کلام محبوب حاضر
 یابد نزد سماع نقیض و تقی
 و تصفیق فاضل باشد نزد
 سماع کلام حق و آقا و محققان
 جل جلاله سماع قرآن شفا
 مصلحت ایشان در آسرا
 ایشان ست حاضر میشود
 در وی محکم پس شایسته می کند
 اورا در امر و نهی و مدد و عید
 وی و مقصود اخلاص و اعتقاد

در بیل حکم شده که چهار دید نیست

دی مشارق حدیث را پیش مصنف سند

کرده بوده نقل است که وی می گفت که من خرد بودم بقیاس شش هفت ساله همراه پدر خود را می میرفتم آذره مولانا برهان الدین مرغینا لے صاحب هدایه در فتاویٰ پدر من از تماشای کرد و رکوع دیگر وقت را بر جای گذاشت چون که به ملا ابراهیم الدین بنیانی نزدیکی سپردن پیش شدم سلام کردم و من تیز بیدار این سخن بفت خدا مرا چنین می گوید یا ندانم این کودک در روزگار خویش علامه عهد شود من این سخن شنیدم و همچنین در کتاب اوران شدم باز مولانا برهان الدین مرغینا فرمود که خدا مرا چنین می گوید یا ندانم کودک چنان شود که بارش با این برود و باین نقل است که در بارها گفته خداوند عزوجل مرا از هیچ کسیره خواهم پرسید مگر از یک کسیره زود رسیدن آن کسیره که کم است وقت سماع چنگ است که چنگ را بپارشنیده ام و این سماع اگر باشد بمشغولم قرا و جانب شرقی توفش شمس است که آن را تحت نور گویند از روی تیرک به مردم این ریا خاکی فرار را با طعانی بخورند تا سبب مزید فتح علم گردد ازین جهت قبر ازان پایان شکسته به چند بار ویران گردید و باز از مسر ملات کرده رحمة اللہ علیہ

و انرا وی بر نرم خود کما ایشان و مخیز گرد و ادعایشان نیست شرفا نفوس این بقره گردانند آن صفای غفلت شکم و جلا کند های ایشان از جیب برای شاه رحمت و استود و جدان آرام می گوید خوش من سخن که می گوید که چون قرآن مناسب است بشهرت و جود و سادگی و تخیار شعر مناسب طبیعت بشری است و نجاست و برآمد و دردهای سماع و درین کلام فاسد و حقیقی نه در ذریه شعر و حرکت جماعت باذن خود سیمار و می که صاحب خود خوش از نعمات توفیق آفرین

شیخ احمد نهرانی رحمة اللہ علیہ

مرید تافعی حمید الدین ناگوری ست مردی بزرگ بود و با فتنه شیخ الاسلام بهاء الدین ذکر با قدس سره کم کسی را بیندیدی و در باب شیخ احمد نهرانی گفته است که اگر مشغولی آمد بسببند مایه ده صوفی باشد شیخ نظام الدین اولیا فرمود در آن سماع که واقعه شیخ قطب الدین کبیرا دوستی قدس سره احمد بود نهرانی نیز در آن مجلس بود شیخ نصیر الدین نمود می گوید که شیخ احمد نهرانی گاه گاه بر سر کارگاه او را حلل پیدا شدی که او از خود غائب شدی و دست از کار بداشتی با جامه خود با فتنه شدی روزی تافعی ناگوری قدس سره بدیدن او آمده بود ملاقاتی کردند بعد از آن وقت و ادعای تافعی حمید الدین گفت احمد تا چند دین کار خواهی بود این بگفت و باز گشت همان شیخ احمد بر فراست که شیخ را حکم کنند شیخ نشست شده بود دست بر میخ آمده دست بشکست شیخ احمد بزبان هندی گفت این پس من تافعی حمید الدین دست من بشکست بعد از آن شیخ احمد ترک کار گشت و کلی بخدا مشغول گشت قبر او در بدایون ست رحمة اللہ علیہ

بر خواند و ضم گردد با یکی تفهوق و مع شون و ادعای توفی که نشر کنند در نعمت فعلی بهای بمقتضای طبع و جبلت بختند چه جای گیران این حرکت نه بمقتضای خاص ایمان یقین است بلکه بر شیب طبع و جبلت است اما در باب کمال یقین که صاحب خود می اندیشد علیه السلام که سائے که طالع ایشان با حان می جنانند قرآن آنچه پنهانست در دل ایشان پس جنتی دلهای ایشانند خورشع و جلا شعل و این جلا در وقت تلوین ایشان حکم معرفت یقین باشد بیک طبع و جبلت بهم این سخن

شیخ محمد ترک ناری رحمة اللہ علیہ

اصل اواز ترکستان ست و ازا انجا بدیل مهند رسید و در ناریول ساکن شد گویند وی مرید خواجه

و این جلا در وقت تلوین ایشان حکم معرفت یقین باشد بیک طبع و جبلت بهم این سخن

و چون این آیت را میخواندند
 من الموت کما بانشاء
 منی انفسهم جلد الذین
 یحشون ربهم یومئذ
 فلیهم علیها انفسهم
 خود را حاضر در میان تران تبت
 کنید و ادای یاران من بخت
 نصیب از محضت منم و
 عادت ترین مردم بخواست
 که خاشخ تر بود در میان کلام
 وی و اگر بدست می خواست
 که بهر ساینده غاری متعلق بلب
 العفو را بشنود از وی
 تران را در شب شنود بدین
 اصحاب پیغمبر و راهی الله
 علیه السلام و حق علیه
 الجبر این ترجمه آن رساله
 است بعد از اختصار و حذف
 بعضی تغلیط و تعلیقات
 و بعد از آن نام یک ظاهر شود
 که قدس نفی و طریقت بخور
 تربیت و تسلیم و دین و
 توسل و تک طالبان در میان
 بذیل اوست ایشان نیست
 مقصودش ترغیب و تحریص
 بر طریقه اتباع و اخذ سنت
 رعایت تقوی و تدبیر است
 و ترجیح و تعویط طریقه سلف
 صاحب که صاحب تامل و تأمل باشد
 و اجتناب از بدعت و طریقت
 که مخالف اصل پیدا کرده باشند
 و قدرت جامع بر کتب بدین
 فرو خندد و عمل اعتقاد تابع
 بواجب باشد و اتفاق بدین
 دارند و این سخن خود متعلق بواجب

غمان بارونی است و در آنچه از ملفوظات مشایخ دیده ایم ذکر این یافته ایم و عوام آن دیار اود را
 پیر ترک و ترک سلطان نیز گویند و مقبره او ملجا، خاص و عوام آن دیار است چون از ترکستان بیاید
 بهنر رسید در قصبه نارتول حوضی که بود که مدفن ارباب آن حوض است آن حوض مساحت شده
 رفقه است و در آبادانی شهر در آمده وی آنجا سکونت کرد و مجرد بود و متوکل و حضور و زوال و
 تینا سل دور و بیکیس را به بیعت دست نهاد و مرید ساخت آورده اند که در او اهل اسلام کافران
 در نارتول قوت داشتند و مسلمانان در شهر اندک و مبدعان فرصت بجهت مبدع اشتند و روز عبید
 بود در نماز یکبارگی بر سر مسلمانان ریختند و شهید ساختند بسیاری از مسلمانان در آن روز سعادت
 شهادت رسیدند و شیخ محمد ترک نیز هم در آن روز شهید شد اکثر شهید را بر لب حوض تهنه پال
 دفن کردند و شیخ در مسکن مالوت مدفون یافت و در آن شهید و شهید شده اند یکی بر طبقی است
 او را بلند شهیدی گویند یکی در نشیب او را نشیب شهیدی خوانند هر دو حافظ کلام الله بوده اند
 گویند که بعضی از صلی آواز تلاوت قرآن از قبر مانع ایشان نشیندند که بطریق دیگری خوانند
 نقل است که یکبار شیخ نصیر الدین محمود چراغ دلی را با دشاهی با کراه بجانب تندرمان ساخته بود
 بروه نارتول متوجه تندرمان چون یک کرد به نارتول رسید از جوده دل فرود آمد و متوجه مقبره
 شیخ محمد ترک شد و در آن روز سنگی است مقابل قبر زمانی متوجه بآن سنگ ایستاده بود بعد از آن
 متوجه قبر شیخ شد چون از زیارت فارغ شد پرسیدند که چه سر بود که اول بسنگ متوجه شدید
 و بعد از آن بفرموده زبیه خدمتگاری که خداوند گارش خواستن او در خانه او بیاید و او را
 سر بلند سازد من در حایت حضرت سید کائنات راهی الله علیه وسلم بالای این سنگ حاضر دیدم
 تا آن دم که آن معنی بر من مکتوف بود متوجه آن سنگ بودم چون آن معنی از بعیرت من
 غائب شد متوجه تربت شیخ شدم بعد از آن شیخ نصیر الدین محمود سر در مراقبه برد چون سر از مراقبه
 برداشت فرمود بر کرا نمی صوب پیش آید و باین روضه متوجه گردد امید است که آن دشواری آسان
 گردد یکی از بانی با کان گفت که اکنون خود شمارا مشکلی پیش آمده است فرمود از برای این میگویم
 که دشواری مرا حق تعالی به برکت ایشان آسان گرداند و در منزل از نارتول نگذشته بود که
 با شاه راه افتد و شیخ نصیر الدین محمود بدلی بازگشت آن سنگ در مقابل قبر امینوز است
 و مردم زیارت او می کنند رحمه الله علیه

شیخ ترک بیایاتی مشهور شاه ترکان صاحب

گویند وی از مریدان شیخ شهاب الدین سهروردی است و الله اعلم و از احوال و چیزی مختص نشده است



که نوشتن را شاید قهراد نزدیک بقلعه دلی ست جانب فیروز آباد رحمة الله علیه

شیخ شاهی موی تاب رحمة الله علیه

در بدایون بود تا منی حمید الدین ناگوری او را شاهی روشن حکیم گفتی در اینجا در آخره دوازدهم منم محمود
 مویکنه دوز فرستاد و گفت که امروز این کار کرد ما یک که شاهی را فرقه دایم تر این منی پسندیده می افتد شیخ محمود
 گفت هر چه که شنید پسندیده باشد آورده اند که روزی یاران او را آفتاب میسازند چنانکه عروق زایشان
 چکیدن گرفت در آن حال خواجیه شاهی فرمود که حاکم را بخواند گفتند چه خواجیه می کرد گفت آن دزدی که در
 یاران من پیوسته بودیم که تا خون من بکشاید و در اینجا ساس هم بین فقه را نقل می کند می گوید و نشسته
 یلمان او را می بیند بر دند بر پنج پختند چون طعام کشیدند شیخ در آن طعام نظر کرد و گفت درین
 طعام خیانت رفته است ما خود را می بیند یاران حیران ماندند گفتند میان ما کس خیانت نکرده است
 دو نفر یار که ایشان خیره و برنج پیوسته و ندیش آمده اند گفتند شیر جوش بر آورده بود و گفت میرحیت آمدنی نبود
 که در آن نیم بر زمین می افتاد گفتیم بر زمین ریخته و آن به که ما بخوریم بعزیزت خوریم گفت پیش از آنکه طعام
 پیش یاران بکشید که بخورد و خیانت کرده باشد گفتند ایشان مسوم و نیتنا و ایشان شرمند شدند و بوی
 تابستان بود عروق از ایشان دیزان شد فرمود خنجم باید که بدو دیگر این نوع نباشد بده حاکم را طلبید و گفت
 آن تدر که از یاران من عروق رفته است خون من بر زمین بریز شیخ نظام الدین فرمود که محبت بچنین بچون غل
 بچنین فرمود و در غایت ادب آن چنانکه عذر ایشان مسوم نداشت نقل است که وقتی شیخ نظام الدین
 ابوالموید را رحمة الله علیه زخمی شد شاهی موی تاب را طلبید و گفت بقی به بتداین رحمت من بصوت
 مبدل شود خواه شاهی عذر خواست که فایز گردید من معنی را از من می طلبید من مرد بازاری باشم با من ازین
 وادی چه گویند شیخ نظام الدین مخدور نداشت گفت البته ترا و عامی باید کرد و محبت باید بست
 تا من صحت یابم گفت بتا و یازمرا بخوانید یکی را شرف لقب بود مردی صلح دوم خیاطی بود و بر دوزر طلبید و
 خواه شاهی با ایشان گفت که شیخ نظام الدین مرا این چنین کاری فرموده است اکنون شما با من یار باشید
 از شیخ تاسیسه من و هم اعضای سفلی از سینه تا یکپای یکی داند تا یکپای دیگری فی الجمله هر سه مشغول
 شدند رحمت شیخ نظام الدین ابوالموید بصوت بدل شد

۱۳۵۴

شیخ بدرالدین موی تاب رحمة الله علیه

بر کوه شاهی موی تاب ست دی بومیت شیخ شاهی پیش خواجیه قطب الدین رفت فرمود بیا
 شیخ بدرالدین صاحب ولایت قهراد پس پشت غاز گاه شاهی ست که در بدایون ست رحمة الله علیه

اهل اسلام دار باب تقوا داهل
 سلوک است و بنده بعضی طرق
 کوشیده است و خطا سفت باشد
 سارکان آن در جمع طبعی آن
 بر سنت سنی مانند هرگز از شیخ
 و استر نهاده که با وجود حق لغت
 سنت عوی صحت و شایسته
 خود چون چنین بودی سلطانی
 بنقل را یافته است باید آید
 موافق آن بود و حق می گوید و نشسته
 با طایفه بگویند آن نهاده
 از پیش خود طریقی پیدا نمایند
 و اگر گویند خطا کنند اگر در حاکم
 و استیجاب بود با وجود ارباب صدق
 و تقوی و ارباب عالم بخل
 و استیجاب حال صدد ریاضت
 تا بیاید کرد و توقف بچنین
 خود را که این چنین بود و ارباب
 آن متعین باشد و در آنچه حق است
 که عجب توقع چیزی نیست
 و صاحب سلسله خود نیز در ضمن
 بیان تا به حقوق آداب محبت
 باراد و استر نهاده
 از محبت شیخ تا به شهادت
 خاتم گذشت خود چه جای
 و شیخ پیش نفعی آن دارد و صاحب
 و تا چنین مصلح خلف پیدا
 طریق استفاده من محبت بد
 متعین شایسته است بر شک
 و تعلق باصل اصول اقتباس

از آن شیخ انوار مستوفی است
 و استقامت بتا به صحت دی مانند
 علیه و السلام تا فرغ از اهل باز
 مانند بوسه که از صفحه محراب
 نباشد حیران احوال احوال

خواجہ محمود مومینہ دوز رحمۃ اللہ علیہ

مدید تاضی حمید الدین ناگوری ست از مصاحبان و معتقدان خواجہ قطب الدین ست کم مجلس بودی کہ دی در انجا حاضر نبودی ذکر او در ملفوظات خواجہ بسیار ست مقبول او در جوار دهنه خواجہ است بیرون دری کہ بجانب حوض شمس راہ دارد بہر کہ راہی باشد شکی از دوفلہ او بردہ ہو گشتہ بہمہ چون حاجت بر آید بوزن آن سنگ شکر بخش کند رحمۃ اللہ علیہ

مولانا مجد الدین حاجی رحمۃ اللہ علیہ

ما از ملفوظات مشایخ اچھے دیدہ ایم ہیچ جاذ کر او ذکر چیزی از احوال او نیافتمہ ایم و لیکن از بعضی بزرگان شنیدہ ایم کہ وی بزرگ بود تعلق بسلسلہ سہروردی داشت مرید شیخ شہاب الدین سہروردی ست قدس سرہ و دوازہ حج گذاردہ آخر بدی آمد سلطان شمس الدین التمش انار اللہ بر ہانہ او را احد ولایت خویش ساخت و او را ضی نمود تا دوسال منبطہ مات این منصب بردہ جو اقم نمود شقی بر لبست و مضبوط ساخت و التماس نمود کہ دیگر فقیر را مقرر دارند بخشد سلطان شمس الدین التماس او را قبول داشت و از منصب صدارت او را خلاص کرد و ایام تشریف کہ ایام اکل شرب ایام ضیافت بلند است خلق این دیار از شہ بدر روند بمقام خواجہ جمع شوند و این اجتماع را ختم مولانا مجد حاجی نام کنند اللہ اعلم

شاہ خضر رحمۃ اللہ علیہ

مشرّب قلندریدہ و ارشت اصل او در ولایت دوم ست و کرامات و خوارق عادات بسیار از وی وجود می آید ہر چہ کہ رسم انابت و بیعت از وی بظہور نیامدہ بود چون بہندہ متن تشریف آورد دران زمان شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیارادشی بر صدر حیات بود توجہ انابت بخدمت او آورد خواجہ کلاہ و فرقدہ را ہم بمنزل او فرستاد و رخصت کرد بعد از ان او را بجانب جنوب و رافغان سفر افتاد چون در سر پور رسید شاہ قطب مرید او شد شاہ خضر بعد از عطا ی خلافت بشاہ قطب متوجہ مردم شد و الآن در ہندوستان سلسلہ او بر پا ست سلسلہ او قلندریہ چشتیہ است رحمۃ اللہ علیہ

شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیارادشی ست از اہل سماع بود مشایخ روزگار بر بزرگی او معترف بودند

سنت سولی شہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم و کتب صحابہ و تابعین
ذلف سازندہ تصدیق بدان کاتب
نہ از کلام صلی اللہ علیہ نہ از کلام
عقبیان آن مکتوبہ ہر چہ کہ
نور زدن ملک خبر از ان نہ از کلام
کافی بود و مکتوبہ انور بہ اصل
ناجیہ در حق فرغ سازندہ آن
در ایام نادانی نماندہ ایم ش
یا بہل یا با او کاتب خاص
و سماع قضا کن کریمہ صحت
رعایت سنت انبیا ست
و از مکتوبہ نہ از کلام صلی
اللہ علیہ مکتوبہ ہر چہ کہ
د بعضی ما سہروردی را
و آداب دینی کردہ اندین سخن
در کار دارد و اگر چہ بکمال
کلمہ سخن را در کردہ این کتب
آن را بنیاد افشا و اللہ تعالی
وقت دیگر بجا یگردد این بوی
اعتقاد و انصاف بیان کنیم
اللہم ارنا الحق حقاً و ارزقنا الحقا
و در نا اہل باطل را از حق حقیقہ
ایکایت از مکتوبہ ہر چہ کہ
شیخ علی شتی ندی سرہ و کلام
رساندہ چہ مناسب مستوفی
نوشتمہ اندکان اینست از این
علاہ اللہ لا سندری رحمۃ اللہ
علیہ صحت شہنا ابداً اللہ اعلم
رضی اللہ عنہ بقول طریقت شاہ
لا یشبک لک و لا لغيرک
بناہ احمد بن اسماعیل
بن علی بن ابی طالب بواول
او کاتب ہندہ الامام کاظم
قمین الشیخ کاظم کاظم

اوقه گیر گفتی سخن گیر داشت بیشتر سخن از محبت گفتی شیخ فخر الدین شکر گنج در مجلس تذکره بسیار حاضر شدی از غزنین اول بلا جور آمد بعد از آن بدلی رسید و مرید خواجه شد و سیر الادیان نقل از سلطان المشایخ می گوید که شیخ بدر الدین غزنوی را با خضر ملاقات بود بد را و او را گفت که اگر خضر را بمن بنمائی نیکو باشد روزی در مسجدی تذکیر می گفت شخصی در جائی بلند و در تر از مردم نشسته بود شیخ به پدشوارت کرد که خضر آنت پدر گفت که بعد از تذکیر ادا در یا بکم چون تذکیر تمام شد خضر از آنجا که بود غائب شد سلطان المشایخ می فرماید که من از شیخ بدر الدین شنیدم که می گفت خواجه قطب الدین قدس سره این دو بیت بسیار گفتی رباعی

سودای تو اندر دل روانه ماست
خوشی که از تو گفت بیگانه ماست

و هم دی می فرماید که شیخ بدر الدین غزنوی در عمر بزرگ بود و من شده او را گفتند شیخ پیر شده است چه شکل می تصدیق گفت شیخ نمی تصدیق عشق می آید هر جا که عشق است او را قسوت و تهمی می فرماید که شیخ بدر الدین از پیری جنیدین متوالیستی چون سماع شنیدی چنان دقیقیدی گوئی کودک ده ساله می تصدیق بود و پایان قبر خواجه است قدس سره سرها خواجه ربست دی ست بالا تر از قبر خواجه قطب الدین در جانب شمال او را قبر خواجه است گویند که گویند که دهن و پیش از مقبره خواجه است و در او این فتح دهنی و سکن از انوال ایشان چیزی معلوم نشده است و الله اعلم

واقع صاحب من کهن طریقه
بیس الخزانة فانه لا یبذل
تسین متین الرجال سند باد
بده برایت و در قندب صبرایه
غلا بجهل علیه منه الاستاذ قد
کلیع غلام بر سر الله صابر علی
و در کسب شگون خداوند دلی
بفرستاده و نقد تالیله شیخ
کلیع الدین هم را تالیفانی از رسول
علی الشیخیه آید سلم و در سخن
الشیخ عبد الرحیم الشاذلی رحمه الله
نه از آن قول انا لا ممت
لا عدلی الا الرسول الله صلی
علیه و آله سلم و اذ الله سلطان
نفع علی عبد رحیم بن عثمان
حتی لا یکن لفهم سلف فعل
و قال تک بعضی صبا فی الی دی
ان جملک اقال بس لے
فی بد سلف تالی فی اربینا جملک
سما علی بک تالی المشایخ
ابو جاسس الحنفی رحمه الله قدس
و تکب بدو ام الا ذکره و ذکره العطره
علی رسول الله صلی الله علیه و آله سلم
فی سلم و علاج و سلوک الی الله
تعالی اذالم یلقی صاحب شیخی
و نه انتمی بالله التوفیق و
نه الهدایة سواء الطریق

مولانا صاحب الدین رحمه الله علیه

پسر قاضی حمید الدین مست و صاحب سجاده او در سیر الادیان نقل از سلطان المشایخ می آورد مرید بود که در اعراض بزمی گفتند از بد او دل بدلی آمده بود و خدمت مولانا صاحب الدین بن قاضی حمید الدین ناگویی رحمه الله علیه تا خفته در خوابد هم برین نیت بجهت کرد بر سر حوض سلطان بعضی از درویشان آنجا حاضر شدند و بن افغان آن مرد که در طلب خرقه آمده بود چون حوض سلطان را دید گفت این سهل حوض است حوض ساغر که در بباد است بهترین از این حوض است محمد کبیر حاضر بود چون این را بشنید مولانا صاحب الدین گفت که در اخفته ندی که کذاب است

الرساله الساده مرقع
الاسماع با خلائق اقول
الشیخ و احوالهم فی السماع
لاک الله الله محمد رسول الله
ابهم باک تالی و یک بعظم
منه سماع و ذکرت فی طریقت
قدس الله تعالی امر الله محمد بن

شیخ فخر الدین قدس سره

فرزند خواجه معین الدین بزرگ بود بکب زراعت مشغول شد و موضع ماند که قریب جبر است احیا ساخت و آنچه در ملفوظات مشایخ چشیده است که فرزندان خواجه را دیه اجبار بود و حاکم مزاح می کرد و خواجه بتقریب آن دود بدلی تشریف آورد و همین شیخ فخر الدین مست و دی بعد از پدر ربست سال

در صد حیات بود در قصبه سرور شازده کرده از اجمیر وفات یافت نزدیک حوض ذنبه
سرور ارمغان دوست رحمة الله علیه

طبقه دوم در ذکر شیخ فرید الحق والملة والدین گنجشکر و معاصران و مریدان ایشان مقرر شده شیخ فرید الدین مسعود قدس سره العزیز

خلیقه خواجه قطب الدین ست، از خواجه بزرگ معین الحق والدین نیز نعمت یافته از اعیان
اولیا و در کلان ایشان ست بغایت ریاضت و مجاهده و فقر و تجرید داشت در شرف و کرامت
آسیه بود و در ذوق و محبت علایمی همیشه در سراج خفای کوشید و خود را از چشم خلق می پوشید از
شهری به شهری، می گشت عاقبت در مقام اجدین که مردم دی درشت غری و ظاهر پرست و منکر
درویشان بودند آمد و گفت این محل بودن من ست آنجا سکونت کرد و هر آنجا کسی از حال وی خبر پیدا
بهرین قصبه درختان کزیر بودند یک درخت بود انبوه زیر آن درخت با حق مشغول بودی و بیشتر
احوال در مسجد جمعه مشغول بود آنجا اورا فرزندان شدند فاقهای کشیدند و مخنثها و شقهها میدیدند
آخر چون بر بان توی داشت پوشیده ماند لعل ست که وقتی جامه اورا بپار پاره در کلین بود
مردی پیرانی پیش آورد آن را پوشید و در حال از تن بر کشید شیخ نجیب الدین متوکل را داد و فرمود
من قوفی که در آن جامه داشتم درین جامه نیافتم لعل ست که بیشتر افکار او بفرست بودی نقلی
از شربت بیاوردندی و قدری می میزد در آن کردندی از آن شربت مقدار نصف بلکمد و نلث بر جواهر
قسمت کردی و مقدار ثلث ماندی خود بکار بریدی زلفیه آهنگی که خواستی نصیب کردی بده
دو نان چرب کرده بیاوردندی پاره از آن نانهای خوردی و باقی را بجا هفت قسمت کردی بده مانده
پیش آوردندی و در آنجا از بیرون طعام بودی مردم می خوردند و خود نخوردی مگر باز بوقت افطار روز
دیگر در وقت استراحت گلی می که بر آن روز منشته همان را بستر می ساخت چنانکه این حکیم پایان
خی رسید از شیخ نظام الدین اولیا قدس سره نقل ست که می فرمود که شیخ فرید الدین بیشتر نان زنبیل
خوردی البته وقت افطار یک دو پر کاله نان زنبیل پیش بودی از شیخ نصیر الدین محمود قدس سره
نقل ست ساها بتجارت شیخ فرید الدین زنبیل گردانیده اند و خدمت شیخ نظام الدین بارها فرمود
که در آن شب که بیل یا گل گیر در خانه شیخ سنبری خوردیم مار در عید بودی و آن را بگن بودی
یاری می چید و می آورد و همی خوردند ما چون وقت و بیله دگر می بودی زنبیل گردانیدند بده فرمود
که در خدمت شیخ نظام الدین هم ساها زنبیل گردانیده اند بده فرمود این چنین خورده اند انگه بجای
رسیده اند لعل ست که وقتی برائے شیخ غلام یک دانگ نانک و ام کرد چون بوقت افطار طعام

نقل می کنند از افعال اول
ایشان درین با مختلف نمیبافتم
جمعه در این پنج روز قضا
و طاعت ترغیف بودند و لعل
بر میسر با ناسبق و اجرات
در دهان این طاهر راست بود
طاعت و تقویان مت امانه
طاعتی ست و در مقام خیرین
که راه راه و شریکان
دستان درگاه اند و در این
سیدالطاف حیدر بنعلی قدس سره
چا آردند که در سادای حاسنا
کردی و با این جماعت منشته
نیک که گفتند چرا سماع نمی
نشتی کار فرود از کفر و
نفرین این ترک و نقد اخوان
دیدان که از انهای فتنه با نهار
می نشت نیک که سماع ایشان
اندلید و با اهل بودی و احباب
مشائخ سماع را در جایگاه
بشود و آدا بود که در کتب
ایشان مذکور است سوره سماع
گاهی بود و بطریق آنکه در وقت
و چون جنید بنی اشهد ترک
سماع در زمان خود بجهت نقد
اطلاق بشود که در دیگر جوان
گفت و بعضی این حکایت جنید
را با این جمله نقل کنند که جنید
می شنید پس از آن تو که در این
ادنا هر دو جانب می گشت با نده
ایم و نیز از وی می شنید که
که فرمود و می آید و جت برکت
برین طاهر سر و موافق فرمود
همان زیرا که این خود در گذشت
نقد حضرت شمس زنده کاره

پیش بر نور باطن دریافت و فرمود درین مقام ای که تعریف می آید و انباشد که سن این مقام نجوم
 نقل است که وقتی یکی از حرمهای او بخدمت آمد و گوشتی را خواجهمیرزا فلان پسر بسبب
 سرشکی بمرض پاک رسیده است شیخ سر برآورد و فرمود و سود بنده چه کند اگر تقدیر حق را آید و از جهان
 سفر کند سنی در پای او بنید و بیرون انگنبد منقول است که چون وی خواست که بجایه پیش گیرد
 درین باب بخدمت خواجهمیرزا الدین فرستاد که خواجهمیرزا فرمود که ای بکن. ای ملی کرد و تا سه روز چیزی نخورد
 سوم روز وقت افطار تخته چندان پیش آورد داشت که از عیب است بدان افطار کرد و در وقت
 آن را بر تافت و تمام بیرون انداخت این سنی بخدمت پیروفت. در فرمود که سود بعد سه روز از
 مقام بخاری افطار کردی اما عنایت باری در باب تو کارگشته که آن مقام در مده تو جایی نیافت حاصل
 بمدر روز دیگر ملی کن و آنچه از عیب و برسد بدان افطار کن روز سه دیگی ملی کرد چون وقت افطار شد
 هیچ طعامی پیدا نشد تا یکپاش شب بگذشت ضعف غالب شد نفس از حرارت مرفق گرفت دست
 مبارک جانب زمین فرا کرد چندان سنگریزه از زمین برداشت و در دهان انداخت آن سنگریزه در
 دهان او شکر گشت چون این حال مشاهده کرد با خود گفت این معنی نباید که از مکر باشد از دهن بیرون
 انداخت باز بچنان مشغول حق نشد تا نیم شب گذشت ضعف غالب تر شد چند سنگریزه دیگر از زمین
 برداشت آن نیز شکر شد همچنین تا سه بار این کرامت معاینه کرد تحقیق داشت که این معنی از حق است
 چون روز شد بخدمت خواجهمیرزا الدین رفت فرمود که نیکی کردی بدان افطار کردی که آن از عیب
 بود و همچو شکر شیرین خواهی بود از آن روز گنج شکر خوانند این چنین است در سیرالاولیا و در باب
 شمیمه او بشکر گنج غیر این چیزی دیگر مشهور است که می گویند سوداگری شکر بار کرده میرفت خواه جازوی
 شکر طلبید سوداگر گفت که این نه شکر است این نمک است خواجهمیرزا نمک باشد سوداگر چون بارها
 بکشید نمک برآید پیش شیخ آمد و عذر خواهی نمود عرض داشت کرد که دعا کنید که این نمک شکر گردد
 فرمود شکر گردد و غایب خانان محمد میر خان که با وجود علم منصب جاد و جلال زیاده از هر چه تصور توان نمود
 بسوگ طریقه دولتشان و اعتقاد محبت ایشان جود و تواضع و رعایت طریقه تعظیم لامر الله و شفقت
 علی خلق الله انتصافی کامل و توفیق شامل داشت و معدوق عاشق معصود و مات شهید او و معصون
 این تقدیر انعم ده گفته است

کان نمک گنج شکر خیرید	گنج شکر کان نمک کرد پدید	در کان نمک کرد نظر گشت شکر
-----------------------	--------------------------	----------------------------

شیرین تر ازین کرامتی کس نشنید

بود از آن در چاه مسجد جاح جاح که در مقام آنچه است چاه معکوس	کشید تا چهل روز هر شب در آن چاه بدرختی که بر آن چاه بودی آویختند چون روزی شد سیرنش می آوردند از شیخ نظام الدین او را منقول است که دانشمندی بود ضیاء الدین نام در زیر منده درس گفته
---	---

تمام بر آن حکم کنند که در مقام
 مدققان. احوال بنیاد
 شرم در حال ماع ز بار کساع
 معین بود در حق بود
 و بعضی گویند این سخن از جید
 بصورت نرسید و اگر سید مایه
 باین سماع آن سماع است
 و شاید است که از این سخن
 از این سخن است احسن
 از این سماع انشاء الله
 و الا لیساب و لیساب و لیساب
 با اذن الی ابراهیم
 تعقیب من ادع ما فرقی
 انعم و عارف می گوید که
 این سماع است متقی علی
 او و منافعت ردی کس
 از این بیان و این سماع شکیب
 جنت است از هر دو کار کرم
 و اختلاف در سماع اشعاره
 تعداد است با کمال مطهره
 در این است کثرت اقوال و
 بیان احوال معنی از آن کار
 و طبق الحق و دارنده بعضی جان
 موع و آن را حق واضح نموده
 در دو طایفه در ضمن تعریف
 و افاضه انداخته تیری آردند
 که از جید می رسد که در باب
 سماع چاکر که در دکان
 یک یک از این سماع این
 سخن از جید و حق الله تعالی
 مؤید است و اطلاق
 علی نوح و اندام حواء و جبرائیل
 است سمیت رسیده است
 اندک که فرمود انشاء الله
 بطلب سماع ماعین طریقه

من البطالة واجب است که مراد از ان قول آن خواهد بود که هر چه در شرع واجب است حق عبادت است اگر باطن جمیع مردم معذور طلب شمرده بایست و چون در حق العترة در باب سماع باین اطلاق از خود باید مطلق سماع نزدی حرام باشد و ان کون نیز باین حدیثی است که در حدیث است سماع علی الاطلاق و در حدیثی نقلی بر جرم آن چنانچه به آن مشرب و فرموده که سماع است چنانچه معنی متعذر گردیده است است حق آنست و انکه هر که در شرع دلیل نقلی بر حاکمیت او نیست بر حرمت او دلالت نمیزد غیبت در قدرت انقلاب نمیکند که اگر ما مطلق سماع و محلی از آن بعضی بجهت بعضی انواع تفصیل در احوال مسلمانان مکر لازم آید اخبار باین حدیث و علی اجماع اهل فقه و انوار الله علیه درین مسئله برین جانب است و در کتاب احیاء العلوم بعد از نقل اختلاف علل مشایخ از خود به دلیل معقول اثبات اباحت سماع می گوید که در سماع فتاوی و فتاوی و جمیع است که احش سماع صورت من است و شنیدن آواز خوب مرسانه و ریاض الاصل است چنانچه با هوای و بوی و انوار و اشکال خوب و کمالی باغ و گلزار پس از ان در حدیث و چیزی که بیرون از ذات گاه

از دی شنیدیم که وقتی بخیرت شیخ فرید الدین رنم و من غیر علم خلاف چیزی بنید انتم در خاطر من گذشت که اگر شیخ مرا از علمی پرسد که من بنید انتم چه جواب گویم این اندیشه در دل من بود و نگاه از من پرسید که متعجب مناجاه باشد و متعجب مناجاه مسئله الیت از مسائل علم خلاف من عرض شد و بیان آن شروع کردم و نفی و اثباتی که در ان معنی است برادر گفتم و فائت او پنجم ماه محرم ۷۶۲ هجری اربع و ستین و ستات و عشر و عیش نوید پنج سال نقل است که در شب پنجم و هجرت بردی غالب شدند از خفتن بجماعت بگذرید و بعد از ان بهوش گشت ساعته شد که بهوش آمد و گفت که نماز خفتن گزارده ام گفتند آری گفت یکبار دیگر گزاریم که داند چه شود دوم کرت بگزارد باد بهوش شد این باد بهوشی بیشتر بود باز بهوش آمد و گفت که نماز خفتن گزارده ام گفتند و بار بگزارد آید گفت یکبار دیگر گزاریم که داند چه شود سوم کرت هم گزارید از ان فرمود یا حی یا قیوم و جان بحق تسلیم کرد و بعضی از مغفلات گنج شکر که بخط شیخ نظام الدین او بیان یافته اند مکتوب می گردد فرمود چهار چیز از صفت صد سیر طبقات سوال کردند هر یک جواب فرمودند من عقل انسان تارک الذنب و من اکسب الناس الذی لا یغفر لشیئ و من اغنی الناس القانع و من افقر الناس تارک القناعة فرمود ان الله یسعی من العبدان برئع الیه بیدیه و یرزقها خائنین فرمود اگر مهت علم غیبت راگزینیت غم نیست فرمود و زنا مرادی شب معراج مردانست فرمود کار گرم خوردا بعضی سر در دمان بناید گذشت فرمود شیخ الاسلام جلال الدین نور الله مرقدہ گفته است اسکلام مسکر انقلاب زن اول الکلام و آخره ان کان الله فتکلم و الا فانا سکت فرمود چون فقیر جامه پوشد چنان پندارد که کفن می پوشد فرمود آن نما که باشی در نه باز نمازیت چنانکه باشی فرمود جذبه من جذبات الحق خیر من عباده الثقیلین فرمود قال علیه الصلوة و السلام طوبی لمن شمله عبیه عن عیب الناس فرمود الصوفی یعقوبه کل شیء و لا یکدره شیء فرمود و اورتم باو در درجه انکسار فعلمکم بعد الا لتفات الی انباء الملوک فرمود

و انت المحذور

شیخ نظام الحق والدین محمد یار بونی قدس سره

خلیفه شیخ فرید الدین نام احمد بن علی البخاری است، لقب او سلطان المشایخ و نظام
الدیاست وی از محبوبان و مقرران درگاه الهی است و دیار هندوستان مملوست از آثار برکات او
خواجہ علی بخاری و جلایاری و خواجہ عرب ہر دو از بجلایا آمدند و مدتی در لاهور بوده بعد از آن در بابل
آمدہ سکونت ساختند و پدر او خواجہ احمد و مقررین از سر اورفت و سپہر سواد بیدایون مدفن یافت
شیخ نظام الدین چون مدتی بزرگ شد والدہ او را در مکتب انداخت کلام اللہ بخواند و کتابہا
خواندن گرفت و ہم ہدایام مقررین کہ عمر شریفش قریب بد ازدود سال بود کتاب لغت میخواند
کہ او ابو بکر قول گفتندی بخدمت استادان ملتان آمد و حکایت کرد کہ من پیش شیخ بہاؤ الدین زکریا
سماع گفتم و این قول میگفتم **لقد سمعت حجتہ الہوی کیدی** صحرا دوم یاد نہ آمد شیخ یاد داد
بعد مناقب شیخ بہاؤ الدین گفتن گرفت کہ آنجا ذکر چنین، تمہید چنین تا نیز گمانی کہ آس می کنند
ہم ذکر می بیند این و مانعہ بین بسیار گفت این معنی بیج وردل او نہ نوشت بعد از آن حکایت
کرد کہ از آنجا در آمدن شامی دیدم چنین و چنان سماع این کلمات در دل او محبتی و ارادتی
پیدا شد کہ از خود رفت از آنجاہ یاز تخم محبت شیخ فرید الدین در زمین سینہ او نشست و روز بروز تقصیر
و تربیت می یافت و نشستن و خاستن و خوردن و خفتن ذکر شیخ فرید الدین می کرد و بعد از آن
بقصد تعلیم بدلی آمد و تحصیل علم کرد و مقامات حریری را پیش شمس الملک کہ صدر ولایت بود تکلم
کرد و یاد گرفت و علم حدیث خواند و او را در طالب علمان نظام الدین بجا گفت بعد از آن
یشوق ارادت شیخ فرید الدین با جود حسن رفت و وی در آن زمان بہت سال بودش بسیار قرآن
پیش شیخ فرید الدین تجوید کرد و شش باب از عوارف نیز مند کرد و تمہید ابو شکور سلمی بعض کتابہا دیگر
نیز پیش شیخ خواند نقل است کہ وی فرمود چون سواد پای بوسی شیخ فرید الدین حاصل کردم
نخستین سخنم کہ از شیخ شنیدم این بود کہ خواند بہیت **ای آتش فراقت و لہا کتاب کردہ**
سیلاب اشتیاق من جانہا خراب کردہ | بعد از آن خواستم کہ شوق من خطمت ایشان باز نمایم و دہشت
حضور غلبہ کرد ہمین قدر گفتم کہ اشتیاق با نبوس عظیم غالب بود چون اثر دہشت در من مشاہدہ کرد
فرمود لعل داخل دہشتہ بہارین روز بخدمت شیخ محبت کردم عوہہ داشت کردم قرآن حصیت ترک
تکلم کنم و با دراد و نوافل مشغول شوم فرمود ما کہے را از تعلیم منع نکنیم آن ہم کہ این ہم کہ غالب کہ آید
دوریش را قلمی علم باید بجدہ با نعمت خلافت مشرف شدہ بدینی آمد و تا شیخ در عہد حیات بود
مر بار بخدمت او رفت آمد و وقت رحلت شیخ حاضر نبود چنانکہ شیخ فرید الدین در وقت رحلت
خواجہ قطب الدین و خواجہ در وقت سفر خواجہ بزرگ معین الحق و الدین قدس اللہ سرار ہم حاضر نبود
بعد از آن در دہلی با شارت غلبی در غیاب پور کہ الآن خانقاہ او در آن جا است سکونت کرد

و حمت کہ است پیدا کنند
استان و استجاب رب کہ
اباح در حدیث بخاری
و بعض خارج از حدیث واجب
و سبب جرم و ذکر کرد و بگوید
ہر کی در حدیث ج فرض یا غلط
او در حدیث مانع شود و غلط
چندین گاہ شری غیب کش
شرعی از بابا و از غیب کش
بہند در حدیث در درازہ یک
و در حدیث ج جرم باشد
و در حدیث جرم مقاصد با این سخن
اما از حدیث یعنی ہر آن کہ
سماع غلط در اصل حدیث
در حدیث جرم است و انیت و الا
و حدیث مانع و حدیث و حدیث
چند مانع کہ حدیث مانع و حدیث
شود و حدیث مانع و حدیث مانع
شرعی در حدیث مانع و حدیث مانع
بزرگ از حدیث مانع و حدیث مانع
باشد باشد حاشا کہ الہا
اثبات احاطہ باید کرد این
این سخن نمک دہی ہمینی کردہ
و حدیث مانع و حدیث مانع
و حمت کہ است پیدا کنند
چنانکہ گفتم و حدیث مانع
چندین حدیثی می رسد و حدیث مانع
شہد حمت دہی حدیث مانع
کرشم حدیث مانع و حدیث مانع
کان البین ال من مانع و حدیث مانع
من تخیل و حدیث مانع و حدیث مانع
از حدیث مانع و حدیث مانع
فی انقلاب حدیث مانع و حدیث مانع
فی حدیث مانع و حدیث مانع
حدیث مانع و حدیث مانع

فرموده و گویند یاد کرده اند که
مراد بلحاظی باشد که می دان
انسان پس از شری که با خداست
استماع غایت می گفت که
مراد بعد از آنکه که با خداست
من استقامت کنم و بعد از آنکه
و بعد از آنکه که با خداست
فرموده و گفت که از آنکه
احمد و او را در آنکه
ناقص گفت این مراد را می بیند
تاگاه و از آنکه که با خداست
رسیده و او را از آنکه که با خداست
در سوره ای که در آنکه که با خداست
از آن که با خداست و گفت
مراد این است که با خداست
تغذیه پس بر آنکه که با خداست
از آنکه که با خداست
از آنکه که با خداست
که در آنکه که با خداست
گویند و از آنکه که با خداست
یعنی از آنکه که با خداست
شدن آن و از آنکه که با خداست
آنکه که با خداست
شاید باطل است که
سکنا کند از آنکه که با خداست
ست و در آنکه که با خداست
که استماع از آنکه که با خداست
هر چند بوده باشد و مذکور
اکم اعظم ابو حنیفه رضی الله تعالی
عنه است که استماع از آنکه که با خداست
ست و در آنکه که با خداست
و آنکه که با خداست
ماکت گفته اگر جاری بخود
متغذیه بر این میباید
که بوی استقامت در آنکه که با خداست

نقل است که وی می فرمود در آنکه که با خداست که معادلین کیقباد در آنجا شهر نو بنا کرد خلق دین آنکه شد
و آمد و شد ملک و امر او ساکن مردم بسیار شد با خود گفتیم که از اینجا می باید رفت درین اندیشه بودم که
همان که در آنکه که با خداست در آنکه که با خداست که با من گفت این بود بیت

آن روز که مرشدی نمی دانستی | کا گشت نمائی عالمی خواهد شد

بعد از آن این سخن گفت که اول بار سینه شهر نو بنا شد چون این کس شهر نو بنا کرد که چنان شود که در آن
قیمت از رسول الله صلی الله علیه و سلم شرمند نه انداخته گفت که چه قوت و چه حوصله باشد که از خلق
گوشت گیرند و بحق مشغول باشند و حوصله آن باشد که با خود خلق مشغول حق باشند چون این سخن تمام
کرد قدری طعام پیش آوردم نخوردن همان زمان نیت کردم که همین جا خواهم بود چون این نیت
کردم قدری از آن آب بخورد و بر نیت بعد از آن اورا اندیدم و چون نیت اقامت او درست شد حق تعالی
اورا قبولی تام داد و خاص و عام را بوی رجوع شد و ابواب فتوح بر وی مفتوح گشت و عالمی از
موانع احسان و انعام او قوت گیرد و او خود بر یا همت و مجاهده می بود و گویند که در آنکه که با خداست
از پیش از آنکه که با خداست بود نیت مجاهده پیش گرفته بود و صوم و روزه داشت و وقت افطار اندک
چیزی چشید و طعامی که وقت سحر بودی اکثر چنان بودی که نخوردی خادم مرصدا داشت کردی که
خدمت وقت افطار طعام که می خورد اگر از طعام سحر اندک تناول نکنند حال چه شود و ضعیف قوه
گیرد و درین محل بگریستی و گفتی که چندین سکینان در دیشان کنجهای مساجد و دوکانها گریستند و
فاقد زنده افتاده اند این طعام در حق من چگونه فرودد همچنان طعام از پیش بر میباشند نقل
که وی گفت قتی با شیخ خود در کشتی همراه بودم شیخ مرا پیش غلبید و فرمود بسیار چیزی بگویم چون
بدلی بر می در مجاهده باشی بیکار بودن هیچ نیست روزه داشتن نمی راه است و اعمال دیگر چون
و حج نمی راه وقتی دیگر فرمود من از خدا خواسته ام که هر چه تاز خدای تعالی بخوای بیایی و دیگر فرمود از
برای تو قدری دینیای خواسته ام و در وقت خلافت فرمود مجاهده باید کرد برای استقامت و راه وقت
دیگر در مجاهده سر بر نه کرده و بشو مبارک متغیر شده می گشت و این بیت می گفت ر با س

خواهم که همیشه در رخصای تو زیم | اخای لبوم و زبیر با می تو زیم | مقصود من خسته ز کونین توئی

از بهر تو میرم و بر ای تو زیم | چون بیت تمام کرد سر بسجده نهاد چند کثرت مثل این دیدم در مجاهده
رفتم سرودم شیخ نهادم فرمود بخواجه چه می خواهی من چیزی دینی خواستم شیخ مرا بخندید و به پشیمان شدم
که چرا خواستم که در سماع میرم نقل است که وی شب تنها در مجاهده بودی و درستی تمام شب را رازد
نیاز بودی چون روز شدی هر که نظر بر جمال او افتادی تصور کردی مگر مستی طامع ست و از پس
بیدار شب تنها مبارک ام سرخ بودی گویند که میر خسرو این بیت در وصف پیر خود گفته است بیت

تو شانه می نالی بر که بودی مشبک که بنزد چشم مست اثری ندارد در **نقل** ست که وی فرمود

در واقعه کتابی دادند در آن مسطور بود تا تو اتی را حتی بدل میرسانی نه دل مومن ممل ظهور بوسیت سببت
 وی فرمود که در بازار تیماست هیچ کالای را آنچنان در اوج نخواهد بود که دریافت دلمه را نقل ست
 که آتقی در قیلوله بود و دیشبه آمده آن را باز گردانیدند پیش فرید الدین را و خواب بید که می فرماید اگر در
 خانه چیزی نیست حسن رعایت آئینده واجب است این از کجا آمده است که همچنین خسته دل باز گردد چون
 بیدار شد این حال تعجب نمود بر آن شخص که آن در پیش را باز گردانیده بود گفت شد که خدمت
 شیخ را در غصب دیده ام و مرا عتاب می کرد بجهه اگر از قیلوله بیدار شدی زمین دو سخن پرسیدی یکی
 آنکه سایه گشته است دم آئینده آمده است **نقل** ست که گفته چند کس تعدی از امت او کردند
 و هر یک بر سر تخمه چیزی خریدند در آن میان مشغلی بود گفت این برای ای غفلت کجا پیش شیخ خوانند
 خدمت خواهد برداشت او قدری خاک راه برداشت و در کاغذی پیچید چون بخدمت او رسید پرسید چیزی
 پیش نهاد و آن متسلم کاغذ پیچیده را نیز نهاد و گفت آن برای امر داشتن گرفت خواست که آن
 کاغذ را نیز بردارد و فرمود که این را این جا بگذارد که این سر مشرفین خاص برای چشم است آن متسلم
 تمام شد شیخ او را بر شریف خاص مشرف گردانید و او را مستظهر کرد که اگر اراداری دیوانی را حاجت
 باشد را بگوئی **نقل** ست که شخصی از قصبه بقصد زیارت او می آمد در آشنای راه گذر او بر قصبه
 بوندی افتاد و اینجا شیخ بود که او را شیخ مومن می گفتن بیدار او رفت پرسید که کجا خواهی رفت
 گفت بخدمت شیخ نظام الدین گفت شیخ نظام الدین را سلام برسانی و بگوئی که بر شریف محمود کعب
 طاعات می کنم چون بخدمت شیخ رسید عرض کرد که در قصبه بوندی درویشی است سالها رسانیده است
 و این سخن گفته است شیخ منصف شد فرمود که او را دیشبه عیال است و بیک زبان برخوردند و **نقل** ست
 که یکباردی سلطان علاء الدین بقصد استخوان بخدمت او فصلی چند برداشت و احمد ملک نو
 و یک فصل بدین معهود بود که چون بنگار شیخ محمود عالمیان ست و در دین و دنیا هر که حاجتی ست
 از خدمت او بر می آید حق تعالی زمام مملکت دنیا بدست داده است باید که هر کاری و معیشتی که در مملکت
 پیش آید بنگار او بگذرد و در این باب تا بدین غیریت مملکت مصالح مادران باشد اعلام فراید تا برین مقدم
 فصلی چند بدین باب نوشته خدمت فرستاده است آنچه در آن خبریت باشد بر هر حدیثی بنویسد تا آن را
 برداشت برسانیم و این کاغذ را بدست خضر خان که از جمله پسران محبوب تبریز بود داد و بخدمت
 شیخ فرستاد چون خضر خان آن کاغذ را بدست او ملا و فرمود حاضران را حدیثی گفت که تا حدیثی بخوانیم بعد فرمود که
 در دین را با کار بادشاهان چه کار من در دینم و از شهر گوشه گرفته ام و بدعا گوئی بادشاهان مسلمانان متوکل اگر
 این معنی بادشاه بعد از این چیز را بگویند این را می بینم بوم آفرین الله و اسئله چون این خبر سلطان علاء الدین

و شایان آمده از امام محمد بن
 منین گفته اند که سبب
 مذکور است و بعد از این سخن
 هر دو بر دایه نقد و احوال بقیا
 رحمة الله علیهم این دو در
 دردی دیگر است که هر دو در
 ست و اما که مراد دین اخبر
 آئند و شایان از غفلت خود
 که غرض از اساع آن بطریق بود
 موجب اعیان نفسیه است
 و ام بعد از این که با جمیع
 بین الدوام خطا طریقت
 حدیثی در این حدیث مذکور
 سخن هم هست این سخن
 که به محمد بن محمد بن محمد
 گفته است الله اعلم بحقیق
 مادرین در میان احوال
 شیخ طریقت ست مین
 که بکرده اند و گفته اند
 حکایات است و پیش رسیدن
 درین با حفظ قائم با حفظ
 از غایت مندر **نقل** ست که
 شیخ حماد را من از معتد
 وقت از شیخ طریقت حضرت
 فوٹ انصاف شیخ محمد الدین
 ابو محمد عبدالقادر صلی الله علیه
 رحمی الله علیه و آله حضرت در ابتدا
 کار در صحبت ایشان برده و
 سلوک این طریق نموده اند
 نه از جمیع رفقان گاه در اشک
 راه آواز سرودی بگویند
 رسید ایستادند و متوقف شدند
 و منبل شدند و گفتند یا امیر
 چه صحبتی از او برده اند که
 بقوت آن باین جلد شدیم

در نفس خود تفحص کرد و چیزی
 ازین باب نیافت پس برگشت
 بخانه آمدند نفس حال خودند که
 مگر از ایشان چیزی بود آمده باشد
 بعد از تحقیق حال ندید شد
 که کاسه فرباه بود که در صورت
 فرمودند این بود که بنویسی
 گرفتار آمدید این کاسه در
 بجهت الی و در کتب دیگر
 بنزد و بعد از آن از خواجگان
 ابو یعقوب و صفی بانی نقل
 سرکه هم در کتاب بجهت الی
 می آورده تهنه ایشان در سماع
 بودند و بعد از آن از
 سماع می نمودند و بعد از
 شد و در غرضه نگفت تا کم
 اند میراند تا از خداوند تعالی
 تقیاً می بود در حال بود و شیخ
 ابو یعقوب بانی از کمال ادب
 و اخصیات شیخ بود و بعد از
 نیز بجهت این اخلاص از کمال
 یار بود که شارب مختلفه شیخ
 ابو یعقوب بر فراخ عبد الحاق
 غفیدانی اند که هر حلقه مسلم
 نقشند و بعد از آن اسرار هم
 و با چو آن دیش خواجیه بزرگ
 بهاء الدین نقشند و در اشرف
 مرکب سماع بود که می فرمایند
 کشیم و از آن کشیم و حضرت خواج
 عبید الله احوال نیز بر طریق اجتناب
 بودند و بعضی در این این
 بعد از این نیز بر طریق اصل
 مانده و شمس را در او دادند
 و دعوی کردند که از حضرت خواج
 رخصت درین باب داریم که

خوشحال شد و معتقد گشت و التماس کرد که اگر قبول فرمایند من بخدمت شیخ بیایم شیخ فرمود آمدن حاجت
 نیست من بدعای غریب مشغولم و دعای غیب را اثری نیست سلطان علاء الدین باز بجهت ملاقات
 الحاح کرد شیخ فرموده فرستاد که خانه این ضعیف و دور دارد اگر پاوشه از یک در آید من از دیگر سپردن
 روم نقل است که وی می فرمود هرگاه که در سماع هفته شنیده ام اکثر بر او صفات و اخلاق حمیده
 شیخ بکسیر حمل کرده ام تا روزی در حالت حیات شیخ در جمعی از گوینده این بیت شنیدم
 خرام بدین صفت مبادا | کز چشم بدت رسد گزند | مرا اخلاق حمیده و او صفات
 گزیده و کمال بزرگی و غایت لطافت یاد آمد چنانکه در گرفت چون بدین حرف رسیدیم پر آب کرد
 و فرمود بده پس برینامد که بر حمت حق پیوستند نقل است که شخصی در مجلس افتخیر کرد که در فلان
 موضع یاران شماعینه کرده اند و مرا میر در میانست فرمود من منع کردم که مرا میر و محرمات در میان
 نباشد نیکو نکرده اند درین باب بسیار غلو کرده فرمود شیخ او حد الدین کرمانی بر شیخ شهاب الدین آمد شیخ
 مصلای خود بپیچیده در زیر زانو نهاد این معنی پیش من گنج غایت تعلیم باشد چون شب آمد
 شیخ او حد الدین سماع طلبید شیخ شهاب الدین قوالان را طلبید و مقام سماع مرتب کرده خود بگوشه
 رفت و بطاعت و ذکر مشغول شد نقل است که وقتی شخصی در نشیمن که خداوند بخت مفتوح
 بوده بدست شیخ داد شیخ را در مطالعه او در نمی واقع شد فرمود مولانا این خط شماس مولانا محمدت
 پیش آمد و گفت آری قدوم خط بنده طبعی است شیخ بسم نمود و گفت زهی طبع نقل است که وی پیش
 از رحلت چهل روز طعام نخشید و در آخر وقت که از عالم میرفت می گفت که وقت نماز شده است و من
 نماز گزارده ام اگر می گفتند که شما نماز گزارده اید می فرمود که بارگیزادیم هر نماز را کرمی گزاردم می فرمود
 میر ویم میر ویم ویم و باقیال خادم می فرمود اگر چیزی در خانه از بیج جنس بنگاه بدهد فردا
 قیامت بنده جواب حضرت باشد خادم ربه را بداد مگر غله که چند روز غلوه درویشان بود فرمود این
 مرده رنگ چه نگاه داشته این را نیز بدرکن و در خانه چاروب ده در حال اخبار خانه بگذارد و نه جهانی
 جمع شدند و غارت کردند بعد از آن عرصه کردند که حال ما مسکینان بعد بخندم چه خواهد شد فرمود که
 شمارا در روضه من چندان برسد که کفایت باشد گفتند میان ما تمت حاصل که کند فرمود کسی که از
 سر نصیب خود بر خیزد و فاقات او بعد طلوع آفتاب روز چهارشنبه بیزیم ماه ربیع الآخر باشد غسل
 و سبانه رحمة الله تعالی علیه فرمود و روزه بکمال دارد یعنی سالک تا در سبک است امیدوار کمال است بعد
 از آن فرمود که سالک و واقف و راجع سالک است که او راه روزه واقف است که او را واقف
 افتد درین محل سوال کردند که سالک را وقف می باشد فرمود آری هرگاه که سالک را در طاعت متور
 افتد چنانچه از ذوق طاعت بماند او را وقف باشد اگر زود گذارد باید و یا نابت پیوند سالک تواند بود

و اگر عیاضاً باشد هم بران باندیم آن باشد که راجع شود بعد از آن این بر محبت قیمتت بیان فرمود
 و اراضی حیات تمام حاصل سلب می رسد تسلیم عداوت و فرمود و دوست باشد عاشق
 و معشوق مستغرق محبت یکدیگر درین میان اگر اذعان عشق در کتبه یا سکنه در وجود جایگزین پسندیده
 دوست او بود آن دوست از اراضی کند یعنی روی بگرداند پس عاشق را واجب است که در حال
 با استغفار مشغول شود و بخدمت پیوندد و سر آید دست از راضی شود اگر آن محبت باین خطا
 اضر کند عذر نخواهد آن اراضی حجاب کشد معشوق حجاب در میان آورد پس حجاب را واجب است
 که بجا آید و اگر درین باب هم تأخیر کند حجاب بتمامش کشد چون دوست از وی جدا می گردد
 و اگر بنده مستغفر نشود سبب شود فریدی که او را در آرد و اوقی حاجت و خیر آن بوده باشد
 اگر عذر آن نخواهد و بران طاعت باند سلب تقدیم شود طاعتی در راسته که پیش از مرید است
 آن هم بستاند پس اگر انجیل هم در توبه تقصیری رود بعد از آن تسلی شود یعنی دوست او را بر عداوتی دل
 بدارد پس اگر انجیل اجمال در عداوت شود نفوذ باشد منها فرمود سماح علی الاطلاق حلال علی الله
 الاطلاق حرام نیست از نزد کسی که پسندد سماح چیست فرمود تسبیح است سماح صورتی است موزون
 و چرا حرام باشد سماح مزایم حرام است فرمود بعضی در ایشان با پسری بیعت کرده باشد بران بنده
 نمی کنند تا بر پسری دیگر میروند و بیعت و خرق او هم می ستانند نزد یسین این چیزی نیست بیعت
 همان است که اول با کسی کرده باشند اگر چه آن پسری یکی از آنها باشد و از شیخ نظام الدین سوال
 کردند حکم شیخ منصوص در حلال چیست فرمود که مرده است او را در بیعت ناسخ بود ترک اگر رفت شیخ جمید
 در خواست بیعت کرد جمید فرمود که مرید غیر ناسخ ترا دست بیعت ندیم و اگر جمید بقتل ای وقت بود

باید اذیت جمید فرمود قطعه	اگر چه اینزد بد بیعت دین	بنده ااجتیباد یا بد کرده
تمام کان چشمه خواجه خواند	هم از اینجا مواد یا بد کرد	و فرمود اگر مرید شیخ را گوید که من

مرید تو ام و شیخ گوید که مرید منی نه او مرید باشد اگر شیخ گوید تو مرید منی مرید گوید پس مرید تو جمید باشد
 زیرا که ارادت فعل مرید است نه فعل شیخ فرمود قفل سعادت را کلید باست بهم کلید با مشک یا نه
 اگر از یک کشتن پد که بکلید دیگر گشاده شود فرمود هیچ صادق هیچ مست و هیچ عاشقان شام
 و اعیان ما بین العشائین مشایخ از اجابت فرموده است که چاره که در صحبت شیخ یافته باشد
 بغیری که نتوان داد اگر بشویند منی نیست و بهتر آنست که نشویند میفرمود از تشریف محبت یافته
 پس اگر وصیت کنند که بر این کس در گویند نه باشد یا وصیت کنند که بغیر زانی که صلاح باشد
 بدیشان بدهند و سیر او لیا می نویسد که چون بعد از نقل شیخ نظام الدین را در گور فرود آوردند
 خرقه که از شیخ خریداری یافته بود و در وجود شیخ نظام الدین فرار کردند و معصی شیخ را در زیر سر مبارک

فرموده بود و نگارید تا محفلت
 و تشدید بر مانت نفوس بعضی
 سالک کافر و کافر انداخته ام
 و کس که بر سر سماح است و
 حضرت شیخ نجم الدین کریم
 و شیخ محمد بن عبد الوادی و دیگر
 عزیزین بنی سلسله سماح بیکو
 و شیخ محمد بن کبری و شیخ
 یا ساند و شیخ محمد باقر و شیخ
 ابو العجب سهروردی است و
 از من جانب شیخ شهاب الدین
 مهروردی که خطبه جمعه او بیست
 ست سماح می شنید و بران کاف
 می کرد و در رد و قبول آن بره
 تفصیل می فرمود و از شیخ معلوم
 می شود که کمال عداوت سماح
 همین در هر دو وجه چیست
 حالی است که بعضی را بداند
 بعضی از او اگر چه بعضی را آن
 حال باشد با وجود آن توقف
 نمایند و راه ابداع در سماح
 خدا بی بیعت و کفر از
 دکان طاعت که بران باشد
 و نام نمی برند از قطب اوقات
 شیخ ابو الحسن شاذلی که نام
 و حلقه سلسله شاذلی اندر
 انداد اجماع و صلح با من
 بر کاتم و بر کات علم می دانند
 که کالی فرمود که توجیه این است
 آن با سماح گفت و خطا علمه
 خود بدانند که این ترغیب بود
 است که در قرآن مجید فرماید که
 سامون کذب کالین صحت
 و نیز فرمود در تفسیر که مرید باشد
 از حال سماح گفتگان و در کلام

اهم العوالم خالصه فیه علی
آثارهم بپروغن کرم کی از ستم
شاد بر زود سست کراسماع
الخطاطی و حیرت الحق بوالان
صلو الرحمن البیضاء و کتب
سماح فی سست از بر حق در
و تیکه صا و یزدان آبی با
میج سراط و ادب که قرار داند
چه جای آنکه از تابان بودی سست
و ادب باشد یعنی در حق
بالا تر از مرتبه سماح است تمام
که این چه اشارت که گوید از حق
طریق اجتماع سست و پیش
طریق سماح و در سست آن خلاف
سست و طریق اجتماع است با
بدان مقام سست و ذلت تجلی ذاتی
سست که گویند سماح اهل تلو
و در باب تجلی صفاتی را باشد که
تغیر تحول و اضطرار در مقام
پیدا شود خلاف تجلی ذات که آنجا
بر سکون و تکلیف و احوال است
و نیز گویند که سماح شنید پیام
محبت و پیام شنیدن
در صفت باشد در حضور این
چنین گفته اند بعضی است
اما تو اندر در حضور نیز سخن از
زبان مبدع بشنوند در بی کلام
کلام بود محبوب پیام او یارب
مگر آنکه حالت استواری بود و سماح
حالت نهاد استواری نیست چه
در استواری بی شوری سست
و در سماح قسم شود در چون
با استواری که سماح است و
و حالت خود در سماح آفت
که اختیار در دهن شود نیز هر

شیخ نجیب الدین متوکل قدس سره

برادر و خلیفه شیخ فرید الدین گنج شکر است قدس الله سره بهما سخت معامله داشت بنایت متوکل
بود مدت هفتاد سال در شهر بود هیچ چیز از جنس او در انداشت با وجود عیال و فرزندان عیش و خوشی
کردی تا بجدی که ندانستی که امر و زکام روز است و این ماه کدام ماه است و این درم چه درم است
روزی عید در دیشان در خانه او جمع آمدند و آن روز هیچ چیز ندانست بالای یام رفت و بحق مشغول
شده و بادی خود می گفت که این چنین روز عید بگذرد و در خلق فرزندان من طعامی نرود و مسافران
بیایند و همچنین نامراد باز گردند بعد از میان می بیند که پیر مردی بالای یام می آید و این بیت میخواند بیت
بازل گفتم دلا خضر را ببینی دل گفت اگر مرا نگوید بنیم و آن مرد مانند طعام پیش آورد
و گفت کوس تو بر عرش میان ملاز اعلی میزنند و تو بجهت این معنی تلفت گشته گفت که حق
میداند که بسبب خود تلفت نکشتم به سبب باران التفاتی روی نمود غالباً آن مرد خواهی ظهر بود
شیخ نظام الدین او بیامی فرماید که پیش از آنکه من بخد مت شیخ فرید الدین پیوندا کم روزی در مجلس شیخ
نجیب الدین برخاستم و گفتم یکبار سوره فاتحه و اخلاص بخوانید به نیت آنکه من قاضی جای شوم شیخ
نجیب الدین انعام فرمود و دانستم که سبع مبارک نموده است باز گفتم یکبار سوره فاتحه و اخلاص بخوانید
نیت آنکه من قاضی جای شوم درین گویتم بسم کرد و فرمود که تو قاضی مشو چیز دیگر مشغول هست که
شیخ نجیب الدین روزی بخد مت شیخ فرید الدین عرض کرد که مردان چنین می گویند که شما در دنیا جات
یاد می گویند جواب می شنوید که لبیک عبیدی فرمود خیر بعد فرمود الا در جواب مقدمه اکنون باز
چنین می گویند که خضر بر شامی آید فرمود باز پرسید که چنین می گویند که در خدمت شما ابدال می آیند
درین باب چیزی نفرد فرمود که تو هم از جمله ابدالی روزی فقیری برآمد و پرسید نجیب الدین متوکل

توئی فرمود آری نیم نجیب الدین منوکل قبر او در راه مقام خود اجد قطب الدین ست مقابل مسجد
مندل که از عمارات سلطان محمد عادل ست و نماز ایشانش و خانه شیخ نظام الدین قدس سرهما
همین جای بود رحمه الله علیه.

سید جلال الدین بخاری قدس الله سره العزیز

بزرگ که او را سید جلال سرخ نیز گویند مرید شیخ اسلام بهاء الدین ست و سی جلال که
لقب بمخدوم جهانیان ست از بخارا بکبر تشریف آورد و در آن شهر نبوت اقامت کرد و بسید
بداندین بکری که از اکابر و اعیان آنجا بود وصلت کرد و گویند که در خواب از جانب حضرت
رسالت مملی الله علیه سلم بمشرف شد بتزوج صفیه سید بداندین نیز بن دوت بشارت یافت
چک گوشه خود را بوی عقد نزد تنج و از آنجا بجهت حدود نواح اخوان بجانب آنچه تشریف آوردند
و سید جلال الدین را اولاد صوری و معنوی بهم رسید و ابواب برکات کثیر بر سر او مفتوح شد
قبر او هم در آنجا ست رحمه الله تعالی علیه.

شاه کریم قدس سره العزیز

از سادات کریم ست و از انجاد ملتان تشریف آورده و توفیق نموده و در هند و غیره در آنجا
مشهور نموده و بیک به نقل ست که بی قریب ست بحدیث بیان پیدا و آلا ن: قبر او ای که
از انجاد ست می بر آورد و گذاشته اند و ای از دما می مشایخ ملتان ست معاصر می دوم شیخ
بهاء الدین رحمه الله علیهما.

شیخ صدر الدین رحمه الله علیه

ابن شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا بعد از پدر بر مسند ارشاد و تربیت نشست و بسیاری از اولیای
در سلک ارادت او منسلک گشتند میر حسینی سادات در آنچه مشهور ست می اوست و در کفر الهم
طرح او مدح و الذب بزرگوار و مدح شیخ شهاب الدین سهروردی کرده است در مدح او می گوید شتوی

آن بلند آدازه عالم پناه	سرور دین اخبار صدر گاه	صدر چین دلت آن بقل حق
نه ملک از خوان جودش یک طبق	آب حیوان قطره بجز دلش	چون خضر علم لدنی حاصلش
معتبر چن قول اذ فعل او	هم بیان او گواهی حال او	مقتدای بن قبول خاص عام
دو تش گفته توئی خیر الانام	ملک معنی جمله در فرمان او	هم یکب هم بمیراث آن او

که حاجت از باب جلال او بود و چون
از خدمت و در سجده و با
از جود داشت آن که مقام بر باب
نگین از شتاب است ضایع در
طواف از شتاب و باس غل
کرده است که فرمود اسلام
الهیة او بود و چنانچه از سبیل
شرفی داشت و که می سرگرد
ساعت ذکر و تهنیت تهنیت
روز و در آخر ذکر قرآن نزد
حضور و در آخر از یک
که خنده بر سر انداخته بود
که از آن گونه که فرمود ضعف
حال گفتند ضعف نیست
قوت کدام باشد فرمود قوت آن
باشد که بر او و کرد و دیا و
فرمودند مغرورانه و چنانچه
جدید که بر آن انداخته را

که در کفران بشمار از آن گرفت
مقامی زد و بخاری نوید
که یکسان قبل مکن شد
نوا باینر بهمین بود و بکن
اکنون منت گشت بهای امرو
این سخن قوت یقین بکن
ست که از حالی کمال زد و بفر
نه پذیرد و اما در قول جلیله

ساعت را در آخر هم از من میل
بود و از خاصیت کرم شهاب الدین
سهروردی که در حق الله علیه گوید
که منتی مستغنی از ساعت بود میر
سید محمد که از علی المرتضی در
پایر آن می گوید که این منتهی ست
که آفت نیتها و کرمی است
و می گوید در حق او آفت ست
یکی در اینجا و دیگری در آنجا

در طرح شیخ بهاء الدین میگوید میریت

من که رو از نیک و بد بر تانتم

این سعادت از قبولش یافتیم **||** کنوز الفوائد از موقوفات شیخ صدر الدین ست که یکی از مریدان
 که خواجیه ضیاء الدین نام دارد جمع کرده است و را بنجای تولیدن و صایا یا شیخ صدر الدین الی بعض
 مرید پیدا کلام قدسی حکایت عن الله تعالی رسول علیه السلام می فرماید لا اله الا الله حصی فمن دخله امر
 من عذابی کما لا اله الا الله حصی من ست هر که در آید و حصی من رسته گردد از عذاب من حصی ست
 و حصی حصی است که گرد بر گرد گرد فاما گاه نگاه دارد و گاه ندارد و حصی است که گرد گیرد
 نگاه دارد و در آید در حصی بر سه نوع است ظاهر و باطن و حقیقت ظاهر آنکه خوف در حجاب
 از خدای زائل گرداند که اگر همه عالم خشم شوند یا دوست بغیر حلم ای هیچ نفع و ضرر و خیر و شر تو اندر سبب
 قوله تعالی ان یتسبک الله یحیی فلا یموت فلا یموت کما شیئت له الا هو ان یؤذک یؤذک و لا یفعل به باطل
 آنکه تحقیق که هر چه پیش از مرگ زندگانی درین سراسه فانی رسد جاودانی نیست و رقم قلم علم برودند
 قوله تعالی کل من علیها فان یتبدل و هو لیس فی آن التفات نماید در باطن آن در امده بات
 حقیقت آنست که آرزو و بهشت و خوف و دوزخ در دل نیارند جز بحق فرد نیکو در حق متعبد
 خداوند متعالی چون آبخار رسد بهشت خود در طبع او گردد و دوزخ از وی گریزان باشد
 می نویسند قال شیخ الامام الخوارزمی صدر الحق والدین رضی الله عنه فی بعض و صایا به بعض المریدین
 اول قدم در مسابقت رسول الله صلی الله علیه و سلم ایمان آوردست بدینچه او ایمان آورد و ثابت بود
 بران و آن ممکن نگردد الا بدینکه بنده بدل اعتقاد کند بیشک بی شبهه و بر بان اقرار آورد بطوع و رغبت
 با محبت و معرفت که خداوند جل و علا یکی ست و در ذات و یگانه است در صفات خود موصوفست
 همیشه بصفت کمال تدبیر است با حجبی اسما و صفات و افعال منزله است از ادراک ادبایم و افهام
 مقدس ست از سمات هدرت و عراض و اجسام همه عالم آفریده است و ست چونی و چلوئی بر ذات
 و صفات او درست نیست از هیچ وجه بهیچ چیز نماند و هیچ چیز بهیچ وجه بدو نماند پنیامبران صلوات
 علیهم فرستاده او بنید و محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم فاضل تر جمله پنیامبران ست آنچه و فرموده است
 راست و درست ست و دران هیچ تفاوت نیست خواه عقل کیفیت آن را در یابد خواه در دنیا بد اما
 آنچه در دنیا بد تسلیم باید کرد تا درستی اعتقاد حاصل آید بدینچه رسول الله صلی الله علیه و سلم خواست و
 دانست و کیفیت مشغولی نگشت و اگر بر تامل و موافق آیات و اخبار مکمل عمل افتد و با باشد علامت
 ایمان در دل آنکه اگر نیکوئی کند نشود و اگر بدی کند بدش آید و علامت استقامت در ایمان یقین
 باشد یا نکه خواه رسول خدا و ست تر باشند نزد او از غیر ایشان از روی ذوق و حال نه از روی علم
 و ایمان و تامل قدس سره فی و صایا به بعض المریدین هیچ نفسی بی ذکر بر نیارد که بزرگان گفته اند

ایمان بود که چندان در مشق
 و طلب مشق بر وی طاری
 شود که امری میگرداند تا می بیند
 بر آید تا نورالذات کامل ست
 و به هیچ راه و حول نمیرسد
 بکشاید باطن خود و در علم غیب
 دیگر نیست برین مانند از امور
 ایام و در علم طبیعت است و
 نادان بگریز ذوق در غایت
 و حول شود ذوق الهی و در
 بچشم خالص خود و سرور
 و بر جای خود اند و عاقبت او
 بهر ان در جهان باز آید و نور
 منبهافت از آنست که
 چون به حال مشق برسد
 مشغولی به ذات و حال گردد
 و حقیقت زائق الم بچنان آید
 برود بعد از مراد و حاصل
 عاود طبیعت او گردد و ذوق
 و حال هم برود و طلب حاکمیت
 جز ذوق خوشی راحت نمیرسد
 نیست اگر چه حال با ذوق
 کجا که بدان راحت گیر و حال
 چه کار آید اما مشق بر خود دارد
 آنست که در حالت اشتغال
 بلذت ذوق و الم و حقیقت بچنان
 باشد و در تنهایی بر چه که حاصل
 یا به ذوق مزید تر خود و طلب
 زیاده تر گردد و در بر و فرزند
 این کلام سید سته و مطلقا
 در ایام و در هیچ گونه سخن من
 و ذوق مست طبع نماند کمال
 و نقصان بر علیه رحمت سخن
 خوشی بماند می گوید که در هر چه
 دیگرست که دران جا سخن نرود

علامت ظهور این فضل رحمت آنت که او را بعبود نفس خویش بپایا کنند بر توی از انوار عظمت الهی که همه
مکونات در جنب آن متلاشی ست بر در نه او بتا بد تا همه دنیا و بزرگیمای آن در نظر او خاک بود
و اهل آن را و دل وی سنگی نماند چون این حالت بر در نه مستولی گشت بر آینه از او صاف
صیغی که از باب دنیا بدین گرفتار اند او را نفرت آید و خواهد که بجای آن او صا اخلاق ملکی بود
نماید چنانچه بجای ظلم و غضب کبر و بخل حرص همه عفو حلم و تواضع و سخاوت و ایثار پدید آید و هنوز
این معاملات طلب عقی راست کد طایبان حق بالا تر ازین ست **تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ** مردان ایشان
سلم ست نیم هر کس بدان نرسد **عبدالیت مرما که نیم بجز تو دو** **شرطیت مرما که نخواهم بجز تو**
و نیز در مجمع الاخبار می گوید که شیخ رکن الدین در بعضی رسائل خود که به بعضی مریدان خود فرستاده نوشته
است و قتی امیرالمومنین علی کرم الله وجهه می فرمود که هرگز من با کسی نیونی بر کسی بدی نکرده ام
حاضران آن مقام ازان کلام تعجب نمودند گفتند یا امیرالمومنین شاید که بدی بر کسی از شما در
وجود نیامده باشد فاما در تنگی چمی فرمایند فرمود حق جلّ علای فرمایند **عَلَيْكُمْ بِأَخْلَاقِ اللَّهِ** پس
هو آتساء فاعلموا پس هر نیکی و بدی که از من صادر و حادث شده باشد در حقیقت برای خود و بر
بوده بر دیگری و الله اعلم و از اینجا ست که بزرگان گفته اند صلاح این کس صلاح اوست
چون میدانی بر آنچه کار وی بدوی **آخر همه حال نکو کاری به** عاقل را پس قدر نصیحت در کار
و دنیا و آخرت بسنده است و الله الوفاق با تحیر و ایضا ثامن و صایا الشیخ رکن الدین قدس سره
مناصحت بر اعمال آنت که چوارج را از مناجی و مرما که شرعی قولاً و فعلاً بجا کند و از مجلس لا یعنی
پرسیزد و هر چه طالب را از حق مشغول کند مالا یعنی وقت دوست و از صحبت باطلان احتراز کند
و بر که طالب حق نیست بحقیقت بطل است و نیز در مجمع الاخبار می نویسد که روزی خدمت سلطان
شهبید غیاث الدین تغلق شاه طالب مرتد و از مولانا ظهیر الدین ننگ بر سید که قتی از کرامات شیخ
رکن الحق و الدین چیزی معاینه کرده مولانا گفت روز قیامت خلق را دیدم که برای قدوس جمع کرده اند
در خاطر من گذشت مگر خدمت شیخ تسخیر دار و من نیز دانستم بیکس من توجیهی کند با ملا و خدمت
شیخ بروم این مسئله از خدمت ایشان برسم که حکمت در سنت مصطفی استشق چیست چون
تختم در واقع خدمت شیخ حلا و حق من می کند چنانچه تا روز شریانی آن واحد بودم فکر کردم که راست
بمچنین ست که شیطان بمچنین عوام را از راه می برد بگاه تری باید رفت مسئله باید پرسید چو بگاه
بخدمت شیخ آدمم شیخ فرمود منتظر شما بودم بمن آغاز کرد که جنابت بر دو نوع ست جنابت دل
ست و جنابت تن و جنابت تن از صحبت بازن حاصل شود جنابت دل بصحبت ناهموار
جنابت تن پالک باب شود اما جنابت دل باب دیده مو گردد و دیده فرمود که آب راسه صفت باید

قدق می کامل تر از سرودست
بسته به است از حکما کمال
مانند در غلبه می گوید
یک از باب لطف علیست آید
علیه السلام که چه گویند
سرودی گویند و در میان زنند
و مریمی خوانده می گویند
و در می شنود می شنود می شنود
شیخ بر سبک برین بر حال
البس در جواب گفت که کار
دی ازین دور که او را رانده
دو از صفت بر وجهی می
نهاد مانت می نامیم
بصفت حال خودی دارم
این حکایت را به فی از صفت
روزگار شنید گفت بین خود
مین معلومست حال آمد
و معلوم شد که سمع باشد و قتی
و در روز و نام و گویند دیگر
سخن صیت گفتن این صیغی
که این کار نیست تس ازان
در مدح البلیس که در راجع
خیال کرده اید و عاشق ذات
الهی ست همین الصفا چنین
و چنین مدح وی کرده است
که می یاب این طایفه گویند با
من از این طایفه از اهل توحید
و جدا انگاشته اند بر سماع فنا
و اندیشه فی الدین بن و صیت
که میگوید که تا فرغ نماز است
بر در حیوانی ست و حرکت
بر در در قیاس آن بر نوز
و در حاشا می نرزه است از
ناز نغمه می گوید که سماع فنا
و تاثیر بدین ازین خاصیت

که با ائمه اهل بیت علیهم السلام
در مقام تفرقه و جدایی
علیه السلام و ائمه اهل بیت
در وقت ولادت خود
آن آیت الله العظمی
و باغی که بود و دیگر
مقتدر بود آن لذت
مست بود و لذت نفس
و شرح و مبالغه بلبس
عناد که بسیار است
و یکی که در شهر شهاب
سهروردگان و حد اقل
را که سلع می شد و برادر
نعمتی کرد و صاحب جمال
بودی دید و در مجلس
می داد و اگر در مجلس
می گفت نام آن متذکر
نه بدو این حکایت را
علاوه بر معنی می کرد
و گفته است که خدمت این
آیات و اسرار که
بزرگان علی و ائمه
و حد اقل چون شنید که
در بابی از چنین می گوید
هم بدین خوشم که باری نام من
بزرگان و لذت زنی
و دانست آن مرد و حق
در بعضی موقوفات
قدوس را هم زنده اند که
و حد اقل در مقام
شهاب الدین و حد اقل
شیخ و اربابان اجازت و
مشغول نماز شد و خادم
تا طریقی بود و در این
سازد و نیز نوشته اند که

تا مظهر افتد و لیل جنابت باشد و آن سه صفت بون و طعم و روح است و لهذا اشرع برین نوع مظهر
استشراق و در مقام مقدم فرمود تا طعم و مظهر تعین شود و بون یا استشراق مولانا را با مجرد غایت حق
از تن روان شد و بعد از شیخ فرمود که شیطان چنانچه صورت بی نتواند شد بصفت شیخ حقیقی هم نتواند
شد زیرا که او را متابعت کامل نبی حاصل می شود و بعد فرمود مولانا طهیر الدین علوم قالی
مالی است اما از علوم حالی خالی است و شیخ رکن الدین در زمان سلطان قطب الدین بن علاء الدین
جلای تشریف آورده بود و شیخ نظام الدین قدس سره و آن زمان بر مسند شاد و تربیت جاد است
برای استقبال از مقام خود تا حوض خاص علایی که در فناء شهر دلی واقع است از آن چون مجلس
سلطان قطب الدین را بحضور شریف خود مشرف ساخت پرسید که نام اس از اهل شهر شما
او استقبال کرد فرمود کسیکه بهترین اهل شهر است و سلطان قطب الدین را با شیخ نظام الدین
نعمانی در میان بود و بعضی گویند که معصوم او از طلبه شیخ رکن الدین علم و کسر شیخ نظام الدین
بود و شیخ رکن الدین باین کلمه رفع نوهم او کرد و در این موقع تاسید ساخت در سبب انام و میاد کوه
است که بعد از آن ملاقات میان این دو بزرگوار در مسجد جامع رافعت اول شیخ نظام الدین
از جای که برای نماز معین داشت برخاست و پیش شیخ رکن الدین رفت بعد از ساعتی شیخ
رکن الدین بجای شیخ نظام الدین آمد و صحبت داشت یک روز دیگر شیخ نظام الدین در عقب خود
که در آن زمان عمارت می کردند تشریف داشت ناگاه آواران شیخ رکن الدین برخاست و شیخ
نظام الدین طعام فرمود و مجلس ساخت و بنابر بانی شیخ رکن الدین صنعت بود و در پایت که بعد
آمده بود نشسته ماند و شیخ نظام الدین و مردم دیگر در پیش پاکی نشستند چون صحبت از آمد
شیخ عماد الدین اسماعیل برادر شیخ رکن الدین عرض کرد که اجتماع بزرگواران غنیمت است بهتر از آن
نیست که از انفس شریف ایشان لطفی برده شود بنده را حرفه بنابر هر سده حکمت و سیرت
رسول الله صلی الله علیه و سلم به اینچه باشد شیخ رکن الدین فرمود ندانم غالباً حکمت آن باشد که بعضی
از کلمات و در جات که حجاب رسالت تقدیر کرده بودند و در آن در عام فعل موقوف داشتند بصحبت
اصحاب مفسر شیخ نظام الدین فرمود که بنابر طریق چنین میرسد که حکمت آن بود که بعضی از فقرای مدینه
که و هول ایشان بسادت صحبت آن حضرت متقدر بود باین نعمت مشرف شوند و گویند که
مقصود این دو بزرگوار از آنچه فرمودند تا وضع بود یکدیگر مقصود شیخ رکن الدین آن بود که آن مادر اینجا
برای استکمال و استفاده است و عرض شیخ نظام الدین آنکه برای تکمیل افاده است این چنین
است در سیر لا و لیا قمر سطور گوید عفا الله عنه که شک نیست که کمال آنحضرت صلی الله علیه و سلم
که موقوف بصحبت اصحاب مقتدر و همان ارشاد و تکمیل است که موجب ثواب دعوت و تیل جات است

بنیتلا و چون چگاه کرد نذر فتم آن تازیانه بر اندام شیخ نقش بسته بود رحمة الله علیه

مولانا بدرالدین اسحق رحمة الله علیه

ابن علی بن اسحق ال بلوی خادم، خلیفه و داماد شیخ فرید الدین مست قدس سرها از مشایخ زمان خود بود و در زهد و ریاض و فقر و عشق بی نظیر در اعلیٰ حال بود و علی تحصیل علم می کرد و در علمان خوش طبعی و حدت ذهن ممتاز بود و بعد از آنکه در دینی تحصیل علم تمام کرد و آنچه را شنیده از شیخ خواست بخواند منوجه بخار شد و با جودین رسید آرزو کمالات شیخ فرید الدین را شنیده مشتاق خدمت او شد باری داشت و ابرار آن در که ملازمت حضرت شیخ نماید چون ملازمت او شد شد صبح فغانی را که کسب کرده بود و در جنب کمال است او بگرم و عاشق جمال کمال شد شیخ چون او را قایل دید بخاری و دامادی خود مخصوص گردانید و تربیت را به ذریه خلافت خشیید بگردانید اکثر افعال و گریه بودی چشم ترا کشتی روزی این بیت می خواند سمیت پیش ملازم غرض و معنی

ای بزرگ صوفیه کم پس تو را چه میری تمام روز ذوق این بیت در عالم تجربه و چون نماز شام در آمد شیخ او را امامت فرمود مولانا در نماز مشروع کرد بجای قرآه بهمین نسبت بر زبان او گذشت و بهیچ استاد چون بهوش باز آمد شیخ باز او را امامت فرمود وی را رساله اسیت سسی اسرار الودیه و کی مغوی گنجی شکر راجع کرده و در علم تعریف کتابی نظم کرده و غایت تجرد و فداحت را و آنجا کار فرمود و در بیان چند در آن خان کتب انشاء خود در سیر الایام مسطور است و در آخر کتاب غلم خود با شیخ بنامه این چند سطر نوشت می تو را به انظم العزیز الایام المجدد نظام المله و ال بن محمد بن احمد و احسان الرضیه و المشاکل الستة شملت شملک آتاده و علمت فضا ملک انواره و ان کنت قلیا البرضا فیه بیده العتقه و لکن اتفاق بذا انظم کلان الامر من بدو واجب الایثار کسی النمله بین بدی سلمان و فضل انفس می بده الاسطر مع کبر تداره نکلیت و لک انشا لالامره و انما اضعف العفوا لالی الامر الفنی اسحاق بن علی الدهلوی بختی رجا ان بیکرنی بصلح دعائه حاد و مصلی بادفن وی در محرم مسجد جامع قدیم اجدین است که بهیتر احوال در اینجا مشغول بودی رحمة الله علیه

شیخ جمال الدین احمد یانسوی

الخطیب انتساب او با امام اعظم ابو حنیفه کوفی است از اعظم خلفای شیخ فرید الدین که شکرست در کتاب جامع کلمات ظاهر و من بود شیخ فرید الدین ده از ده سال به محبت او در هاشمی بود و در حق او فرموده است جمال جمال جمال ماست و گاهی فرمودی جمال می خواهیم که گرد سر تو بگردم و هر که را شیخ

ای بزرگ صوفیه کم پس تو را چه میری
تمام روز ذوق این بیت در عالم تجربه
و چون نماز شام در آمد شیخ او را امامت
فرمود مولانا در نماز مشروع کرد بجای
قرآه بهمین نسبت بر زبان او گذشت و
بهیچ استاد چون بهوش باز آمد شیخ
باز او را امامت فرمود وی را رساله
اسیت سسی اسرار الودیه و کی مغوی
گنجی شکر راجع کرده و در علم تعریف
کتابی نظم کرده و غایت تجرد و فداحت
را و آنجا کار فرمود و در بیان چند
در آن خان کتب انشاء خود در سیر الایام
مسطور است و در آخر کتاب غلم خود
با شیخ بنامه این چند سطر نوشت می
تو را به انظم العزیز الایام المجدد
نظام المله و ال بن محمد بن احمد و
احسان الرضیه و المشاکل الستة شملت
شملک آتاده و علمت فضا ملک انواره
و ان کنت قلیا البرضا فیه بیده العتقه
و لکن اتفاق بذا انظم کلان الامر من
بدو واجب الایثار کسی النمله بین
بدی سلمان و فضل انفس می بده
الاسطر مع کبر تداره نکلیت و لک
انشا لالامره و انما اضعف العفوا
لالی الامر الفنی اسحاق بن علی
الدهلوی بختی رجا ان بیکرنی بصلح
دعائه حاد و مصلی بادفن وی در محرم
مسجد جامع قدیم اجدین است که
بهیتر احوال در اینجا مشغول بودی
رحمة الله علیه

که جنده از شهر بیرون می آوردند در سید فرزندان دیگری خواستند که شیخ را بیرون شهر در میان شهیدان دفن کنند و مصلحت در آن دید که هم در اینجا که حالا مقبره شریف اوست دفن کنند هم بر آن اتفاق کردند و او در حرب کفار به شهادت پیوست و نشانی از وی پدید نشد و رحمة الله علیه.

خواجہ یعقوب

پسر خود شیخ فرید الدین بود بنزد و اخبار مشهور بود نفسی گیر ادا داشت و بطریق اهل طاعت رفتی با حق بر عکس آن بودی که با خلق نمودی و در سیرالایمانی نویسد که او را در آشنائی راه امریه مردان غیب بر بودند و رحمة الله علیه.

مولانا داود یاهی

ساکن دیوبند و از دیوبندی بود ولی مرید شیخ فرید الدین بود شیخ نظام الدین ذکر او بسیار کردی که مردی بزرگ بودی فرمود قتی مراد مولانا داود را از پیش خدمت یکجا برداشته و یکجا بیرون تألم او در راه گام بلند زدی و پیش رفتی و نماز مشغول شدی تا آنکه من بدو میرسیم چون مزاج او معلوم شده بود ما پیشتر می شنیدیم او را و در نماز بودی ما یک کرده یا دو کرده می رقم او را و زحمت بر ما برسدی و از ما بگذشتی یک کرده پیشتر میرفت باز نماز مشغول می شد و چنان جنگل بیابان راه غلط نکردی نقل است که وی بعد از نماز باید از خانه بیرون آمدی در بیابان رفتی مشغول شدی آهوان می آمدند و گرد بر گرد او ایستاده و دو چشم در و نهاده تا شامی می کردند رحمة الله علیه.

مولانا رضی الدین منصو

بزرگ بود شیخ نصیر الدین محمودی فرماید که بزرگ بود در داده او از حمت شد چنانکه ساختگی چمن و گلشن او کردند مولانا داده مذکور این مولانا رضی الدین منصو هر دو بر سر او حاضر شدند گفتند که چون ما بر سر او آمدیم همچنین نگذاشتیم تا صحبت او نخواهیم بجهه مولانا رضی الدین گفت یک طرف من شما قبول کنید و یک طرف من مولانا داده و طرف سر آن قبول کرد مولانا رضی الدین طرف پاییان هر دو نشستند و چیزی خواندند بجهه بر خاستند و دست آن مریدان گرفتند و گفتند بر خیز در حال برخاست و صحبت یافت. رحمة الله تعالی علیه.

مولانا کمال الدین زاهد

صلی بنادینم اعلی دیگر
لأنداز ارباب نفس از دنیا
اعت و جلالت ذکر
و تلاوت خط و کتابت محرم
بعضی در اصل نعت و بعضی در نعت

اعت و محبت ارباب نعت و
راحت چمن از شبنم عطر که
بالطبع میوه و مرکب طبع جامع
اشاعت خواست لذتی و در
و شعری بطور حاصل نیت

ایشان کرده بدن از جانند
غریب بودند و جود حق تعالی
فطنت شوند و قبول عزت
نفس شیطان این را به طاعت
در با صفت ترجیح تا بدو اهل
آرامش شوند و از ذوق لذت
عشق محمد شادمانند و از این
آن بود که در هر روز از طریق
در یافتن بیکانه کردند و در
افتند و در آنچه هستند و بیک
نزد غایب و در آنچه از غایب
نشست خاستی ایشان را

نصیب نماند و آن نیز بر یاد
و خوف و جبر و تنبیه خلافت کشف
سازند نماند کار بجا کار سده که
آن نیز در دست و پا کردند
ارواح حسن و قبح یا حسن و قبح
منع خود و خصوصاً از نماز
مستحقان است ذوق و شوق این
بوجود علت هر دو داری تمام
شده بالاتر از آن و آن نیز در
بعضی صفات که باعث اعتدال
مزاج طبیعی و تنج قوای حیوانی
مرد و بکار برده و قیام دیگر
تمام شد و از جماعت که از این با

موصوف بود و کمال ورع و تقوی و دیانت شیخ نظام الدین اولیا مشارق پیش او سدر کرده است
و پیش مولانا بربان الدین ملخی و پیش معصف و مولانا کمال الدین زاهد و ذیل مشارقی که
شیخ نظام الدین اولیا زوی سماع دارد و اجازت نامه بخط خود نوشته است و شیخان در سیر الاولیا
مطهر است نقل است که سلطان غیاث الدین بلبن آرزو آن کرد که مولانا کمال الدین زاهد را
باعت غنچه یاسد باری سبب مولانا را پیش خود علی بدو غات مارا بر کمال الحمد دیانت و صیانت
شما اعتقاد تمام است اگر ما با عوفت سید من نصیب امامت قبول نیند محض کرم باشد و ما را بر قبول
نماز خود رتقی تمام حاصل شود مولانا فرمود که در ما جز نماز چیزی دیگر نمانده است اکنون یا دشتا چه
میخواهید که تا نیم از ما ببرد و مولانا بچل این جواب از سر صلایت و مهابت گفت سلطان ستم
شده مولانا را بعد از آن بسیار بازگردانید رحمة الله علیه

[illegible]

شیخ نور الدین رحمۃ اللہ علیہ

ملکدار پهلان شیخی بزرگ بود باصل از ناز است و از انجا باذن پیر خود در اهلی آمده و از مشایخ
زمان سلطان غیاث الدین بلبن است شیخ نظام الدین و با پیر زیارت روضه اوی بعد ظاهر است
که زمان حیات او را نیز یافته باشد اما ملاقات ایشان یکدیگر معلوم نمیشود و در سیر الاویا از شیخ
نظام الدین او را نقل می کنند که می فرمود پیش ازین که من در مسجد کیلوهری بخارجعه میرفتم و روزی
هوائی تابستان بود و من حمام مرادوران آمدم و در کافه نشستم که دو خد طرن گذشت اگر مرا هر کس
بودی من بران سوار می رفتم بجهه این بریت شیخ سعدی در اول گذشت **بریت**

ما قدم از سر کیم در طلب دوستان
راه بجای خبری که با قدم رفت
از آن خطر تو به کردم بعد از سه روز غایب شیخ ملکیار پیران رحمة الله علیه مادی بر من آورد که این
را قبول کنید من اورا گفتم تو مردی درویشی از چگونگی قبول کنم او گفت سهم شب است که شیخ
ملکیار بیلان ما در خواب می فرماید مادیان پیش شیخ نظام الدین بزمه اورا جواب گفتم شیخ تو فرمود
اگر شیخ من فرماید قبول کنم مجلس دیگر آورد انستم که فرستاده حق است قبول کردم بعد از آن اسپ
از خانه ما کم نشد چنین می گویند که در وقتی که شیخ ملکیار پیران بدلی آمد در آن جای که مقام او است
جا گرفت شیخ ابابکر طوسی قلندری در آن زمان بود او زانمی کرد او گفت مرا پیر من فرستاده است
او حجت طلبید مسافت از بدلی تا آنجائی که پیر او بود پس دور بود در اندک زمانی که نه بر مخرجی عادت
بود از آنجا خبر آورد از آن روز اورا ملکیار پیران گویند و الله اعلم روضه او رلب در یاسه چون است
مقابل خانقاه شیخ ابابکر طوسی مقامی با هیبت و عظمت است گویند که در آنجا مقام پیران رحمة الله علیه

ن

شیخ ضیاء الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

از مشایخ کبار دست خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی سلطان قطب الدین بن علاء الدین
میدہ خلیفہ بود و گویند کہ در روز سوم از نقل از چان شیخ نظام الدین اولیاء بیاید و دست
سلطان قطب الدین آنجا حاضر شود شیخ نظام الدین اعظمی که جواب نام از نقل است از شیخ
نظام الدین کہ فرمود از شیخ ضیاء الدین رودی شنیده ام کہ ساری بود و در میان حالی دوقی
بود بعد نقل و در خواب دیدم کہ در میشت قصه خجسته است تا ما مغوم نشسته بمیزان
مقام کردم و بر سیم پیرا مغوم نشسته گفت این همه یافتیم تا ما از این حالی کہ در میان بود بخوابیم
روضمہ و در روز مقام خواب قطب الدین معانی بنابر اسناد محمد عادل است رتہ اللہ علہ

شیخ شرف الدین سمرانی

ساکن قصبه سرزی بود شیخ نظام الدین اویسی فرماید که جبیر نام توفی بود از وی شنیدم که گفت روزی در سامه بود او بنیته شنید آی کشمیر: جان بحق تسیم کرد و رحمت الله تعالی

سید می مولہ

در زمان سلطان غیاث الدین بلبن در زمانی بود مریدان و اتباع بسیار داشت و بهر شایسته
سپاد و خوارق می نمود بعضی مردم را بهر دستان گمان می نمود و بعضی را اعتقاد تصرف و کرامات
و بعضی را گمان سحر و شنبه که در اوقات این شیخ ابو بکر طوسی در زمان سلطان جلال الدین
ثلثی کشنده در قتل او با و غبار بی اندازه شد و عالم تاریک گشت گویا که قیامت قائم شد
و سلطان جلال الدین را مشاهده این حال با و ای اعتقاد می که نبی و پدید شد و الله اعلم

شیخ ابو بکر طوسی حیدری

مشرّب قلندریه داشت میان او و شیخ جمال الدین هانسی بنایت مودت بود چون
از هانسی زیارت خواجه قلب الدین شریعت آورد در خانقاه شیخ ابو یوسفی که بالای آب
چون مست نزل فرمودی و همه بر تمامی درویشان داشتندی و سماها کردند ی شیخ نظام الدین اولیا
نیز در خانقاه احاطه شدی و مجلس داشتی نقل است که در تقی شیخ جمال هانسی می آمد
مولانا حامد الدین اندر تی که شیخ القضاة و انضیا بود و مرید شیخ جمال بود و در استقبال از وی

دما عالم افتخار و کبریا
 و جمادار و دانه دار و می
 بیانش این کیفیت بزرگان که
 زده اند خدیجه و سلی و خدیجه
 و گاه که زده اند برای مصطفی
 دست متعاضد عالم بیانی
 شری و کمالی که داشته اند و
 زده اند و در حق است و بزرگان
 زبانه که زده اند و مصطفی
 آن زده و عالم و در آن مصطفی
 نیست که باشد و آنرا مصطفی
 چون ادب است و آنرا مصطفی
 شایسته و در آن زده اند و مصطفی
 درین محاسن و مصطفی

ابن سنان بن بقر بن ابی نضیر غائب
 میانه می فری سید کبیر دشتا جیوان
 زبانی دشتا خیر کبیر دشتا جیوان
 دشتا کبیر دشتا جیوان دشتا جیوان

احادیث را خجسته نام خوانند
 بنامش خالی از تکلف نیست
 اندیش سحره حیرت الهی خود
 پیش قدم خرم، محققین مصالح
 نیز به ضرورتی بنیاد است
 حدیث عاریتین که در او در حد
 تقوی مجامعند و او که حدیثی
 بر سلفه علمی که که اوست و حدیث
 آن در دور است و حدیثی

و قیاس خود کند شایده صهرت
 بود و لب عقیق آن شود مرغ
 شان کرد پس آن خنجر مرز خواب
 برآوردند و فرمودند که امروز
 روز عیدت بخنجر منی این عباد
 عیش و سرور و زینب بخور و بار
 است و ساکن کن در آن خود خوشی
 و ترنم و در اعدا و اعواس

سنبقال شیخ ابوبکر طوسی مولانا گفت که شیخ جمال الدین را بگوئی که من کج میامم در تقیه اول
شیخ جمال از مولانا حاتم الدین پرسید آن باز سفید ما چگونہ است یعنی شیخ ابوبکر طوسی مولانا
حاتم الدین گفت او قصد حج دارد شیخ جمال هم از آنجا مولانا حاتم الدین را باز گردانید و گفت
تو بردن مصائب من هم میرسم و این را بامی را بشیخ ابوبکر طوسی نوشتد با عی
یک سر پیله بود بلکه پسر اولی تر
در غار وطن ساز چو بوبکر از آنکه
بوبکر محمدی بغدادی تر
لله او جم در خالقاه اوست یزاد و یترک به

شیخ فرید الدین

نیرہ سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی ست مرید خلیفہ صاحب سجادہ جلد بزرگوار خود
ست و وظل عنایت و تربیت او پرورش یافتہ سرور الصدور کہ از ملفوظات شیخ حمید الدین
ست او جمع کردہ در وقت سلطان محمد تغلق از ناگوار بد ملی قدم آورده بود و ساکن گشتہ قری
او در فنا و شہر قدیم ست در راہ مقام خواجہ کہ بجانب شرقی بمحندل واقع ست منزل او پورنا
چاہو سنگ خراس در آنجا افتادہ است مردم گویند کہ شیخ این را در حالت سکر در گردن داشت
و ہم ببلان حالت از ناگوار بد ملی آمد، واللہ اعلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔

شیخ عبد العزیز

پسر شیخ حمید الدین ست دی هم در عنقه او شباب در حالت سماع جان داد و میله الرغائب
خاز که از صوفیان صحبت سماع بود قوال این بیت را بر خنوده بیت **اجان به جان به جان به**
فانکه گفتن **ایا صیت** نوه بزد و گفت دادم و دادم و جان یقین تسلیم کرد و اندی پسر
مانده بود شیخ و حید و شیخ فرید و شیخ نجیب و باره هر یکی از این سه تن نفس شیخ حمید الدین بنوی
دیگر رفت فرمود حید و حید من ست مثل من آبخنان شد که وی فرموده بود مجرد بنی تلق و بنی نقی
به سلسله ارشاده خلافت از عالم برزت و فرمود فرید صاحب سجاد من ست و نجیب صاحب
دوین ست و بخینان واقع شد که او خبر داده بود رحمة الله تعالی علیه

منہج عملے کرد

در سیرالاه میامی نویسد که سلطان المشتیخ فرمود و تقی در هانسی رسید و در آن ایام شیخ زاهد را به آنجا
قدس سره را روزه داد و دی پور روز افطار خود شیخ علی را مهمان داشت و در آنجا آنکس در

و نام خسته هست و بجز آنکه
 است اما شادی و شادمانی که
 چنانچه که باری آن در حق
 بود و چه نخواهد بود
 میگوید و جاری بود از او
 کعبه را که در میان او
 گذشت و با او از که در آن
 و غنیمت بودند و چه
 کائنات است و این
 تنهاست آنچه بدین ثابت
 آن بود که علی الاطلاق
 بود و این خواص
 با کیفیت خود بود
 زنده است اگر چه که
 پیران از ایشان که در
 حلاوت اگر این خفا
 اندیشه که در او
 سماع و حضور
 و باقی بود و خداوند
 بدین که در او
 را پیران است
 ایشان معانی باشد
 اهل حق اند و از این
 از اهل طاعت که
 شوند و اهل این
 و منصب است
 و مشرقی به
 کند و در آن
 جماعتی که در آن
 نعم است
 در راه ملک
 در احوال
 و باطن
 و این
 و این

رحمة الله عليه پرسیدند خواجه عزیز کی و مولانا مخلص الدین معاویه بودند فرمود آن معلوم نیست اما خواجه عزیز کی نیز سمت یزید گوار مردی بود بعد از آن فرمود در بدایون بزرگان بسیار بود در رحمة الله عليه اجمعین

اگر سالت السالطه و در
الایاد بالاستقامه و
لله الحمد و
در حدیث مطهر است رحمة الله
عليه و آله و سلم

خواجه علی

مرید شیخ جلال الدین تبریزی بود و نعمت یم از ویافته مشهور است بکرامات نقل است که چون شیخ نظام الدین ادبیا قدس سره تحصیل علم تمام کرده والدۀ او بدست خود رسید و ستاری از آن بافید و طوایم تزیب داد و علمای شیخ شهر را دعوت کرد شیخ نظام الدین دستار بر کف دست مبارک کرده در مجلس در آمد و پیش شیخ علی بنهاد و شیخ علی یک سر دستار بدست خود گرفت و دوم سر بدست شیخ نظام الدین داد و آن دستار را بر سر سبست و سر در قدم خواجه علی نهاد و خواجه علی او را دعا کرد که حق تعالی ترا از علمای دین گرداند و بختهای بهمت برساند و قصه هدایت حال او در ذکر شیخ جلال الدین تبریزی معلوم شد شیخ جلال الدین او را در وقت زهنت فرمود که خلق بدایون را در پناه تو می گذارم در خیر الحاصل از شیخ نصیر الدین محمود نقشبندی کند که فرمود در بدایون دو علی مولی بوده اند علی مولی خود علی مولی بزرگ این که مرید شیخ جلال الدین تبریزی است او را در وقت الباس دستار سر شیخ نظام الدین قدس سره طلبیدند علی مولی بزرگ دست فرمود صاحب نفس بود و تقویٰ عظیم داشت فرمود که علی بیخ ندانستی همین پنج وقت نماز کردی و بس اما صادق بود جمله شیخ و علما و خلق دیگر بدینک می کردند پای آدمی بوسیدند بوی درو پیدا شده بود هر که در او دید تحقیق دانستی که مرد خداست رحمة الله عليه رحمة واسعه

بویژه از او را در بدایون علیها
ح طول آمد و در آنجا سخن گفت
ما خرمه را این لم تر علی
بیار و این بویژه بجمین
خلقه و او را ماکان در دست
خاص الجلال جلاله قسم
اندر مقرر باشد و در آن زمان
آنها را در آنجا در آنجا
شیخ ت و اندر اینها و او را
معلای اینها و او را
بقایای و در آنجا و او را
باقی آمده و باقیانی شده اند
ولی که حق تعالی در حدیث فرما
در مقام طاعت نماید از آن جهت
نموده بر پنج وقت در آنجا و او را
تحصیل فرموده است و او را
نورانیت و یقین بانی شامی
حال ایشان است که آنحضرت

خواجه حسن افغان

از مریدان شیخ بهاء الدین زکریاست شیخ نظام الدین فرموده است که او صاحب ولایت بود در غایت بزرگی و فتنی دی در کوئی می گشت و مسجدی رسید موزن نگین گشت امام پیش رفت خلقی بجماعت پیوست خواجه حسن نیز در آمد و اقتدا کرد چون نماز تمام شد خلق باز گشت وی نزدیک امام گشت و گفت ای خواجه تو در نماز شروع کردی من تو پیوستم تو از اینجا بدلی رفتی و بر دها فریدی باز گشتی و این برده به بتیان بردی و از اینجا ببلقان آمدی من دنبال تو سر گشته شدو می گشتم آخر اینجا هست رحمة الله تعالی علیه

درین مقام کرده پس چون بی تو
ای مخالف برنده کار او را
میکنند و در او را علی بر او
و تو شیخ ارادت و استقامت بر
آنها بنشیند و او را بکوشیم
کم مین اگر چند سالی عارفان
و بهجت بیان حاضر در راه
خلقه نه بنی بر یقین دهن که
آرزوی یکدیگر در باطن او پیدا
شده که بخواهد این مقصد
ایمانت و ارادت و در دست
آن و او را در آن در آن

شیخ تقی الدین محمد

شیخ نظام الدین ایامی فرماید مردی صاحب حال و دائم الاستغراق بود مراقبه اودا خبر چیزی نبود و نمیدانست که این روز لایم روز است. این ماه کلام ماه است و فتنی مردی بزوی کاغذ آورد و گفت شیخ نام خود را بن نویس تلم بر داشت و مخیر بماند خادم دانست که شیخ نام خود را نوشت کرده است گفت نام شیخ محمد است بعد شیخ نام خود بران نوشت ساز روزی در مسجد تبعه آمد بدو در مسجد رسید بایستاد و مخیر بماند خدمت را بدانت که شیخ پائی راست خود را فراموش کرده است خادم دست خود بر پائی راست شیخ نهاد و گفت پائی راست شیخ بنده من پائی راست در مسجد نهاد و درم

شیخ برهان الدین نسفی

در فوائد القوادمی گوید که وی را نعمتی کامل حال بود او را سرگزی بخیریت ادبیای تبحری بخواند و گفتی که اول برین سه شرط باین تاجیری تربیه موزم ازین سه شرط اول اینست که همام یک وقت خوری تا دعای علم خالی ماند شرط دوم آنست که تا نهنگی اگر یک روز نامزدی دوم در تر اسبق تلمیم شرط سوم آنست چون مراد را می پیشانی جلد سپهر سلام کنی و بگذری دست یا افتادن و تعلیم زیادت در میان راه نشی

مولانا علاء الدین اصولی بداولی

تغایت بزرگ بود کامل بود و از استادان شیخ نظام الدین بود در خیر المجالس می نویسد که شیخ نظام الدین قدوری پیش مولانا علاء الدین تمام کرد مولانا فرمود شیخ نظام الدین بود ازین دستاره به بند خدمت شیخ سه چهار گزی می بست دستاره سه بنود و فقه تمام در ذکر خواجیه علی مذکور شد و فوائد القوادمی گوید مولانا علاء الدین کودک بود و چون از کوچه های بدایون می گذشت شیخ جلال الدین تبریزی را قدس سره نظر بروی افتاد را را بخواند جامه خود که پوشیده بود اود را پوشانید آن همه لوحات و اخلاق اود برکت آن بود آورد و اندک اندک اود را کینیز کرد و نوبرده مکر آن کینیز کردی گریست مولانا تا پرسید که چرا می گری گفت پسری دارم ازو جدا افتاده ام مولانا اود از خانه بیرون برد و بر سر راه مویشی که از اینجا بود بگذراشت در فوائد القوادمی گوید که خواجیه که استاد البحر چون برین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود که علای ظاهر این معنی را منکر یا تشد اما تو ان دانست که اچه کرد قبر اود را بدایون است نزد ویتیک بر در خیر المجالس می گوید که شیخ نصیر الدین خود می فرمود که علاء الدین اصولی هرگز از کسی چیزی قبول نکردی مگر آنکه وقت حاجت کسی چیزی آوردی قدر حاجت اودی بستی و قتی خدمت مولانا را فاقه بود مولانا را نشسته کنجاره می خورد

نماز استقامت و در دست
بلن مدت نمی یانت و اوان
بر انا الله انما ابدنا و انا
ولا اله الا الله انما ابدنا و انا
خود را بوجه انا خود را بوجه
از وجهه قله و اخلاص معقول
نمشته است و اگر زیاده است
عظم بختاب و دشواری
برگزینان و افتاد بصدف
بشار و خند نگر می پس بر
و الله و فقه و فقه و فقه
آنجا بیدار و تعلیم می دهم
باید که الله را بیدار
حاجت حق اندیشه بکنیم
ایمانه ایشان اگر خفاست
بر کلام باشد جائز باشد را بخواه
انرا بیدار در سر و آنست
آنکه حکم در شرح همین
بنا برین الله و رسد اقامت
باید بود و حکمت آنکه می خود
حکمت انساب که در دیوان
و زلال حرا عانت خود را
و اقامت حد حاجت بر این خصوص
باید که می خلعت هوای نفس
و جاد را از حد و باشت با نرا
از من و من و من و من و من
تا موجب خود ضرری نگردد اینجا
ست تغیر بعضی مردم به سبب
توضیح بار بایب خصوص با اقامت
حد و شریعت آن نه بجهت اقامت
حق است بلکه حکمت بقا و از حق
مسال الله اسلامه سیک شیخ
بر این شایسته می باشد و الله
میفرماید اكرم المؤمنین کافا
عصاة مذنبین و اقم لهم العبد

فی تانت اقامت در وقت
 بان مدت نمی یافت و لایان
 بداند الله استبداد و لا عشا
 ولا هلیتا کلام که خدایت
 خود را بوجه ها گفته و لا بد چو
 از جوه قلن و انحصار غفول
 خسته است چهار زبان و غمت
 و عظم خطاب در دوش پیرانش
 بر گزین و انشاء بفضول
 یثار و خستد نگرانی پس بر
 دانه زده و نهض و منق و تقسیم
 آن جانب دعوت غفیر می دهم
 تایید الله الله بر مقتدا
 حیات حق اندیشه و تنگ بخت
 امانت ایشان اگر خفاست و
 مکار با خند و نیش و لا عتوه
 ن زینت اندر روز و آفت
 آنگاه حدیث در شرح حقین یاق
 نیاز عن الله و رسد اقامت
 باید بود حلیت آنکه می خوریک
 حوت انساب که در دیر اهل
 و اول خود اقامت نمودند
 و اقامت حد حاجت بر پای خرم
 باید که بی مداخلت هوای نفس
 و تجاوز از حد و با شرف و انرا
 از من و من بستم محفوظ دارند
 تا موجب خود عزری نگردد اینجا
 مست تفرغ بعضی مردم بسبب
 تعرض باری مخصوص با اقامت
 حد و شرف آن نه بجهت اقامت
 حق است بلکه بعلت تجاوز از حق
 سال الله و سلامه سید الشیخ
 ابو الحسن شاذلی علی الله و علاه
 میفرماید اکرم المؤمنین ان کافا
 عشاء تدین و اتم طهم العدد

شیخ نظام الدین ایامی فرماید مردی صاحب حال و دایم الاستغراق بود مراتب او را خبر چیزی
 نبود و نمیدانست که این روز که این روز است و این ماه کلام ماه است و وقتی مردی بروی کاغذ
 آورد و گفت شیخ نام خود را بن نویس قلم برداشت و تخییر بماند خادم داشت که تخییر نام خود را نوشت
 کرده است گفت نام شیخ محمد است بعد شیخ نام خود بران نوشت ساز روزی در مسجد تیر و مدته بود
 در مسجد رسید بایستاد و تخییر بماند خادم و یادست که شیخ پای راست خود را نوشت و دست خادم
 دست خود بر پای راست شیخ نهاد و گفت پای راست شیخ بنده بنده پای راست در مسجد نهاد درج

شیخ برهان الدین نسفی

در فوائد الغوامی گوید که وی در استمندی کامل بود اگر کسی بخدشت ادبیا مدعی تاجیزی
 بخواند و گفتی که اول بر من سه شرط بکن تاجیزی تریب میوزم ازین سه شرط اول اینست که عوام
 یک وقت خوری تا دماغی علم خالی ماندند تا دوم آنست که نماند کفی اگر یک روز نماند کفی دوم روز
 ترا سبق تو کیم شرط سوم آنست چون مراد را می پیش آئی جمله همین سلام کنی و بگذری دست پایا
 افتاد و تعلیم زیادت در میان راه کنی

مولانا علاء الدین اصولی بداولی

لغایت بزرگ بود کامل بود و از استادان شیخ نظام الدین بود و در خیر المجالس م نویسد که
 شیخ نظام الدین قدوسی پیش مولانا علاء الدین تمام کرد مولانا فرمود شیخ نظام الدین بود ازین
 دستار به بند خدمت شیخ سه چهار گز می بست دستار میسره بنود و بعد تمام در ذکر خواجیه علی مذکور
 شد و فوائد الغوامی گوید مولانا علاء الدین کودک بود و چون از کوچه های بدایون می گذشت شیخ
 جلال الدین تبریزی را قدس سره نظر بروی افتاد و را بخواند جامه خود که پوشیده بود او را پوشانید
 آن همه لهو صاف و اخلاق آواز برکت آن بود آورده و اندک که او را کنیزکی بود نوبرده مگر آن کنیزک
 می گریست مولانا تا پرسید که چرا می گری گفت پسری دارم ازو جدا افتاده ام مولانا او را از خانه
 بیرون برد و بر سر راه مواشی که از اینجا بود بگذاشت و فوائد الغوامی گوید که خواجیه ذکر السرا بالخیر چون
 برین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود که علای ظاهر این معنی را منکر باشند اما تو ان دانست
 که او چه کرد قبرا و در بدایون است بزار و میترک بر در خیر المجالس می گوید که شیخ نصیر الدین خود
 می فرمود که علاء الدین اصولی هرگز از کسی چیزی قبول نکردی مگر آنکه وقت حاجت کسی چیزی
 آوردی قدر حاجت از وی بستدی و وقتی خدمت مولانا را فاقه بود مولانا را نشسته کنجاری می خورد

و درین اثنا مزین و رآمد مولانا علماؤ الدین اصولی علیه الرحمة و الغفران خواست که مزین بر فقرا و اطلاق
یابد کچھ میلان و ستار پنهان کرد مزین محاسن راست کرد مولانا دست فرود آمد و تا مخلوق شود
و بخواجه بر زمین افتاد روزی آن مزین راز با یکی از بزرگان عصر در میان نهاد و آن بزرگ چندین
مانده و چند بسوی روغن و هزار جلیل بخدمت مولانا فرستاد مولانا آن را قبول نکرد و باز گردانید
بعد از آن آن مزین را بخود طلبید و ملامت کرد و گفت تو بار دیگر بر من نیائی همه آن مزین مردم
را بشغافت آورد و شرفا کرد که بعد ازین سرور دیشان فاش نکند تا بار دیگر اید بخجوده داد رحمة الله علیه.

شمس الملک

از صدر افاضل روزگار بود و در زمان خود بفضل و علم ممتاز شیخ نظام الدین در آون تعلیم پیش
او تلمذ کرده بود و مقامات حریری را یاد گرفته و اکثر علمای شهر شاگرد او بوده اند شیخ نظام الدین
می فرماید چون من سبق نامه می کردم در روز دیگر پیش او می رفتم می فرموده **آ آخر کم از آنکه گاه گاهی**
آئی و بجا کنی بجا گاهی | تاج زمره که از شرف وقت بود بر آه او گفته است **آ**

صدر اکنون بکام دل دوستان شوی | مستوفی ممالک هندوستان شوی

قاسمی جمال بدآونی ملتانی

بزرگ بود شیخ نظام الدین فرمود که وقتی این بزرگ در خواب دید حضرت رسالت صلی الله
علیه وسلم در سواد بدآون گوئی که در موضع شسته است و ضومی سازد چون بیدار شد بر فوریران
موضع رفت زمین تر شده دید گفت گور من همین جا بجا بیدار شد و فاش بهر آن مقام
و رفیع کردند رحمة الله علیه.

شیخ صوفی بدہنی

سلطان المشائخ می فرماید پیری بود در کستیل اورا شیخ صوفی بدہنی می گفتند او تبارکی عظیم بود تا
جگای که ستر عورت هم نداشت آن نگاه فرمود که اگر یکی سد جوع را که بدان توام باشد و خرقه جلاله
که بدان عورت پوشد تا تک شود هم معاقب شود و از اینها بود که از اینها هم در بود این چنین است
و رفو انداخته و در خیر الحاس نقل از شیخ نصیر الدین محمودی کند که فرمود صوفی بدہنی نذوق
طاعت بسیار داشت در مسجد بودی پیش محراب شب و روز همین نماز گزاردی دیگر هیچ نگریدی
خلق بسیار را مدد شد کردی روزی دو نفر ندان آمده بودند از ایشان پرسید که در بهشت نماز

و ایچیم رحمت بهم بقدر نیازم کنون
سپای عارنان بکجاست بجان
کفر و دود است کلام مست
سپاس عارنان چه چیز است
حمت بر روی خود هم مدد طلب
و هم در طلب نذر و هیچ آتوب
ایشان بجا بنظر نیاورد نظر
بر غیر قصد زد و رند رفتن آئی
دوام اضطرار در پیش روی تو
و غیر طاعت همیشه مضطر بود

جهت علم او هم قدرت خود
در خرد و حیزه کی گوی تو
تا شت نقد اضطرار نزد تو
اسباب و عادت در سکون اید
در احوال و در است چرخ خود را
تجارت تسلیم می نمود ندی نیاز
گردانید ایشان را بخود و در
خود روزی شد تا ملواریش
را از بخارا نشد و شکست
ولایت چیت در آن دلی الله
آئی از نزل الکتاب بهر تو
اصحابین و بهجت بجا
نشد و محسن بدم و کسب غایب
و من دم و روح شوق و عطش
تجارت و آیین سم غیر حیرت
بذل اکل و مرصیات محبوب
و طلب قربت یاد آید انوار
باطن ست و آتاده افکار در
ظاهر نیز با سر بود احسن اطلاق
و احال چنان گفت آتش
دلی الحظ لا یخفی علی احد
کمال الک لا یخفی اذا عبود
و بر طاعت از ابرار و قریب محض
اندر با خدا اسعاد الهی در
اندوخت و مستعد و آید بنده

خوید بود ایشان گفتند که آن دوازده است آنجا خوردن و قمع کردن پیش بناش به عبادت که هست
دو دنیاست صوفی بدین چو نشیند که در بهشت ناز نخواهد بود گفت مرا آن بهشت چو کاری آید که
دلان نماز باشد لفظی گفت بزبان مندی که آفرانه توان گفت بعد در مناقب سخن چند فرمودند
که مری بود بر صوفی بدین میامدی صوفی روزی بالای بلندی میرفت یا مرد غیب ملاقات کرد و
پرسید که صوفی بدین چگونه کسی است مرد غیب گفت که مری بزرگ است اما افسوس پس خند
گفت باز در حال مستغفر شد و گفت استغفر اللہ ان مرد بر صوفی بدین آمد آغاز کردن آن روز که آن
مرد غیب گفت اما افسوس چه بود گفت اگر در حال مستغفر شدی او را چنان از بالای بلندی
فرود انداختی که گردن او بشکستی **حکایت** دیگر فرمود که در آن وقت که امشغال شدی حانی
پیدا شدی که سر جدا و دست جدا و پای جدا گشتی یکی پرسید که صوفی بدین کدام وقت بود فرمود در
عید و در شب شیخ الاسلام فرید الدین بود قدس گویند هرگز کسی ندیده است که زانوی بر گرد گنبد
او بنشیند یا بروی بگنبد و اللہ اعلم و در مردم مشهور است که خواجہ قطب الدین و شیخ صوفی بدین
پادشاه خلان چنگیز خانی اسیر افتاده بودند روزی تمام بندیان گرسنه رفته بودند بطریق خرق
عادت خواجہ کاک از بغل سیردن می آورد و شیخ صوفی کوزه آب تمام بندیان میدادند و آزان
باز خواجہ را کاک لقب افتاد و شیخ صوفی را پادشاهی که بزبان هندوی کوزه مراد است و در ذکر خواجہ
معلوم شد که وی را نسبت کاک چرا می گفتند رحمة اللہ تعالی علیہ

شیخ شہاب الدین

خطیب هانوی شیخ نظام الدین ابله یامی غریبید که دی عزیز کسی بود هر شب سوره بقره بخواندی
انگاه در خواب شدی تا حکایت کرد که شی این سوره می خواندم از گوشه خانه آواز برآمد بریت
داری سرادگر نه دور از بر ما ما دوست کشیم و تو نداری سرما اهل خانه همه خفته بودند چندان
یافتند که این که می گوید در خانه کسی نبود که این معنی از و صادر شود تا بار دیگر نیز شنید رفرد و گوی
مناجات کردی خداوند امن بسیار عهد ترا وفارسانیده ام امید میدارم که تو هم عهد مرا وفارسانی
که وقت نقل من بیکس با من نباشد نه ملک الموت و نه فرشته ایگر همین من باشم و تو آخر جان
رفت که می خواست رحمه الله علیه -

شیخ احمد بدایونی

شیخ نظام الدین می فرماید که وی از دوستان من بود و عظیم صاحب بود معتقد در ایشان ابدال

در سزا ز تو حال بی حقیقت
عز ناخیزد و کجاست و با نیز نیک
تا دور تو نماند و دوا و ایام نماند
بخت پیوسته است و تا نیست
دست و پای منتقل است
بیان توان کرد سر خیزست
آل خطا نشین دل از استغفار
با سوا سخن چهره این با من
عبادت و دعا و پرگار نشین
با در حق منتقل ندانم
گردد اندیشه تا با کار و بس بر کار
این است و در پیش این
حال آنگاه در شرف غارت
دل برفت حق و محبت وی
و حاصل آن بدو در دو کوه کوه
حسین لایق بران بدو نشاند
ثبوت و انعام ملایم چهره
این بعضی حال از پیش نشانده
حضور و جابجاست بر شمع
ابو محمد علیه السلام بن میثاق
ابو الحسن شاذلی علیه السلام
نار هم میبرد بخوابین که در کوه
اسقاط طهارت و اشیاء محبت
است قنای محبت اگر نگردد
که در این جوهر محبت نشین رود
و مقصود آنست که ملاک و ملاک
حال ایمان باشد از ایمان
از حقیق که ناخاست از غلب
وی عسله یا بدو سر که قطع نظر
و اندک علم صاحب حکم میگوید
اوارد و جود الله الاله الاله
نیکی با انظار و بده الاله الاله
با قیاس بر این انشراح و جود
فرید الله و در و جز از تر شایب
علی -

دلالت است دنیا جا عمل
و جهل است از اینجا برای آن
فرستاده اند که عمل کنی و حق
خدمت بکند و یاد و بجهل و بیاد
کوشی و اخلاق این را لایق
الایعبدون در جای پادشاه
علی و مقام شاه پادشاه است
اینجا اگر چیزی در دنیا نماید
از آن خبر بدو باید که اعتنا
و اهتمام حاصل بود چیزی بود
که در جهان خلق ندارد و آن
در دین است که باطنی است
و از منطوق و بطنی این قضا
مستقطع است و در دنیا است
حرفی بلند از دین باشد که چنانچه
علی و دیگران در آن ذکر کرده اند
زیاده تر از آن ندارند و فرست
لایاتی علی العبد ساعده لایق که
الله فیها الاکرام علی قیوم العظیم
اکام حسن بزرگوار است و بطنی
عنه گوید اقامی را در یانیم که
برداشت و صاحب خود فرستاده
تقدیر بکند و بزرگو در شاه
و ایدم در نایب خود یعنی خواجه
شاه دریم و یاد خود را خرج
نمی کنند و در آنچه بفرستاده اند
گفته ایشان نیز ساعده و اقام
را در نمی کنند و الله علی که
نفع کند ایشان را و بهترین
چرا که ساعده و دنیا طلبان آن
بودن و نیکو است و زیادت
تعطیل بدان متجاوزند و اند
تدیس اندیشانی سراییم که
طالب استقامت و لا یکن
طالب اگر گفته خان مولانا

صفت اگر چه اتمی بود همه روز در تحقیق مسائل شرعی مشغول می بود فرمود که چون وی از دنیا رحلت کرد من شبی بعد از موت او را در خواب دیدم همچنان بر حکم معهود از من مسائل و احکام می پرسیدن و او گفت من که تومی پرستی در حالت حیات کار آید آفرین تو مرده چون این سخن بگفتم مرا گفت تو اولیاد خدا را مرده می گوئی رحمة الله علیه.

شیخ قاضی منہاج جبرجانی

صاحب طبقات تاهری بزرگ بود و از افاضل روزگار از اهل و جید و سماع بود چون قاضی شد این کار استقامت گرفت شیخ نظام الدین می فرمایند که من هر دو شنبه در تذکیر او بر نفی تاد و در تذکیر او بودم این رباعی بگفتم رباعی لب بر لب علی لبران خوش کردن و آنکه سر زلف میوش کردن | امروز غش است یکم از خوش نیت | خود را چو خشی طعمه آتش کردن من چون این بیت شنیدم بخود گفتم ساعته بایست تا بخود باز آیدم رحمة الله تعالی.

مولانا احمد حافظ

مردی داشتند بود، مرد خدائی بود شیخ نظام الدین او لیاضت سر می فرمایند که وقتی مرا عرض می کردی زیادت شیخ فرید الحق و الدین تادس سره بود در حد و دوسری او را با من ملاقات واقع شد مرا گفت چون بروم متبرکه شیخ برسی سلام برسانی و بگوئی که من و دنیا نمی طلبم طالبان آن بسیارند و عقی نیز همان حکم، اردین می خواهم که توفی مسلماً و الحقی با الصالحین رحمة الله علیه.

طبقه سوم

از زمان شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی و اہل زمان ایشان و بکذا ہذا الترتیب الی عہدنا ہذا رحمة الله علیہم اجمعین.

شیخ نصیر الدین محمود

اشہر و اعظم خلفای شیخ نظام الدین اولیاست و صاحب سرور و ارشاد احوال او و ولایت دہلی بعد از شیخ نظام الدین بوی انتقال یافت و بنایت اتباع شیخ داشت و طریقہ و فقرہ و مہم و در تاسلیم بود نقل است کہ روزی بامیر خسرو کہ مہم خلوت خاص شیخ نظام الدین بود التماس کرد کہ از وی بخدمت شیخ عرض کند کہ من منہدہ در او دہ با شتم و از سبب مزاحمت خلق

مشغول نمی توأم بود اگر فرمان شود در محوای خدای تعالی در افراغ خاطر عبادت کنم امیر خسرو را معبود بود
که بعد از نماز خفتن بخدمت شیخ رفی و بنیستی و از آنچه گذشته بودی نقل کردی درین وقت مرخص شد
شیخ نصیر الدین محمود گدازید شیخ فرمود او را ایگو که ترا در میان خلق می باید بود و حق و خفای خلق می باید کشید
و مکانات بیدل عطای می باید کرد آرد و اندک وقتی شیخ او را در خدمت طلبید و گفت و دل چه داری
و مقصود تو ازین کار چیست و پدر تو چه کار کردی گفت که مقصود من دعای مزید حیات خواجیه و از دست
کردن تعلیق درویشان است و پدر من غلامان داشت که سودای چندی می کردند بخدمه شیخ فرمود که بشنو
و آنچه من بخدمت خواجیه فرمودم و فی الواقع والدین پیستم روزی در اجودین داشتند که یار و هم سبق من
بود پیش آمده چون مرا با جامهای رنگین و پاره و پدید سید که تمام اندیت ترا چه روز پیش ملائین
غایت اگر درین شهر تعلیم می کردی اسباب محبت بفرافقت هم نیه سبب من این سخن ازین یار شنیدم
بسیار بکفرم بخدمت خواجیه فرستم بر سید نظام الدین اگر کسی از باریان تو پیش آید و بگوید که این چه زور است
که ترا پیش آمده ترک تعلیم که موجب فراغت و رفاهیت است گفتمی جواب چه بودی عرض دادند داشت کردم
که هر چه پیشان شود بگویم و بگویم که بگویم آنچه می توأم راه خویش گیرم ترا سعادت باد و امیر گدازدی
بعد فرمود تا خوانی طعام بر کرده میارند فرمود نظام الدین این خوان را بر سر کن و در آن مقام آن یار
نموداده است بر بنجین کردم و دیگر آن یار انصاف من داد و گفت مبارک باد ترا این صحبت و این
حالت شیخ نصیر الدین محمودی گوید که این امثال این تعلیق کرد بعد از آن زیادت و مجاهده فرمود
گاهی در رمزی گذشته و من چیزی نمی خوردم و بیشتر احوال از پس که مشهور مراحت میداد و تری
می خوردم آرد و اندک سلطان محمد تعلق شیخ نصیر الدین محمود را با این کمال رتبت که داشت ایذا کردی
و در سفر همراه خود گردانیدی گویند که وقتی در اجاره دار خود گردانیده بود و او این همه موجب محبت پادشاه
خود تحمل کردی و دم نزدی رحمة الله تعالی علیه و ذات او شتر دهم ماه رمضان ششصد و هشتاد و هفت سبعت
و وقتی سلطان محمد تعلق برای شیخ نصیر الدین محمود طعام فرستاد و در آنجا بود و باعث فرستادن
این جز ایذا بود یعنی اگر آید و در طعام من نخورد همین را داده ایذا سازم اگر بخورد گویم در کاسه زرین
خوردی تا مشغول کردی شیخ هیچ نگفت و سخن از کاسه زرین که در آن بود بر آورد و بر دست نهاد
پس زبان نهاد خورد بداندیش خان و خاسر ماند و خیر الجالس می نویسد که عیسی در خدمت او
عرض داشت کرد که در ملحوظات خواجیه عثمان داردی نوشته است که ایشان فرمودند هر که دو ماده
گاؤز یک کند یک خون کرده باشد و هر که چهار ماده گاؤز یک کند دو خون کرده باشد و هر که گو سپند
ذبح کند یک خون کرده باشد اول خواجیه فرمود که هارونی نیست هر دوی است هر دوی است
خواجیه در آن ده بودی بعد فرمود این ملحوظات ایشان نیست این نهم بزمین هم رسیده است

بند یک بالا مستقیم و مشک
خبر طبعی از او و لاکن کتی
بسیار که من کنان کنان
در او سلطان ایضا داشته
می آید که فرمود اگر مرا خرد
نمودم و من بزمین را یاد دوت
ای کتی کنان کنان کنان
بسم الله تعالی و من کرد
نمودم و من بزمین را یاد دوت
حق بود و گدازدی حاجی سلیم
که طالب باید که در آن خانه
بر وزن در دست و دست افتاد
طالع از خدا داشته باشد
بر عرض و ثواب ندارد و تا آنکه
نفس نکند و در خوار طاعت
در قومی را بخت بخوانند و خدا
نخواند که خدمت را این در
گردنای دینان و غیره
بند از آن بخت شن شن شن
شیخ این خط الله صاحب کلم
در طالع انشائی مناتب
بلی اصحاب شیخ از این کمال
و فریاد که ترحم این است
من سعادتی از او را نکند
و احسان طالع ادرار نوع
و هر که خشنه از طاعت است
بر اندازد آن نه از او اند
برفت پس هر چه بد از علی حان
ایمان بکنند زار و یاد دوت
این مستحق نگردد و راحی نویسد
بند که خود بد از راحی شدند
در میان این راه که خانی
بزمین ایشان حان بود و
ایشان از او طاعات بدو
خاری را تعلیم که بر این طاعت

بر دست بنده صیبت نجابت
است و هر که نمی آید به محبت
و محالست بشیر از دست او
بروای او بر آب غیوب آید
چنانکه سحر نور از قلبش برآید
مانند که در کوزه ای انداخته اند
غیر از آنکه خواهد بود که در کوزه
و آب آنجا آمده است آید
نخ کشف سارکست و موجب
سواد و مطلوب و صافان راه
است و الا کشف کلمات که
موجب این می گردد و مقصود
و توفیق که تا خود را با حال
گردانان انداخته است شیخ
ذکره الله با توفیق و باید که هر
کس از علم و نظر آید بصورت
کم از آن تا باشد که یکبار و عیش
دیده آید تا بارای عطا آن
باشند این قدر است و الله اعلم
بالصواب و الیه المرجع و العاقبة
الرسالة الشاه و عیاله
والاعمال فی این مقام العسویه
من ارباب الاحوال
لا اله الا الله محمد رسول الله
محمد شاد با عالمین و حبیب
الحق و الی العارضین و العسویه
و السلام علی سیدنا مولانا محمد
با دی السید السید السید
العلی علی آله و صحابه و سلو
الهم من استحق که در این
من بخت که عالمی است
بالاسان المتعین آید
نبت الحقیق و العرفان
لما یجد کتب و کبر فرب
نصحت و مطلوب رسید

و در آن بسیار الفاظ است که مناسب اقوال ایشان نیست بعد از فرمود که شیخ نظام الدین می فرمود
که من هیچ کتابی ننشسته ایم زیرا که شیخ الاسلام فزید الدین و شیخ الاسلام قطب الدین و از خواجگان
چشت بیخ شغفه تصنیف نکرده است نقل است که روزی بعضی از مریدان شیخ نظام الدین
اولیا مجلسی داشتند و از دفت زمان سرودی می شنیدند شیخ نصیر الدین محمود در مجلس بود بر خاست
تا بر آید با این تکلیف نشستن کردن گفت خلاف سنت است گفتند از سماع منکر شدی و از مشرب
سیر بدگشتی گفت حجت نمی شود و میل کتاب و حدیث می باید بعضی از غرض گویان این سخن بخدمت
شیخ رسانیدند که شیخ محمود چنین می گوید شیخ را همدق محاط او معلوم بود فرمود راست می گوید حق
آنست که اومی گوید در سیر الاولیای نوید که در مجلس شیخ نظام الدین مزار میر نبودی و تصنیف نکردند
و اگر کسی از یاران چیزی بخد مت او میرسانید که مزار میر می شود منع کرد می گفت خوب نمی کند و در
خیر المجلس می گوید غریزی بخدمت شیخ نصیر الدین محمود درآمد آغاز کرد که کجا و با باشد که مزار میر در جمیع
باشد و دفت و نامی در باب و هو فیان رقص کنند و خواهد فرمودند که مزار میر با جماع مباح نیست اگر
یکی از طریقت برفتند باری در شریعت باشد اگر از شریعت هم بختد کجا و دانی در سماع اختلاف است
نزدیک علما با چندین شرائط مباح اهل آن را اما مزار میر با جماع حرام است در جماع مع مکمل نوید که
روزی بندگان شیخ نصیر الدین محمود را در خانقاه برین بریت ذو قی کمال گرفت بمیست

چهار عاشقان گفته سخا هم کردیم کردی | قلم بر سبیلان گفته سخا هم راندم رانده ای

مولانا مغیث شاعر رساله پرداخت و در این مجلس تمام در آن رساله کرد و برین منی که این بیت است
حقیقت نمی توان برد اگر جوهر و جفاست بخدا و نه در جل نسبت کردن که لازم آید این و مثل این
چند کلمه صحیح کرد و بر مولانا معین الدین عراقی برداشتند و برگرفت پیش شیخ فرستاد و شیخ آن را دید
و مولانا معین الدین را بخود طلبید و این رساله بدست او داده و هیچ نگفت و دستار و دلاش پوشانید
و باز گردانید روزی دیگر سماع بود بندگی خواجهر برین بیت بسیار می رقصید و اضطراب می کرد و با غی

عالمی عیش بر سر افلاک خردیم | از بهر یک مغیبه می خوانده
بعد از اضطراب بسیار بر بالای بام رفت نشست و فرمود مغیث را

طلبید مولانا مغیث از دست رفت و پیش ایستاده کردند و گفت هان مولانا بنویس که این چهار
جمله بود این سخن بگفت و مولانا را باز گردانید باز مولانا را نادر خانقاه نهاد و زود فوت شد و
نقل است که شیخ نصیر الدین محمودی فرمود که من چه لایقم که شیخی کنم امروز خود این کلام بازی بجایگان ش

بعد از آن این بیت شیخ سنائی خواند بمیست | مسلمانان مسلمانان مسلمانان مسلمانان
ازین آئین میدینان پشیمانی پشیمانی | می فرمودم ایمان باید خورد و در پی کرامت

نیاید بود و نیز می فرمود که حرام کفلی می باشد چنانچه منبیه نقل است امیر سید محمود گیسو در این
 فرمود یکبار در زمان حیات خواجه مادود علی امیرک باران شد و حاجیرای استقامت بیرون آمد تفرغ و در یکی
 و مادود عالمی که از سلف مرویت به کردند هیچ راه روی پیدا نبود تا آنکه بازگشتن آن مرد بای بوس
 بندگی خواجه کردم فرمودند تو آنجا بروی و غرضه هاشم خدمت خواجه نمودم گفتند یاری که امروز ما را چنین
 و جهان میگویند و خلق برای پناهند و بنال ما می گیرند هر چه کردیم هیچ راهی بخیر یا آخر الامر چه کنیم
 چلی شدیم باز گشتیم نیز فرمود که بنده ای خواجه می فرمودند که من کودک بودم در مسجد پیش معلم قرآن می
 خواندم در مسجد دخت آنرا بود و زانوی آمد بران لشت هر چه آن را غ یا و از خود می گفت من فهم
 می کردم در خراج اس مسطور سنت که عزیزی سوال کرد حالی که در این ان را می باشد از کجاست حکایت
 است فرمود و حال نیز صحت اعمال است و عمل بر دو نوع است عمل جوارح و آن معلوم است و عمل
 قلب آن عمل را مراقبه خوانند و انرا قبه ان تلازم قلبی بان ممتد ملاحظه یک بعد فرمود اول انوار
 از عالم علوی نازل می شود بر ادراج بعد اثر آن ظاهر می شود بر مقلوب بیده بر جوارح و جوارح متبلج
 قلب است چون قلب متحرک شود جوارح نیز در حرکت آید باز همان غرض سوال کرد که در عوارض صاحب
 حال متوسط گفته است و آن روایت از عوارض نقل کرد که المبتدی صاحب وقت المثلث صاحب
 حال و المنتهی صاحب انفس عزیز این دیگر از این معنی مشکل شد استفسار کرد که خدمت خواجه پس که اند
 اول توجه بدان سائل کرد فرمود که شماری باری بگویند که درین محل چه شنیده اید شما سوار خوانده اید
 سخن گفت خدمت خواجه ذکر الله با الخیر افاضت فرمود المبتدی صاحب وقت صاحب وقت چه
 باشد یعنی صوفی که وقت خوش را غنیمت دارد که جز این وقت دیگر بایم یا نیایم پس آنکس که بداند
 وقت من بهین است وقت خود را غنیمت دارد و تبادله یا بصلوة یا بذكر یا بغيره و چون سائل گفت اوقات
 تقسیم شده اوقات معمور داشت و استقامت یافت امید باشد که صاحب حال شود و مواسب
 نتیجه مکاسب است و آن حال اثر انوار است که از عالم علوی بر ادراج نازل می شود و بعد اثر آن بر مقلوب
 میرسد و بجوارح سرایت میکند و حال بر طبق دوام نباشد اگر حال را دوام باشد آن خود مقام گردد
 بعد فرمود منتی صاحب انفس است فرمود در باب طریقت معنی دیگر گفته اند یعنی هر چه او بگوید و بر نفس
 او روح تعالی همان کند بعد فرمود که این تعلق با اصطلاح دارد در اصطلاح مشایخ صاحب وقت
 کسی را گویند که وقتی از اوقات او را حال پیدا شود اما غالب نباشد المبتدی صاحب وقت این باشد
 و المتوسط صاحب حال که صاحب حال کسی را گویند که حال او را غالب باشد یعنی در اکثر اوقات او را حال باشد
 و المنتهی صاحب انفس صاحب انفس کسی را گویند که حال مقادیر انفس او باشد هیچ نفسی نرزد حال
 مقادیر نفس او نباشد چنانستی که حال او را مقام شود بوجه نفسی سر بر آورد و این حدیث فرمود تو را علیه السلام

و بطاعت آن مشرف شود از
 آن وقت که کتاب مراتب معارف
 محبوب کتوب سال است
 بودند چه در دستگیر گشت
 در وقت برود و گاه بر میزد
 و غایت شکر گزینی بجای آورد
 درین راه که جملت است
 بقول فیض خیرین زحمت
 متابعت سنت سید الانبیاء
 صلوات الله علیه
 می نمایند از جهت آنکه
 اجساد و دلان را از
 و بی سواد باند خدمت علی
 جیسو نموده اند و از این
 که در سکن چون در محض کتوب
 در باب مشایخ خود تالیف کرده
 اسرار در درو و احکام و افراط
 شایعه اند و تنبیه در رعایت
 طریق وسط و اعتدال در حضرت
 آنی که است از او در وقت
 و حال محبت نصیحت فرمودند
 خواستند شد از هر جهت
 و احادیث بسیار است که بر طبق قدیم
 و هیچ مستقیم استقل و از کمال طایفه
 سلف صاحب است که موافق
 نمایان شود سنت رسول الله است
 و هر چه در هفت کتب معتبره
 باشد باطل از حدیث نبوی باطل
 است و بعضی شایع از ادیان
 احوال نیز که بجهت دفع و بکسر
 و غلبه حال به برین متول مقابل
 آورده عمل اعتقاد یعنی ابتداء
 نیست فالحق حق من بیج و
 بازا احوال حق الا انفصال و یکی
 آنچه طریق فقر و در باب این

<p>تا اختلاف بین انفراسی الطبیعیه فیما فیها من نکات لای فی الحقیقه و فی</p>	<p>این بیان علم خود معانی و بیان بود اما بیان مشرخی است که آنکه مجاهده خواهد کرد ازین سره خالی نیست یا از ترس و دوزخ و یا امید بهشت مجاهده خواهد کرد یا برای خاص ذات پاک حق جل ذکرة آن مجاهده</p>
<p>در باطنی صاحب باطن درین جستار جامع صاحب بهمانه جرات و الله اعلم السی و منزه کتابه</p>	<p>شد باشد و این فی الله باشد این با یکدست تر باشد تا حق مجاهده بجای آورده شود و بجای فی الله حق جهاد فرمود قدر مطلوب نمیدانند از آن مجاهده اختیار نمی کنند فرمود قبول حال موقوف</p>
<p>می نویسد بنی علم علی البحث و تحقیق در سنی احوالی التسلیم و التذقیق تا از انجم احادیث من حیث العلم</p>	<p>ست بر جذبه یعنی هر عملی که کند تا جذبه در دنیا آمده است قبول نیست چون جذبه نامزد حال او باشد هر عملی که کند قبول باشد آن جذبه او وقت معین نیست در صبی باشد یا در جوانی یا در شیخوخت یا جذبه بر اثر سن</p>
<p>نقل فی قوله باصله من الکتاب و المستند آثار السلف لایان اسلم معتبر باصله و اذ انکلم</p>	<p>جذبه علوم توفیق یافتن است در اعمال و جذبه خواص توجیه ثابت بسوی حق مع انقطاع عاصوا پرسیده اند که اول شب فاضلتر است یا آخر فرمود که در حدیث آمده است سأل رسول الله صلی الله علیه</p>
<p>من حیث احوالی علم لمرود و اذ لا یصل الیه انما یصله من معتبر و جلاله فی العلم به مستند لایان</p>	<p>بسم من جبرئیل افضل الاوقات فقال لا ادری و لکن اذا معنی نصف الليل تزق الملائکة و تهر العرش ان ربکم فی ایام دهر کم نغفات الا فتعرضوا لها فرمود رایت ربی سلیة المخرج فی احسن صورة رسول علیه السلام</p>
<p>میرزا رفیع باصله و نامتدین و انقضا و اورد علی و علیان تا بی ادو علی علیان علی السلام</p>	<p>صورت خود را مراد داشته است ای و کثرت فی احسن صورت که میگوید و رایت اسدا را کبابی و کثرت را کباب یعنی آن زمان صورت من نیکوترین صورتها بود زیرا که سراج بود ملاقات انبیا بود و بشا و نزول</p>
<p>و کمال الامور من الاصول و کمال الطوبی من التفتیح بر دویم و تحقیق تعلیم و التدریس</p>	<p>نور قرب رسیده بود و هر آئینه حسنی و جمالی در صورت پاک رسول علیه السلام پیدا آمده بود جواب دوم را در بی سید است ای رایت سیدی جبرئیل فی احسن صورت روا باشد که رب گویند سید خوانند</p>
<p>میرزا رفیع باصله و نامتدین و انقضا و اورد علی و علیان تا بی ادو علی علیان علی السلام</p>	<p>استشهاد قول ابی هریره آورد و قتی می گفت رایت ربی فی ملک المذنبه عیسی و علیه حله حمراء و فی جلیه نملان تا اوله انکفرت بعد الایمان فبقسم و قال رایت ربی ای سیدی الحسن رضی الله عنه چون</p>
<p>میرزا رفیع باصله و نامتدین و انقضا و اورد علی و علیان تا بی ادو علی علیان علی السلام</p>	<p>معن در صورت افتاد پرسیدند ان الله خلق ادم علی صویر بنیه چه باشد فرمود با عا ناست بآدم بر که صور آدم چنانچه آفریده شده بود در قدر بالا هم صور بود و خلاف صور آدم زیرا که آدمی اول</p>
<p>میرزا رفیع باصله و نامتدین و انقضا و اورد علی و علیان تا بی ادو علی علیان علی السلام</p>	<p>لادک بود و بعد همان جلوه پیر ناما آدم بر یک صورت بود و تبدیل در وی بنموده از جمله فضلا ی عصر که در عقله ابراد است شیخ نصیر الدین محمود آمده بودند و لانا مظهر کرده است در فضیلت و بلاغت و فصاحت از</p>
<p>میرزا رفیع باصله و نامتدین و انقضا و اورد علی و علیان تا بی ادو علی علیان علی السلام</p>	<p>تفردان در گذار بود و بانواع مر احم و اشتقاق شیخ مخصوص تفسیر دارد در مدح و ذی که بعضی ایت او این است</p>

<p>میرزا رفیع باصله و نامتدین و انقضا و اورد علی و علیان تا بی ادو علی علیان علی السلام</p>	<p>دش آن زمان که از افق مغرب نشتا وزمین نشسته بر آورد بر سما ای برآمد از لب دریا که دامنش بشست باد و برآمد با بخلا زانش صف از بد قدرت بر آورد لوی پیام دوست همین دلا در خفا</p>
---	---

<p>بر دست اداگر نتوانی نهاد دست نعم انصیر از پس یزدان بر سزا ز دور محنت این نه سپهر زنگاری که از سپهر بیارید سنگ قهاری خرید اینست سپهر از نفوس انسانی سباهش این اگر عاقلی بشناسی زمانه ملج کند بادل تو یا خصم نه ملک بلکی نه پناه سالاری ز دست چرخ ندانم کجا کنم فریاد هزار گونه فغان کرد و نوحه داری مبینا ملکا منما خدا و ندا بجزرت تو که خاص در جهان داری ندیم قربت خود کن غرق رحمت خویش غلاف قبر کن از پردای غفاری</p>	<p>اجانت می شمر نظر شیخ کیمیا والانصیر ملت دین دل کمیت دور مرثیه شیخ نصیر الدین محمود گفته است کجا بجام طرب مجلسی بنا کردند فلک بخیره کنشی اختران بخداری تو ای عزیز که در ملک مال مغوری قصاچه نقش بر آرد فلک جباری چو وقت آن برسد بجایکس گذر دست که نیست تا دم ده ام کسی بجز باری جهان بجامت خواجه نصیر الدین محمود که در ختم خلافت ملک بیداری بر محنت تو که عام ست در جهان باقی که تغذای جهان بوده ست از اجباری بساط صحن ده از حلهای فردی</p>	<p>جست خشی نگر نفسی خواجه نوبهار بای بد این سر خاک بزیر پها دور مرثیه شیخ نصیر الدین محمود گفته است کرم دل که در خون گشت از جگر خواری دفاز عالم فانی بگو که مشهور اند دقیقه ایست زمین از بتان فرخاری چو افی آنکه - اوراق کار خانه غیب فلک دشمنی آید به پیش یاری بقای خدایت ملک ملک خدا که برگزشت با جو از بسیاری بقیه سلف و یادگار اهل کرم بحق نعمت قرآن و دولت قاری که لوح اعظم آن شیخ پیشوای کرم مجاور رسل و انبیاء مختاری</p>
<p>و جمید شاعر قلندر جامع کتاب خیر العالیس نیز از خدمتگاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق و الدین ست گاهی همراه پدر در خدمت میر سید و بحضور مجلس شریف مشرف می شد و در صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچه مقتضای تابلیت و استقرا واد باشد استفاده کرد اگر چه شواهد از ان قبیل است که او را توان با وی یلو کرد و لیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با اسم محمد قلندر است اول در خدمت مولانا و برهان الدین غریب بود و جمله از ملفوظات او جمع آمده بعد از ان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد و از ملفوظات وی نیز جمع نمود و تراخیر الحباس نام نهاد ابتدا ای تالیف در سه مجلس حسین و شجاعت بوده اما آن در سه دست و ختم احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>	<p>شیخ سراج الدین عثمان</p>	<p>محدث القاموس کتاب المراد المستقیم و مدح و تعظیم وی سابقه کرده و در انتقاد و ت از دی که تالیف تصنیف کرده و شتاب و مقامات از این نموده است و لیکن شیخ کوکوا با تخری و زود کردن در این کتاب این کتاب بهر دست مشکو اندود</p>

بفهم شینا من ذلک فیه حقه
ایمان خود استلغ اثره علمه
مشهوره و اسع سوار کان سر
نور و کلام تجرب فانی القلوب
من اود اشرع الوضوء علی
صفحه کاف و فاشی عوف
مفهوم اتهم و قال و انت کف
فی عمل لا تشبه طلب کلام
فیما بین جبین خروار
جنی اشرع علی ترجیع الحق
عند وجهه و ان ظهر موصی
و قال تو گاه ای ابراهیم
نرم به خم ابراهیم امانی اند
من ثم اختلف فی جماعت من
اصرفه کاین افاد من این
جلاد الضیف الکسانی و این
دو اسکین این حق العجی
بالشیر و بن سیدین الحاتی
مراد کجا می شیخ بن و سیت
و مختار شیخ جمال الدین سیوطی
که از علماء مشاخرین حدیث است
در شان شیخ آنست که اعتقاد
و لایه و تحرم منظری کتبه و تحرم
نموده مرتب ایشان خود تدبیر
ایشان ست می گوید و بنی قدیم
بحرم منظری نسبتا الامن الخ
و میگوید که شیخ محمد الدین فردر بک

میرسید و در وقت عطاء خلافت اورا شیخ فرمود که اول در جردین کار علم ست اورا چندان نصیبی از علم نیست مولانا فخر الدین نژادی عرض کرد که اورا دشش ماه عالم می کشم بعد از آن در خدمت مولانا فخر الدین نژادی تعلیم کرد مولانا برای انصرافی تصنیف کرد اورا عثمانی نام نهاد بعد از آن پیش مولانا کن الدین کافیه مفصل و قدوری و مجمع البحرین تحقیق کرد و بعد از نقل شیخ نظام الدین حدیث سه سالی دیگر تعلیم کرد و بعضی کتب از کتابخانه شیخ که وقف بود و جامه ها و خلافت نامه که از خدمت شیخ یافته بود با خود برد و آن دیار را بحال ولایت خود میادست و در باب انفس شیخ چنین رفته بود که او آمینه بغداد است نقل ست که او بعضی جامه ها که از خدمت پیر یافته بود و عن گرد و بزین گوری ساه و در وقت رحلت وصیت کرد که مرادر پایان گور جامه ها و عن کنند بعد از نقل او همچنین کردند خلفای او در دمار گور مشهور اند و الی یومنا موجود مقام او نیز در آن دیار ست رحمة الله علیه در ملفوظات شیخ حاتم الدین ماکلوی می نویسد که در شبی مهر و روی همان شیخ سراج الدین عثمان اددی شد چون شب شد بعد از نماز خضن شیخ سراج الدین جامه از تن برکنند و بر بستر افتاد آن در درش تمام شب نماز مشغول بود چون با ملاو شیخ برخاست و بوضوی شب نماز کرد و در پیش گفت عجب کاری که تمام شب در خواب بودی و نماز با ملا و بی وضو کردی شیخ اورا تواضع بسیار نمود و فرمود شما بزرگید تمام شب که کردید و ما کالایه داریم و زرد در پی آن کالاست بگماستانی میگردیم

شیخ قطب الدین منور

پیر شیخ برهان الدین بن شیخ جمال الدین با نسوی ست وی از اعظم خلفای شیخ نظام الدین اولیاست جامع کمالات و مظهر کرامات بود از شیوه تکلف عاری بود سر غوغای خلق نداشت در مدت عمر خود از محروم با اختیار خود بدینا مدد بدر خانه امرار زحمت و توجک قناعت گذرانید منقول ست که وقتی سلطان محمد تغلق قاضی کمال الدین صدر جهان را پیش او فرستاد و فرمان چند موضع نوشته بود همراه کرد تا اورا بدینا بقید بعد از آن سلسله ای از بجنینا ند چون نکه عادت او بود بطائفه در ویشان چون صدر جهان بخدمت شیخ قطب الدین منور آمد آنچه بلا شاه باو گفته بود در میان و فرمان مواضع در پیش او نهاد و شیخ قطب الدین منور فرمود در آنچه سلطان نصیر الدین بن شمس الدین طرف او چه ملتان میرفت غیاث الدین ماکه در آن زمان ملک التمار نصیر الدین بود بخدمت شیخ فرید الدین فرستاد و فرمان موضع بخدمت او آورده فرمود که پیران ما همچنین قبول مکن و ند طالبان این کار بسیار ندید ایشان بدی اکنون ما می دان ایشا نیم بدان باید که که ایشان کرد مانند آورده اند که بار دیگر اورا با سلطان محمد تغلق ملاقات واقع شده آنچه بنان بود که وقتی محمد تغلق طرف خط هانسی رفته بود و در نسوی که چهار کرده هانسی ست نزول کرده

کرده اند و اصحات اینها محکم باید شد و در سبک آن حوض نکرد و مطلقا از او اندان محرم نشد و ملا با غیاث نقل کردند اتشی و سائل که مردم در رد و باش این کتاب یافته اند منظور نظر شریف شده باشد که چهل و نه و غاب کدام جانب ست و انصاف آنکه در بعضی مواضع این کتاب آنچه تعجب ظاهر آید آن خود محل تردد و انکار ست کسی را که اخیان در رعایت اسلام ست بقلید در آن جا افتاد و اعتقاد کردن از در جاحیات و درست و خدا دانند که ایشان چه قصد کرده اند پس فی الحال التمار را جمع بگری است که از ظاهر عیارت معلوم می شود و در فیه های دیند ما را آنکه چیزی را نه کرده باشند که

نه که باشد و الله در حقیقت انکار نقیای بری بطریق دیگر و انکار فقر رنگ دیگر و کس حجت بر مویها قاصت بقوات و این طریق نفوس یکدیگر و خاص ست ملا کار تحریف و مذمب حضرت موفیه تدبیر الله تعالی اسرار هم نه پس ست طایفه متفق بلهادرین قوم آفت که در کتاب قوه العظمی و رساله تشبیه و تذلل سازین و توفه حورث و اسال آن بیان کرده اند و بر اعتقادین قوم و صحبت این طایفه علیه السلام ۱۳۹۱۲

نظام ندر بار سے عرف مخلص الملک را کہ سخت درشت مروی بود بدیدن حصار ہانسی فرستاد تا کیفیت
 خزانی و درستی حصار بیارد نظام الدین ندر بار سے در زیر حصار می گشت تا نزدیک خانہ ایش رسید پرسید
 کہ این خانہ از آن کبیت گفتند کہ از آن شیخ قطب الدین منور خلیفہ شیخ نظام الدین گفت عجب است
 کہ بادشاہ اینجا بیاید و این شیخ بدیدن نیاید چون بخدمت سلطان باز رفت گفت اینجا شیخی است نہ
 خلفای شیخ نظام الدین کہ بدیدن بادشاہ نیامده است سلطان محمد را غوث سلطنت در کار بود شیخ
 حسن سر برہنہ را کہ مروی عالیجاہ بود بطلب شیخ قطب الدین منور فرستاد حسن سر برہنہ آمد و در دلبز شیخ
 قطب الدین منور نشست شیخ زادہ نور الدین بیرون آمدہ گفت کہ بندگی شیخ شمارای طلبید حسن سر
 برہنہ بخدمت شیخ درآمد و مصافحہ کرد و نشست و گفت شمارا سلطان طلبیدہ است شیخ قطب الدین
 منور فرمود کہ درین طلب اختیار بدست من ہست یا نہ او گفت خیر را فرماست کہ شمارا بر من فرمود الحمد للہ
 باختیار خود منی روم بجاہ رومی سوی اہل خانہ کرد و گفت شمارا بخدای سپردم این سخن بگفت و
 مصلحا برکتف سباک خود کرد و عصا بر دست گرفت و پیادہ روان شد حسن سر برہنہ چون در
 سیمائی وی علامات و اصلاص حق شاہدہ کرد چہا پیادہ میروی اسپان در جنیت میروند منور شد
 فرمود حاجت نیست من قوت آن دارم کہ پیادہ تو انم رفت چون نزدیک خلیفہ آباہا اجداد خود رسید
 اورا گفت چہ می گوئی زیارت بکنم گفت نیکو باشد در پایان تبرجید و پادرفت بعد از زیارت عہدہ
 داشت کہ کہ اس از کج شمارا اختیار خود بسپردن نیامدہ ام مرا بی اختیار من می برند چند نفر آدمی کہ بندگان
 خدا نند بچہ خرچ گذاشتہ ام چون از عہدہ بیرون آمد شخصے مبلغے یکم پیش او آمد و فرمود این را بجانہ من
 برسان کہ خرچی نذر ند چون بمسک سلطان رسید حسن سر برہنہ انچہ معاہدہ نمودہ بود بوجہ رسانید سلطان
 از ہمراہ خاص نمود پیش خود طلبید پیش شیخ در انشائی آنکہ پیش بادشاہ میرفت سلطان خیر و زشاہ را کہ در آن
 ایام نائب باریک بود گفت کہ ما در ویشانیم و اب درآمد مجلس بادشاہان و سخن گفتن با ایشان نمیدانم چنانکہ
 اشارت نمود بچنان کردہ آید گفت کہ در باب شمارا بخدمت سلطان چیز باگفتہ اند چون این معنی بچنین خدمت
 شیخ از تواضع و مسامحت و اخلاق بیچ فرو گذاشت بکنند چون سلطان دانست کہ این مسامحت
 شیخ می آمد نشستہ بود بایستادہ کمان بدست گرفت و بگذاہند اخمن مشغول شد چون شیخ را دید طاقت
 نیارود و تعظیم تمام پیش آمد و مصافحہ کرد شیخ قطب الدین چنان دست سلطان محمد را محکم گرفت کہ دلیقہ او
 آچنان بادشاہ جبار کہ چندین مشہور و علما را تحت تیغ ظلم آورده بود معتقد شد و گفت کہ ما در دیار شما
 رسیدیم تربیت نفرو بدو بلاقات خوش مشرف نکرد انید بدیش گفت کہ اول ہانسی بنگرید بعد از ویش
 بچہ ہانسی این درویش خود را درین محل نمیداند کہ ملاقات بادشاہان بکنند در گوشہ بدعا گوئی بادشاہان
 و کافہ اہل اسلام مشغول می باشند و مفروری باید داشت سلطان محمد منتقل را از حسن تقریر شیخ دل نرم شد

ماہان بطریقہ توحید ایشان
 تزیینت مقرب نمودہ اند و آنرا
 داخل مراتب لایت و وصل
 در جاسادت گردانیدہ
 قال حبیب الامان بطریقہ
 پادشہ من الولاۃ اکنون کہ بعضی
 فرقہ و مومنان کہ در بعضی
 کتاب و سنت ہا بیکدیگر متنبہ
 و اخذ انہا از کتابتہ اعد
 دین و اصول شریعت ممکن
 بود و بچہرات شیخ خوب
 باشند بطلان انہا و اعتبار
 و اکتہ در بردہ و احکام ایشان
 از طریق انصاف و در عالم
 آشنائی دور باشند و وجہ
 کہ در باب لباس خرقد و بناہ
 خلفاء و بزرگان از سختت
 شدہ و کہ کوفہ اند معلوم علم
 شریف شدہ باشند شک
 نیست کہ فعل عوام در ہر جا
 ناقص و سکرست خصوصاً در
 اشغال این مواضع کہ در اصل
 سند انہا ضعیف است و لیکن
 انچہ خواص و محققان کردہ باشند
 مقام آن ارفع و اعلاست
 و مع ذلک در ہر جانب کہ طریقہ
 در ع و احتیاطی انداختہ
 آن از وجہ وقت است
 و در خلاف آن توقف احتیاط
 لازم و در حقیقت انہا از ارکان
 طریقت و شرائط مسلک این
 راہ نیستند چنانکہ بعضی از مشہور
 اہل حق زانست کہ از عاداتہم
 تصوف کنند و در اعتقاد و عمل
 اصلا بہ توحید احتیاط فرمند

فرموده را گفت آنچنان که مقصود شیخ است همچنان کنید شیخ منور فرمود مقصود من فقرست و کنج جدید بود
 بعد فرموده را و ضیاء برنی را که در آن زمان در خدمت سلطان محمد بود پیش او فرستاد و یک لک تنگه انعام
 فرمود شیخ قطب الدین گفت نوزاد آنکه این درویش لک تنگه قبول کند پیش سلطان بقتند و گفتند شیخ
 قبول نمی کند فرمان شد بیجا هزار تنگه بدیندا این نیز قبول نکرد تا آخرید و هزار قرار یافت شیخ این را هم قبول
 نمی کرد و گفت سبحان الله درویش را دو سیر کجی و دو انگلی سیر روغن کفایت باشد او را هزار با چاکا تاید
 ایشان گفتند که مالک از زمین پیش تخت سلطان ذکر نتوانم کرد بفرمود آن مبلغ را قبول فرمود و در مقامات
 پیران خود خرج کرد و بفرموده او و تعداد چند روز بجانب با نسی روان شد قریب و نیز در گنبد جدید است رحمة الله علیه

شیخ نور الدین

پسر شیخ قطب الدین منور است لقل است که چون شیخ قطب الدین منور را سلطان محمد تغلق پیش
 خود طلبید در آن حال که شیخ پیش سلطان میرفت شیخ نور الدین خرد بود در عقب شیخ میرفت هبیت
 در عقب بجم ملک و امارد ذات او اثر کرد و از حال بشنیدم درین موضع شیخ قطب الدین منور برین
 حال مطلع شد و گفت بابا نور الدین انظره و الکبریا بند شیخ نور الدین می گوید که بحج آید تا این سخن بسمع
 من رسید تقویت در باطن من ظاهر گشت چنانکه آن هبیت در عقب از دل من بجلی بدر رفت
 رحمة الله علیه قریب و نیز در گنبد آبا و اجداد است

شیخ حسام الدین ملتانی

او نیز از خلفای شیخ نظام الدین است طریقه سلف بود و زهد و ورع و فقر از میان یاران اعلی ممتاز بود
 و عیال مند بود شیخ نظام الدین در باب او فرموده است که شهر و ملی در حمایت او است گویند که وی
 روزی در راهی می گذشت مصلا از کتف مبارک او بیفتاد او را ازین حال خبر نمود چون تذری راه
 برنت شخصه از عقب آواز داد چند بار شیخ گفت چون او خود را شیخ میدانست این را بخود راه
 نداد تا آنکه آن شخص از عقب او دید و بوی رسید و گفت که شما را چند کت آواز دادیم که شیخ مصلا
 خود بستان شما شنید نگفت ای عزیز من شیخ نیم مردی بلای فقرم گویند که وی در شریعت هدایه و زهد
 و در طایقت قوت القلوب و احیاء العلوم بر دکر داشت نقل است که اندر آنچند از زیارت خانه کعبه
 برگشت و درین دیار رسید جدیت شیخ خود آمد شیخ فرمود اگر کسی خواهد که بشارت زیارت خانه کعبه شرف
 شود باید که بجهت زیارت حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم علیه نیت کند و بروی او تا مستوجب زیارت
 آن سرور گردد و بطویل زیارت نکرده باشد مولا حسام الدین چون این حرف را شنید همان ساعت

و تنگ کتاب و دست ناکند
 مات و او کمال اسلام حفظ
 نهادند شاید که بعضی بنده
 که در مکتوب شریفه تصریح شود
 اشال این جمله از او نهاده باشد
 والا اصله و آن موافق مرتبه
 فطیمه معانی رفیع و ملک
 درین مصیبت و ذکر در مقام
 تشییع و تعجیل نهایت گران
 می آید و در حقیقت این جمله
 با داخل موافق باید داشت
 و در این معنی شریفه نباید
 چند است تحقیق قوم ایشان
 را شنید با فطیمه می نامند
 باقی هر چه در مکتوب شریف
 افاده و فاضله فرموده اند
 عین نصیحت و جعل شفقت
 است دعا کنند حق سبحانه و تعالی
 بهیت روان و عارفان
 آگاه استقامتی در کار ضعیفان
 کند و خلاص از قید نفس که
 کثیف ترین مجاهدان است
 موافق سلوک این راه است
 کرامت و باید در متابعت
 کتاب الله و جلالت
 سنت سید المرسلین صلی الله
 علیه و آله و سلم در محبت و بستان
 و خامان درگاه خود رضوان
 علیه هم عین استقامت بخند
 از روی الهامیه و الترنس برین
 الرسالة التامه است ابرار
 الهیات البصیقه فی شرح
 قول علیه السلام الدین البصیقه
 زاد الله الله محمد رسول الله

قال رسول الله صلى الله عليه وآله
 علم الدين انصرفت تالوا لمن يا
 رسول الله قال نعم ورسوله
 وكتابه، عاثة السنين جهنم
 حديث صحيح رواه البخاري
 صدق سلم بمناهيد انك لا
 حديث از جوامع الحكم است
 وتمام علوم دینی در حیطه اجمال
 وی مندرج است اگر اجمال
 عالم با تصرف اهل علم تا حد
 چه آیند و سزا این علم بگفتند
 جزای اذن بر سر نیا بگفتند
 باشند بر انداز علم و دست
 افسر خود گفته باشند توانی
 الاضرب ختم نظام و بحکم قلاته
 و جوامع الحكم است و اگر گویند
 که از خاتمه ایگان و اختصار
 قلیل جامع و عادی علی کثره آید
 داین نظم سخن از خواص علم حکمت
 رسالت خیر محمد علی مصداق
 الصلوة و الخیر و الاصل و خیر
 کمال است چنانچه در حدیث
 جوامع الحكم با اختصار نظام
 و همچنین که در جبهه حیل احتیاج
 و تالین حسن و جمال بیرون از
 حد ادراک عقل آدمی آید اسرار
 نمود در کلام جلدش انواع اسرار
 و حقائق خارج از حیطه تصور
 انعام تعین فرمودند انصرفت
 آنچه گفته است سه در دل
 برای حق فرموده است با سه
 آواز و پیرموزه است الدین
 انصرفت تعین و لغت خاص
 شرف و بلای و فتنه شرین
 در یک صدق ایشان است

عولیت زیدت مدینه مصمم ساخت و روز دیگر متوجه شد رحمة الله علیه و غیر المجالس میگوید که شیخ نصیر الدین
 محمود فرمود که وقتی مولانا حسام الدین ملتانی و مولانا جمال الدین نصر تخیانی و مولانا شرف الدین علیم الرحمن
 بخدمت شیخ طاب ثراه آمده بودند خدمت شیخ روی مبارک طرف مولانا حسام الدین کرد و فرمود که اگر کسی
 روز هاتم باشد و شب تاتم کار بیوه زنی کرده باشد این مقدار هر بیوه زنی که هست می تواند کرد اما
 مشغولی که بندگان خدای تعالی می کنند و بدان مشغولی بخدا نیغالی رسیده اند جز این مشغولی است مولانا
 حسام الدین و یاران منتظر ماندند مگر خدمت خواجہ این زمان بیان خوانند که در دران مجلس بیچ میان
 بفرمود اما این مقدار گفته که با شما خواهیم گفت تا مدت شش ماه پیش گذشت بعد از آن مجلس
 عزیزان بخدمت رسید و بودند دران محلی محمد کاتب که ادا میمان حجاب سلطان علاء الدین داخل
 بندگان شیخ شده بود و در آمد و زمین بوس کرد و بنشست خدمت خواجہ اند و پرسید که بودی جواب داد
 که در سرای بودم امروز سلطان علاء الدین بپناه هزار تن که بندگان خدای را انعام داد خدمت خواجہ
 روی مبارک طرف مولانا حسام الدین کرد و فرمود که انعام سلطان بهتر ادا فانی و عده که با شما کرده شده
 است یا ازان بهر روی زمین آوردند گفتند و فانی و عده بعد خدمت خواجہ تقدس سره فرمود و سنای
 مشغولی سالکان بر تشن چیز است اول خلوت باید که از خلوت بیرون نیاید و بواسطه از اهل شامت
 و بعضی را بحدی بودم و هو باید که علی الدوام با وضو باشد مگر آنکه خواب غلب شود و فور بخسب و در بنزد و در حال وضو
 ساز و تسبیح صوم دوام چهارم دوام سکوت از غیر حق بیخیم دوام ذکر بار بطل خود شیخ و هو عبارت عن
 تعلق قلب المرید با شیخ ششم نفی خواطر غیر حق نقل سست که چون اورا بشرف خلوت مشرف میکردند
 و صیت طلبید شیخ نظام الحق و الدین تقدس سره دست مبارک خود را از آستین بیرون آورد و بگفت
 شهادت جانب مولانا اشارت کرد که ترک دنیا ترک دنیا و فرمود که در کثرت مریدان تکوینی
 غرض کرد که اگر فرمان شود بر سر آب روان در میان سکونت گیرم در شهر آب چاه است و هو ساختن بدان
 و لاسانی شود فرمود که هم در شهر باش کن کاچین انسان چون از شهر بیرون آئی و بر سر آبی سکونت گیری
 غریب و شهری نشان بر تو برسد که فلان درویش در فلان رجا نشست کرده است و مزاحم وقت تو شوند
 و در آب چاهها اختلاف علماء است و دران شرعاً و سستی در خصی بست دیگر عرض کرد که بر بنده وقتی
 فتوح میر سراجی نصیب فرزند ان می کنم چیزی از برای آیندگان میلدارم و وقتی چند روز می گذرد که
 چیزی فییرسد و در فلان مزاحمت می نمایند و آئینه محموم میرو درین محل قرض کنم مانده فرمود در تدبیر
 خواهی افتاد پس درویشی لی خواهی کرد درویش آن باشد که اگر چیزی موجود دارد و خرج کند و الا صبر
 کند و بر نامرادی باز و خود را تدبیر نمایند از جمله فرمود درویش را هر دی نیاید و هر دری و نوع
 ست صوری و متوی اما صوری آن درویش اند که بر در با می گردند چیزی میخوانند و متوی آن

در ایشانکه گنج خانه خود مشغول باشند و در خاطر گذرانند که از نیکو و عمر و ملا چیزی نخواهد رسید هر روزی
 به اهروری معنوی است زیرا که هر روزی صوری چنانکه هست می نماید اما هر روزی معنوی ظاهر خود را بطریق مشغول
 حق می نماید و باطن در بدنش گردد و تفت از شیخ بر سیه مخدوم خلق کرامت می طلبند فرمود البکر است می
 الاستقامت علی باب الغیب تو در کار خویش مشغول باش که است چند طلبی آید اندک در آن سال که
 سلطان محمد دوم شهر دلی را در دیوگیر روانی ساخت به قریب شهر که در اینجا آباد میگرد و مولانا
 حسام الدین در کجرات رخت و هاجرا بر حمت حق میوست و در شهر که پیش که شهر قدیم کجرات است
 مدقون شد مقام او در آن دیار مشهور و معروف است رحمة الله تعالی علیه

مولانا فخرالدین زرا دی

وی از خلفای شیخ نظام الدین اولیاست بزرگ بود جامع علم و تقوی و ذوق و عشق در امر دین
 صلابتی تمام داشت و علمتی و افراد در او اهل پیش مولانا فخر الدین هانسوی در شهر دلی تعلیم می کرد
 و بجوش طبعی و وقت سخن و فصاحت عبارت از ممتازان اهل شهر بود و عاقبت مرید شیخ شد
 شیخ نظام الدین شده محقق گشت و از میان متعلمان برآمد و در مسلک ویش منسلک گشت و هم در عیال بود
 ساکن شده و بعد از رحلت پیر بر لب آب چون در عیال که آنان غیر ذی آباد دلی است مشغول شد و چندگاه بر
 حوض علانی جا کرده و مدتی در چند ایستگاه که در میان کوه است و در آن زمان بیایان و مقام شیراز بود
 مشغول شد و بعد از آن بر نیارت خواجه بزرگ معین الحق و الدین قدس سره با جبر رخت و بزرگ زیارت
 شیخ فزید الدین با وجود همین رخت بیشتر احوال در سفر بودی و در صحرا و بیابانها خدا را عبادت کردی
 و صوم را دائم داشتی نقل است که مولانا فخر الدین زرا دی از شیخ نظام الدین سوال کرد که مشغولی
 به کلام متفلسفان یا بذر که فرمودند اگر راه وصول زود تر بود اما خوف زوال هم بود اما تالی را در حصول دیرتر
 بود ولیکن خوف زوال نباشد نقل است که شیخ نصیر الدین می گفت که آنچه مار و یک ماه و در ماه
 فتح شدی مولانا فخر الدین زرا دی را در یک ساعت بدست آمدی در زمانی که مردم شهر را بدیدگی بر دارند
 و نیز وقت و از اینجا بزیارت خانه کعبه رفت و از اینجا به خدا رفت و علم حدیث بحث کرد بعد از آن بشوق
 دلی که وطن تعلیم او بوده باز گشت و در کشتی نشست و آن کشتی غرق شد و مولانا بعد از جبهه زیارت رسید
 رحمة الله علیه نقل است که در آن ایام که محمد توفیق خلق شهر دلی را بجانب دیوگیر می فرستادی خواست
 که ملک ترکستان و فراسان را به خط کند و آن چنگیز از آن دیار بر اندازد تمامی حدود را در کا به شهر را
 فرمود تا حاضر آیند و بارگای نصب کنند و در زیر آن منبر نهادن بران منبر خود بر آید و خلق را در
 جهاد کفار تحریض کند هم در آن روز مولانا فخر الدین نه ادی را و شیخ شمس الدین یحیی از او شیخ

سفر میدادین پس طبیعت است
 صاحب کشف یا اسرار الدین
 طبیعت که اسرار بدایع کوی
 و دین را منحصر در این ساختی
 بر است و نسبت بکلیت فرو
 سر در سوره و کتابت مرفوعات
 در حصول او را بهر حال
 اسلمین خاصتم و مکارم ان
 در حاصل این را یعنی خط که
 باید داد انهم و ادایه بر بکشت
 آن کردن حق بیناست چو
 این حق را خود به و نیکو شد
 بر حسب تفاوت در میان آن
 اکنون همین که کلام علم از علوم
 دین را احاطه و شمول این معنی
 بر سر و در علم یا صفت است
 بر سر و در علم یا صفت است
 غیبت و شریعت و بعد از آن تر
 از این بگویم علم متعلق است بخلق
 با فائق هر چه گویند این برین
 زود و اما شدنی اجمال جزئیات
 این مقاصد انوار و مشایخ
 بیان کنیم بیان آن متفصل
 چه حد که احوال است و چه سخن
 در اینجا بیان علم و کتاب تقریر
 هر وقت بر تو چه و اصدای آن
 لازم طبیعت انجمن است و غایت
 ذات و صفات و کوا و اتجار
 و اختلال و سر و فرامی و لغت
 و در بنیم احکام و کای بود
 او امر و نای احکام شریعت است
 که بندگان را بدان تحقیق
 می داد و رکن دین گردید است
 از انچه که چیز را در دین و
 عمده آن ساخته و بنیاد مسلمانی

بر من بنماید است که بنا به حق
 دین بی آن بر پا نماند
 کامل آن بود که آنها را با شرف
 و ادب ظاهر و باطن تحت
 دوام استقامت بجای آورد
 و برپا دارد و تا آخر دین بجای
 در راه حق بقصد اعلای کلمه
 ان شاء الله تعالی و کما یزیدون
 در تمام امور و در جمیع شئون
 استادی و بی مداخلت
 و مزاج نفسانیت ازین صعبه
 بیرون آمده و هم لذت و جود
 نعمت و دین حق قیام است
 بتعمیل اسبابی که موجب بقا
 و تقویت دین است و علم آن
 است و علم و علم کتاب الله
 و سنت رسول است و علم
 علیه آله و سلم و علوم که مادی
 و معنایی همه و معانی آن
 بود چنانچه علم و تقوی و سائر
 علوم دینی و دنیوی و غیره
 علم دین و تقوی و غیره
 هر که خواند غیر این گردد و حقیقت
 و عمل کار کردن بدان بود که علم
 بی عمل سودمند نباشد و هر چند
 شرف ذات و لغات و غیره
 علم باقیمت و علم باطن و معانی
 و حرف مثل زراعت و حیات
 و عمارت و تجارت و امثال آن
 نیز ازین تسلی مست چو بقای
 دین و ملت بکلیت نباشد و هرگاه
 آدم بمقتضای حکمت بی آن
 نتوان بود و آنچه در حق است
 در صورت که اختلافی در حق
 اکثر علما آن را بر اختلاف طرق

نصیر الدین محمود را نیز طلب فرمود و خواجہ قطب الدین دبیر که یکے از مریدان شیخ نظام الدین اولیا و
 شاگرد مولانا فخر الدین بود مولانا را پیش از همه عزیزان بدرگاه سلطانی برد و مولانا بارها می گفت که من
 سر خود پیش در سرائی این مرد غلطیده می بینم من با و مسامحت نخواهم کرد چون مولانا را با سلطان ملاقات
 شد خواجہ قطب الدین دبیر کفشهای مولانا برداشت و در بغل کرد و بایستاد سلطان محمد این معنی را
 محاسبه کرد و هیچ نگفت و با مولانا فخر الدین زارادی بکلامه مشغول شد و گفت ای خواجہ من آل چنگیز خان
 طبعی را بر اندازیم شما با ما درین کار موافقت خواهید کرد مولانا نگفت ان شاء الله تعالی سلطان
 گفت این کلمه شک است مولانا نگفت در مقابل همچنین آید سلطان محمد ازین سخن در خود پیچید و گفت شما را
 نصیحت میکنم تا بران کار کنیم فرمود که غضب فرورید سلطان گفت کدام غضب فرمود سببی سلطان ازین
 بیشتر در غضب شد فرمود طعام حاضر آرند چون طعام حاضر آمد مولانا تا بارگاه اندک طعام می خورد چون
 طعام برداشتن و بجهت بزرگانی که حاضر آمده بودند جامه صوف و یکان بدو بسم حاضر آورد و دندیشم
 نصیر الدین محمود و مولانا شمس الدین یحیی و دیگر بزرگان چنانکه آمده است بدست گرفتند و خدمت
 کرده بازگشتند اما جامه و سیم مولانا فخر الدین را پیش از آنکه بوی رسد بر خواجہ قطب الدین دبیر خود
 بستد چون میداشت که دی نخواهد بدست گرفت و این سبب فوت حرمت مولانا فخر الدین بود چون
 این بزرگان بازگشتند سلطان محمد خواجہ قطب الدین دبیر را گفت ای مزور بد بخت این چه حرکتها
 بود که کردی و فخر زارادی را از زیر تیغ من خلاص پانیدی او گفت او استاد من است و خلیفه مخدوم من
 مرا شاید که ادب او بکار آمد سلطان گفت که این اعتقادهای کفر آمیز را بگذارد و الا نه ترا خواهم کشت
 گفت زبیدی است اگر مرا بجهت مخدوم من بکشند رحمة الله تعالی علیهم و علی جمیع عبادہ العالمین

مولانا فخر الدین مروزی

حافظ کلام ربانی بود یکمال تقوی و در ع آراسته پیوسته کتابت کلام مجید کردی و از خلق مجرب
 زیستی و از معاصیان و مریدان شیخ نظام الدین اولیا بود گویند او را با مردان غیب ملاقات بود
 نقل است که وقتی خدمت شیخ عجز کرد که مرتضی غائب شده بود در پیش من کسی نبود که آب بطلم
 کوزه پر آب از غیب پیدا شد آن کوزه بشستم و آب ریخته شد و گفتم که من آب کرامت نخواهم خورد
 شیخ فرمود که با منی خورد از اینها بسیار می باشد وقتی من نیز خواستم که شانه کنم پیش من کسی نبود که شانه
 بیاورد و من میان دیوار بشکافتم از دیوار شانه بیرون آمد بستم و شانه کردم از شیخ نصیر الدین منقلب
 است که فرمود و در آنچه مولانا فخر الدین مروزی کتابت کردی از خلق پرسیدی که این کتاب چه دارند
 گفتندی شش کانی جودی او گفتی من چهار حبیل بتانم و زیاده نستانم اگر کسی برائے تبرک

زیاده از چهار چهل کردی نسی چون پیر معمر شد از کتابت ماند تا ضعیف حیدر الدین ملک التجار بر سلطان
 علاء الدین وعده داشت کرد این چنین بزرگی هست تا این زمان روزگار از کتابت می گزرا نید این
 زمان از کتابت ماند از از بیت المال چیزی تعین نشود سلطان هر روز یک تنگه فروم گفت نخواهم
 شد بهان شش کافی بدید بده بجل بسیار ده شش کافی قبول کرد رحمة الله علیه شیخ نظام الدین قدس
 سره بخط مبارک خود رقعہ بجانب او نوشته است در بیان محبت رب العالمین نسوة آن ایعت که
 اتفاق اصحاب ولایت و ارباب حقیقت که هم مطلوب و اعظم مقصود از خلقت بشر محبت رب العالمین
 است و آن برده نوع است محبت ذات و محبت صفات محبت ذات از مواهب است و محبت صفات از مکاسب
 هر چه از مواهب است کسب و عمل بنده را بدان تعلقی نیست و هر چه از مکاسب است بهست طریق آکشتا
 محبت دایم ذکر است مع تخلیه القلب عما سواه این را فراغ شرط است فراغ را چهار چیز مانع است و
 هر چه مانع شرط است مانع مشروط است خلق و دنیا و نفس شیطان طریق دفع خلق و لغت از دست
 و طریق دفع دنیا قناعت است و طریق دفع نفس شیطان انجا کردن بحق ساعه قناعت و اسلام
 و شهید است که طریق دفع شیطان ذکر است طریق دفع نفس النجا بحق -

دعا است اجتهاد که سبب
 ساحت دین و توسع امر
 بعد کانت عمل کرده اند معنی
 با صفات حوت منافع و ثروت
 هم در حق تعالی نسیز
 فردا آورده و اگر از آن
 مراد دارند تا شامل هر چه
 بجز و غیره از آید و تسلیم احکام
 الهی تعالی با حکم او چه
 وی که مقتضای جریان قضا
 و قدر است و اعمی شدن است
 و خود تسلیم کن کردن از حال
 که در اسلام تاملی نیست لرب
 العالمین احکام او امر الهی تعالی
 و تقدس و قسم اندکی احکام
 امریه شرعیه حکمیه و طبعیه در یکی
 قاطع و انتظام است درم
 احکام او در همه نبریه و بندگی الهی

مولانا علاء الدین نیلی

از علای او در بود روشی پاکیزه داشت و صفای نام پیش مولانا فرید الدین شافعی که شیخ الاسلام
 او در بود و کشف می خواند مولانا شافعی و علای او در بود و صاحب بود و در زنی علما داشت اما
 با و صاف تصوف موصوف بودی اگر چه از شیخ نظام الدین مجاز مطلق بود اما یک میگویم که معرفت
 و بار با فرمودی که اگر شیخ نظام الدین صدر حیات بودی من خلافت نامه بخدمت شیخ نظام الدین
 رسانیدی که از دست من این امر یعنی نمی آید لور بخدمت پیر خود غایت محبت بود گویند که در آخر عمر خود
 فوائد الفوائد که مظهر طایف است بخط خود نوشت و بیشتر حال بر خود میداشت و مطالبی کرد و او را خود همان
 ساخته بود از و پسند که چندان کتب معتبر از علم کبیر شافعی در آن رغبتی نمی نمایند مگر درین
 کتاب گفت چنانی از کتب سلوک جز آن پرست اما موقوفات در حق افزای خدمت من که نجات
 من بدانت کجا یا بم بیت || امرایم تو باید صبا کجاست که نیت || انجا زوجه شریف خطا کجاست که نیت
 قبر او نزدیک مسجد کجوتره یاران است رحمة الله علیه -

رضا تسلیم بود مسلمان را این
 دو خدمت و مس و حقیقت
 مراجع حکمت و عزت از
 در ایام او از ازل و ازل خود
 ظرف است لبوی بنده یعنی
 بنده سائیدن خود را بنده خدا
 مراد این است دوست خود تا بداند
 که در بنده مدتی دیگر هست بال
 تر و غائب و که در دنیا می بگر
 در جنبان باقی در حق آن
 عا جز انده خوف حق کجا
 بطریق طعنه و گاهی در حق
 قهر بود چون این بنده نیست
 تقیید و توفیق است نظر
 بحقیقت از بنده طعنه بود
 او را لطف ظاهر خوانند
 و ناله لطف غنی اندر باطن

شیخ برهان الدین غریب

صاحب فوق و ذوق بود در سماع غلوی تا داشت فضلای زمانه مثل امیر خسرو امیر حسن

و خوش طبعان دیگر سیر محبت او بودند و شیخ فخر الدین در وقتی که در شهری بود بخانه اومی بود و او را بخندست
پیر اعتقادی عظیم بود و در مدت عمر خود پست بجا نبخیات پور نکرد و از خلفای شیخ نظام الدین اولیاست
و قصه خلافت او بر آن وجهی که در سیرالاولیا نوشته آنچنان است که خواجہ بشیر که از خدمتگاران قدیم
شیخ نظام الدین بود و سیّد حسین و سید خاموش گفتند که مولانا برهان الدین از مریدان سابق
و در اعتقاد میان یاران ممتاز چرا نشاید که ذکر او بجهت خلافت بخندست شیخ نظام الدین نکنند
هم اتفاق کرده و او را بخندست بردند و عذر کردند که مولانا برهان الدین غریب بنده قدیم حضرت مخدوم
است پائی بوس می کنند و امیدوار محبت می باشد مولانا درین محل زمین بوس کرده بده اقبال خادم
کلاه و پیراهن کدر صحبت شیخ نظام الدین یافته بود پیش برده دست مبارک شیخ نظام الدین بر آن
کلاه و پیراهن نهاد و در نظر شیخ نظام الدین مولانا برهان الدین را بپوشانید و گفت شما هم خلیفه اید
در آن زمان شیخ نظام الدین ساکت بود و سکوت دلیل رضاست نقل است که وقتی که شیخ
نظام الدین از مولانا برهان الدین غریب کوفته گشته بود بسبب آنکه وی پیر زن شد بود و اصل خلقت
هم ضعیف بود بسبب آن گلی می دو تا می کرد و بر بالای آن در خانه خودی نشست علی زنبیلی ملک نصرت که
از اقا رب سلطان علاء الدین بودند و مرید شیخ علاء الدین گشته و مملوک شده این معنی را بخندست شیخ
بنوعی بزرگ رسانیدند که مولانا برهان الدین بر سجاده شیخی می نشیند و رعایت این کار بطریق مشایخ میکنند
شیخ نظام الدین ازین معنی برنجید چون مولانا برهان الدین بخندست آمدن سخن نفرومود چون از خدمت
برخواست و بجاعت خانه آمد اقبال خادم فرمان شیخ رسانید که شما همین ساعت بروید این خانه
نشینید و سراسیمه و پریشان بخانه رفت و بتعزیت نشست مردم شهر بدیدند ای آمدن بعد از چند گاهی
امیر خسرو ستار در گردن در کرد و در نظر شیخ بایستاد و فرمود ترک حیثیت و عذر کرد که غفورم مولانا برهان الدین
از حضرت انعام در هم تبسم کرده فرمود ادا کیاست بطلبید بعد و مولانا و امیر خسرو دستار در گردن خود
هر دو بخندست آمدند و سر بر زمین نهادند و جرم مولانا را عفو کرد و در لانا تجدید محبت مشرف شد
مولانا برهان الدین غریب بعد از نقل شیخ چند سال در جلیت بود و دست محبت بخلق خدا میداد
چون در دیو گیه روت بر حوت حق پیوست قبر او در همانجا است و این بزرگان پور که شهری مشهور
است بنام شیخ آبادان است ملوک آنجا معتقد اند رحمة اللہ علیہ

در برد و متوجه هم طاعت
و هم توبه آنجا مصلحت است
تقریبی و آنجا به نظر بر طاعت
خفی است عاقل هم طاعت
و بر تهرش بید و از حبیب
عاشق این برد و عذر نمی
دایمان کشاده ترین در بار
سیر طبعی و طبعی است
است از آنجا باید محبت و اما
نیعت رسول اندک دل محبت
و تعظیم ادب خدایالی دوست
و تبره و تضرع است و جلالت
او تا حد انبیا علیه السلام
علیه السلام و جمیع از بر غیب
و منفعت که از لائق مقام
نبوت و رسالت بود و خطابه
باب شکار باشت ادب
آنچه نیست که بر چه است
مرتبه الهی و مقام تقوی
حق است و خطابه از بر کمال
و منفعت که باشت ادب است
ست و عفو و عفو از
بر او شریع و عفو از
و صف کش می جای اندک در
آنچه از جمیع مرتب کمال
صدی و صفی که عفو از رسول
مبارک است و عفو از
بعضی از صفی است
که بنده حقیقی را کس نتواند بود
خداوند است و بنده او دیگر
بنده بنده گان طفیلی اند و لازم
است اتباع صفت سفیه او
در عفو و عفو از اعتقاد باید
که که هر چه خلاف صفت
بطریق است باطل است

مولانا علی شاه جاتدار

از مریدان شیخ نظام الدین ارباب است او را کتابت سخی بخانه اللطاف در آنجا می گوید
راست شیخی و مخدومی شیخ نظام الدین قدس سره العزیز فی المراتبه ناذا اردت او غل فی بعض الاموات

فی جلسه رایت جالساً کنا حسن الاجتماع ولا یجترک من ظاهره شیء و هو فاتح عنیه فاعرفنی فقل
لی من انت فاذا رایت اردت ان ارجع القهقهه و یوید و عینیه کانه سکران ثم قال لا یغنی للفقیر ان یتوصل
فی قلبه خاشعاً انما جالس بین یدی الله ثم قل لی تم و اجلس مع الاصحاب انما مشغول رحمة الله علیه

شیخ علما و الدین

ابن شیخ بدر الدین سلیمان صاحب سجاده راستین شیخ فرید الدین گنجشکر بود و شانزه سال بود که بر سجاده
نشست و پنجاه و چهار سال حق آن سجاده بود و استقامت ادا کرده و هم در حالت حیات هیئت
عظمت و کرامت اود در عالم منتشر گشت هیچ وجه جز در مسجد جامع پائے او جای دیگر نرفت از ملوک
و امرا بغایت مستثنی بودی و تا بود صاحب الدهر بود یکپاس شب اوفکار کردی و طعام بغایت اندک
خوردی و در حدود سخاوت در زمان خود بی تغییر بود و در طهارت و لطافت بجد علی امیر خسرو علیه الرحمة

در مدح او قصیده گفته است در اینجا می گوید

علما و دنیا و دین شیخ و شیخزاده عصر
بزرگتر از منم خورشید از جبین بچکید
خوبی بروشنی از بدر زاده خورشید
که میاید در سپه ذیل عصمت تو خزید
ز بی تنگم شب در سواد ماحبت تو
چیز حد گفتن خسرو که عمر نو بخزید

از تاب نور تجلی بود روشن عشق
که تا قیامت خواهد بر آسمان خندید
چو ساکنان سپه از خود آفرین گشت
از مشرقی رگ جانش برانی رشته کشید
ز بهر سحر تو چرخ مهره زانم کرد
حیات بخش جهانی دم سحری گشت

تقریباً در جوارده شیخ فرید الحق است و بر در صفا و سلطان محمد تلقی که مرید و معتقد بود
گنبد عالی عمارت کرد و رحمة الله علیه

خواجہ محمد

ابن مولانا بدر الدین اسحاق از اولاد حضرت شیخ فرید الدین ست جات عالم و حاوی فنون بود در علم
حکمت نیز دستی داشت و در علم موسیقی آتی بود کمال ذوق شوق و طاعت و عبادت و موصوف
بود و اما شیخ نظام الدین قدس سره بود گویند که وی از موقوفات شیخ اتاباتی جمع کرده است و او را
انوار الجاس نام نهاده و قتی در خانقاه شیخ ابو یکرطوسی که بر لب دریا است بنوی بود شیخ نظام الدین
حاضر بود هر چند توانا چیز می گفتند در حاضران ذوق در میگردشت شیخ فرید و تا سماع گیدار اندو بجا کایت
و آثار بزرگان مشغول شوند و را شنای این حال دونی پیدا آمد شیخ علی زنبیلی روی بجانب شیخ نظام الدین
پائی چکی که حلیف شیخ بدر الدین غزنوی بود کرد گفت ما از شما سماعی مطلوب داریم شیخ نظام الدین او را

در هر چه پیدا کرده اند هر چه پیدا
کرده است از آنچه جهان غیر نیست
و عفت از نام آید و
علا و اعتقاد و صلوات
در دوست قال سال الله
صلی الله علیه و آله و سلم من احد
فی امر تا بداند امین غنود
در خود کل محدث بدعت و کل
بدعت فطالت گفته اند هرگز
در کار خدا بدعت است نو
و لایت در دنیا بدعت محبت
بر که هم چه تنگست
بجای اوصی الله علیه و آله و سلم
از طهارت و صفا و بلا و دیار جردان
خسرو کرم قرابت اهل بیت
اعطت صلی الله علیه و آله و سلم
نزدین تعلیم ایشان و دشمن
و اندای ایشان نکرد عاز
شیات و لذات ایشان
نجا و کردن و اخلاص نمودن
و معیاریت و جزو ایشان
تکلیف شدن و از بیت محض
و بابت ایشان دل و زبان
نجا داشت و مملو و مملوب
محبت ایشان بودن و مملو و مملوب
قرآن است که علیه ارجع الوده
فی القوی اگر چندریان احکام
بنیة را تا متحقق شرعی
باسم خلق شریک اندام و خط
اود امر تو ای بر بن حقیقت
نقل عقل و تقوی ستان
از کم غفلت از تقام تقیه کلیه
است ما باید کرد وقت احوال
احکام و حدود شرع بر ایشان خود
نهی بعض این مطلق دانند

بجانب خواجہ محمد امام اشارت کرد و بزرگ برخواستند و بجای توالتن نشستند و غزلی آغاز کردند چون بدین بیت رسیدند نصیحت **سرخیزدی که بیخه اشب** ازین همه در گزار تار و زر شیخ نظام قدس سره را در گرفت و در جمله اثر کرد و ذوق پیدا آمد رحمتہ اللہ علیہ۔

خواجہ عزیز الدین صوفی

والدہ بزرگوار و نیر و دختر شیخ فرید الحق والدین ست گویند او نیز از ملفوظات شیخ نظام الدین اولیا کتابی جمع کرده است مسمی بہ تحفۃ الاولیاء و کرامتہ الاخارہ و دی شاگرد قاضی می الدین کاشانی ست و در صنعت کتابت بی نظیر بود نقل ست کہ دی می گفت وقتی بر شیخ نظام الدین در آدم دہم کہ بر کب نشسته است مستقبل قبلہ روی و چشم مبارک جانب آسمان داشتہ و مستغرق جمال حق گشتہ من ترسیدم کہ در محلی نازک در آدم نہ مرا راہ برگشتن نہ جای ایستادن یک ساعت چگونہ ایستادہ بودم و بچکس از خادمان حاضر نہ بعدہ شیخ نظام الدین بلرید چنانکہ خشک بلرزید و بیایم خود باز آمد و بر چہتہای مبارک خود دست بمالید و پرسید تو کیستی گفتیم عزیز است بعدہ شفقت فرمود و مرحمت بسیار کرد رحمتہ اللہ علیہ۔

خواجہ تقی الدین نوح

پسر خواہر زادہ حقیقی شیخ نظام الدین اولیا ست حافظ قرآن بود نقل ست کہ روزی او را در حالت رخصتیش خود طلبیدہ خلالت داد و وصیت کرد باید کہ بر تو رسد نگاه نداری اگر تو چیزی نہ باشد هیچ دل خود نگران نداری کہ خدا ترا خواهد داد و هیچ یکی را بدخواہی و جفا را بطلاید کنی و او را در است کہ در دیش او را خواہد نباشد اگر تو این چنین کنی بادشاہان بر تو آئید و در حالت حیات شیخ نظام الدین در عنقوان شباب بر رحمت حق پیوست۔

سید محمد بن سید محمود کرمانی

او از کرمان تجارت در لاهور آمدی چون باز گشتی در اجودین شادی سادات ملاقات شد شیخ فرید الدین حاصل کردی و ملتان رفتی و در ملتان علم او بدو نام او سید محمد کرمانی و درین آمدہ شد او را خدمت شیخ فرید الدین محبتی پیدا شد اسباب اموال کرمان را بیکلی ترک داد و در ملتان پیش علم خود آمد و از انجی بقصد ارادت شیخ عزیمت اجودین نمود علم او اورا گفت کہ شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا ہم عزیز ست سید محمد کرمانی گفت محبت ازینہا نمی شود با جودین آمدہ مرید شد و ریاضتہا کشید

در عایت و در محبت انساب از دست نہ میزد چنانکہ ہندو ہم مولیٰ از عیش و انجیب کند و خود راہ میلان نہ میدہد ہر چہ دی فرمود علی حد نہ بان و دل بکشم و امانت بکام بود ہمیں ست علم لیل اللہ تبارک و تعالیٰ در امانت حدود بکام قاضی سلطانان در حفظہ محبت امانتیش با ائولہ توطیہ محل خوف و محظرت با عدالت کہ سابقہ رعایت حق و باب اہل محبت فوت و قدر و محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در نگاہ بود بہ بیشتر از ان کہ از سیات ایشان تجاوز نکند و شفاعت و محال الشیخ علیہ السلام و حق ایشان قبول نمیشد و بر ایشان باور از سائر است برہنہ کجین و حقیقی نقیصہ بیشتر و بیشتر باشد رعایت در رعایت شریعت حق لازم است محبت دینار دین بزرگوارین بیشتر است کہ انال العلماء ست از باب نصیحت رسول اللہ رحم و شفقت بر امت است بر رعایت حقوق و احسان و ادوار اقامت فروغ کفایت مثل سلام و عبادت و مشاہد جلالت و اشراق و تقابل و جہتہا کہ انتظار ہمہا دین جلالت و تقدی است رفتی رفتی بہریت اقامت ست و رعایت و احسان نیز ازین باب ست و انصاف کتابت و محبت

بعد از شیخ فرید الدین بصحبت شیخ نظام الدین آمده داخل یاران اعلی شده در شب جمعه سینه
احدی عشره سیما در حلت نمود و در یاران چو تره مدنون مشدر رحمة الله علیه -

سید محمد رح

ابن سید مبارک بن سید محمد الکرمانی جامع کتاب سیرالاولیا است و آن کتابی است جامع احوال
مشائخ چشتیه و در زمان صوفی بخت شیخ نظام الدین مشرف شده و بعضی بمسبهار دیده و بعد
ازند خدمت خلفا او بوده و از شیخ نصیر الدین محمود تربیت یافته و بار بار خواب کمال شیخ
مشرف شده و تجدید سبیت کرده پدر و اعمام و اجداد او از نزدیکان شیخ بوده اند و اکثر از آنچه در آن
کتاب نقل کرده بواسطه آبائی کرام خود کرده رحمة الله علیه -

مولانا شمس الدین یحیی قدس سره

از اعاظم خلفای شیخ نظام الدین و لیاست میان یاران اعلی شیخ معظم مکر و صاحب صدر
بود از مشاییر علمای شهر بود بیشتر مردم شهر در محله بوی انساب می کردند و آن نسبت مختص و متبع بود
گویند که او را شرح مشارق است و وی نقل کرده که تا فتاوی بقی قطودی از او ده بدلی از برای
تحصیل علم را آورده و در آن اثنا آواز که امامت شیخ نظام الدین او بیانشیده روزی وی با مولانا
صدر الدین ناوی یکصد مستند آمد و شیخ سید در شهری باشند و چیزی تعلیم می کنند گفتند آری بخدمت مولانا
غیر الدین بگری اصول نزدی می خوانیم شیخ ایشان را از بعضی مواضع که با مشکل مشهود بود پرسید
گفتند که سبق ما تا هم جاریه است این حرف برانیز مشکل مانده است شیخ هر احوال کرد ایشان را
اعتقاد در حق او را سخ رشید از مدتی مولانا شمس الدین یحیی مرید شد و بر مرتبه کمال رسید وی از
مکلفات و مرافات رسم عادت مبر بود از تلقی تزویج معراج و از خلافت کثرت کسی امرید گفت و ازین کار
احترام کردی و گوی اگر خط شیخ نظام الدین درین کاغذ بودی من برگزاین را بر نزد نگاه بنداشتی گویند که
نصیر الدین محمود در مدح او گفته است **عمر السانت اعلم من احیاک حقاً انقال العظم شمس الدین یحیی**
نقل است که اندا آنچه سلطان محمد تغلق شیخ تهر و سیاست بر خلائق خصوصاً بطائفه مشائخ آختر بود
مولانا شمس الدین یحیی را طلبید گفت مثل تو دانشمندی اینجا چه کند تو در کشمیر برود در تخته بانای آن
یار بنشین خلق خدا را باسلام دعوت کن عدا تا از پیش سلطان از برای تهیه اسباب غریب آمده گویند
که من شیخ را بخواب دیده ام که مرای طلبید مردم چه می گویند من خدمت خواجیه خود میرم ایشان مرا
لجای فرستند فردای آن روز بر سینه او دخیلی بر آمد و بیمار افتاد این خبر سلطان رسید حکم کرد که او را

تعلیم آن و عمل بدان تدریس
و صورت عالی بقبل عالی
باشند که متعلق است باین
و ملازمت تلاوت بار خدای
مهد است و حسین میر و جعفر
قلب نیز از حقیق کمال
است که اندر کمال انوار
ماه ختم قرین مکلف فرمای
قرین ختم می شود و بعضی چای
رو گفته اند جانانه یاد است
خود چه گوید در سلفی جلد بود
هر روز هم قرآن میگوید و تفسیر
از آن نیزه از رعایت حقوق
کتاب الله دست ترک نمودن
و تفسیر آن از بعضی خدای
سند و نقل آن از سلف و بزرگان
شرح چای بعضی در حاکمان
بر بعضی این روزگار گذشت
و آن تفسیر قرآن هم نمیند
و اندیشه که من سرافرازان بود
نقد نظر خود با این من و ملک
و ناسیحت مرعای مسلمانان
و رعایت حقوق ایشان کردن
و حرمت ایشان در مال و عرض
و نفس نگاه داشتن و بچشم
حقارت در مسلمانان نگریستن
و دست و زبان از یاد ایشان
بازداشتن و حقوق لازم
ایشان بر وجه کمال ادا نمودن
و نصرت رعایت ایشان بر
وجه مشروط کردن است در
حدیث آمده است باید بر او
خود عالم بود یا معلوم گفتند
یا رسول الله عظم را یاری
توان داد یاری دادن عظم

بدگاه بسیارند بسا که بهانه می کرده باشند در همین اثنا ازین عالم رحلت کردند و در باران چینه است

قاضی محی الدین کاشانی قدس سره

از سریدان شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره بوفود علم و زهد و تقوی موصوف و مشهور بود از
 وادمان علم و کرامت بود و استاد شهر بود و هم در ابتدای آزادت و تعلقات دنیای دست بدست و امثال
 در آنکه مایه دانشمندی است بخودت شیخ آورده و پاره کرده و فقر و مجاهده پیش گرفتند با شیخ کلام بسیار
 بودی شیخ او را در معرض خلافت داشت و کاندگی بایست خود نوشت که نسخ این نیست می باید
 که تارک دنیا باشی بسوی دنیا، اریاب دنیا مائل نشوی و ده قبول کنی و صلوات بادشاهان بگیرد اگر
 مسافران بر تو برسد بهر تو چیزی نباشد این حال را نعمتی ثمری از نعمتهای الهی فان فعلت ما امرتک
 و نهيک ان تفعل کذلک فانک خلیفتی و ان لم تفعل فانت خلیفتی نقل است که قاضی محی الدین
 کاشانی از شیخ نظام الدین سوال کرد که مرا چه مرید حضرت عزت را و در حضرت بیجا میرا و مرید
 را سر یکی علیحدگی باید یا نه نیز می شناید بود که حق نیز ممکن است و علیحدگی هم مفید چون خواهد که حق
 آن چنین باید کرد که با آنکه بین بیدی الله حاضر است و بیجا مصلی الله علیه و آله هم بر همین شیخ برسد
 است نقل است که چون شدت فقر و فاقه بر وی غلبه کرد و او استیاض بسیار بود ندکه نیاز نعمت
 خود کرده بودند تا بیاوردند این معنی را یکی از آشنایان او بدگاه سلطان علاء الدین رسانید
 قضا او ده که موروث او بود بدو موقوف داشت چون این خبر بقاضی محی الدین رسید بخدومت
 پیرامد و عرض کرد که این معنی بغیر خواست چنین اقع شده است تا حکم مخدوم چه باشد شیخ فرمود
 البته مثل این معنی بخاطر تو گذشته است آنگاه این معنی برای تو پیش آورده اند قاضی را بدین سبب
 حیوانی متعصب و در نگاری مشوش پیش آمد و چنین گویند که شیخ آن خلافت نامه را از وی باز طلبید
 و در گوشه نهاد تا یک سال مزاج شیخ بر قاضی محی الدین میغیر بود بعد از یک سال بر قانون قدیم
 بازگشت و قاضی محی الدین تجدید ارادت مشرف گشت و هم در حیات شیخ رحلت کرد و رحمه الله علیه

مولانا و جمیع الدین یوسف قدس سره

از خلای شیخ نظام الدین اولیاست مرجع است و شفقت شیخ در حق وی بسیار بود و او در ارادت
 و خلافت سابق بود و در وقت بخشش عطیه خلافت که بیان اعلی عنایت فرمود او را تجدید
 خلافت بخشید و صاحب خوارق و کرامات بود گویند که چون وی از منزل خود بخدومت پیرامی
 بخاطر او خطوری کرد که روان باشد که خدمت پیر پیرم حق تعالی او را قوت طیران و دای دگای

چون بهر مورد و نحوست و بهر
 و گزینش و نظم که چه جاده های
 رها و هر صوفی و شیخ و کلام
 آن نیز در بعضیت علم و زهد
 نفسیت عادت است و هم کرامت
 بر نذر مغولیان کرد و
 طاعت بنامین باب نوس و
 عامه سخن انداختن و محاسن
 بنشین سر از روی محله و شیخ
 است این نزد اهل بار
 علماء اقلان ایشان با فاضل
 نیز به حکم و دین و از
 انجمن و با نصیحت حوال
 مسلمانان بدانکه و هر چه
 رستم داشته اند و از
 اولی از اقامت ایشان
 و حکوم ایشان بود و از
 حکم خدا رسول خدا و کشف
 راجعت و عقوبت و سلام است
 قال الله تعالی انما ارسلنا
 الرسول علی الامر منکم و قد
 آمده است که حضرت امام
 علیه السلام بوسیلین مشغول
 یکبار از محاربه است و خود را
 بن مشغول شاید که دیگر و مرانی
 هیت میکنم مرتبه تقوی و محس
 و طاعت و هر چه چیده و جشی
 بود و این مباحث است و احاطت
 اولی الامر و الا بعد از این
 و امامت بود تواند که تا کمال
 اصل بود درین تقدیر و احاطت
 او نیز واجب کرده با محاسن
 و انضباط امر از من و در امام
 که می اندون امر کنند و کرد
 و میرا آراه باید داشت که

ایه سرآمدی وی حکم میرد چندی می بود و بیشتر خلق چندی می میرد و چند روز خفته او بمرد و چندی می

مولانا وحیه الدین پانلی رحمة الله علیه

ششصد و شصت و هشتاد و دو سال و در آن زمان در آخر ربیع الشیخ نظام الدین ایوب یار شد
و مال اعتقاد بخیرت او داشت نقل است که وی می گفت: نمی در پانی پت میر فتم در آن زمان
صوفی هایم پیدا شد در اول من نومی اعمار آمد آن صوفی گفت: با ما تا اجیری مشکلی ای دادیم
مشکلات مانده بود هر یکی را با او می گفتیم: جوابهای میوه می گفت: میا که میا طریقی بود و آن عالم
نقل شد: بهم بیان شانی فرمود بعد از اتمام بحث بر میاد و می پرسید: کسی گفته که سلطان شایخ خود را
الدین او گفت: شیخ نظام الدین قذیب است نقل است که: شیخ فرمود که مولانا میان
ما و شما خدا همین زبان مانده است فرمود: مولانا وحیه الدین بر سر و جگر و آتش
ایان الدین حدیث: قطع نمائید که نسبت شما کرده با ما و ما را ششصد و هشتاد و دو سال و در آن زمان

امیر خسرو دهلوی رحمة الله علیه

و سلطان اشرا و برهان الفضل است: و او کی سخن بگفت: عامر و نقاد و کوشش می آید است
در سخن عالمی است از موام حد و ندی که پایان ندارد: و از سخن این محال و احوال و احوال
آن است داد و نیک: و از مشغری متفقدین و متاخرین مانده: و از سخن بر فرمود: و خبر رفت
که بوده سخن بر طرز امانت بانیان بگوید با وجود و نور فضائل موصوفه و صفات تصوف و احوال
ش: و اگر تعلق بیاد شبانان داشت دریا ملوک و امر بجنون خوش طبعی و ذرات محال بود اما توجه دل
اود به آن جانب بود و این معنی را از برکات آئندش تو را نسبت به در نهایی اهل معصیت برکت
مقرر توان یافت و آثار ایشان را قبول و بهاء جذب خاطر نبود نقل است که: ی هر شب در وقت
تعبیه هفت سیپاره فرانی می خواندی روزی که شیخ از او پرسید: ترک حال نشو لیهاست چیست و حق
را که مخدوم چندگاه باشد که بوقت آخر شب گریه مستولی می شد و فرمود: الحمد لله که اندکی ظاهر شدن
گرفت در سیر الادیار می گوید که چون امیر خسرو متولد شد در جوار خانه امیر الاجلین محمد ولی بود او را در
جامه سجدیه پیش آن مجذوب برد گفت: آوردی آن کس را که دو قدم از خاتانی پیش خواهد رفت
می تواند که قصد آن مجذوب از دو قدم شوی و غزل باشد چه وی در طرز قصیده چنانچه بعضی از
مخدا می فرموده اند بخاتانی رسیده است اگر رسیده پیش نه رفته و کی از یاران و مریدان قدیم شیخ
نظام الدین او بیاست قدس سره و غایت اعتقاد و محبت شیخ داشت و شیخ را نیز بوی نهایت

دوره خاصه نوامیس است و بد
برادران امیر سلوک برادران امیر
بسمین بر حکم رئیس زمان
برستان کار و حکم دین
امیر ست بر این وقت
نام و مدی رعایت نصفت
و عادت واجب و حدیث
انده است حکم و حکم
من رعیت چی با او بود و در
و مغاز خود امیر است
زبان کی رعیت و اندوه
قیامت است بین خواست
و شش به گدازت از او
خواب بود و نداشت خود گرفت
و علی تعظیم ظاهر تحقیق
حب است در آنچه موافق
علی کند و کتاب و
نست: نه میزند و آنچه مخالف
و بگویند و بوی طبع محبت
و دنیا حلیه نوری و نقاشی
نماینده حدیث آمده است
و انبیا عالم بیولو الی الدنیا
به احوال اسلامی مانده
الی الدنیا و احوال اسلامی
ناخوشیم تا بهیم بعضی
فرمود: و از آن پیغمبر اندک
علم دین بایست بر رشت
پیغمبر رسیده است خدا
را جز این میزانی بود تا دنیا
بیل بد نیا کنند و در بیان
مخاطبین در آن زمان و چون چنین
کنند بر سیر از شر ایشان که
نزدان دین اند و در میان
و در اصل دنیا و طاعت
است کردن بدینا و نشسته

در دست نماند و بایستی
 و چند اگر تا پنج روز نماند
 امداد و اعانت سلطان
 درین حق شوند و خواه
 دشمنی درگت و با اشد دشمنی
 سوار از اهل خصم شایع و عین
 اند که بدین علم تحقیق
 با جماعت است و توحید تاکنون
 نقطه اعان از غریب گاه بفرخ
 در شریعت با توفیق
 حقیقت سیده بنت زید
 و زین خان متوجه اند
 افاضت و کلاک و در
 ملت تحقیقین این طایفه و کلاک
 ایشانند که به این اندیشا
 و باطن و حق حقیقت
 ایشانند که به این اندیشا
 باطن و امر و حقیقت
 و مضابط درین باب است
 که هر چه بی شکیاف و متفق
 علم و حکم شریعت بود
 واجب است بر هر چه
 بود و توفیق دران لازم
 و قاعده آن مردی است که
 ست و علم و عمل و تقوی
 در رعایت توحید قول و
 و عمل و یا بدین و اگر
 شرعی و در آن بود تا باعث
 مثال افعال ناقصان
 نلود آن دلیست و باید
 کردی از صفات و زلات و توفیق
 در مصیبت معصوم بود و بکن
 از امر و بر مصیبت و در
 محفوظ باشد اینست معنی آنکه
 مگر شد اینقدر معصوم نماند و

شفقت و عنایت بود و یکس را بخدمت شیخ آن قرب و محبتی که امیر خسرو داشت نه بود و بر شب بعد
 و نماز خفتن در خلوت خاص شیخ رفتی و از هر باب سخن کردی و از باران هر که در خواست بودی و غرض
 کردی و یکی از ثنات که شیخ بخواه خود بجانب او نوشته است اینست بعد از محافظت جوارح از
 امور ماضیه شرح اجتناب نماید و در مراجعات هم گوشت و مرغ و بزرگ سبب تحقیر کلی مرادات است
 عنایت شمر و روزگار را به طاعت معصوم نگرداند و در حقیقت شرح یا بد بر پی الشراح و دو که آن در طاعت
 و بی مقبرست و بر فنی کار باستاند و را تقدیم نماید و هم صاحب سیرالامان گوید امیر خسرو در محتبای که از شیخ
 از باب اصداف شد و در آن را کتابت کرده است و نسخه آن اینست یکبار سلطان الشانم تاج
 سه این بنده را از بود کن از همه تنگ آیم و از تو تنگ آیم دوم بار گفت که از همه تنگ آیم تا حدی که
 از خود تنگ آیم و از تو تنگ نیایم تنه مردی بخدمت ایشان در خواست و جز آن نمود که ایشان
 نظر یافتی که در حق خسروست یکی و کار من کن در حضور او جواب نگفت اما بنده را گفت آن وقت ده
 خاطر می گذشت که می خواستم آن مرد را گویم که قابلیت بیافتی بر زبان مبارک خواهد رفت دعای
 من بگو که بخواهی تو موقوف ست بر بقای من باید که ترا بهای من دفع کنند این سخن یکبارت بخدمت ایشان یاد
 او شده است ایشان فرمود که اینچنین خواهد شد انشاء الله تعالی و خدمت خواهد باینده عهد خدا
 کرده است که هرگاه که در بهشت بنده را بر او خود در بهشت پرور انشاء الله تعالی و قتی خواهد در خواب
 دید کوئی را بایان اندازد یک و از ده پیش خانة شیخ نجیب الدین متوکل آبی روان شده است
 بجایت روشن و صافی و دعا گوئی و با کمال بلند تر شسته است و قتی بجایت خوش امیداری
 پیدا شده در جهان و قتی بر خاطر کند شتی و بی تو از خدا نعمتی که از مطلوب باشت خواسته ام میدلم
 که دعا مستجاب شده است و در توان حال پیدا خواهد شد انشاء الله تعالی و بنده و قتی از
 زبان مبارک خواهد شنید که بنده اندام شیب و سر دعا گوئی فرود خوانده و را محمد کاسه پس خواند
 از غیب بنده را این خطاب آمده است و مخبر با قتی و جبار کرده بدین اسم بنده امید و نعمتها
 است انشاء الله تعالی بنده را خواجه ترک الله خطاب کرده است جیدن فرمان موش و مزین خط
 مبارک ایشان بدین خط در حق بنده مبدل بوده و بنده آن را تخته ساخته تا بوقت دفع برابر بنده
 باشم و ای قیامت رحمان بحق من بچاره بدان کاغذ با جنبش اید انشاء الله تعالی اگر هم خواهد بنده
 را طلب فرمود چون بنده پیش رفت فرمودند خواهی دیدم بشو بعد از آن بر زبان ایشان گذشت
 که شب آید و خواب می بینم شیخ صدر الدین پسر شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا علیه الرحمة پیش
 آمدن تو واضح بلیغ پیش آمدم و او خود چندان واضح نموده که نتوان گفت درین آشنایی می بینم تو که
 خسروی از در پیداشدی و نزدیک آمدی و بیان مسرت آغاز کردی همدین میان صلاح

ایام اسباج و اشهر و موسم
 این خنجر و خنجر و خنجر
 ز سیه و سیه و سیه و سیه
 در آن موسم و موسم و موسم
 شده و شده و شده و شده
 همه اول از زمین و زمین
 بگذرند و بگذرند و بگذرند
 ست نزد ایشان از زمین
 در دست و دست و دست و دست
 غریب نمایند حدیثی که درین
 باب نقل کنند معطلات و غایب
 های که در شب نصف شبی که
 آنرا شب بستانند و در
 عاشورا و عاشورا و عاشورا
 به حکم و در شب و در شب
 به نقل شده و باغی که
 ددی و تاوست و در شب و در شب
 و در عاشورا و در عاشورا
 طاعت ثابت شده و احادیث
 و سبب طاعت نیز ضعیف اند
 و بعد از این چنان که
 و طاعت و در عاشورا و در عاشورا
 تمام و در عاشورا و در عاشورا
 از احادیث صحیح آورده که
 رسول خدا صلی الله علیه و آله
 موسم عاشورا و موسم و موسم
 در آن روز و در آن روز و در آن روز
 نگردی و این روز از آنکه
 بود و در کمالی الله علیه و آله
 و طاعتی دیگر که از فضائل
 مشهور و مشهور و مشهور و مشهور
 مثل آن در روز عاشورا و در عاشورا
 شده و موسم و موسم و موسم
 به محبت و به محبت و به محبت و به محبت

بند سر بر زمین نهاد و گشت بن این در گرفته ام قسم فرمود و گفت این در گرفته و محکم گرفته و هم
 در فواید انوار الهی ناید بختیبه سیزدهم ماه مبارک رجب سنه احدى عشر و سبانه سعادت پای بوس
 حاصل شد شب این در بزمه خوابی دیده بود آن را بخدمت ایشان و در داشت که خواب
 آن بود گوی وقت نماز فرض با ما شده است و من بجهت نماز و وضو می سازم وقت تنگ رسیده
 است گوی تعجیل تمام و وضو ساختم و سنت گذاردم و همچنین میدانم که درین نزدیکی جماعت می شود
 به تعجیل تمام روان شدم تا جماعت در بایم درین چه بشتاب میرفتم چنین دانستم که آنشب طبع میکنند
 ترسیم که بنماید که وقت نماز بگذرد و گوی دست برآوردم و جانب آنشب شادت کردم و این سخن
 بگفتم که به وقت پاک ششم بر نیانی این بگفتم هم در خواب وقت من خوش نشد بعد درین میان بیدار شدم
 خوابم بگذرد که الله باخیر چون این سخن بشنید چشم پر آب کرد و مناسب آن حکایات فرمود و گفت من
 در ساعات افتاد بنده عرض داشتم که این شکسته را در کار خود خیریت است این جهت که طاعتی
 و عبادتی که بیاید مدغم در او را و مشغولی در ویت آن نیست اما چون سماع شنیده بشود وقتی را احتیاج
 حاصل می آید هم بودند پاک مخدوم که این ساعت از بوی نفس و یا پیش و نشاطی گذرد و مگر آن
 ساعت من از غفلت خالی نشود بنده خدمت آرمی بعد از آن فرمود که سماع برود و ساعت با هم و غیر
 با هم با هم آن را گویند که اول ساعت بخوم می آرد تا صولوی و یا یعنی شنیده می شود وین کس در جنبش
 می آرد این حال را با هم گویند و این را شرح نتوان داد اما غیر با هم آنست که آن را بر جای تحویل کند
 بر حضرت حق یا بر پیغمبر خود یا بر جائی که در دل او گذرد و یک شب بنده هم ماه رجب الا فرست دست مشر
 و سبانه سعادت پای بوس حاصل شد سخن طاعت است اعتقاد و افتاد در باب کسانیکه بزمات
 کعبه درند چون باز آیند بکار آیند بکار و بنیاشغول شوند بنده عرض داشتم که در کعبه را عجب طاعت است
 بخدومت مخدوم پیوند کرده باشند باز طاعتی بر وند آن زمان در این سخن عرض داشتم افتاد طبع که با
 بنده است حاضر بود و عرض داشتم که در این شکسته ازین طبع که باز من است وقتی سخن شنیده است
 و آن در دل من کار کرده است و این سخن نیست که آنکه است به چاشنی و در که او پیوسته باشد
 خوابم بگذرد که الله باخیر چون این سخن بشنید چشم پر آب کرد و این معانی بر زبان مبارک بندم و است
 این ره بسوی کعبه و در آن بسوی دوست
 عرض داشتم که هر بار که بنده قرآن می خواند همیشه وضع آن ایام موسم یار است و این معانی
 در آشنائی تلاوت دل بنده بود ای یا بنده همیشه مشغول شود باز با خود گویم که این معانی همیشه چه
 است دل خود را با طبع مشغول کنم همان زمان بر سر آیتی رسم که آن معنی طاعت آن معنی و آن معنی
 باشد و یا آیتی دیگر در نظر آید که در دل آن مشکل باشد که در دل گذرشته باشد خوابم بگذرد که الله باخیر

آیندگان را چرا دست بیعت میدهم فرمود حق تعالی در هر عصری بجملت الهی خود خاصیتی نهاده است تا مردم آن عصر را در عبادتی پیدا می آید که با طبیعت و مزاج اهل عصر دیگر نمی ماند اصل و اراد او را میداند انقطاع از غیر حق است و شغل مع الله تعالی و سلف تا انقطاع کلی نمیدانند دست بیعت نمیدارند و اما از عصر شیخ ابوسعید ابوالخیر که آیت بود از آیات حق تا عصر شیخ سیف الدین باخوری و از عصر شیخ شهاب الدین بهروردی تا عهد دولت شیخ فرید الدین برادرهای این بادشاهان و این بچم خلق می شده از هر طایفه از ملوک و امرا و معارف و مشاهیر و طوائف دیگری می آمدند و خود را از حرف تعلات آخر درینکتاب این عاشقان خدای خدا خوانند و این شایخ دست بیعت بخاص و عام میدادند و یکسایه نخواستند که معاملات و دستان خدا را مقیس علیه سازند که ایشان همچنین مریدان گرفتند من هم بگیرم آمدم در جواب سوال تو که در گرفتن مریدان احتیاط و دلاسان می کنم ملی آنست که تو از منی شنوم که بسیار آن از در آمد ارادت من دست از معاصی میدارند و نماز بجاعت می گزارند و با واد و نوافل مشغول می میشوند اگر من هم در این شرائط حقیقت ارادت با ایشان بگیرم ازین مقدار خیر که از ایشان در وجود می آید چه بدم شوند و دیگری آنقدر حاضر بگذرانم و یا انعام و یا سبقت انگیزم و یا شغف در میانم و یا شیخه کامل مکمل در روان دست بیعت مرا اجازت داده و می بینم که مسلمانی بجز در اضطراب و سبقت بر در من می آید و میگوید که از جمله نمایان تو به کرده ام من به نیت آنکه شاید سخن او راست باشد دست میدهم حاضر که از مصداقان می شنوم که ارادت من اهل بیعت را از معاصی باز میدارد و سبب دیگر که اقوی الاسباب است آنست که در ذری شیخ فرید الحق و الدین و قلم از پیش خود مراد او فرمود که تو بید نویسی و حاجت مندان بده چون درین اثر ملائمتی مشاهده کردی فرمود که تو هم زمان از بختن دعا طولی شدی در آنکه حاجت مندان بسیار بر تو خواهند آمد حال تو چه خواهد شد من در پائین شیخ اندام و گویم که خدم مرا بندگان گردانید و خلافت خود فرمود من مرید منم از خاتم اطلاق منتفردم این کار بندگان است انداز من بیچاره نیست پس ارادت مخدوم و نظر شفقت در کار من کافی است چون عرض داشت من شنید فرمود که این کار از تو نیکو خواهد آمد من درین باب الحاح کردم و خواهر را از عذر خواستن من حالی پیدا شد و راست نشست و مرا نزد یکتر طلبید و پیش خود نشستن فرمود گفت نظام بد آنکه خدا مسعود دیندار و در درگاه بی نیاز می آید و تو نیکو خواهی بود من با تو عهد می کنم که پاسداری بشت نهیم تا ایشان را که دست داده با خود در بشت نه بر من من سلطان الشیخ تقسم کرد فرمود که مرا خلافت همچنین داده اند این کار گوی نیکی می آید و گاهی نیکی می آید غیبت نام آنکه همه عمر بطلب این کار انداخته و بیل و چاره و دود و شوقیه دست درین کار نازک میزنند تا ایشان چگونه خواهد آمد من برای العین مشاهده کرده ام که شیخ من از اوصالان درگاه بی نیازیت و از خضر بی

که بازید و جنید و دیگر مستن عشق الهی جاها نوشیده ام از هم نوشیده بود و در باب که کافی از من ایشان
ارادست بیعت میزدیم آنچنان سخن گفته باشند و متعدد شده من نتوانم که از بیعت مانع شوم چه حجتی

خواجہ ضیا، مخشی

در بدایون بود و ز او بر خول بخار ذر مشغول تصنیفات بسیار شد ملک السلوک فیض و مشهور و در سبب از آن و در بدایون
و علیا و از غیبات و طوطی نامه و نظائر آن و هر تصنیف و فایده و این مرثعه که هستند متشابه و حدیث کامل
واقع شده اند و ملک السلوک از غایب کتاب شرحی که این مرثعه است از بلی طیف و در مشغول
حکایات مشتمل کلمات ایشان اکثر تصنیفات و مملو است از طعنه ها که به یکدیگر میگویند
نوح واقع اند چنانکه قطعه

کعبه خیز بازمانده سازد | ز خود از آن نه ساختن ست

عاقلان زمان نمی گویند | عاقلانه بارمانه ساجد است | آنچه فاسد است از حال او آفت

که او از صحبت خلق برگزیده بود و با عقدا و احکام کسی کار نداشت گویند و زمانه شیخ فخر العلیق
او بسیار ضعیف بود و بدی حیف شای که شیخ بود و دیگر ضعیفتری که معتقد و مبدع بود و دیگر ضعیفتری که
انکار بود و معتقد چنین شنیده شده است که وی در پی شیخ است که نیریه ضعیف سلطان است که شنیده
حمید الدین ناگوری است و الله اعلم وفات او در شنبه عید و تحسین و سبعمائة و در سلک سلوک سینه
روزی خوابی که در خواب دید که ای کمال جامه خواب من راست کن و کشیم هفت
یا مولی الک قال نعم قالت آیه قد مولاک ملائک الا قامت الاستی ان قد مولاک ملائک
قیل بجز جبرای الد و اب ایتم قال الان وضع بین یدیه طمعه الموت والفقر والاند و اندر قوافی
رائضه و الانبیاء سائق و الکتب قائمه و هو جرح بشو بشو و قی موسی را صلوات الله علیه و سلامه
شد صلحای که در میان قوم تواند ایشان را از دیگران جدا کن موسی ندا کرد بیشتر از خلق میرم از آن
شد از میان ایشان آنهای که صالح تر انداخته کن موسی علیه السلام هفتاد و کس را جدا کرد فرمان شد
پنوز موسی از آن هفتاد و کس هفتاد و کس اختیار کرد فرمان شد هفتاد و کس هفتاد و کس اختیار کرد
افاد حق الله تعالی علیه یا موسی باده اشتهه ابغض خلقی الی ربهم لما سموا انداء الصالحین علیه
الصالحین عزیز من این رای است که اگر کسی طاعت نکند بهتر از آن دعوی طاعت کند و شورش طاعت

<p>عزیز من پیش ازین مردمان بوده اند که از شنیدن گناه دیگران ایشان را تب آلودی و تر از مرگ میسب گناه خودیم باطن گرم نمی شود و کسی است تا بیم که وقت رسیدن گل مردمان بلبودنش ما مشغول اند</p>	<p>معا علیها یا حبیبی کند در عالم طریقت مدعی را در زندان فرستند قطعه</p>	<p>بخش به تا نظر بخود نکند</p>
<p>نمک این کار مرده نکند</p>	<p>هر که اسوی خود نگه باشد</p>	<p>تا یکسوی سوئی او نگه نکند</p>

بغیر اینست که از متعصبه
 و جلد و غیره که در کتب و منوط
 روی سلامت درین طریق است
 باقی فعل خوف و خضرت
 دیگر توانی و الله اعلم
 از رسالت اخباری و غریب
 الانان انما نخت الاختار
 ما به الله که در میان
 در این حق را چه از آنجا
 در باب فرستادن است
 بود داشت بهرین در ذکر
 ابو علی بن سینا شیخ ابوسعید
 ابو الفتح قدس الله سره و اخوه
 نوشین شیخ ابوسعید کاتب لیلی
 که در شناخت اودادی و جلی
 عبادت مکتوب و بی و او که در
 اصحاب بود است که در میان
 آن که آن کتاب پس من خلاص
 در باب آن را بجهت رسیدن
 نوشتیم و نیز از معصومین
 چند زیادت بر مضمون مکتوب
 نیز آوردم مناسب مقام
 باشد ان الله تعالی و ابوسعید
 ابو الفتح که در اسطوانات و دنیا
 و در بیان اصفی گفتند نام
 ابو جعفر شیخ ابوسعید بن سینا
 نوشند اودادی و فرستادند
 طریق است که سکه و انگلی
 سوزت بود و در دل طرفند
 حقیقت پیدا کرد و آینه دل
 اورا تجلیه تعقیق بود و در جنگ
 که در دست اسوسی پاک گرداند
 و ما که صورت این حاله احوال
 کار آقا ظاهر شد و پدید آمد

ای چو من جز من غیر انگاه گریان گرفته و در کج شجاعان آو ده امر جانچه می کش و حکم بجای ای
 برادر اگر می خواهی این راه منزل رسائی ز بهار خود را در میان نه بنی طائفه که از طاعت تو انگر بوده اند
 خود را همه وقت مغلس تصور کرد و اند طبقه که ایشان همه وقت مغلس بوده اند خود را چه که تو انگر گفتند
 ایها الطالب اگر طالب مردان را می ایشان در راه جامه طلب که صاحب صفه خلعت را چون در طایفه
 تحقیق ننهادند بر سر گردن این حمیت ابراهیم همه ایمان بود الا ایمان و بان بنشیند چون ابراهیم
 با تعلق رسید آتش را چنان سلسلین بافت که ابراهیم را بر آتش دل مباحثت هم از نجاست که صاحب
 بود که لما خلقت الافلاک می فرماید برادر که یکس چندین خدا تو را می نندازد نه ما آن نه بلای تو که
 ابراهیم را در آتش انداختند و آن نه محنت بود که زگر یا را پاره بار آورده اند طایفه محنت اینست که بر سر بار یکس
 مار ابراهیل آسمان در زمین غلام گردانیدند و محصیت ذریات آدم را بر دامن شفاعت مابستند و آه میران
 مار می باید رفت غدا بحران مار می باید خواست کار کا بلان مار می باید زنگاه مار ابراهیم مستجاب
 توسلین اودانی می نشاندند و گاه ارا بر آستانه پر جفائی ابو جهل می فرستند و گاه مارا شاد و مبشر
 لقب می کنند و گاه ماسحر و مجنون و نواهند گاه جبرئیل را بر کا بداری فرستند و گاه بی عهد نامور در
 که نمی گذند گاه خزان ملکوت بدر تجر و ما می آرند و گاه برای تدریجی جود در او شمع می فرستند و گاه در خیم
 بدست چاکری از چاکران مانی کشیند و گاه دندان ماسنگ نا گردیدگان می شکند تا جهات پایشانند
 که راه مار می است بر بلا اگر سران داری پای از سر کن و اگر نه ز محنت خود ازین ده کیست این راه بی پای
 متنا و قطع نتوان کرد بشرحانی که سلطان سرد پابرهنه بودی گوید مرا یکس تازیانه سخت تر از دهنش
 حسن بعضی نزد دوزی بر دهن حسن رفتم و در بزم دهنش کی آواز داد و بر دهنش گفتم بشرحانی لغت ای
 طو ابراهیم ازین راه در باز اورد و غلین بخرد و در پای کن تا بار دیگر خود را بشرحانی سخنانی اگر گویند
 فرد ابله از سعادت و جود یوسند نظره ای را بهما ظاهر عاشقانه از مشایخ باز گردند و میباید از نماز
 گردانند اگر باز گردند طاعت باشد اگر باز گردانند بجای بود و جواب است که ایشان را باز گردانند و ایشان باز گردانند
 و اوجال می نگردند و می آورند در دجلال می بینند و می پر میر بنشیند و هست بهشت بآدم دادند و در روز اوف
 و دیگر بخت اما دوزخ از عشق بدو و ندادند و ابا و دوزخ بخت آوری وقت آدم از مشغولی عشق بود و
 گناه ابلیس از فراغ خاطر قطع

گناه ابلیس از فراغ خاطر قطع	مخمس از فراغ بیرون است	فم دل جز پر غم دل نه بود
دل غمغش نشن بر یکدی است	عاشقان از فراغ دل نبود	را جو بهر یه را پد سیدند

تو ابلیس را دهن داری گفتی که گفتند چرا من بدوست چنان مستم که از دشمن یادی آید بزرگ
 را پر سیدند و نیایچه مانند گفت دنیا کتر از آنست که اودا مانند می باشد خفصه بر دور ریشه رفت گفت
 چند خد با تو باشم گفت چون من بخوابم بود با که خواهی بود گفت با خداوند گفت هم چنین پسندار

یکه معهوده قانع انجیل
 در مورد اندک علم با این سنگ
 نیست که آشی از حق تعالی
 و کمال عقلی طرف حق
 نفس و متع طرق بدول حیات
 است من اجل مصلحت باطن
 در باب حیرت در مرتبه اشیاء
 و در مقام معرفت و کمال
 فی شمایست بگویند کمال
 باید که بنده نشود چون ملک
 در سلطان احضار باشد و حق
 بابت اندکی برسد و حکمت
 است بنابر یک حکمت
 علیا در حق تعالی حقیقت
 بچنین نیر که حکمت که
 عبارت است از تحصیل کمال
 از خدا و علم به او تشبیه
 قدم واجب بود انسان
 را در آید آن کمال متصور نیست
 و آن در حقیقت شریع بیان
 شریعت است تا به شریع
 در حق تعالی بر آید و بگویند
 تحقیق بیان آن کنند
 منقول قول ریش گویند
 نظر کمال حکمت منی باطن شریعت
 است حقیقت مورد ظاهر
 حکمت مثلا آنچه در شرع غیر
 بوجود آن دعه انداز و علم
 و بهشت و دوزخ و طهارت و غیره
 و اشکال آن و اثبات حقیقت
 و احسانت شکل بیان کرده
 حکمت بیان سالی و اثبات
 حقیقت آن بکودتن سالی
 که از آنها بدینها بگویند
 نه بدینها بگویند عقل جزا را

که من نه ام پس ساعت با خدا باش و قتی تخفیف و نیازوری از خانه در لیشی آب خواسته آبی ناخوش
 و گرم بدو اندک گفت این آب بنایت گرم و ناخوش است دروش گفت ای خواهر ما اهل زندانیم
 و اهل زندان سهر آب خوش نخرند آری یکی معاذر ابد از فوت در خواب دیدند گفتند عالم بالا
 یا تو چه کردی که گفت چون رفتم پرسیدند که از دیباچه آوری نفتم از زندان میرسم بدین زندان چه توان آورد
 اگر مرا چیزی بودی گفت و سال در زندان نمی مانم و گفته ملاکند مریدان پیری را پرسیدند یکلام
 طریق میگویم که خدمت خدا نرسیم گفت یکبار بطریق در آمدید که شما در راه ندانید که گفته اند مرگ کسی
 در دو روز از سحر و دمان نرسد بزرگی گوید ملایمات الفضیل فی سبب الحزن من الارض یکی از پیران طریقت
 گوید ده سال آب گرم بستم و ده سال خون اکنون ده سال است که می خنم سبلی با جلدان فوت در
 خواب دیدند چه سیدند که از سوال متکرر دیگر چه گونه خلاصی یافتی گفت اگر شما را خیال بود سید باید
 که ایشان از پیش من چه طور بر آمدند از من پرسیدند که بگو خدای تو کیست گفت خدای من کسی است که
 شما را با همه ملائکه پیش پدر من سجده فرموده من آن ساعت در صلب پدر خویش با همه برادران شما
 را می دیدم گفتند از پیش او بیدار باید رفت که ما سوال از می کنیم و او جواب جمله زیارت می میداد
 حضرت رسالت صلی الله علیه و آله سلم چون فرمودی مع الله وقت لا یستغنی فی ملک مقرب جبریل
 خاطر شکسته شد فرمود خاطر جمع دار و لایمی هر مسلم هم خود را خواست بشنود و چون نکش قاف تو حسین
 اودانی از حق عالم بازگشت جبریل پرسید یا محمد از حق عالم که می آئی چه دیدی فرمود ای برادر چه جای
 این سوال است که محمد هم از محمدی پرسد که چه دیدی علم من علم من نفهم من نفهم خواهر علی سیاح فرمود مرا
 جز این نمی آید که کسی سخن حق گوید و من بشنوم یا من بگویم کسی بشنود و قتی چه دیدی حسن بهری را پرسید
 شما را چه می خوانید گفت دشمن خدا گفت خود را چه می خوانید گفت ده ست خدا چه گفت
 زینهار هم بنام مجرد نشوی که می در خانه من پسر کز او اورا خال نام نهادم و خال بمردا باشد
 و او اول روز مرد تو انگران را از تو انگری چهار چیز را سدر رخ تن دشمنی دل و نقصان دین و حساب
 قیامت و درویشان را از درویشی چهار چیز رسد آشنایی تن و فراغت دل و سلامت مین و در سنگری
 قیامت آری دروش یک روز از با مادا تا شب بانفس خود جنگ کن به بین تا چها ظاهر خرابد شد
 مردی مانند که بانفس خود جنگی کنند که از اصلی نبود عزیز من کسیکه بانفس خود را نم احتساب کند بگویم
 و جوی برود هر چه می ماند بشنود و قتی بقالی بانیاید که میزان آسمان پاسنگ ترازد و آشیستی یکی را و باید
 بر شمر سوار شده و از ماز تا زیاده ساطع گفت این همه سهل است کار آنت که یکی در میان دو پله
 ترازد و بنشیند برای حق بکشد بر اینم و هم رحمة الله علیه بار با گفتی مادر طلب فقیر برون اعلیم خود
 تو انگری پیش ما آمد و قتی یکی گفت چنین دانم که همه دنیا خراب است اگر آبا فدان بودی آ تو یکی

پروانه منقوش داشت و بی
 دمی آسمانی جلالی لطیف
 بر سر کلان بود و حرکت فضل
 بتجلی شریف بود و نور خداداد
 در حال راسته بکار رفتن است
 افکار لغو و فانی بجز این نیست
 الا در انبیا و اهل بیت
 در کتب و سنت و احادیث

هر از آنچه می گفتم ملتصدی گشتی که این چه می کنی آبا و اجدادی دنیا از مردان دین باشد چون مردان
 دین کم شد ندگونی دنیا خراب گشت و آنچه جنید را در خواب دیدند گفتند کار خود را بکارسانید
 کار عجبی زن دشوار ترست که ما و دنیا گمان می بردیم بشویشو کی از صلیبی به خواست تادیه باز
 و چو بی بخرد دنیا را و خانه و زن که چون آن را در بازار بر کشیدند کتر از آن آمد که در خانه و زن که بود
 در آن صاحب اشتاد گفتند چرا می گویی گفتی امروز حکایت خانه در بازار راست نمی آید فردا حکایت
 دنیا در آخرت چه گوید راست خواهد آمد رحمة الله علیه

خواجه ضیاء الدین سنای

چو در فراغ اندوخته و مظهر
 ست و شکوه بشیوات امیر
 تصدیق شایسته آن آمده
 بهر آنکه که در جملت نشد
 سانی و قوت بیانی داشت
 چیزی بی آن افروخته و نهفته
 حاصل جز قیل و قال
 این جز کلام و بال نهاده
 و کلام و کلام و کلام
 چو در اطلاق بر کلام
 جاز و ناسخ و فیه و کلام
 و کلام و کلام و کلام
 و کلام و کلام و کلام

در بیان و تقوی مقتدای وقت بود و بر پایه شریعت و بانییت تمام راسخ داشت معاصر شیخ
 نظام الدین اولیا بود و دائم شیخ از جهت سماع احتساب کردی و شیخ باوای جز جودت و انقیاد
 پیش نیامدی و در تنعیم مولانا و قیصر نامری نگذاشتی و در کتابت مسی نه حساب احتساب می بود و نال
 و آداب احتساب انواع بدایع و احکام سنت نقل است که شیخ نظام الدین اولیا در مرض موت
 مولانا ضیاء الدین بصیوات مفت مولانا و ستار چه خود را بیانی انداز شیخ انداخت شیخ و ستار چه خود
 و چشم نهاده و چون پیش مولانا نشست مولانا باوای چشم دید چنانکه و چون برخواست و بیرون آمد
 آواز قوت مولانا برخواست شیخ میگرفت و تا سقف میگردید یک ذات بود حامی شریعت حقیق کائن
 یتر نامدر رحمة الله علیه

مولانا جلال الدین اودهی

حالی که به دست و دست
 من جن جنون غریب سوری
 این جهان مایل استاده
 هر کس که دست شکست باینجا
 زود غلظت سرانجام کار و جز
 تنگنای دین و انکار موت
 در لایق که تسلیم و تسبیح
 مورد قامت و حرمان آخرت
 است خود مختار نکس که حقا
 بهرمت الهی نگاهان حال
 و یاسان وقت او و در نکل
 تا در جبهه تمام علی علیه
 یونان پیغام نفس
 صفت ایمانان فرود پیغمبر

بر بده و ترک تجرید و عزت موصوف بود و به نزدیک همه معلوم و مکرم بود و متعجبان از بیادین
 شیخ نظام الدین اولیا قدس سره بسبب نیک مطالعه و بحث ثمر اعداست کرده بود و ندو استند که تعلم
 کنند مولانا جلال الدین ابرار و اشتند که خدمت شیخ عهده کند و درین باب رخصت خواهد چون عهده
 کرد شیخ دانست که این سوال همه است که حاضر اند و نمودن چه کنم از ایشان مطلوب بے دیگر
 است و ایشان همی پیاز پوست و پوست اندر رحمة الله علیه

خواجه مؤالدین کرنی

در او امل بکار دنیا مشغول بود و ملک و ملکزاده را یاد کرده بود و آنچه سلطان علاء الدین در عهد
 امیری او قطع کرده داشت این بزرگ پیش او که بای شکرت کردی و در آخر سعادت ابروت
 شیخ نظام الدین اولیا قدس سره مشرف شد و با اختیار از سر دنیا برخواست چون سلطان علاء الدین

در او امل بکار دنیا مشغول بود و ملک و ملکزاده را یاد کرده بود و آنچه سلطان علاء الدین در عهد
 امیری او قطع کرده داشت این بزرگ پیش او که بای شکرت کردی و در آخر سعادت ابروت
 شیخ نظام الدین اولیا قدس سره مشرف شد و با اختیار از سر دنیا برخواست چون سلطان علاء الدین

تو چون توبه کنی که شیخ محمد
 ابوالمکارم صاحب اعلیٰ سیار مشق
 ما فاعلم نوشته است در تمام
 توفیقهای زایدی باید که این
 صلاح حاصل شود از توفیق
 هر چه مطلوب نیست از سوابق
 آنست که در دنیا کار کرد
 بزیغ نیست، این امر در
 تحقیق دانسته ام و خوش
 و خاشاک شکر دست
 از طاعتی نیست، آن رفته است
 اولیای مکتب هم از طریق
 و بعد ششوب کرد و میگوید
 اگر چه چنان در شکر نیست که
 لی تیر و تندی من از سر
 کس غلبه طبعی که بدن من
 کرده می فایده نماند که علم کرده
 رفته که بر مقصود رسیده است
 و حال منصفی حقیقی در دنیا نیست
 آنکه شاید حق تعالی و سزا
 تحقیق و بصیرت تحقیق آن
 حقیقت حال در دنیا فایده نماند
 مقصود برای آنکه بدید
 توای عالم که بوقوف بر علم و رسم
 توفیق یافته و بدانکه این
 طریق موصوفه که چنانچه بگویند
 که ادرسه همان من و بعد آنکه بدید
 و در دوزخ بدایت حال تریب
 و خوف است از آن خلق و مصلحت
 در کار و طلب کنند بعد از این
 بمقام جمیع و مومن الطیبات
 سانه و دیگر در مکتب و دنیا
 که خداوند چنانست است
 سلوک خود بطلب مینماید
 مقصود رسید و حصول آن

بر سر بر سلطنت مستقیم یافت خواهم بود و الدین یاد کرد چون شنید که تارک دنیا شده و سر بر استانه
 شیخ نظام الدین نهاده است بر شیخ گفته فرستاده که خدمت خواهم نمود و الدین در رخصت فرماید تا کار
 از پیش ما برگردد و شیخ جواب گفت که او را کار دیگر پیش آمده است و استعدا آن کار است این سخن
 بر صاحب سلطان علاء الدین گران آمد و گفت خدمت شما همه را می خواهم که هیچ خود کنید نمود، همچو
 خود چه باز شد بهتر از خودی خواهیم چون یاد شاه این سخن شنید دست از بداشت بر او در پایان
 در خدمت شیخ نظام الدین اولیاست و رحمة الله علیه

شیخ نظام الدین شیرازی رحمه الله علیه

طاهر باطن او باوصات سنیّه و صفات علیّه آراسته بوده و در پیش تصوف نیکو و انتی غایت
 شریفه که بسیار داشت و در تقریر سخن و توحیه آن متناهی بود و زیارت حرمین شریفین مشهور است و
 در میان یاران اعلیٰ شیخ نظام الدین اولیا بغایت سخن بعل بود و بنظر خاص شیخ ملحوظ و محفوظ
 قبر او در میان شهر مدلی سلطان علاء الدین است سکن است او هم آنجا بود هم در جاده خانه خود مدفون گشت

خواجه شمس الدین دهماری

در مبعاد حال بعل و یوان مشغول بود و بعد از آن توبه کرد و مرید شیخ نظام الدین اولیاست و از
 ملفحات شیخ کتابی نوشت و دوزی القاسم کرد که اگر فغان باشد بجهت آیند و دهنده کعبه علمت کرده آید
 فرمود این کار کم از آن کار نیست که از آن بیرون آمده قرار در خلف آباد است و رحمة الله علیه

خواجه احمد بدایونی

مجد بود و طریق ابدال داشت و در سماع بی نظیر بود صاحب سیر الاولیای می گویند که اوزی ازین بزرگ
 سوال کردم که خوش می باشد فرمود خوشی در آنست که هیچ وقت غارت جماعت در بایم و رحمة الله علیه

مولانا حمید

شاه قلندر جامع کتاب خیر العیال سرید شیخ نظام الحق و الدین گاهی همراه پدر در خدمت
 شیخ میر سید و کعبه و مجلس شریفش مشرف می شد و در محبت بعضی خلفاء و شیخ انچه مقصود تا بلایت
 و استعداد او باشد استفاده کرده اگر چه شعرا و از آن قبیل است که از توان بزرگی یاد کرده و سکن باین
 نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با اسم حمید قلندر است اول در خدمت مولانا میر بان الدین فرزند

معمول شمرده گیر و بخرش

کردم که در مقام خواجده خضر بعد از مشغول شوم موضع با نزم است و مقامی خوش است کناره کنش
 درویشان در آن مقام خواجده خضر را در می یابند باز در خاطر آمد که باز جود خدا باشد و گویم که می برم
 هم وطن با تو که کنایه است پدر این ضعیف مولا تاج الدین ساجاست و زیارت خدمت شیخ
 قدس سره نزد یک ستمباز با خود گفتم که این جود و درست کردیم در شهر خواهیم بود و نماند شیخ الاسلام
 شیخ نصیر الدین محمود آواز کرده ام اگر چه تمامی حاوی نتوانم شد اما آنچه در فهم می بخشد باری در قلم آورم
 بنا بر این باشد و در خطای گذشته است که بعد از این خدمت خواجده ساجاست فائده نخواهد فرمود بعد از
 چهار روز از خدمت گرفتیم تا اذلباد فرمود بلکه گذشته نیز انعامات ادا نمودند و رب العالمین
 بخیر بزم سعادت قدس سره رسیدند و هر دو داشت که در این شهر خاطر بنده بر هیچ چیز نیست
 مگر بر روزه منیر که خدمت شیخ بعد از سعادت محاسن خدمت خواجده فرمود تا راه نرود و بنزد منزل
 اگر کسی خواهد نشست باشد بمنزل برسد نتواند مجاهده شراط است و الدین جابدا و اشیا ننویسم سبلنا
 بنده فرمود حاصل از مجاهده چیست حاصل مجابه ه صرف انقلب من الاثقات الی غیر الله و الاستغراق
 فی طاعة الله یعنی حاصل مجاهده گرد آمدن دست از غیر خدا بسوی استغراق در طاعت خدا بوده
 فرمود این سر لا اله الا الله است و انقلب من غیر الله این نفی است و الاستغراق فی طاعة الله
 اثبات بنده و قصد داشت که که خواجده این بنده اندکی مشغول دارد و نادوام صوم اصلا ممکن نیست
 هوای شهر دلی در تابستان معلوم است آتش می بار و زمان تشنگی اثر می کند فرمود در پیش اگر صوم
 نمی توانی داشت تقصیل طعم آبی بعد از فرود و کمی مشغولی می شوی در خانه یا جای دیگر بنده یا بنده
 داشت کرد که در خانه با آنکه مزاجت است و غلبه بسیار بنده را مانع نیست از ادای گرفتن میشود
 در باغی در محای از بر درختی میروم چنانکه من زاری نمی کنم نه بزمی که کسی روی من نه بنده فرمود دوات
 و قلم و کاغذ برابری بری و در مشغول غزل گفتن مشغولی می شوی این مشغولی نمی آید گویم مشغولی می باید
 که با حق باشد بنده و قصد است کرد که این هم دست خواجده از مشغول می فرمایند اگر نفعی یا آید
 بنویسم باز خود را از این بزم فرود اگر زانم میتوانی آورد و میگویم دست زیر که هیچ نیایی بر این شمر
 گفتن نیست بطاعت که به ششم - مادت نزد بوس نصیب شده ماه رمضان بود خادمان خواستند که
 دست بشو یا نماند تلندی حاضر بود از ربع بر خاست و رفت خدمت خواجده که بنا بر سخن
 بلند کرد و گفت و دشمن در پیش بر این بود که تندر ز نشست همچنان تیر بر این است خواجده خدا و از این
 تا خادمان بر سر او نرود که در بیرون رسیده بود خادمانی دست گرفته و مندرت کردند باز آوردند در آن
 محل که نشست بودند نشست بالای دست بنده آمده نشست خدمت خواجده که از این بنا بر حکایت فرمود

خداوند بنام بزرگوار
 اوست و در پیشگاه
 قدم صدق که از این جاده
 ثابت دارد و از انفاق با خود
 که موی در آن قدم و نعمت
 غنای که در آن نماند چنانکه
 و اسان کند و در آنجا
 از هر دست و قدر که است
 حکم و دیکه در آنجا
 از حیل علم و خارج نیست
 بساطت و تقوی که
 از قبح قدرت و بی پروا
 و جود خیر خدا و دوست
 و قبح شریقه و تقدیر
 حوادث تا از غایت است
 دکل امور هیچ بعد از این
 و شیوات که میروند و راه
 و اعدا کجای با برادر و حب
 و شوق از او و در حد است
 و شوقی با این حد است
 از ملکوت در جیب تر جود
 و این امریت بی غلظت
 بی حکایت و انت که است
 و در دست که تورات صید
 صید از دست و شوق
 هم به یکس راه است
 که بر سر و در حال که گوید
 چه می کند بشان یا نفع
 یس آن و شوق است
 که ساقی است و زهره سوا
 کشیده جاد و عیان
 از رتبه اشیا بود و در چک
 و شکلی که توفیق نمود و آفر
 یافت و برین مال نه غای قضا
 باقی برت آمد و باین عالم

که در آن ایام، از وقت حضرت
پیر خورشید از آنجا که میفرمود
از میرزا علی که صحبت با
کردند و میرزا علی که
نوازش را با لذت کند و میگوید
و قائل است: «فقط سعادت
و بهشت از توبه و عبادت
حیرت از عبادت و عبادت
از نعمت میماند و در حق
تهدید خلق بکمال است
چون است که فرایند و
این طریق است که در آن
این سعادت خداوند از
برای خوش که در آن
میرزا علی که در آن
جانی داده و بهشت
کند و معنی عبادت
همه عبادت در سبک
تر اعتقاد بهشتی است
و جهان نظام که در
تولید برسانند و
این کار به دست
افتد و اما آنچه از این
احساس میگذرد که در
تجربه خود و این
از کام میبیند و این
بینا از آنجا که در
از آنجا که در
یاری آنکه بهشت
کشاید و این که در
بوده و این که در

پیر خورشید و حضرت خواجہ بزرگ نمین از محقق الدین مستطین گویند که او غائب شد و بعجت بال پر قدس

شیخ حاتم الدین سوخته

پیر شیخ محمد الدین بن شیخ الاسلام معین الدین بخاری است سوخته آتش محبت و در خرد نلک موت
بود با شیخ نظام الدین اولیا محبت داشت مدتی از در فضا به طرف جنوب بر سر راه حمیر خواجه است
و او را پدر او نام برادر مخفوق و ساج الدین بن خواجہ معین الدین نام کنده و حضرت خواجہ بزرگ نمین
محبت و یکی متوجه دختر سید و حید الدین شهیدی علم سید حسین خنگ و او که بر بانای قلعه حمیر آسوده است
نام او بی محبت و دیگر بکلیس است و نام او امته الشریعینان بود که حضرت خواجہ بزرگ نمین رسید
و هنوز متاثر نشده بی حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم در خواب دید که میفرماید که معین الدین
دین بی سستی از ستمهای من ترک کرده اتفاقاً همان شب حاکم قلعه بنی ملک خطاب نام بر سر کاران
آن حدود و متاخسته بود و دختری از دختران راجهای آن دیار بدست او افتاد ملک خطاب رسید حضرت
خواجہ بود آن دختر را خدمت وی گزرا نید و خواجہ او را قبول کرد و نگذاشت تا تاریخ بلاد جانی ایضا سید حیدر
مشهد دختر داشت بکمال عظمت آراسته و پیرایه عصمت پیرایه و این دختر بی بی نام رسید و در
بوج و گفت و ناگاه شبی اما جعفر صادق راضی شد و خواب دید که میفرماید که فرزندم و حید الدین استاد حضرت
رسالت صلی الله علیه و سلم برین است که این دختر را خواجہ معین الدین حسن بخاری بپاری و در جلال او
و آری سید حیدر الدین مذکور از پیرستان حضرت خواجہ بود و این واقعه را بعد و باز نمود خواجہ فرمود با با
و حیدر الدین عزم در آخر رسیده است لیکن چون فرماید پیغمبر است از قبول آن چاره نیست و از بهر یکی از این
دو خاتون و ولادت بی بی جمال حافظ از آن دختر اجاست نه دختر ایاچا نکند و عوام مشهور است
و قبر بی بی جمال در بیان حضرت خواجہ است و بعجت شریعت او شیخ رضی است و حقیقه بود یکی از
قصبات ناگوار است بالای حوض که آن را اندامی گویند از بی بی جمال دو پسر شده بود که هر دو در میان مغوی
از جهان رفتند و حضرت خواجہ را سپردند شیخ ابوسعید شیخ محمد الدین و شیخ حاتم الدین شیخ ابوسعید از
دختر سید و حید الدین است و در شیخ محمد الدین شیخ حاتم الدین اختلاف است سید محمد گیسو در از
و جماعت در ویشان بر آنند که از بی بی عصمت اند و سید شمس الدین طاهر و طائفه از در ویشان
که از بی بی امته الشریعینان و الله اعلم -

خواجہ معین الدین خرد

پیر بزرگ شیخ حاتم الدین سوخته است و او را خرد نسبت بخواجه بزرگ میگویند این منقبت

خطاب نماید به کلمات
که در آن اعظم تفسیر
قدوس است را به کلمات
بر این تفسیر و در آن
از حق گفتن هر چه باشد

و در آن روز که حضرت علی علیه السلام
 بمکه آمدند و در آنجا راه می پیمایند
 بود که استغفار باطن بکارهای
 عبادت می نمودند که در آن وقت که حضرت
 است او را بیند و بخت که است
 رفت و در آن مملکت است و در آن
 که در آن مملکت است و در آن
 به آن مملکت است و در آن
 در آن مملکت است و در آن
 که در آن مملکت است و در آن
 که در آن مملکت است و در آن
 که در آن مملکت است و در آن

از مملکات شیخ شرف الدین محیی معلوم میشود که او مرید شیخ نجم الدین گریزی و در سیر الادبیا نوشت است
 که او خلیفه شیخ سیف الدین باغری است و شیخ نجم الدین را دریا فتنه بود و هم در سیر الادبیا می نویسد که او
 سخت بزرگ بود و در صحبت شیخ نظام الدین اولیا قدس سره سماع بشنیدند و بجایت خوب صورت و نیکو
 سیرت بود و چون شیخ بدر الدین سمرقندی بر حمت حق پیوست او را در سنگلوا فن کردند و در سماع
 شیخ نظام الدین اولیا حاضر و مجلس خاصه بود و سماع در داده پیستر رسید و حلقه دیگر نشست
 چون ایشان در سماع خاستند شیخ نظام الدین نیز بر خاست و بعضی گفتند که این شما میان ایشان
 مساوت است شما نشنیدند فرمود موافقت شرع است

شیخ رکن الدین فردوسی رحمه الله علیه

مرید خواجہ بار الدین سمرقندی است در دہلی بود و چون سلطان معز الدین سیف الدین در کابل که شهر نو بنا
 کرد وی از شهر آمده هم در کناره آب جوی مقامی ساخته بود و ندغالباً میان وی و شیخ نظام الدین
 اولیا چندان محبت و اخلاص نبود و سیر الادبیا می نویسد که پس از شیخ رکن الدین که جوانان نو خاسته بودند
 و مریدان او بارها در کشتی سوار می شدند و سماع گویند و نفس کشان از زیر خاند شیخ نظام الدین گذشتند
 روزی جمعی در حال می گذشتند چون نظر شیخ برین جماعت افتاد سر برآورد و گفت سالهاست که بی
 خون می خورد و جان خود را ای این راه می کند و دیگران نو خاسته اند می گویند تو کسی که ما ندیم دوست
 از آستین برآورد و در جانب ایشان اشک کرد که با بر و بکین که پسران شیخ رکن الدین بآن غوغا زیر
 خانه خود سیدند از کشتی فرود آمدند و خواستند که غسلی بکنند که در آب درآمدند و در حال غرق شدند

شیخ نجیب الدین فردوسی رحمه الله علیه

مرید شیخ رکن الدین فردوسی است قبره در جانب شرقی حوض شمسی بر غنچه عالی نزدیک بقیر مولانا
 برهان بلخی است رحمه الله علیه

شیخ شرف الدین احمد رحمه الله علیه

این محیی المیزیدی از مشایخ میر شمس الدین هندوستان است جدا احتیاج که کسی ذکر مناقب او کند او را
 تصانیف عالی است از جمله تصانیف او مکتوبات مشهور و ترویج ترین تصانیف است بسیار
 از آداب طریقت و اسرار حقیقت و آنجا اندراج یافته و مملکات او را نیز یکی از معتقدان او
 جمع کرده اما کلمات مکتوب او بیشتر است گویند که بر آداب مریدین نیز مشرقی دارد و مرید خواجہ نجیب الدین فردوسی

خالد از فرات خیزت بمندبین
 اقتضا بدانی در این مقام
 و می گوید او علی حبیب خوف قاصد
 را که رسد او سید ابا خیر
 این چنین گویند و در برابرین
 این چنین گویند و در برابرین
 که عبادت چه در هزار سال یا با
 رسانند و بکین ایم که او سید حق
 بن کتاب چندی کرده که بگوید علی
 سنگلوا که در کابل و دیگرین
 است که در مملکت است و در آن
 نوشته اند او علی غنی است و با سواد
 بکین سواد که در مملکت است و در آن
 که خدمت شیخ او را در غیبت بکین
 عنوان یاد می کنند و در حق وی
 چه می گویند از آن شخص از
 بشیخ پیر سید که بگوید علی
 و کار او با کبار است و شیخ
 فرمود که مرید طیب باشد و از
 است و بکین مقام اخلاق مد
 و چون این کتابت با علی سید
 کتابت بان شیخ او سید است

کرم چندی کتب رساله مقام
 اخلاق نوشته ام چون بنویسم
 که مقام اخلاق ندارد چو جواب
 آن نوشته من گفته ام که مقام
 ندارد بلکه هم که مقام اخلاق
 و متفلسفین برین حکایت تواتر
 نموده اند این حکایت بیکر که شریف
 البیاض است شده است و نوشته
 در بیان حلاله آن طلب بود
 نه مقام نبوت و این را خدا تعالی
 و حکم بکنی من بشماریدی
 این سخن بنویس بر علی کلینی
 الرساله الثانیة عن فضیلت
 استخار النجار النجلی
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 انور توفیق ابد و مراد حقیر
 شامل احوال سعادت و آلام
 حاصل اوقات بابر کتاب آیین
 بر چند خواص که بعد از عرض
 عاجزه از حکایت این راه
 بگویند سخن در سلوک این طریق
 بنویسد از حدیث معتبر این
 مقام مقصود نیست بهر حال
 حلاله در کتب از دست
 دست از کلام دیگر بگوید چه
 نویسد بر این گفته نوشته
 چند کلامی که از کلامی که
 کار بعد از این در دست بود
 نفس که سخنان زیاده گران
 بقای ایشان ناریه بگویند
 حقیقت حال از حد حکایت
 ظاهر بجای آورده که
 ایشان کرده اند بکن بعد از آن
 مختار که میسر گفته اند بگو

گویند که شرف الدین بنوق بندگی شیخ نظام الدین او یابد علی مدقضا را پیش از آنکه او بدلی برسد
 شیخ نظام الدین بریاض رفوان خرامیده بود شیخ نجیب الدین فردوسی در آنجا بود چون بملازمت او
 رسید فرمود در پیش سالهاست که منتظر تو نشستم اما نمی دارم که بتو سپردن است مرید شدو نعمتی که بر او
 او نهاده بود ندگرفت و بطن اصلی خود رجوع کرد گویند که در این چند سال در بیابانی که در راه آگره واقع
 توفیقی واقع شد هم در بیابان می بوده عبادت می کرد بعد از سالها بطن رسید قبر او در شهر بهارست و منیر
 عربی است از بهار رحمة الله علیه رساله ندری است که کسی در بیان چهارده خانواده نوشته در آنجا می
 نویسد که ابتدا فیروز از شهر وردست شیخ نجم الدین کبری فردوسی شیخ علاء الدین طوسی برود و ترب یکدیگر
 بود و اندر در مجاهده و ریاضت بسر حد کمال رسیده بعد یک هفته اخطاری کردند و هم بگیا که جنگی و نان
 جوین بود بر سر بزرگوار خدمت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی آمدند و گفتند عمر بسر آمده کله
 بر نیامده ریاضت و مجاهده بسیار کشیدیم اما هیچ روی مقصود ندیدیم شیخ ابوالنجیب فرمود برادران ما نیز بدین
 داغ مبتلایم سبیل است که مرید شویم هر سه بزرگ خدمت شیخ وجیه الدین ابو حفص بن عمر بن عویبه
 آمدند شیخ وجیه الدین بعد از مدتی شیخ ضیاء الدین و شیخ علاء الدین خلافت داد و داد شیخ نجم الدین
 کبری را را شیخ ابوالنجیب سپرد کرد و گفت این را بر خود گیرید بعد از هفتم ماه شیخ ابوالنجیب شیخ نجم الدین
 خلافت داد گفت شما شایخ فردوسید از آن روز باز فردوسیان پیدا آمدند رحمة الله علیهم اجمعین شیخ
 شرف الدین را و ادای مجموعه مکتوبات که مشهور است مکتوبات دیگر است که بجانب شیخ مظفر لعلی که مرید
 و خلیفه و صاحب مرست نوشته است آورده اند که در مدت بست و پنج سال که شیخ ظفر از اوقات
 معاملات و حالات خود که در سلوک روی می نمودند خدمت شیخ عارف می فرستاد و شیخ آن را جواب می
 نوشت و در ذیل بعضی مکتوبات مسطور بود که مکتوبات من همه حل مشکلات و معاملات آن برادر است باید
 که کسی را نتواند که موجب نشای سر رویست گردد بخبر این هر بار که مریدان التماس می کردند که مکتوبات
 عطا شود تا آنست که کنیم و مستفید گردیم سبب عافیت و صیحت شیخ و اخفای اسرار الهی بکس نمی نمود
 مهربان کرده از سال می داشت ناقل این حکایت گویند که آن موازنه دوست مکتوب زیاده بود که بهنگام
 رحلت شیخ مظفر موجود صیحت کرد که درون کفن من بهر سبب وفائی و صیحت او حمله رکفن نهاده
 تا اسرار این بزرگوار پوشیده ماند یک ملتقه مختصر بیان خریدار مانده بود بخط شیخ الاسلام ابن چند مکتوب
 از آن نقل کرده شد تا خواننده و شنونده را سبب نفع دین گردد آتی و ما نیز بهر چه نکته که مناسب حال طالبان
 و سالکان باشد انتخاب نمودیم مگر در مکتوب شاید تمام نقل کرده شده باشد مکتوب لفظ و ایما بهریت
 هر یک از این قوم را حق داده است از بر آن سخن کرم نهاده است برادر و امانا مظهر سلام و دعا
 کاتب حروف مطالعه کند باید که در کار خود مرعانه باشد از شایسته اوله از کثرت ابتلا و از احتیاط گوناگون

که در راه سالک است نباید که در کار قصر و قنبر راه یابد آری باور عظمت الانبیاء آورده است که کار خداوند
حل و عطا بر یک خط نیست نتوان دانست که اقبال فتوح حق سبحانه و تعالی بنده را از کمال راه پدید
آید از راه نعمت یا از راه محنت از راه عطا یا از راه بنا موسی پیاپی بر اصولات استوار شده علیه بعد از
زادن و تنویر آتش افکندند پس در آتیه آنگاه که در پیش دریا انداختن پس در دست دشمن آنگاه که
پس در دست او موت قطعی دادند پس از خون کشند در غربت آنگاه که در پیش سه سال در شبانی آنگاه که
شب تاریک شد و از تیره بر آمد و برق جفن گرفت و در گمان رسیدند و گو سپیدان رسیدند و در راه آمد
وزن را در وزن گرفت سر با سخت فرو گرفت و آتش نه بر چند بقیع زد و هیچ آتش بر نیامد چون
بهمه وجود مانده و عاجز گشت تا که دفع غیب بدید آمد تا گشت افی السمت نامر چون بطلب
آتش آنجا رسید گلی دیگر شکفت که ای انانیا باک یا خلع لعینک اندک با و او مقدس طوی
دانا اختارتک یا ستم ملایحی اسرار الهیو سیه غیر معلومه بوجرت احوال کله علی العبد علی سمن و احد
از جنات احوال پدید آید
نور که دیگر حضور دیگر باشد
کتوبات شریف
رجاء بیعت خاموش زبان
حال کرده منی به بگذر سخن
آید بدک با و این حال کار باد
این وقت آن که حاصل است
جامعت بگیا اینم که در سخن
وقت بزمانی چنان از دست
رفته اند که هرگز سخن ندانند
حال گشته اند و سخن منی در حال
نفس حال مانده است که در
حضر مراد مرده چه با گفت
آدم این است در دنیا اینجا که
یکبار در دنیا و هیچ است بر
وقت تشریف منی سلطت سلطان
حال که با وجودش در نظر قیام
همیشه این تا به ابد آید که
حق معنی حق حقیقت بود
چه حال باشد باری اگر کسی بگوید
بماند که در دنیا باشد و باقی
هم زمانه تمام نهاده و تا آنکه

که در راه سالک است نباید که در کار قصر و قنبر راه یابد آری باور عظمت الانبیاء آورده است که کار خداوند
حل و عطا بر یک خط نیست نتوان دانست که اقبال فتوح حق سبحانه و تعالی بنده را از کمال راه پدید
آید از راه نعمت یا از راه محنت از راه عطا یا از راه بنا موسی پیاپی بر اصولات استوار شده علیه بعد از
زادن و تنویر آتش افکندند پس در آتیه آنگاه که در پیش دریا انداختن پس در دست دشمن آنگاه که
پس در دست او موت قطعی دادند پس از خون کشند در غربت آنگاه که در پیش سه سال در شبانی آنگاه که
شب تاریک شد و از تیره بر آمد و برق جفن گرفت و در گمان رسیدند و گو سپیدان رسیدند و در راه آمد
وزن را در وزن گرفت سر با سخت فرو گرفت و آتش نه بر چند بقیع زد و هیچ آتش بر نیامد چون
بهمه وجود مانده و عاجز گشت تا که دفع غیب بدید آمد تا گشت افی السمت نامر چون بطلب
آتش آنجا رسید گلی دیگر شکفت که ای انانیا باک یا خلع لعینک اندک با و او مقدس طوی
دانا اختارتک یا ستم ملایحی اسرار الهیو سیه غیر معلومه بوجرت احوال کله علی العبد علی سمن و احد
لا احاط عالم العبد علی الربوبیه و الله تعالی بصفاة غیر محاطه
اندان مرخدا کار از ازیت
مکتوب ای برادر آدمی زاده مورچه الیت در طاعت سرگردان
مانده می خواهد در زمان لطیف بکمرس محال است محال را باعی
مشوق ل مورچه راه افتاد است
این واقعه طرفه براه افتاد است
در واکه علم کوه یکجا افتاد است
در ویش بخش با و شاه افتاد است
ای برادر عاشق باید که نوعی از مشوق را بشاید اگر شایسته لطف بود مراد او از مشوق بر آید اگر سرزنی
تقریر مراد مشوق از و بر آید آنچه مراد مشوق از عاشق بود تا متر بود و انجب الصادق من بحمل مرده خدا
مراد محبوبه را صلح بداند انسان الامن کان نادر عاشق منج الاعمال لا شغل فی الدنیاء الاخرة فاما من لا شغل
دینا و علی تلمیذ حدیث عقباة فلیس له نصیب من خدمه مولا و یقال اصحاب الدنیا مشغولون بدنیاهم
و اصحاب البقی مشغولون بعقباهم و اهل النار مشغولون باینالون من بلاهم فمن الذی لم فی الدنیاء الاخرة
من مولا خبر مکتوب امام مظفر بدانند که این قسم از علم معاملات نیست از علم کاشف است علم کاشف
و علم آوردن رخصت نیست اما آن مقدار که نویسد این است که موجودات محسوس را عالم ملک گویند
موجودات معقول را عالم ملکوت گویند و موجودات بالقوه را عالم جبروت گویند هر چه ما و این
آن را عالم لاهوت گویند و بدین عبارات هم می گویند ملک عالم شهادت است و ملکوت عالم غیب است
و جبروت عالم غیب غیب است و خداوند جل و علا غیب غیب غیب است بعد از تقریر مخفی می کنند
که لطافت عالم ملک هیچ نسبت ندارد با لطافت عالم ملکوت که عالم ملکوت بنامت لطیف است
و لطافت عالم ملکوت هیچ نسبت ندارد با لطافت عالم جبروت که عالم جبروت بنامت لطیف لطیف
و لطافت عالم جبروت هیچ نسبت ندارد با لطافت ذات پاک خداوند جل و علا که ذات پاک خداوند جل و علا

مردن و نقل و حرکت و غیره
سخن و بیان عالی که نگردد آنگون
چگونگی نمودن باطن و ظاهر و باطن
رسیدن مکان مقام حقیقت و حقیقت
که بعد از تحقیق بهر باطن و باطن
و انقیاد و محاسن و استواری
داشتن فعل و کار و عباد و عمل
خلافتی و انقیاد و محاسن و استواری
سپاس آید و نور و صفت و روشنی
گرد که بیان نماید و حق و حقیقت
و چهره و احوال و حکمت و نایب
و کار و اسرار و کائنات و اطلاع
و اقتدار و اول بر همه شایع
و حکایت و پند و اندرز و حقیقت
در حقایق و کائنات و کائنات
و باطن و از حقیقت عالم و نور و طلیعت
منطق و منطق و در و در و در و در
متن و متن و متن و متن و متن و متن
این ایشان را احوال و احوال
رسیده اند و ممکن و باطن و باطن
ایمان باطن و باطن و باطن
این قدر معلوم و تحقیق و تحقیق
که اعتبار و انقیاد از حقیقت و حقیقت
که باطن و باطن و باطن و باطن
تقدیر و کار و حقیقت و حقیقت
و زنا و باطن و باطن و باطن
عاشق و عاشق و عاشق و عاشق
ست تا بفریست و باطن و باطن
این و باطن و باطن و باطن
گروه و حقیقت و حقیقت و حقیقت
و باطن و باطن و باطن و باطن
میدهند و اشارت میکند ممکن
باطن و باطن و باطن و باطن
و حقیقت و حقیقت و حقیقت
که باطن و باطن و باطن و باطن

لطیف لطیف است و هیچ ذره از ذرات ملک و ملکوت نیست که جبروت با آن نیست و بدان محیط
نیست هیچ ذره از ذرات ملک و ملکوت و جبروت نیست که خداوند جل و علا با آن نیست و بدان محیط
و از آن آگاه نیست به لطیف الخیر است که لطیف مطلق است چون لطیف مطلق بود و محیط مطلق بود
هر چند لطافت بیشتر احاطت بیشتر از اینجا فهمی کنند و هر حکم اینجا که گفته و سخن اقرب الیه من جبل
الوهابین مستثنوی آنچه تو نم کرده اگر کرده هست اندر تو تو خوار پرده
از اینجا است که می گویند ملک با است و ملکوت با است خداوند جل و علا با است و ازین جاست
که می گویند خفیات انسانیت است که مظهر آینه سر حقیقت از بوسه است
تا نیاید جان آدم آشکار ده خداوند است و سوی که دگر ده پدید آمد چه آدم پدید
زو کلید بر ده عالم شد پدید ازین نوشتن نتوان مار در وقت خوشی بدعا ایمان یلا
آرد و السلام آی برادر کل با حقیقت کل یا منتن است بهر که کل کل یا منتن یعل ال اکل الا من انقطع
عن اکل و نتیجه و شوه کمال عشق آت است که در دانش و عطا و در قبول و رحمت و صفت یکسان گردودند
کمال فی العشق یس در راه کمال تا فرق میکنند ناقص است کمال آنجا است که فرق ما ندین یعنی است
که کسی باب آن مرد و پیروز و پیروز است همچنان تو خوشتر از مال و دگر و مگر شربت باز رضای دگران
چونیند و از این صفت چندان فرست که دیگران را بر حمت کسی اورا گفت که گیم سیاه صفت چو از دوش
برندارے گفت می نفروشم گیم می نفروشم گیم نفروشم برهنه مانده ششم
اما این معنی نذر کارخانه عقل است عقل ازین معنی مفلس مادر است و عشق جنون الهی کار و باطن
دیگر است و کار و عاقلان دیگری برادر اگر آن معانی و احوال که بران برادر می گزیده و از افکار و رطاب و دشت
و شوه و خام مانده و نیت نگردد و در بودن و در حال مختلف باید تا رنده در میزد و نیت نگردد و چنانچه پخته را
تا در حال نبود و نیت نگردد و در گاه آفتاب و گاه سایه تبخیر و بسط و جمع و تفرقه غیبت و حضور و در گاه محبت است
و دیگر صفات بشریت منافی حقایق است پس تا صفات بشریت باقی بود و در البقا نمودن برادر که بقایع
الانسان کمال بود ازین جا این مسئله تمام حاصل خواهد شد آن برادر دل قوی دارد و صفت بلند امید صادق
که بهر آن دولت و شاهی باشد که عقل و بشری در او در آن عاقد آید و می بخشد و می بخشد و می بخشد
و خورشید و از برای تزویج و صانع ده سال شبانی کرد و در طلب آتش قدم زد و تو قدیم در نظر آمد و بشر غایت
یا خلعت نبوت و تشریف رسالت در رسیدن این را عقل از کجا در کجا که کمال و فضل است و باستحقاق ای
چه عجب سوره نزعون با مداد و کفر و ساحری غرق بر خاستند و در قهر و تکذیب و بی کرمی و بی ساحتی نگذاشته
بود که تاج معرفت بر سر ایشان نهاده بر خفت و حیدر نشاند و عارفان حضرت خود را انید تا بهجت از دنیا آخر
بیکبارگی در گذرشته نداء و الله خیر و العاقب در دادند آی برادر آنچه از نعم خاوند رحمت ترا می خواند منتقد و قلیح

خود بدستی کن بشنود چه میگوید به میت

هر که آن آفتاب اینجا بتابد

و بتغیر کلی از خود را بماند

ماگر تمام سال ای نایاب

در هفتاد و یک روزی رخ

این معجزه را در ده دقیقه

در آن یک ساعت انسانی

خود زبیه نکرد صاحب حق

ششانی که در در مقام شمع

استیلا و صدف و اینجا

تا برکات و انوار این

در تات یافت در ده

و انشالی رفت و دست

که تانی از این کار

تر آنکه بعد از این

در جان اثر باشد

رو عاقل بر یاد

و سخن صدق این

نگردد از این

از شب روز

خیال گردد چه

از این نماید

نیز عالمی دارد

است به زیاد

نیت این به

خوش باد ابر کجا

اینجا کجا بر میت

بجو خورشید از

بار و مت باید

اینست که گفت

ای برادر این

اینست که گفت

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

نوش باد ابر کجا

اینجا کجا بر میت

بجو خورشید از

بار و مت باید

اینست که گفت

ای برادر این

اینست که گفت

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

ای برادر این

در عرض خود غرض نفس در سر است
و غرض غلبه است آن است
اختیار بجا بود و غلبه کافی است
شیخ زکریا اندک یا غیر میفرمود
حال خسته و غلبه شد و با جمل
یقین نباید بود و بهمان قدر
تقدیر کن که حاصل است آنچه
اعتقاد و تقلید باشد خود
در عمل باید زد تا هم از غلبه
سماحت و فراموشی کنی و غلبه
تجربیدری به حال شاید غلبه بر
افتد و یقین جلد را باید رفتی
نزد بقصه از طریق تاثیر حق
و در راه و علاج آن معتقد بود
ترانه از دولت بعد از حجاب
مستقر محکم بکند و بخت و طبع
دین کش نموده باشد نهضت
ست که صاحب قدرت یکم بر سر
از جاده سلاطین استغفار
بدینفرد که برگزیده و صاحب
من خدا بکمال طالب مشغول
که بخیر و شستن بر سرش از بروز
نور و نور از شرف در کار زنده
در تقصیل مطلوب اگر چه مستند
الاحول بود و بیابان اختیار
مردود علی از حقان گفته است
که قدرت یکم بر سر است بر اختیار
این اسلام و اندام و نفس
الایم و علم از ان الحق حقا
دارد و تشنه تشنه دارنا ابراهیم
با طمانه و تشنه تشنه می باشد
ایمانی که الهی که الهی حق
ایمانی که الهی که الهی حق
است و الوجود و سید المرسلین
محمد علی آله و صحبه ائمه

از عالم محبوب این خطاب بسبح جان هر یک از عاشقان میرسد ایها السافر الی الشرق ایها المبارز الی الغرب ایها
الفران الاعلی ایها السامع الی الشرق این تطلب با تا از مکتوب آن برادر رسید شود و غوغا ببار بود ای
برادر چون اما بشلی را بر رسید ندید با صفت احوال گفت هم یکم علی پس ما را این شود و غوغا چه سود که سلب باید
بست و در اندوه این حدیث باید سوخت و ماتم و مصیبت خود باید داشت و غوغا و شور هر چه باشد جز در
بدون و آرد غوغا ز آردن راه نیست روش خدا و ندان این قصه بهمیست تا در دنیا بوده اند و در اندوه
ماتم این حدیث بوده اند چون از دنیا بیرون رفته اند با این اندوه و با این حدیث بیرون رفته اند و قهر و ز
که در گور رفته اند و فردا که از گور بر خیزند با این حدیث بر خیزند ای برادر باو ث حدیث دعوی قاض و
طهارت که حضرت او را شاید در عالم ما متعجب الوجود پس یقین باید دانست که پاکی کثرت حدیث یاد دهم
یاد عدم است از اینجا همان می آید که آن عارف گفته است آری بعد از آنکه ای برادر من زنی کرد ان تمام
نهاد و مردان دران منزل در فریاد انداختند و فرشتند

شعر

یاد لیساً لمن تجر فیک	ای برادر نوشتن و گفتن همه بیرون پرده است و رون پرده
این ست رویا می	چون سرازل طعم ابدال شود
هم مفتی شرع را جگر خون گردد	هم خواجه عقل را زبان لال شود

شیخ حسین علیہ الرحمۃ

ابن معزم بلخی اینچہ مشهور است او امرید خلیفه شیخ مظفر کرم تحقیقی اوست میدانند از ادای کمال او چنان
ظاهر میشود که او پیوند ارادت به شیخ شرف الدین قدس سره دارد و در تربیت و ارشاد و خلافت از شیخ مظفر
یافته و در احوال حال و حضرت علی تعلیم و تعلم استغفار داشت بعد از حجاز به عنایت الهی که باعث بر
ساک طریقه فقر است سفر مجاز کرده و بنیاد سید کونین علی الشیخ علیهم السلام شرف شده و بعد از در یافت
این سعادت که متضمن حصول جمیع مقاصد است بطن اصلی رجوع فرمود و در این مکتوبات است بر طرز
مکتوبات شیخ بزرگ متضمن اسرار توحید و باعث بر اختیار تجربه بیه بیهانی لطیف و بیانی عجیب جلایزدی
نقل کرده میشود و همان اشائی از احوال و کای چیزی تیز معلوم گردد مکتوب این بیچاره عنقوان
شباب و او آن تعلیم مدتی در بایه عصیان و خلافان و فانی بدوا و خزان چون قوم بنی اسرائیل حیران و
سرگردان بوده ناگاه مبدیگی شیخ مظفر مرحوم را سفر حجاز پیش آمده بنده را همراه برادر برودند و پنج
سال بتر بیت و ارشاد و لطایف و معارف و حقایق را بر دیده و خفاش صفت این گمان جلوه نموده هر چه از
بیچاره تا بلایت نداشت اما چنانچه قرب زمان انبیا را اثر تمام ست قرب مکان ایشان را نیز اثر کمال
کمال است تا بشیر آن بقابلت پیوست و چیزی دید و دانست که عبارات از ان خبر بدین حدیث نفوذ کرد

لو تعلمون ما اعلم النفع قليلا و لكنتم تشرعوا بعد چون بشوق تضرع ازل در هندوستان افتاد آن سنی گفتو
آورده آن مطلوب بقصه باز آمد اکنون که مدت بس سال در محنت پناخت برآمد ملاقات
بسر آمد شهابه فراق برادر آرد گفتیم یار باه یکدام و سلیمت و بچه در دیت بدان وقت رسم درین یا با
چهاریم شد و ننگ غلام شود اما با دوری در سای میجوی مقام کردن و استانی به بیگانه گنجی نام از نفعی شریعت
و دمای بودت باشد **بیماره و لم شکسته تا که باشد** و زخم فراق خسته تا که باشد
و در نزدی کسی که با او خوش نیست **بر خیزد و بگوشه نشسته تا که باشد** عاقبت سر بیان چون سودی
بر که در سر بوس چون توغالی ندارد **مکتوب در فضل زمین عرب مقار باد در کتب بات جای خدمت**
که برای مغولی نوشته اند شکایتها این زمین بنشته و بنشته که کرادین زمین کاری دست داد چه کنم تمام در بود
پای بند بود چون مادر فوت شد قوت پای رفت بجزورت افتاده ماندم و شیخ فضل الله را با جملگان
طی می کرد کشایش نمی بود فغان شد و عرب بر دردت بعده کار باکست که در تحریر بنیاید بنگلی شیخ
در حیات حضرت بیرون آمد و در قه قرآن شد مولانا صاحب مشرب شد است و بر احوال قانون
کار مطلع شده است از ماجد ارشدان اورا حضرت نیست چون مراجعت فرمودند در انظار راه بودند
حضرت شیخ و نهایت یافت چون حضرت رسالت را در خواب دیده بودند که این باز با گرد کرد دیگر باز زدند
بیای بعده ملاز دان کردند و فرمودند در فضل این زمین رسال می نوشتم اما که فهم خواهد کرد اگر حضرت شیخ می بود
می نوشتم بعضی یاران را صد نه شیخ آنچه اصل قانون کارست معلوم شده است اصل کلامی لغت بهای دنیا
و عقبت است الا اشغل بالشد ما یساعده و ما یغاضه من التقرب الیه عز وجل **احیای**
کا و لغت چو زبون تو شد **اگر همه کفری همه ایمان شدی** دی که با تو بر آید سعاد است
شی که بگو گذارم مرا چه روز بدست **اوصاف ذمیمه چون بدل شد** بر عقده که در تو بود حل شد
جمله علوم این طائفه درین سه بیت است اگر غلامت استی بر سر شود مبارک باد لا بعد مع الحجة و هیئت کاتب
همی است تا شغلک من الحق فهو طاغوتک همی نوشته دوستان را می دهم و بخدا می سپارم ان
کخیر الزاد التتوی و کفی بالله حبیباً **گر خیل و سپاه حبیبی الله**
در پشت پناه ر بے الله **و السلام می گوید از بندگی مخدوم شنیدم که در مکرمی فرمود که در بند**
مرد خدا نیست گفتیم می گویند که هیچ مقامی نیست که آن جامدی نیست که به برکت از قائم است فرمود
آن صلحا اند مرد خدا دیگر است اگر کسی را در بند می دیدم پیش در او مجاور می شدم مکتوب در
اصول نه طالعان حق را دوام گر سنگی لا بدی است خواه بصوم خواه حالت افطار و جوع کن کار
هر چه بنا توان کرد بر جوع بنا شود چیزهای دیگر شرط کار پیش نیست جوع کن همه کار باست آن را هم
حال بنا دیگر است بنیاد ذوق جوع است آن کس که قوییت جوع بی هوم را ملازمت می تواند نمود

و اتیانه بحمین باه طریقی
الحق و حقی علم الدین
نویسالت اش نه عشر تحصیل
المطلوب با شفا کیمیک عایه
الاعمال فی العالم و الخال
آله الامام محمد رسول الله
عجب باید و انتظار لی طلب
انتظار بوس آرد و مطلوب
نظون رسید بصیقت طلبان
بهر طلب نقش مطلوب حد
در طلب بر جان طالب جان
غایب باید با سبیل باید که رنج
مغفولی هیچ آردی از آن
مانع نیاید غرض حق و حقیقت
آن سرحد مسکن اگر غفلت عالم
حکم شنید که صول بدین مطلوب
می است و حصول این مقصود
منتظرین سخن در گوش طالب
اصاراه نیاید بطلان نشین
و نگار و دیکت و کوی ایشان
ندم براه حجت جوی بر نندرد
اگر این حالت روی نماید طلب
ست باقی بوس پیش
باشد از هوا و بوس کارگی
نکشاید و انتظار محبوب چنان
که یک لحظه خیال آن جمال و
حصول دولت وصال غافل
بنده ناز غن نشنیده بود که
زند بر تندی که نه حصول مطلوب
و حضور محبوب پیش چشم دارد
امید و بود که شاید محراب
بدست آید امید و انتظار اگر چند
در محنت و کیم اند ما بکلمه در پیاید
حالی انتظار از مقام امید پیروز

این ایمان سانی و توحید زبانی توفیق نشود دوم آنرا کلمه آید گوید گوی از میدان برده شود
 در مجلس صامت جماعت مردان چون در مشرو آید کمی در سهو مانند **مرا بخار سپید مقداد یک شد**
 امید ماه سال نمانده است یاری از یاران مست بزکوة مشغولی خود زکوة فراغ خود این نفس بنوا
 بت پرست که نه گرفتار نفس اماره را بحجت ششم هر روز و هر وقت که یاد آید بدعا و ایمان مسلمان می توحید و غیره
 و عاقبت مدد فرماید در مکتوبی دیگر یکی از طالبان می نویسد که نوشته بود که یک اسم تعیین کنند و ایشان
 اسامی دیگرند که شبیه و تبلیس و طلیح فرایند خانه شیخ شرف الحق والدین طلیح گری نشه است و نشه
 درین خانه طلب حق که طریقت مست می خوانند و تبری عامر الهی غلبند و این بیت می خوانند سه
 بولایت محبت صغریست عاشقان را **بجنان چه دید آن کس ندید این جهان را** هر که قدم از یقین
 انداخت محنت بی حاصل ست او را در دوک و پنی می باید بود او را هم او را در نماز و تلاوت و عبادت ظاهر و باطن
 مست کار و بان دیگرست کار مختلانی دیگر آسمانیان از آن بیت پرستان نه باشند عن الحق نمودن و تنگ
 و السلام فقیر طالب روز انقضاء راجه پر داسه خاطر و بان مست بر فدا و سخط کسی ملقت نگردد و بنال
 غیرت کار خود استوار باشد بهر چه راه یابد اگر چه بت خانه باشد فرض حالی باید نپند است حالت جراتی است
 از ضعف نشان پاک نیست در باهی بد رسه طی خوف مرض و پلاک نیست بکند بخیر خواهر بود بنیاد کار
 همین تبدیل عادت مست و تغییر و صاف ذمیمه است و این بمنزله و هوس است اگر این نشد نماز و روزه
 هیچ نیست اصل طهارت مست درین کار اگر این دست ندهد هیچ دست ندهد و آنکه نوشته بود که سردی
 مزاحمت می داد اگر فرمان شود پیر این پرشید پیر این دغی و خرقه اختیار این چیز نوع عادت پرستی مست فقیر
 طالب راه اعلی باشد او لباس چه اختیار معنی دارد ان الله لا یستظلی فی ذلک کم هر چه یابد بر شود و دیگر
 طالب هر جا که معتز و بنماید فهم شود اعتراض و انکار کفر حال او است اکثر اشراف مخدعان مانعیت
 که بناس گرسنگی دریافته نمی شکم چه کند و نمی خالی بدارد و علی الدوام که نمی خالی ماند این معنی چون آب
 غرور دست ندهد الا بتوفیق الله تعالی و مدد او مت برین مورث حرارتی و آتشی است که تجربه معلوم گردد
 آنکه گاهی گرسنه ماند و گاهی شکم پر خورده اکثر اوقات گرسنه می باشند بعضی وقت سیر خود می خورد و برین
 صورت گرسنه می ماند و دونه سود ندارد و اخلاص معده چنانکه نوشته ام یا بیداری شب آن مقدار که بخمید
 و هنوز فراغ بیدار بودن دست دهد نیک نافع مست و سبب هفتای دل مست و ثلث آب اگر تلف
 کلام و ربط و ذکر اجتماع باید این اسباب را تمثیل بمقتضی که داند و تجربه شده آه زدن و گریستن چیزی
 نیست اصل نگاهداشت ربط دل مست این اعلی است اول قوت بدن و عنقوان شباب باید که یک وقت
 تنه کند و مقدار معین از آن بخورد و بعد فراغ باید که دلی بهیچ علایقی ملقت نگردد و شبها اوقات غایب
 توجه الی الله حضور دل و با حضور حضرت حلت که با او دست و صورت مستی او مشا هده حرکات

فرموده است درمی و دله کرده
 و دله و صا قی ست و صفت
 از بران جاری می علم و از چند
 ست تحقیقت جزای ملین
 عمل مست که در حق آفرین
 آن مرتب نموده انجاء عرض
 ست و انجاء بهر باخلاق
 مرین مختلف شده بسمان
 غرض الحقیقه و احوال لافقه الهیه
 من غرض من غرض در حایت
 و اناتین نوع می تحقیقت
 بین هر دو عالم الله علیه السلام
 واقع شده است شش و شش
 معنی مست و بیزبیب ارباب
 معنی است که حصول اشیاء در
 این بقا قیامت است و شش و شش
 نیز معنی است این حقیر و انگیز
 این سخن در وقت دیگر بگوید
 چنان تر ازین گفته شود و ان
 تعالی اکنون طریقی معلوم
 و انواع کلمات و ریاضات که
 در ایشان دارند و کلام
 ایشان کنند و بان پیش بفرمایند
 مقصود بر سکه طاعت کردن
 آن کار با بر داشتن آن بار است
 در عین طاعت است اسباب و اقرب
 و آن نیست که بعد از اعتقاد
 به وجود بار که تعالی بان
 اسما و صفات که درین مملکت
 بیان کرده ام و این بی نهایتی
 و توفیق و هدایت را ازین خواهی
 و فضل و کرم او را منتظر و حق
 او را اندر انجاء و دنیا و جویا
 باشد عین که سکه کلام و جویا
 درگاه ملک محمد ان درین مستحق

فائدہ حاصل ہوتا ہے خدمت باطن
 باطن محبت و تعلق کا کارخانہ
 وسلاست نامہ دینے والا ہے
 باطن صوفی تقدیر بخیر اہل عمل
 شریعت و تقاضا ربانیت آورد
 باطن آں پہل از ان بدوہ
 حضرت بر آں روش سلطنت
 نزدیک از اسرار حق حکم ترست
 و اگر ہم در اول صوفی شرفیاب
 حال باشی از وہ سلاطین دور
 حق و بنیاد کار تہہ بگردان
 علم حق و توحید باطنی تو آن آمد
 لیکن بعد از غلبہ حق حال
 روح و علم و تقویٰ و زانندہ
 سخن کہ گفتہ چنان فہم نہ آید
 کہ حقیقت چیز کہ دیگرست
 و حقائق شریعت حقیقت روح
 نسبت شریعت صورت او
 شریعت اعتقاد کردن بود و باطن
 فروودہ حقیقت شدہ از ان
 و چشم میان آن راہ یافتن بود
 حقیقت حقیقت شریعت کہ
 در سرتانچہ بیان آید
 اگر ان را حاصل کرد یا نہ حقیقت
 آن رسیدہ باشد از حضرت
 علم و اشقیان شریعتی او بہ
 بعد اعتقاد جلالی تدریس از سر
 و اول این موصوفہ فوضہ
 نقل کردہ اند کہ در ہر کمال حقیقت
 رُو تہا شریعتی نہی ز اندر حقیقت
 کہ شریعت آن را کہ نہ اند
 پس اگر کسی را کشف شود آنچه
 نہ موافق دین و شریعت است

حقیقت چیزی را طلب کنند و مذہب ایشان اینست کہ معیت حق با جمیع ذرات حقیقت است ای او
 بذات با جمیع اشیا است حقیقتہ الاماز انکین معیت او نہ چون معیت جسم است با جسم کہ جسم نیست نہ چون
 معیت جوہر با جسم کہ او جوہر نیست و نہ چون معیت عرض است با جوہر و احصا کہ او عرض نیست پس معیت
 کہ معلوم و مفہوم متکلمان است ہمیں سہ معیت است لیکن موقوفان آن معیت را کہ معیت را کہ انہما جز
 این معیت کہ مفہوم متکلمان است گویند مثال روح با جسد مثال بدن حق تعالی با کل کائنات است نہ کہ
 نہ درون قالب است نہ بیرون قالب نہ متصل بقالب نہ منفصل بلکہ روح عالم دیگرست و قالب از
 عالم دیگر و بروح از لوازم اجسام از دخول و خروج و اتصال و انفصال و جوہر آن بیچ نسبت ندارد
 و با این ہمہ ذرات از ذرات قالب نیست کہ روح بحقیقت بذات او نیست معیت حق سبحانہ تعالی با
 ذرات عالم ہمین مثال است من عرف نفسه عرف ربه اشارت برین سہ است سوالی انجامد کہ گویند
 کہ از اینجا لازم می آید کہ حق سبحانہ و تعالی بذات خود در ہمہ مواضع تدریجاً باشد وین منش و منکرست جواب میگویند
 سہ اتفاق جملہ اہل اسلام است کہ انوار تجاست و قاذورات را حق تعالی می آفریند و نگاہ میدارد کہ
 بے حفظ او بقا محال است و اندرین بیچ عیبی و نقصانی لازم نمی آید ازین معیت نیز بیچ عیبی لازم نیاید
 یا آنکہ معلوم است کہ فعل بے ناعمل و صفت بے موصوف ہرگز نبود و دیگر می گویند روح متصرف است
 در ہر اجزای قالب موجود است با ہمہ ذرات قالب و زندک ہمہ بدو است و با این ہمہ از چیز باکی کہ
 در باطن قالب است از خون و جز آن بیچ خللی و نقصانی در طہارت و پاکی روح و متکلم معیت ذات
 احد حقیقی با ہمہ ذرات نامتناہی فہم متواترست کہ در بی تقدیر تجزی و تقسیم و حملہ نہ ممکنہ را جہم تناہیل
 کردہ اللہ الہادی الی الصواب **مثنوی** گفت تو کی دیدی آن رخسار را چشم مجنون باید آن دیدار
 تا بناید عشق مجنون کئے بیدار کی بودی لایلا بخا تو کئے پندار کہ چشم من نہ بینی رخسار او
 تو تہا سازی ز خاک کوئے او چون مریدان را ہمتہا بر آئے طہارت را نہ علی قاصرست
 این تفسیر برای تخریص شان بقلم آورد تا چون از نعمت تصفیہ قلب محروم افتند باری از سر برانہہ باب دل
 محروم نامند و خود را با دو اورا پا خود دانند و دور نشمرند کہ بیشتر حرات کہ خلق دامن گیر شد ازین شد کہ
 خود را از شرف معیت حق دور دانستہ بی ادب و ابرہم بر خلاف رضائہا دند و السلام

مکتوب در بیان اسماء حقیقہ

حق تعالی اسمہ با اصطلاح موعودان متکلم خدمت بردارد و آنچه در شرح آداب الہیہ دین خاست
 شیخ از منازل اسمائین آورده اند کہ اسم حقیقی عین مسمی است آن بر اصطلاح اہل وحدت و تا
 اصطلاح ایشان معلوم نشد اسم حقیقی نہ کہ ہم نشود اسم حقیقی از انجا روشن شود ان شاء تعالی بلکہ آب بسیط

اگر آن را اعتقاد کند که خدای
زندقی کرده و او را مسلمان درانی
و فی الحقیقه خداوند بسیار است که
نکته از ما حیدر این راه دوری
نماید و خود را بجهت هستی
جانی کرده و در این جلوه دای
قبولش کنم و گویم تا در شاهد
مدلی بر حق و درستی تو را می
نماید و بر حق است که در حق
نکند است کتاب الله و سنت
رسول الله با تکیه بر این یکی
و دیگری شود و این سخن در دور
در دست این قدر است که بانی
بسیار و سخن صریح است
هر کس این بند را بشنود و نگاهد
و از حق تعالی اعظم یا معبود
الرساله الراجعه عند تکمیل
اولی الاحکام بآن لذات
الدنیا کما آتاهم و رفع التوب
و احتیاج باین حق و نفوذ العنا
فاکرم الله سر رسول الله
عاقبت بخیر باد آغاز سخن بدعا
و کلامی که در دعا و دعا از آن
آمد که هر چند که اقامت سخن کرده
و مسامک و اطوار باب سخن
در نور دیدم دعا با لای و بکار
آینده ترا در دعایان من جمعاً
این دعا که حاضر است و نقاد
تمام رفیات است عاقبت بخیر
با تو آمین آمین که معبود است
اخوانه از حب نذر و بی المومنین
خاک بر سر و در گاه دعا میکند
و اگر میان شرق و استیلا کنند
درستی با لای از آن باشد

مجازیت و آب هم ذات دارد و هم وجه دارد و هم نفس دارد و نظر بهستی آب دیگرست و نظر بر عموم
و شمول آب بر مجله نباتات را دیگرست و نظر برین هر دو مرتبه دیگرست پس بدانکه هستی آب است و عموم
و شمول آب بر مجله نباتات را وجه آب است و مجموع هر دو مرتبه نفس آب است و با هر نباتی ملاقاتی خاص طریق خاص
و دروی خاص است آن نسبت و دروی آب را چه آب میگویند اکنون بدانکه صفات آب در مرتبه ذات اند و آن
صلوحت و قابلیت اشجار مختلف گلهای مختلف میوه های مختلف مراتب اشجار و قابلیت الهی هم صفات آب است
آب در مرتبه وجه آید و نه اشکال همیشه مراتب درخت است که امتیاز برگ گل شلخ و دیوه و خار بدان حاصل می
شود چون صفات آب قابلیت است از عالم اجمال به عالم تفصیل رسید و شمول و احاطت انسان قابلیت به عالم هست
که وجه آب است پیدا کردید کثرت پیدا آمد و یا امتیاز حاجت افتد بدان وجه امتیاز حاصل آید آن اسم است
نیت که اسماء در وجه است و آن اسماء حقیقی است که امتیاز از مرتبه بر مرتبه بدان حاصل است آن ملا اسماء
حقیقی آب است و آن همین سماء است که از او منفک نیست و افعال آب در مرتبه نفس آب است که مجموع هر دو مرتبه
است ذات آب را صورت جامع گویند و عالم اجمال گویند و وجه آب صورت متفرقه گویند و عالم تفصیل
گویند که آب بچندین هزار شکل صورت تجلی کرده است و ظهور یافته و آن همه صورت کمال آب است
پس تو بهر نباتی که در آری بوجه آب در آورده باشی اینها سرافراز میمانند و تو آنهم وجه الله جلوی گری کند
چون این امثال دانستی اکنون بدانکه وجود خدای تعالی فوق و تحت و بین و بیاسایش پس ندارد
نوریت نامحدود و نامتناهی و بحریت بی پایان و دیگران اول و آخر و حد و نهایت و ترکیب ندارد
قابل تغییر و تبدیل و قابل تجزئ و تقسیم و قابل فنا و عدم نیست و احد حقیقی است و ذات او هیچ وجه کثرت
نیست چون این مقدمه معلوم کردی بدانکه این نور که حقیقی است و نامحدود و نامتناهی است و منزّه
از همه سمات نقص ذات و وجه نفس دارد و نظر بهستی این نور دیگرست و نظر برین نور که عام است و
شامل است تمام موجودات را دیگرست و نظر بر مجموع هر دو مرتبه دیگرست چون این سه نظر دانستی اکنون
بدانکه ذات این نور هستی این نورست عموم و شمول این نور تمام موجودات را وجه این نورست و مجموع
هر دو مرتبه نفس این نورست و صفات این نور که قابلیت صورت دارد و قابلیت کثرت دارد و در مرتبه ذات
اند و اسمای این نور در مرتبه و افعال این نور در مرتبه نفس اند و اسمای برادر این نور تمام موجودات
را و در موجودات و بقای موجودات ازین نورست هیچ ذره از ذرات موجودات نیست که نور خداوند
با آن نیست و بران محیط نیست و از آن آگاه نیست این عموم و شمول این احاطت را وجه این نور
می گویند پس هر که بوجه خدای رسیده و بوجه خدای را بدید خدای را می بیند اما بر اصطلاح اهل وحدت او
مشترک است و میگویند اکثرهم یا الله الا و همه مشرکون زیرا که همه در مجرم بجهت است و در امتزاج
و انکارست و هر که از وجه خدا و در گذشت بخدا رسیده ذرات خدا را دیدیم خدا را می بیند اما موجد است

از اعتراض و انکار آزاد است و با خلق عالم صلح است ای برادر بدین بحر محیط و بدین نور تا محدود و نامتناهی
 ای باید رسید و این نور را می باید دید این نور در عالم نگاه باید کرد تا از شرک خلاص یا بدو حلول و اتحاد
 یا طل شود و اعتراض و انکار بر خیزد و با خلق عالم صلح پیدا آید این جمله تقریر را نیکو تامل که تا از فوائد
 این بهره مند گردد و اسما به حقیقه را فهم کند

شیخ شرف الدین حجة الله عليه

پانی پتی اور اعلیٰ قلندر نیز گویند از مشایخ مجازیب اولیاست گویند که در او اکل حال تحقیق علیک کرد
 و طریق مجامده و ریاضت سبک نمود و در آخر جلدب شد و کتاب بارز از آب انداخت نسبت ارادت
 او یکی ازین مشهور نیست یعنی گویند که بخواجه قطب الدین بختیار کاکی ارادت داشت و بعضی
 گویند بشیخ نظام الدین او بیاد هیچ یکی ازین دو نقل بمعیت نرسیده است اورا مکتوبت بزبان عشق
 و محبت مشتمل بر مخلص و حقایق توحید و ترک دنیا و طلب آخرت و محبت مولی جلد آن بنام احتیاج الدین
 می گویند در رساله دیگر در عوام الناس شهرت دارد که ادا حکم نامه شیخ شرف الدین سیگویند ظاهر است که
 آن از مختصرات علوم است و الله اعلم نقل است که وقتی موی شوارب او نجایت دراز شده بود
 هیچ کس را بحال آن نبود که بوی امر بقیض آنها کند مولانا ضیاء الدین سانی رحمة الله علیه که در حوش
 شریعت در برداشت مقرر بر گرفت و محاسن شریفش در دست گرفته مقل شوارب کرد گویند که بعد
 از آن شیخ همیشه محاسن خود را بوسیدی و گفتی که این در راه شریعت محمدی گرفته شده است و ضمه ادا
 پانی بیت است جای پرنیض و بر حالت نیز در ریتیک به قدس سره در اینجا خبری دیگر است که قبر مبارکشان
 گویند کوی محبوب و مرید شیخ بوده رحمه الله علیه مکتوب ای برادر چون غایت و کار تو کنند و بفرمود تو
 نهند ترا از قوی تویر بایند آنگاه عشق در تو آید و جلوه حسن بر تو بناید چون حسن را دانسته باشی معشوق
 را بشناسی عاشق معشوق شری و زمانی که معشوق از عاشق رسا بنید بران کار کنی صفت معشوق و مرید
 عاشق بر پای دوی آنگاه شناخته باشی معشوق را با عاشق ای برادر معشوق را هم بصورت تو آفرید اند
 و میان شاعر ستاده اند تا دعوت کند بر له راست ای برادر باری عز وجل بهشت و دوزخ آفرید و حکم بر آن
 کرد که هر دو را بخواهم که معشوق را با عاشقان او در بهشت خواهم آورد شیطان را با پی روان او در دوزخ
 خواهم انداخت ای برادر در بهشت و دوزخ کس نیست جز عاشق از حسن عاشق بر سر میدارند و در هر دو
 مقام غیر نخواهد بود بهشت مقام وصال است و دوزخ جای غرق است بر دشمنان زانی بر اک
 کاران و منافقان خواهد بود و مثال برای عاشقان و مجانب محمد رسول الله علیه سلم ای برادر چشم دل
 بکش و نیکو بین و بدان که عاشق از عشق خود بر ای تو چها آفرید و چه تا شاید که حسن خود بر سر درختی نهاد
 و دید و دلداد و دم توت و این صفت

که خانه در مسکن حلال و من
 طبیعت ایشان از دوش
 چون در یار و وقت چشمت
 نسیان ماری ست دم از عشق
 صحبت یکدیگر کردند بهای جوت
 و مقامات بخار در سر دل و محبت
 در متن باقی است و کین فر
 طامات و فراغ وقت تا بصورت
 سید گران آساید لغنی بزم خاطر
 بر تله سنگنا که دیند ست نیست
 در آنگر غیب ست و نزل
 یکی منزل اتفاق افتاد و در آن
 از سبب غنا و نزل یافتن
 با خوانا علی سر مستطین صحنه
 می توان داشت از آن امر خالی
 و بر علی کلینی قدس سره محبت نمود
 در زمین دل نشاند و در پند
 که چه کلمات این شریفه و پر بار
 به خود رفت و در می که شمع
 خود و بیگاری می نمود آن اندید
 بنگار کشی و دوست بهر یکدانه
 که بهتم صدر برست و درین دنیا
 بوستان بهشت اگر چند بار نیست
 سوزنده آن بهای بد که گویند
 و چین چند بار بهشتی ملاز ازین
 نباده اند زمان درکت ده شدن
 آن بهشت و درین نسیم
 از آن جانب پان شبست
 که از قنات و محو میند اگر غرض
 عا نیدن خود غلبت نزدیک تر
 و در حاضرت شرک دارد و در آن کجا
 آن با غریبه پای آن بهشت اند
 تهر و مجات و شهود و جرات
 و لغات اشی آنند و در جعفر
 و دید و دلداد و دم توت و این صفت

دو سیهای گوناگون آن فرید در سیه مزه دیگر نهاد آن درخت را نه خبر خود نه خبر از گل نه خبر از میوه بی پرست
 برای تو آفرید همان را خبر از شکر نه آهوا مشک در نام نهاد آن برای ست آهوا خبر از مشک نه غیر
 را از گاو پید کرد بر آست تو گاو را خبر از غیر نه آباد کرد بر پید کرد بر آست تو گاو بر را خبر از زبانی کافور
 را از درخت پید کرد بر آست تو درخت را خبر از کافور نه صندل از برای تو آفرید و صندل را خبر از خود نه آبی
 بر او عاشق شو هر دو عالم را حسن معشوق دان و خود را حسن معشوق خوان عاشق از عشق خود ملک جزو
 و ساخت تا جمال حسن در آینه توبه بیند و تر احمم اسرار بداند الان سری و در شان تو آمد عاشق شو
 حسن را دم به بین و بشناس دنیا را در عقبی را بدان که عقبی ملک محمد صلی الله علیه و سلم دنیا ملک شیطان
 هر دو را در یاب که بر آست چه آفریده اند چه خواهند کرد آبی بر او نفس را نیکو بدان چون نفس بدانی شایسته
 دنیا تو پید آمد اگر روح را بشناسی عقبی را شناخته باشی آبی بر او در دنیا حسنه که در کفر نهاده اند عاشق
 داند که کفر چه آراسته است پیش عاشقان خود به که عاشق دنیا ست معشوق احسن کفر است آبی بر او
 تو چه دانی که غمزه حسن که در کفر نهاده اند چه ناک مزه بر جهانیان زاده است عاشق خود ساخته آبی بر او
 و طلب خود شود خود را بشناس چون نفس خود را بشناسی عشق را دانسته باشی چون عشق بر حسن خود
 ساعیه کنی کل اللسان در خود یا بی عاشق باشی معشوق را در خود یعنی حسن را در آینه ندل خود معانه یعنی سه
 آن شایدهم می که همه طالب آریند | هم است که از چهار نو ساخته سر پوش | در بادی بهر چراست باقیم
 درین جهانیم نگارست در آغوش | آبی بر او یک غلو نقد میا از آن عدد غلو که کن و از هر غلو که صورتی
 بسازد هر صورت را نام نه بعضی را اسپ بگو و بعضی را پیل بخوان نام نقد از میان دور شود همان صورت
 ماند که کرده است چون کل صورت را بشکند و باز غلو نقد سازند همان نام نقد پیدا شود و در کتاب
 دیگری گوید ای برادر نیکو نام که برای چه آورده اند چه خواهند کرد خیال اتم باشد اندیشه می باشد گاهی اندیشه
 می باشد که آینه دل ما می آرد به عاشق را معشوق می نماید فرمان عاشق که معشوق را ساینده و مطالعه
 فرض عاشق و سنت معشوق بجای آرد از عشق عاشق و از حسن معشوق معذور میدارد باطن را اواز
 تناشی حسن عاشق ظاهر را فراموش می کند در تناشی باطن می باشد تا چه حکم رفته است آن بنفای میرسد
 ای برادر ناگاه خیال با نفس یاری شود حال با خیال یکی شده و در بهای روزی دنیا می آرد آرایش دنیا
 خیال نفس را می نماید و در آشتیا آبی سرگردان می کند و برود معشوق می گرداند پیش هر دو خواهر می کشد
 و از آن خواری از شوق و آسایش آرایش خبر نمی باشد باز با آن نمی آید نمی اندیشد که با کس ناکو
 با کس نخواهد کرد و نه فکر مرگ است که آمدنی ست ناگاه خواهد گذاشت حسن آرایش دنیا عاشقان با
 در عشق خود چنان میخیزد که آینه دل که خبر از دنیا که آن را معشوق گرفته است که می گذرد و چه در آینه دل
 و نه خبر از عقبی که در احمم در پیش است ای برادر بنده پیش ترا هم در پیش و تو خیال و اندیشه بر سر

در این بیت ذکر است شمع کفایت
 قدس صمد سر که در این عالم بود
 از لطف الهی بهشت خود را نشاند
 و حق خلق را ساجد است بکرم
 و همه سیهای شوی به سیهای بی
 و گویا باطلی و مزه ای که در این
 و صیقلی و غریب و نایاب و غریب
 نیز اگر چه در دنیا بهشت است
 و یکین بهشت بود آید در این
 بود از دنیا خود و سر مست و نام
 لذت دنیا پند آید مست بین
 از آن خود که می آید از بهشت تر
 و نام و گویا از بهشت چون این
 که در کفر و نام قوی تر که در مزه
 نفسی لذت بهشت چنان آید
 که گویا باطلی نیست شکار سنگ
 الهی است و خردن ملک با آن
 مستحق است که در بهشت آید
 و آت آن کند که در کفر
 چه باشد صمدی که می کشد
 نهاده و بیخبر است بدین عالم
 جو را نشاند آن نفس بر سر
 از طلب آینه آسان نوده و چون
 آینه گریه کنی در در وقت و تاب
 آن آتش ز روشید و طبیعت
 آید با طمان و لذت آید
 و در نظر حقیقت جزو دفع است
 با می دیگر نماند و شایسته اگر
 شیر را یا آتش را تعلیف خود
 و آتش بهر بهر و طایقت کند
 عذابی بالاتر از آن بود حاشا
 دیگر در آن را برفت و لذت
 نمانده اند بهر بن گوشت و قیاس
 با که در شمع الهی جزو دانه
 در کفایت و حقیقت نهیده

ساخته را خیال پوشد و اگر که بانفس یا دست آتی بمادر بیج معلوم نشد که خیال و اندیشه چه حال پیش
 آورد چون آن تر معائنہ شود آنگاه بدانی که این نصیب بود که رسید آتی برادر بیج نمی دادم که چه میگویم
 و از من چه می آید و چه می گوید از زبان در قبضه قدرت خداست اگر ضایعیت در کار تو می شود از تو آن
 چیزی می گویند که پندیده هر دو جهانش سارند آتی برادر من قدر معلوم شد که بخاست خود پیدا
 و بخاست خود میدارد و یَعْمَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ و یُحْكَمُ مَا يُرِيدُ آنچه خواست کرد و آنچه ابدی کند کسی را و
 خواست او کارے نیست.

شیخ عثمان سیاح رحمه الله عليه

مرید شیخ رکن الدین ابوالفتح مست وطن اصلی او دہلی است سیاحت بسیار کرده باز وطن اصلی
 خود رجوع کرد صاحب ذوق و سماع بود بارها در مجلس شیخ نصیر الدین محمود حاضر شد و سماع کردی
 در تصفیه روضه و در فناء دہلی قدیم ست قریب هفت بی که بناے سلطان محمد عادل ست.

شیخ ابوبکر مونی تاب رحمه الله عليه

در بدایون بود ضیائی بخشی در سلک سلوک می نویسد اندر آنچه شیخ ابوبکر مونی تاب که موی درونی
 خود کاری داشت ازین عالم و دران عالم خواهند فرامید بماند بخشی عبادت اورنت و اورید بر زمان
 این نظم که صد | هزار سر درد منتظم ست بر زبان بیراند بیت | قالب چو غبار ست بمان و تو
 امید که ایک از میان برخیزد

شیخ شهاب الدین رحمه الله عليه

حق گوئی پسر شیخ فخر الدین زاهدی ست او را حق گو از ان لقب ست که سلطان محمد بن تغلق حکم
 کرد که مرا محمد عادل گویند او ازین معنی بجهت او ابا کرد گفت ما قائلان را عادل تو ایم گفت سلطان
 محمد او را از تلوه دہلی در زیر انداخت قبر او هم در زیر قلع است رحمه الله عليه.

سید محمد رحمه الله عليه

ابن یوسف الحسنی الدہلوی خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی ست جلاست
 میان سیادت علم و ولایت شائے رفیع و در تبتہ منبع و کلام عالی داند و در میان مشایخ چشت مشرعی
 خاص و در بیان اسرار حقیقت طریقی مخصوص ست در او اعلیٰ حال ہم بدلی تشریف داشت و بعد از

و حقارت منافع و پندهای آن
 بود و در یافتنهای از چیز صبی
 و شہوات جهانی بر آورد و نظر
 و انش و اعتبار بر بد یافت و لذت
 و عالی بر گشت و حصول این
 نسبت بد و در جانشان و فقر
 و در سخن پای و در حلقه و در
 طبع و نظر از التفات بر خفا
 و دنیا با پاد کمال و در نظر
 العبد شریک از غیبت و کبر
 کت و دست برد و کاشتن
 باندی و در دشت اندم و در طلب
 رفیت حق تا ظهور کس اتم
 اشک و در جنب این فقر
 بر لطفی و نایز مشافقت
 و کاف و ناسای غنی باشد
 مان غنیمت و دل که در دنیا
 و لطفی و موجودی و در پیش بر
 فقر و در کمال جاسیت است
 باقی بر جبار و در دست از غنی
 بر جبار و در غنی یک دیگر اند
 بر یک دیگر اند و یک دیگر
 بر خاندیم خود و در غنی یک دیگر
 و علم از اختلاف ست در اندک و در
 فیض و بر بالا ست یاد غنی
 شاکر اندا که فقر و افضل و در غنی
 که سلامت و بصیرت و در غنی
 که ان من اجتماع این و با قدر
 گفته است که جبار و آدمی نداد
 تا غنی ست و در اندک و تا غنی
 بر یک برادر سلطان را بعد از مرگ
 از حکم کرستی و میری و کفی
 ناید و در غنی و در غنی و در
 مرش فیض کند و در غنی و در
 که از غنی که با آید بر یک دیگر

که فقیرا بدان را بخواه و نماند
 و ده که از آن آگاه نزدک
 فضل الشیخ من این است
 که این شیخین از من بزرگترند
 یکی ازین دو فقیه کبر نیست
 تا کشاده که بر نفس صلاح
 به عقله شاکله چه باشد
 قلی کل علی شاکله و کبر علم
 بن عبادک سبیل از که مردش
 فقر سازش غنا سازد و از کبر
 اندازد فقرش با آن کارفت
 بره استدلال بر داری و بر حق
 هم آفرینش در حقش گزیده
 شیخ که اندک از شیخ خود
 نقل می کند تا که استقامت علی
 محمد و زلفای با فضیلت فقر
 از مانگرت زبان نبول نشن
 دوست انابت و اولاد از مانگرت
 با تیر بایی حیدر ایم و سکین
 تو حق و نکس از آن مست که
 غنی بیکه فقیر از خود بهتر
 دانده فقیر تر خط فضل غنا
 بلند از پایه حال خود خواند
 تاد جانی غیب و زکبر راه
 نیاید و اگر راه انصاف
 بود حق همی ست عاقبت
 حال بر کس هم حقیقت
 مری که با بدود و کاف خود دارد
 مقوله دیگر سخن جیت است
 هر بقاقت طرد عرض
 میدهند آقا قبول حضرت
 او تا کلام خود بگوید و درین
 امیدیم را به نهادماند چه
 جز جیت کلمه نیست جز سیم
 جمله و اعلی این الله شید
 العواقب

رحلت شیخ بدیدار کن رفت و قبولی عظیم یافت اهل این دیار همه متفاد و متفجع او گشتند و دیار از دنیا
 انتقال فرمود و اورا سید گیسو و زار گویند و چه شهرت او باین لقب برانچه شنیده شده است آنست که در
 او با چند کدیگر از مریدان پاک شیخ نصیر الدین محمود برداشته بودند در وقت برداشتن گیسو سبب
 درازی که داشت در پاس پاکی بند شد و او بسبب رعایت اوب استغرق عشق و محبت بر آوردن گیسو
 مقید نشد و هم بران وضعی که واقع شد مسافت بیهود قطع کرد بعد از آن که شیخ را برین معنی اطلاع افتاد خوشحال
 شد بر عذقی عقیدت و حسن ضعیف او آفرینها کرد و هم در حال این بیت فرمود و میریت
 هر کوم برید سید گیسو دراز شد | والله خلاف نیست که او عشقنا ز شد | خدمت میرا مطلقا است
 مسیحی بجام الکلم که بعضی از مریدان او که نیز محمد نام دارد جمع کرده در اینجا کولید سخن در شفقت بندگی
 شیخ الاسلام نصیر الدین در باب خویش می فرمود گفت اول حال خواستم زود زد و ملاقات زوم اما روش
 نداشتم بماندش پیش پیر نروند از پدر خویش شنیده بودم و پدر من از یاران خدمت شیخ نظام الدین
 ندس سره بود یاران خدمت شیخ پیش پدر من می آمدند از ایشان دیده شنیده ام یکبار پیش شیخ الاسلام
 شیخ نصیر الدین رفتم فرمود شما بر بار بگه می آئید و من دران وقت ملول می باشم البته می خواهم حکایتی با شما
 گویم و من دران ایام پانزده ساله بوده ام بخیر ماندم گفتم بحال الله خواجه مملوب دارد که با ما حکایتی کند
 زهی دولت یکبار بعد از اشراق بر پانوس رفتم فرمودند و صوبی که برائی با مد لومی کنی تا بر آمدن آفتاب
 باقی می ماند گفتم آری صده خواجه می باشد فرمود نیکو باشد اگر هم بدان و صریک دو گانه از شرق بگذری
 گفتم صده خواجه بگذرم بعد فرمودند و گانه شکر انهار و استفاده هم بگذارد چند گاهی بران ملازمست
 اگر هم یک روز فرمودند و دو گانه ای اشراق می گذری گفتم می گذرم فرمود اگر چهار رکعت چاشت هم
 بران نعم کنی چاشت هم بجای آورده شود نمی گویم که وقت دیگر بگذارد همان ساعت چهار رکعت از
 چاشت بگذاشت هم ترا شود همیشه برجب صائم بودم بر سید برجب صائم می باشی و من داشتم
 آری فرمود شنبلی هم گفتم نروزه فرمود اگر بستی دیگر نروزه دیگر هم بدانی آخر تر اسه مر تب شود گفتم
 صده خواجه بدادم پیش والد گفتم دران ایام والد میوند شیخ نداشت نفقت شد مرا چیزی گفت گفتم
 بر چه خوش آید بگو فرموده شیخ است من اران گشتی نه ام بعد رمضان ششصد میداد انتم بعد اران
 ابا ایوب پانوس رفتم فرمود خواجه کان مار زده داودی نداشته ام صوم دوام داشته اند بعد ازین صوم هم
 دوام بداد و هم در اینجا می نویسد که فرمود خواجه محمود دقا از یاران مولانا برهان الدین غریب
 بود ماد او نشسته رساله تشری مقابله می کردیم و من دران ایام سخت کودک بودم خواجه را جابر ملق
 رسید آمد و نشست سخن ای جابر سیده بود که قول حاتم اهم ست تا سر مرگ بخشی بجای نرسی مرگ
 سفید و مرگ سرخ و مرگ سیاه مرگ سفید رنگی مرگ سرخ مثل مرگ سیاه فقر خواجه را جاز من بجز برقی

استحسان پرسید که بچه سبب مرگ سفید سرخ و سیاه شد گفتم جوع نسبت بضعاف و در پس مرگ سفید باشد
و تخم خون خوردن است زیرا که غضب عبادت از غلیان دم است از بهر انتقام و علم فرو خوردن غضب
پس مرگ سرخ باشد اما خمر میخامری نماید علیه السلام انفسه را و او جانی الدارین و البته فقیر مان خلق شد
و تخم منکر می باشد بصورت مرگ سیاه باشد فرمودند می شیخ منور فضل الله بنیه شیخ الاسلام فرید الدین
از من پرسید که شمار دادن کند شیخ اکثر مردمان بوقت پر کلاه شده افتاد دیده اند سر این چیست بگوئید
گفتم سبحان الله از ما که دید که گفت دروغ می گوئید گفتم اگر پدید برین خطا که در کتب سلوک نوشته اند
صوفی را این حالت می باشد علی الاطلاق بگوئیم اما علی التعمین معلوم من نیست گفت علی الاطلاق بگوئید
گفتم این از اثر تجلی جلال است بر متجلی در آن حالت کوه های می افتند که این کوه های عالم حساب آن
سنگ ریزه باشد و با آتش ملکی که آتش نیست و سوزنده نیست و لیکن همدراز یکدیگر آتش
یک شریقه از سوز می آید و این مرد را پر کلاه بر کلاه می کند بوقت پر کلاه چه باشد شاید که همدراز پر کلاه
شود در میان این کوه ها و آتشها صورتی است که مشاهده آن جز آن مرد نتواند کرد هم درین حالت صورتی
جسمانی نیست پس لطیف پیدا می آید این جمله را بجانب خویش می خواهد سر یکی در آن سوی دمی آید
بعد از آن که بعد قدرت خویش از آن قوی تر و قاطع تر و لطیف تر و صاف تر می گرداند فرمود سفر اگر
تشدت باطن نیارد مبارک باشد اما سرمایه صوفیان جز فراغ دل جمع نمی نیست اگر یک اعت
لطیف دل با خدای خویش حاضر شود آن بهشت است بلکه هزار بهشت خدای آن را باید کرد و سوز
را نماند بدست آمده باشد **الفراغ دل زمانه نظری بخور دل** به از آنکه چه چیز شایسته هر کس می بود
فرمود چون در سائل کلامیه سخن در فضل صحابه افتد من هیچ مباحثه شروع نکنم شاید ابهام الابرار کمال
اصحاب وقتی اگر کسی کرده ام بعد از آنکه بگوید و گویند عقیده من بدل راست است که فضل صحابه ابو بکر ثم عمر
عثمن ثم علی اما بحث فطری هر آنچه آمد گفته میشود و با خلق بیگانه این قدر هم نکرده ام و فرمود علما آنرا کرده اند
که سلمان دناوت بهتر یا حیات بعضی حیات گفتند و بعضی حیات گفتند اما من اینست که در ایام حیات
رسول الله صلی الله علیه و سلم حیات بهتر و بعد از وی حیات شخصی علی را از اصحاب علی پرسید صفی
اصحاب گفت فقال عن تسالون فقالوا عمار فقال مومن علی ایما ناحی مشاشه قالوا و سلمان قال عمنده
علم الاولین و الآخرین قالوا و حدیقه قال صاحب سر رسول الله صلی الله علیه و سلم عمنده علم المنفقین قالوا
و انت یا علی قال و ایای تریدون قالوا نعم قال از اسامت اعطیت و اذا سکت التبتیت هر چه خواهم
بیایم و اگر من خاموش شوم او با من سخن گوید تا خواهد که چیزیش خواهم در قوه القلوب می نوب و اینها
المحبوب اگر فرمود که مشایخ ماصوفیان عاشق بوده اند اما شیخ شهاب الدین اقبال اینان مردمان
بزرگ و اصل عاشق بوده اند اما عاشق جهانی دیگر است سخن در مخالفت فقیهان با صوفیان بود فرمودند خلاص

و فی الله فخر و ارجع ختم سخن
بر حمت آید و کار بر حق باد بایم
الرساله ای است مختصر و مفید
النجیب بالامام خفف الشیبه
لا اله الا الله محمد رسول الله
الهدایه فی خلقه من صنف ثم
جل من بدو فقه فقه و خلق
ما شایسته و علم و عباد
هر کس را در و طوار خلق
خلق و حبیب زنده و بیدار
سوره فخر و دی در عالم
و ن فاد و در دست و دی
و جوانی هر چه در دل و کمال
ضعف و تقوی که تحصیل اند
و کمال حقیقی نه در آن
از قبل کمال نه در آن
و درین مرتبه نماند اند
که در آن کمال عقل و ادب
و از آن دکن مشرف و خدمت
و بجهت ترقی و بعد و کمال
است با علم علم فاضل
و حقیقت در صورت طبیعت
در کمال آن را نکرده اند
در طریقت و حقیقت است
و حال که نشاید و نماند
کنند ای کاش هر کس مرتبه
آن حال را داشتیم می بودیم
چنانکه گفته است پیغمبر از
عالمی و غافل و بدو سخن
غافل و راحت و است و است
در عالمی خود و الا طلب
غافل و غافل و غافل و غافل
جوانی است غافل و غافل

اوقات آهسته آهسته بر تو ای
همیشه اعتدال و نازده
ادراک اشغال است بر دست
تحصیل کامل را شنود و تائید
یکل نفس تریب لعل آفتاب
عمر برکت الهی است و انوار
الهی که مانی با سوره و سوره
ایجاد لایق رفیق سواد
گرد گدای می توان کرد و اگر
می توان برادر گزین کرامت
دوس را زد کاکرت حاصل
القصه و الامید می توانی
نشانده اندیشه و مملو
بخش نایب و نقد و ست
اما امید وصال تو نزد مرده
و اگر زنده هم از چه خبر است که
ما درین دهر نیز خلق طایفه
در صفتی مثل چپا و صفتی
تاریک و کور و کرم و زهر
چنان بدیده غفلت برده و غرض
عبادت و عشق را نهاده ایم
و شفیق و مکرر در صفت تدبیر
و کامل نیابت شود از خواب
مستی و غرور سر برداشته باشد
که ناگاه سواد شب تاب
بر میان صفت شیب و تاب
چنان نماید که تمام عمر خیزد
سه بسا باشد و صلی
انفاق افتد و خلق فرشته
جمع کند آقا و اخلاص
رسیده و رسیده و رسیده
موصوف و ناتوان و رسیده
منصف و بیست اگر چه بیصف
و عدل باشد لیکن زنی تو
و میان ست آنجا صفت روی

هو حیوان ازین طایفه جز بدین طریق نیست که خود را یکی از ایشان گردانند و میان ایشان همچو ایشان
باشند بر سیدند که چه معنی است که گفته اند العلم حجاب الله الا کبر فرمود کل ما سوی الله تعالی حجاب اما حجابها
دیگر همه تیغ و کثیف اند و علم حجابی لطیف است بر خاستن از ان نیک شود باشد و مراد ازین علم خود معرفت
و حدیث و نقد و تفسیر نیست در علم باشد است و آن علم ذات باری و صفات باری که بدلیل برهان یکیش است
و بیان فرمود نوشته اند که این دو چیز خاصه بدعت است رسول الله صلی الله علیه و سلم یکی صورت قلند و دوم آنکه
لا اله الا الله محمد رسول الله گویند و آنان را که در از جهان عزیز تر بودند ایشان را بکشتند و بر کار سازند
و زنان را در فرزندان ایشان و ابا بر سر سازند بر سوا کنند و نهیب سازند ایمانی باقی باشد نهی ایمان زنی بن
فرمود معنی لا اله الا الله چیست یعنی ما بهیت او تعالی زان بر ذات نیست ما بهیت او عین ذات او است و سخن
صاحب لطایف تشریح که کون وجوده همین معنی دارد فرمود صوفیان چنین گویند که اگر یکی اجرام احلام
اندر توبه او مستقیم نباشد فرمود شرط طالب آلت که بغیر اختیار او طلب در دل او حادث شود اگر جمله
اهل عقل و تجربه بگویند که وصول بدین مطلوب محال است هرگز او بدان التفاتی نکند آنکه او بکمال طبیعت
بشری متزدد و متماثل خود را می یابد و لیکن بلای که در دل او خدا نهاده است بگفت شنید مردمان که دفع
شود فرمودند هر چیزی آفتی دارد و عشق را در ذات است یکی آفت ابتدا و دوم آفت انتها آفت ابتدا
آست که چندان تم غفلت و غم طلب معشوق بر می طاری شود که او را محیط گردد بدست برین بر آید تا ابد اولان
ذات کامل دست دهد و هیچ راه و مصل محبوب بر وی نکشاید بداند که جز از در غم نفی دیگر نیست بمر
ماند بعد مرور ایام در غم طبیعت او شود و عارضت گیرد و ذوق در دکاند نه لذت و مصل شود نه فراق الم حزن
بچنین ضایع شود سرد گردد و بر جای خود بماند هیچ از وی باوی نماند عاقبت او بر خزان حرام باز آید
نمود بالهذه منتهای آفت است که چون بومال معشوق رسد مشغول بلذات وصال گردد و حرقت فراق
والم حزن از وی برود بعد مرور ایام وصال عادت و طبیعت او گردد و ذوق وصال هم برود و مطلوب از
عاقبتین جز ذوق و خوشی و راحت محبوب نیست حلی بی ذوق و فراق بی لذت الم چه کار آید مرد سرد شود
بیخ از وی باوی نماند عشق برود محرم از ذوق جمال محبوب گردد و نوزد بالهذه منتهای اگر چه وصال باشد ذوق کجا
بدان راحت گیرد وصال چپا را آید اما عشق بر خود را آست که در حالت ابتدا مشغول بلذت فراق ذوق
الم و حرقت حزن باشد در انتها هر چند که وصال او زیاده گردد ذوق او مزید تر شود طلب زیاده گردد و در
در افرازد ذوق و نماید این عاشق را گویند که عاقبت او بخیر شود از عشق بر خود و حلقه کامل گرفت اگر چه
عارفان این را نقصان گویند اما ذوق را نجاست بی آنکه نظر بر کمال و بار نقصان کنی فرمودند عوارف
می گویند که کامل را ذوق مسماع نباشد اما این کاملی است که آفت انتهاهای عشق بد رسیده او را از دبر در
عادت بر مصل گرفت بعد اعتیاد ذوق رفت و سرد شد انتهاهای مملوع که آذنت بد و زیاده باشد آست

که درین بیت اشارت می کند

عجب نیست که سرگشته بود طالع بدست

المی نیست که من اصل در گدالم

در اعتقاد داشت و توفیق

فرمودند حالت محدود در سماح اینست که از خود نشود با خود باشد هر چه کند بگوید بدانند میکی حالتی اند
فرمود گرفته باشد که ازان حرکات و سکنات که دران وقت از وی صادر می شود امتناع نتوان آورد چنانچه مرد
مغضوب در حالت غضب و سماح وقتی بهوش می آید که در آن حالت محدود نباشد معصوم در سماح
مع هم توجه دل بر یک چیز است و خالی کردن از هر چه نه آن یک چیز است پس آن حالت خودی است
و مغفرت این باشد هر آینه محدود بود فرمود که مولانا جمال الدین مغزلی در مضمون مهدی دشت و مردی
مسافر حکیم و جهان دیده و پیر گفته بود اکثر شغل را در یافته خندان سرگشایی فرمود و دردی و دلت را حکم
بود اکثرند بهب مضمون داشته با اعتقاد بر دس کردی و در اشرفی و رعایت لطافت نوشته بود و یک
سال بنوی موافق بودم و آنچه از احادیث و کلام الله مؤید افتد گفتیم و جمله سخن مضمون با او اثبات
کردم بعد از آن روز اشارت می نمودی بخلاف در یک مسأله کردم چنانکه کسی بیدار شود مولانا همچنین
بیدار شد آغاز کرد که اخوند سید من ترا معتمد چرا این سخنان می گوئی شروع در اثبات سخن خویش
کردم بمقول و منقول چنانکه اصلا جای سخن نباشد و از پیش نه برین برآمد هر روز که می آیم بحثی در
مسائل مضمون می کنم و من خلاف او سخن میگویم و آن اثبات می کنم او می گوید میرسد صلی علی محمد
این عادت خوب است اگر کسی بگوید که میگوید که علی محمد یعنی توجیه گفتن بگوید و در بعضی
بگوید بوی بحث بسیار شد گفت میرسد قدری بان بر وضع مراقبه بر هر دو پانشته اند که در آن
پیر شش و ساله من جوان است و چند ساله آغاز کرد میرسد درویشی از درویشان است ما مسلمانی که
تو ایم و دست بگوش برود و در پیش فرود آورد فرمود هر کس که در آن حضرت سلوک کرد بجزی مخصوص شد
ما یعنی مضمون خدا ما را در امت بیان اسرار خویش داد هر چند که می خواهم که نظر من از سخن خویش
ساقط شود نشد البته منظر بر سخن خود باشد و از سبب این معنی نیک اند و بگین ما هم چرا باشد که نظر زین
ساقط نشود فرمود در تفسیر ام المومنان می نویسد که رسول الله صلی الله علیه و سلم در حج و اربع حضرت علی را
بمصلحت فرستاده بود چون حضرت علی از آن مصلحت باز آمد رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود که ای علی
شنیدی که خدای تعالی با من در شب چه کرامت کرد گفت نشنیدم یا رسول الله گفت دوش حلقه قرقرم و ابواب
و ماور و پدر خویش را مغفرت خواستم فراموش کردم مقصودست برین آنکه بهیچا مکی من به نبوت تو ایما نمودم
و بتان را باطل بگوید او را بهشت ندادم بر هر فلان شب ماور و پدر خویش و ابواب باز انداکن ایشان زنده
شوند پیش تو بیایند و تو دعوت کنی ایمان تو آردند بچنان کردم بر لبندی بر ختم فریاد کردم یا اناه یا اناه یا عاه
هر ستم از خاک سر بر آور و تو این ایمان آوردند از عذاب اخلاص شدند و زود که این سخن غریب است
هم در ام المومنان دیده ام در کتابی دیگر ندیده ام و یکی از تصنیفات مشهور میرسد محمد گیسو از اهل حق است

بود صدی که نمانده و اینجا
روی دردم دارد و در حوض
در وقت و پشت میوه فکته با
طلب به است آن
بر بند عشق ابری که نمانده
عهد شب سنگی که نمانده
علت بی علاج دلی تالی صغیر
در هر سرشته نامیری که نمانده
نمود با من سوا که نماند
غنم از بهدین مقدمات
اندر صحت نه طالع خود بود که
نزد عجب پیش آمده و چنانچه
فرمود که کاه و عیدانه که نماند
و کبار و طایفه رفته چو نماند
در ادک که داشت دست نماند
در هر که در دل بود نکند و با
است این چه بود و چه نماند
بود با بر خیالی بود با خواب
س جوانی شد زنگی نماند
جوانی بود خلی آله و چو خلی
درد که بود خوی مرا خود
حاصل فرمود و به بود خود را یا
پیری جوانی به بنابر زمان حال
نمود که در نظر حق بودی نماند
و چند طریق را که نماند
ست و دوی نه قاعه مر با
و با با هم و محنت و ناگهی نماند
س من ندانم که زنگی نماند
کامرانی چه جوانی صیت و نماند
خوش را گویند و دل خوش را
جهان کجا بود نماند و با کام
ولی چه با نماند و کاسب
از جهان که باشد آنکه

از دید چهره مقصود کسیت
 عالم که در خواب دیده آنکه مقصود
 یافتم و عالم که در خواب دیده
 خوشایام مدافه اگر چند فتن
 کار داشت امیدوارم
 آرزو با باطن خیال پای
 محال و در حد با دور و غایت
 در این وقت را تهنیت و تبریک
 میل است اکنون چه چیز دل
 بنده و بچه ملی خلوت
 گرفت بقای که است در
 معصوم ندیده و صلی محبوب
 یافت اگر محبوب منزلت
 مت پاک و متن کجاست
 سفر و تازان منزلت
 منزل و انشاء الله
 و در این بر کمال و توان
 می نماند اینجا که مظهر
 و حال مانده خود را باید باز
 برسد یا چون چنان که
 است یا در این
 بد که دوست از علی
 به اشک مسکن
 اسما و فخر خود را
 عن شفع الیها العون
 لیصلح الیک المنزلة
 اما کتاب منزلت بر ما
 صبر کن ای ایستولی
 یافت که تو به دست
 توانی در کتب دست
 جانب تو توانند
 اینجا بازمیدانم
 گردد و خاطر من
 بنده کنش علی
 و در محبت و طهارت

که حقائق و معارف بزبان بر مژده ایما و الفاظ و اشارات بیان کرده تهری از ان نوشته می شود
 چهل و نهم یک روز چنین اتفاق افتاد که آنی طول و عرض آن ماست و الله تاجه قدر باشد اما معش
 زیادت نیست جمعی میروند یکی در آن من بیان هم هفتم یک دختر سالی پانزدهی او نیز و میا
 سیر و تحفه اینست ما همه بر نه ایم آن دختر که اجالی ست که اگر از پدر تو او خلقت جور باشد و
 دعوی خدای کرد رنگ و رخساره و قد و بالای او از امر و شاب و از حسن صورت و رمزی می فرماید
 من و او مقدار یک فرسنگی باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچه شب را بر عروسی با احترام بر بندد آن آب
 یک فرسنگی مرا بادی اتصال داد و من شصت از غیب الغیب شاد شد جامه بر ما انداخت چنانچه کس
 را میبرد و در آن حالت خود را هم بدان جمال هم بدان حسن هم بدان لطف عین آن دختر دیدم و عاشق
 من شدم من عاشق او هم بدان میان از من و از آن دختر بهتر عیسی سر بر گردن یاد بر آورد و انان الله
 میان هر دو دعوی افتاد من می گویم عیسی پسر من ست او می گوید پسر من عیسی فریادی کند می جود و ادا
 سر و تهری می نماید از آن توام و از آن او من از آن خودم و خود بخودم و آن دختر که بعد از آن که میگوید
 عیسی از آن من ست خود را عیسی اومی یابم و آن آب سر بر سر که با تو گفتیم همه منم و الله اعلم

سید محمد بن جعفر رحمة الله علیه

الحمد لله الذی اعظم خفا می شیخ نصیر الدین محمود ست در توحید و تفرید معما عالی دارد و از افراد ارباب
 در آنچه از احوال ظاهر و باطن خود نوشته است عقل جبران ست اگر اینها به شایسته تاویل و حرف ظاهر
 مراد ست پس از کمالان وقت خود ست قدس الله سره او را تصنیف ست سخی به بحر المعانی در روی بیک
 از حقائق توحید و علوم قوم و اسرار معرفت بیان کرده سخن راست می گوید و بعد کتاب بگریزی و زبان معانی
 و دیگر حقایق المعانی نیز و عده می کند خداوند نهان نیز تصنیف یافته اند بیانی و او را تصنیفات دیگر نیز
 هست رساله و آرد و در بیان روح و رساله ایست می به پنج نکات و بحر الانساب که در اینجا بیان
 اهل بیت رسالت کرده است و نسبت آباء و اجداد خود را ثبت نموده و کثیر الدعوی ست و از آنچه از
 احوال خود بیان کرده است محقق می شود که دعوی او حق ست عمر درازیافته بود و از زمان سلطان محمد
 اتفاق تا زمان سلطان بهلول در حیات بود حسن شریفش از صله متجاوز بود آباء کرام او از شرفا و مکمل اند
 بعد از آن بدلی آمده و در سر میند تا مات کرده الحال مقام او در همان شهر ست و در بحر المعانی می گوید
 مدت شصت سال در علم ظاهر بودم و در کتب کلمات می نوشتم و از محبوب ازل و مقصود ابه غافل
 بودم مدت سی سال ست که می بینم آنچه دیده می نماید شوم آنچه گوش می شنواید ای محبوب حکم خواهر
 اهل ظاهر و عقول عظیم ایشان حاکم ست اگر نه رخت لم یزل بصره اس ابد زخم آنکه ای محبوب شکر گویم

تا نظر از این کتاب که تا قاضی
در مقامات کتبی کرده است
ابتداء بادی بالانها چه درود
و امید مطلوب در امتداد است
و شوق جلال از کمال
در شوق و درود و از این
سیرت و سکن حیات
زق در کتب و تائید است
چشم در کمال و چون تو می بینی
خود اندکی از خود رسیدگی کن
خود امیدوار باشی بر سر هرگاه
بر سر هر چه که در کتب و تائید است
الرساله اساسی در تقسیم
الانام علی اقسام
لا اله الا الله محمد رسول الله
فما را در میان از این چهار قسم
نمی بیند و چون نماید وقت و تقوا
و دنیا و آخرت و دیگر دنیا و آخرت
آخرت فقر و دنیا و آخرت فقر
در کمال و آخرت آنانند که
در کمال و آخرت آنانند که
سلطنت و فرمان داری دارند
برای حیات آخرت نیز خود
اعمال صالحات نهاده و محقق
سعادت با خود همراه برنده و پیروز
عمل به نعمت پرست و دوست دارند
نیز در کمال و آخرت آنانند که
آنانند که به نیکیهای این جهانی
و تعاضد شریفانی فخر ندارند
بلکه او را از سعادت و برکت
ملک جادیه مخصوص و مشرف
شدند انانان دیگر نیز تقیاس
در کمال و آخرت آنانند که
و اخل کمال و آخرت آنانند که

آنرا مستقیم نیست آنچه من از عدله و عنده ام کتاب بی حرف و صوت را در حرف و صوت گویم خلق ندانند
آنچه خلق می گویند کسی در سه سال است که ازان تو به کرده ام و از آنکه می گفتم هیچ فرض حاصل نشد و چه در آن
کتاب ابدال و اوتاد و اقطاب و افراد و سایر رجال الله بیان اعداد و اسامی و مراتب و احوال و اقسام
احوال و اقسام ایشان بر پنج تفصیل داده و تشخیص نموده است که فوق آن تصور نیست و گفته که همه
را طاقات کرده ام و از هر یکی نفعهای یافته ام و مقامات همه را مشاهده کرده ام و گفته سی صد پنجاه و پنج
ابدال دیگرند و ایشان را فقیر کرده و بر سر چشمه نخل طاقات کرده است و ایشان را که ساکن اند و خود
ایشان ششم در حیات است و مرغ بیابان و نیز میگوید ای محبوب طاعت افراد را عدد نیست بسیار خود از این
خلق ظاهر مستور گر آنکه طلب طهارت و بعضی اقطاب ایشان را دانند و بینند هرگاه که افراد کامل که مناس
و چه تقوی علی کرم الله جهاند و در سلوک ترقی کنند بر قلب حضرت رسالت مرتبه یا بند علی کرم الله چه در
در حضرت رسالت یا بدیده چون از مشارب قلبی حضرت رسالت در سلوک ترقی کنند بقلب حقیقی
رسند و از مقام قلب حقیقی بمقام معشوقه یعنی وحدت و آنی محبوب در مقام قلبیت از کمال و دیگر در
مقام معشوقی رسیدند و امثال ایشان دیگری نرسیده آن را کس ای محبوب بیا خند کی شیخ محی الدین
عبد القادر جیلانی و دوم شیخ نظام الدین بدایونی هر دو مشارب را روح الهی بود و آنی محبوب نیک تامل کنی هر چه
در علم این فقیر و در علم شایسته نیست آنی محبوب در روزی این فقیر در کشتی دریا ی نخل مصر با حضرت خضر معصوم
بود و من در میان مشاهده آن لایزال می رفتم خضر نیز فرمود که شیخ عبدالقادر جیلانی و شیخ نظام الدین
بدایونی در مقام معشوقی بودند و نیز می گوید که ای محبوب نوزده سال در صحرای بودم و یک سال در
سکون بودم بعدیکه هیچ خبر نداشتم اما در جواب شیخ یعقوب می بودم که قلب اقلیم بودند ایشان از این است
یک سال من مرادایت کردند آنجا حکما معلوم شد که بخت و یک سال است بودم و بعد از این مدت
هم از مقام معشوقی از دست پر در فردا نیست مدت چند سال است که نزل کرده ام
ز فردیت بے انوار دارم اگر موسی نیم موسی چه میستم درون سینه موسیقار دارم
ای محبوب این عوای صاحب در خصوص می نویسد که منظور حلاج را تجلی ذات بود و مقام افراد داشت
اما این فقیر می گوید که اگر منظور حلاج را تجلی ذات بودی هرگز انانان الحق گفتی و دیگری سبحانی نسایم
زیر که در تجلی ذات محویت است محو چندانند که نیستیم و جسمتم که گوید سبحانی و انانان الحق من عرف الله کل
لسانه در تجلی ذات است و حال لسان در تجلی صفات و در تجلی صفات و افعال و آثار کار کرده ابد و آنی
محبوب چون در پیش در تجلی صفات استغراق یا بد پس خود را بجمال صفاتی از صفات و چند یعنی ذات
جائز الوجود در صفات واجب الوجود مستغرق نور جمال صفات می گردد و آن صفت واجب الوجود
در حدیث درمی آید و وجود جائز الوجود پاک می باید این صفت واجب الوجود برین بوده در کلام می آید

این گوید که سبحانی و آنا الحق ان الله لينطق على لسان عمر حتى كتم ابن علي امره زنده نیست با او سخن نمی گوید
 شندی آنچه یقین است کلمات من اندازه بحر المعانی نیست که بر دارد هنوز کلمات کجاست انشا الله
 محبوب برو نگاری بنویسم آی محبوب چون از دولت فرد حقیقت شیخ نصیر الدین محمود در سلک سلوک
 ترقی شد و از تجلی صفات تجلی ذات که مقام فردانیت است بشرط مستزنی نزل کردم فرد حقیقت را دو اقد
 دیدم که ذکر خفی می گفتند در آدم در وی نیازی نداشت که ما میرویم بر زبان مبارک را اندای شهباز میدان عالم
 لایوت و ای پاک آمده از عالم جبروت و ای باخته عالم ملکوت و ناسوت بعد از ان میلی در دیده من
 کشید و فرمود این میل از نور جمال ذات است و آئین و اقدور احدی عرش و ثمانا بود چون شب شد و طر
 شدم از شهر خندان و مهر رفتم بیای بوش شیخ او حد ستمانی مشرف شدم در آن وقت قطب عالم ایشان بود و
 ایشان نیز بهمان کلمات که فرد حقیقت نواخته بود بنواختند سنده را ایشان در حوضه خویش نمی فرمودند
 و در آن دو نفر بود یکی صوفی و دیگری معلم نازش در طریقه بودم ناز خفقت بجماعت با قطب عالم شیخ و حد ستمانی
 گزاردم بویه تا وقت شلتان شب ستم کلام و سیزده سپیده زیادت بران خواندم نظر کردم که قالب من نوز شد
 و محیط عوش عظیم گشت و عوش عظیم در دیده من مقدار خزل شده است بده نظر فر کردم که بکرم بویها می وجود
 من صورت شده هر یکی صورت را نظری کردم بچو صورت خویش می دیدم بده صورت بیا محو شدن گرفت بده
 نظر کردم که جمیع عالمها و افلاک و انفس بلا یقینیت شدن گرفت و جمیع تجلیات صفات و افعال و اسما
 و آثار محو شدن گرفت ای محبوب محمود و محبوبین است یحییین در طرئه امین بختاوهز را عالم تجلیات
 را سیر کردم بعد از ان ظلمای بی واسطه شنیدم که فرمان شایا عیدی جلای تجاب جمالی و جمالی نوا
 جلای است اما بنجلال و الجلال بعد از کلام تجلی ذات مشرف شدم که کیفیت آن بمشاهده تعلق
 دارد و از آن تاریخ یاز در مقام لایوت که مقام فردانیت است نزل کردم بعد از تجلی ذات ستم کردم در
 در عالم صحو آدم هم در جبر و شیخ او حد ستمانی سرانیدم ای بیات

از شراب شوق ستم مست او

هر چه جز غمخش بدان مردود شد

چون شده فانی محمد از وجود

بود مادر بود او ناپوشد

نی وجود ماند آنجا دانه نام

پس ای محبوب بعد از تجلی ذمت در جبر و شیخ او حد ستمانی بی هوش

افتاده بودم و درین مفرده روز خدمت شیخ در جبر و شیخ او حد ستمانی بی هوش

نمی بودی خود مصاحبان جبره مراد فن می کرد مذکر مرده است بعد از ان به عالم صحو آدم این از سبب

مبدأ تجلی بود بعد ازین مدت باز هر طرف که نظری کنم نوری بینم که باین فقر متصل است و این صورت

واقیه مقام فردانیت است که بهم کائنات بر سبیل فنوت قاضی است و این همه آنافاس مبتکر فرد

حقیقت قدس سره بود که دردی خدمت سلطان الحقیقین امیر کبیر جعفر نصیر کی پدر فقیر در خدمت میروم

دینی

والا اعمی والارمیتہ و اعمی فکلمہ ہم
 فی الخیراتین بعدا و اعلم
 مساجد ندر اندر سر آمد مویبت
 ولایت بران مفرحات دنیا
 و آفت و بافت امن ملک
 ظاهر باطن ست دیگر این عالم
 العلم صلی بر محمد و آل محمد ام
 محمد العلم مفرحات مفرحات اند
 که بر که بران دهم کا بد و رجب
 بیایا بانی نشیند الله الموفق
 اکنون از غنی دنیا و ثباتی
 آن چو کیمید چه نویسد بل بعض
 انعم الله انشا الله تعالی
 انعم انعم انعم انعم انعم
 مانده سایه بر سر که ان کا کثر
 یا شایع جواب شیخی است که
 مرد باطل نمی داند لیس اول
 فتاوی شایق دینار و انعم
 ثانی حقدت تفت متعنا
 بیان کلام گفت با غایت
 یا با دیت یا افشای شک
 حلقه در میان که یک شب
 رسید نیست آدمی ز اذان
 غافل نشد و در میرت میرت
 فرود گرفته در بر سر غفلت افتاده
 پر اندر و کپ کلوی منت
 همی صوب پیش قدم و کیمید
 کر این کلام کلام است این
 بر آن که آدمی حقین الله با وجود
 دکان شک دارد و گویا
 بدان چه چیز است مفرحات
 که آن برگ است بر بعضی می شود
 که رسیدنی است از جهان غفلتی
 می کنند بر نمی رود اندک گویا
 نمی مانند چنانکه الله چه
 قدرت است

شغل روغن چراغ ایشان بردست من بود ستم شغل کلون استخفاف ایشان بر دستم بود که هر روز کلو چهار
 برخاسته خوشی مالشی می کردم این خدمت در عصر محمد تعلق کردم که دران عصر الدین مقلع کنهاسیت با
 یک هزار و سی صد سوار بودند ندیده بر حکم اجازت پیر خودی صد و هشتاد و دو ولی را دریافتند و خدمت
 کرده ام و هر یک نفعت در حق فقیر از زانی داشته اند و اهل سلوک ظاهر حوی و اهل ظاهر داشتند که این
 کار آسان است و هم در بحر المعانی آن سی صد و هشتاد و دو بزرگ را از مشایخ و غیر هم نام بنام با امکان
 ملاقات از اقطار عالم و غرائب احوال که در سفر و حضر و خدمت ایشان دید و یافته و مدت مکث خود
 بهر یک بیان می کند می گوید که صفوان بن قیس برادر بنی مضاف را که در پیش حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم
 بشرف ایمان مشرف شده است دیدم در غاری مشغول دیدم و زان روز که خدمت ایشان را تدم بوس
 کردم نهصد و نو دود و ساله بود و نذر نمودند که حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم در حق من عا کرده اند و برادر
 عمر و ابن قصه صفوان که درین کتاب مذکور است و در بحر الانساب که تصنیف است نیز ذکر کرده است
 خالی از غرابه نیست با حصول کتب احادیث و سایر موافق نه و الله اعلم می گوید ای محبوب این فقیر در سیر
 عالم چندان مذاهب دیده است که اگر عدد آن در قلم آرد و با هر مذاهب که با حاشه علمی بخاطر کرده ام نیز
 در قلم آرد بحر المعانی را از جهت گزافی شتران باید تا بر د از بند و موضع دیگر می گوید که گمانی که از بحر المعانی برین
 فقیر داده است اگر تمامی در قلم آرد عالم سلامت بجای بر خیزد و از غیرت جدم علیه الصلو و السلام هر اسے
 دارم در میان و غیرت افتاده ام انا غیوره الله غیرتی آی محبوب چون موسی علیه السلام در علم نبوت
 و علم ولایت کامل بودند علم از بجه خضر تخلی مکرده احتمال آن توانست خضر سرگردان این کلمات من
 پس آی محبوب چون موسی علیه السلام حامل سه حرکت اسرار الهی نشده و آی محبوب گدای کوی محمدی
 که دیو زه همه کلمات بحر المعانی را حاصل گشت اگر موسی علیه السلام درین عصر بودی گفته شدی با او آنچه
 گفته شدی پس شکر نعمت بے نهایت بگذارد و تحت عالی را بدان دار تا و قانع المعانی نیز بر آ تو در قلم
 آرد شب روزید عالم مشغول باشی تا حیاستم یاری دهد **س** از دقایق زاهدان چون بر نیا گزین
 شاهان را پای بوسم بود که دل کاری کند و ده آفر کتاب بحر المعانی می نویسد که در شب خشنه بیت بمقام ماه محرم
 مکتوب می نوشتم می نوشتم و قلم در اسرار عشق میبراندم و قلم درین محل که در مطبوعه و جبار سید فهم در طالی
 دیگرده آمد آنگاه سر بر نوا نهادم حضرت رسالت را علیه السلام دیدم که در مسجد قبا با کل صحابه کرام و ادبایا
 عظام از ابرار المؤمنین علی کرم الله وجهه تا قطب عالم شیخ نصیر الدین محمود حاضرند حضرت رسالت علیه السلام
 بلفظ فارسی فرمودند که ای فرزند مست حضرت علم یزل و لایزال بحر المعانی را بیاری احوال من سی و پنج
 مکتوب می نوشتم که درین محل رسیده بود بر دم بردست مبارک حضرت رسالت علیه السلام
 وادم حضرت رسالت بسورت نبوت تمام بخواند فقال علیه السلام الحمد لله الذی اهلک و اولدی عظم الاسرار

و این چه بود که بنویسند
 در پشت اندام این چه غفلت
 و در برست که می شود
 جان من بشیر درم و گریخته از
 بیش اوست حکایت
 ی آرد - شیر - دریا با نه
 بد خیل بودی افتاده بود
 پیش من می رفت چون کمال
 گریختگی به حکم نظر خود را
 در قرآن جای زدم و در رانای
 ده بشا خدا و خجای گنای
 چاه بود دست زد و معلق ماند
 در پایان چاه نگاه می کند
 از دانی می بیند بان باز کرده
 نشسته که اگر میفهمد در نفس
 زرد و سرگردان و دنبال بود و آه
 چاه ایستاده که اگر بدیدم در غایت
 کارش تمام کند مرا طی
 متعلق تان عشق می زده و
 نفس راست کرده و در کشی
 چند سیدند در نهانی نیاه
 را که نشانده شده عادی است
 و در آن متعلق است برین گوشت
 بچاه حیران مانده که چه کند اگر
 پایان افتاده باشد نشسته و اگر
 بالار و شیر استاده تن پر بلا
 در دودار شکار می کشد آگاه
 نغزش بران فغانه است که در کج
 در چاه شمشیر آبی که در در
 آن هر کس از قوتش که درم از شیر
 هم از دبا و دوش چشم بر بست
 و انگشتی بان شهید و بان
 مسکانش زبونان شهید
 پسند که نشسته و در انگشت
 شهید ز سید بود که در رشته طر

ثم قال ارشدك الله في زيادة علمك بلفظ فاعلى فرمودند که ای یاران این مصنف بحر المعانی است
 که هیچ کلام حمید را معانی حقیقت بیان نکند و اگر علم روی زمین همه شسته شود و یک ورق مانده باشد
 این شخص تلم بردست گیرد همه علم را از بر نویسد بقره فرمان شک که ای فرزندانم دست حضرت لم نزل تا نزال
 پیش ازین اسرار در محارمه که امد شرعیت در جهان تصور پذیرد و اهل شریعت در احوال ظهور گیر من قبول
 کردم بحر المعانی را هم ازین مکتوب می کشم با تمام رسانیدم بقره ای محبوب بحر المعانی را حقیر راست
 علیه السلام بدست حضرت علی کرم الله وجهه و او اندک ایشان بود از مطاعه بردست خواجی حسن لاهیجی
 و ایشان بردست خواجی عبدالواحد بن زید بن کونین حجاج مشایخ سلسله تاتیب العالم شیخ نصیر الدین
 محمود سید القیوم این فقیر را منتظر دانی برائے اجازت حضرت رسالت علیه السلام در زشتی آغاز
 کردن دقایق المعانی و آنکه فرموده اند ارشدك الله تعالی فی زیاده علمك امیقا کادرم که اجازت خواهد شد
 و السلام و هم در بحر المعانی می گوید ابراهیم صاحب ذوق بود موسی صاحب لذت و حبیب الله صاحب
 عبادت و هم در بحر المعانی می نویسد که حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی فرموده است رایت ربی فی المنام
 علی صفة آتی کدام است اللهم صل علی محمد النبی الازلی و بیائے تحت قبای لایعرفهم غیری آی محبوب
 یای غیر یایار نسبت است نه یا منتظم یعنی لایعرفهم غیری را غیر اجابای یعنی خود محدث حلیت قدره مبحان
 خود اشتنا سد و مبحان را نیز شناسد اما ایشان را غیر مبحان نشانده و نیز می گویند
 مسلح الروح السماع و مخرج القلب الصلاة قال علیه السلام انی لا جلف نفس الرحمن من جانب الیمین
 اذ صوة الیمین یعنی برده عین آن محبوب شنیده باشد که چنانچه ازی است که در مندا و ارکاب سبست گویند
 له هم از برده عین نرم کرده کشیده اند آتی محبوب خواجی علیه السلام کاع خود را از سبب ظاهر بیان بکند
 گفت ای محبوب اهل ظواهر و علما نادان چه دانند که چه می نویسم در تیکاسی نیست که با و گویم خود را سطر عینی
 و حسی و ادراک کلمات اهل سکر و حال که در حالت ذوق و قلب جمال و قوت یابد خارج از قواعد عقل و مدافعت
 قیاسند و الا مشک نیست که یار نسبت مشدود باشد و تخفیف آن بے ضرر و واقع نه و قهر و عدا و شایخ
 و عرفاست که مراد ازین بلده مشهوره است بعد از ثبوت صحت حدیث و لیکن چیزی از سرفتن و جدا
 بر لوت اسرار یعنی از مجاز اهل محبت متباین بطوری و لایردی قدس الله اسرار العارضین بهم اجمعین
 و الله اعلم و از بعضی اشعار او که در بحر المعانی نوشته است این نزل است بخوبی

با صورت تست جان معنی	یکسر شاخ گل نه لبه صفت	آه صورت تو جهان معنی
از صورت تست خاطر	منزل که کاروان معنی	مثل بود به بستان معنی
از صورت تو بیان معنی	در صورت و صفت تو محمد	هر عضو کند بعد بان معنی

سید جلال الدین رحمة الله علیه

در پنج مادت محمد جهان بان شایسته سبب و سببانه و غایت اورد و بعد از آن ششده فصل ثانی و
جهانیه مدت عمر بنده هشت چنین شنیده است که ابراهیم علی همدانی قدس ۵ دیدن قدم جهان بان فرست
و برود و حرم خود نشست خادم خبر کرد که رسید علی همدانی نشسته است محمد دم فرمود که همه دان غیر عزم
الغیوب کسی نیست این را گفتند و ایشان را در این مطلبیدند که فنی ازین مبنی بخاطر تالیف سیر میر سید
برگشت و باین تقریب رساله در بیان معنی همدان نوشت اما در رساله بداندیدند شده است که
جماعه که مثل این نام اند غایت در تشبیه کرده است و آن خلعت جلالت محمد جهان بان است و العزیز

شیخ علاء الحق والدینین ابدالہوی بیگانی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفه شیخ سراج الدین عثمان الملقب باقی سراج الدین است و ابتدا ای حال از اقلیداد بر وقت
بود نهایت میل و معظم و در آخر در سبک مریدان شیخ انتظام یافته و فرزندانش را فرمود که چون شیخ
اخی سراج بانعت غلغله از پیش شیخ غلام الدین رفت یافت بدست که ای سبک مریدان صلی منوره شود
چندت وی التماس کرد که در اینجا شیخ عالم الدین و شیخ المصنف و عالمجاه اسرار با وی بکنند پس از هر دو
معمول کرد که وی خادم نو خواهد بود و آن چنان شد که شیخ فرموده بود نقل است شیخ سراج الدین را
مستراح حال بودی که او در طاهای پیخته همراه او می گردانید و خواهان شیخ میگفتش نرم بر سر شیخ عالم الدین
می نهادند چنانکه وی سر او رفته بود و گذر شیخ از پیش خان خورشیدان او بودی که در آن بادستاه بودند
روزی ازین حال تنبلی و تشری پیدا می شد نقل است که روزی غلام الدین در میانگاه شیخ عالم الدین
فرود آمده بود و گذر به هم اوداشتند بیاست بر وقت ماندند و آن گفتند شیخ که با بیار شیخ گفت
که به کجا میاید قلندری بر شاخ آبی غالی زده بهم از شیخ بیانی دیگری خصیعه و فرمود از نصیبی بیانی
چون بیرون آمدند قلندری که ذکرش آن کرده بود و گوی میامد او را بشاخ زد و یک خصیعه نه بود چنان
که ماسید که هم بدان مرض هلاک شد و شیخ عالم الدین خرج میشد داشت بجهت بیار و شاه وقت غیرت بود
وقت خزان من بدست پدیده شیخ مست اوی و چنانکه کرد که شیخ از شهر من برآید و بدستار کا فرود نماند
سال در سارگاکوئی بود خادم و فرمود که هر روز خرج از آن بخره داشت و میداد که کند شیخ را خرج فرادان
و هیچ وجه استقامتی نداشت و در مانع از برزگان ایشان که حاصل آن همت نه از آنجا بود کسی گرفت
چرخ و قتی بر زبان میاورد و بخله بختها بے آن زمان کردی که داشت که شتر عیار آنچه خدمت من داشت از
خرج نماند و فرمود و در دست داشت و داشت و در دست داشت و در دست داشت

مولانا خواجہ محمد رفیع الدین علیہ

مرید و خلیفہ شیخ نصیر الدین محمد و شاگرد مولانا مصطفیٰ حسین غازی و استاد قاضی شہاب الدین صمدی

تجاری نیز از میدان شیخ نصیرالدین محمود دست و در فضائل و علوم ظاهری بسیاری ماهر بود اگر چه میان ایشان مولانا خواجگی مواخات بود اما در بر آمدن از شهر و ملی موافقت نکند تا آنکه اوج تاج تاجی گورگانی در رسید و ولایت ملی را تنهیب و تاراج کرد و متعلقان مولانا احمد اسیر شدند و بعد از تسکین فتنه حاصل یافتند بجاالت امیر تیمور رسید و میان ایشان و شیخ الاسلام که بنیرو مولانا بر بان الدین غلبانی صاحب هدایه بود وجهت تقدیم و تاخر مجلس گفت و گوی شد امیر تیمور گفت که ایشان غیبه صاحب هدایه اند خدمت گفت که صاحب هدایه پدر کلان ایشان بود و در چند محل از هدایه خطا کرده است ایشان یک یک جاف خطا کرده باشند چه باک شیخ الاسلام در جواب گفت آن مملکهای خطا کدامها است به خوت به بدرسانید مولانا اشارت بفرزندان و شاگردان خود کرد که ایشان تقریری کنند امیر تیمور ملاحظه ناموس کرده صحبت مجلس بگزیدند و گفت مولانا از اینجا بابل و عیال بر آمده بکاپی متوطن شده و طریقه مواخات که با مولانا خواجگی بود مسلوک میداشته اند میان او و ایشان دقاصی شهاب الدین که شاگرد و فرزند معنوی مولانا خواجگی بودند واقع شد قاضی شکوه ایشان را بجزرت مولانا خواجگی نوشته استحضات نمود مولانا این دو بریت شیخ سعدی را در جواب نوشت ای بیات ای در بقا که عمر تو نفع بهمانیان

تجاری نیز از میدان شیخ نصیرالدین محمود دست و در فضائل و علوم ظاهری بسیاری ماهر بود اگر چه میان ایشان مولانا خواجگی مواخات بود اما در بر آمدن از شهر و ملی موافقت نکند تا آنکه اوج تاج تاجی گورگانی در رسید و ولایت ملی را تنهیب و تاراج کرد و متعلقان مولانا احمد اسیر شدند و بعد از تسکین فتنه حاصل یافتند بجاالت امیر تیمور رسید و میان ایشان و شیخ الاسلام که بنیرو مولانا بر بان الدین غلبانی صاحب هدایه بود وجهت تقدیم و تاخر مجلس گفت و گوی شد امیر تیمور گفت که ایشان غیبه صاحب هدایه اند خدمت گفت که صاحب هدایه پدر کلان ایشان بود و در چند محل از هدایه خطا کرده است ایشان یک یک جاف خطا کرده باشند چه باک شیخ الاسلام در جواب گفت آن مملکهای خطا کدامها است به خوت به بدرسانید مولانا اشارت بفرزندان و شاگردان خود کرد که ایشان تقریری کنند امیر تیمور ملاحظه ناموس کرده صحبت مجلس بگزیدند و گفت مولانا از اینجا بابل و عیال بر آمده بکاپی متوطن شده و طریقه مواخات که با مولانا خواجگی بود مسلوک میداشته اند میان او و ایشان دقاصی شهاب الدین که شاگرد و فرزند معنوی مولانا خواجگی بودند واقع شد قاضی شکوه ایشان را بجزرت مولانا خواجگی نوشته استحضات نمود مولانا این دو بریت شیخ

سعدی را در جواب نوشت ای بیات	ای بیات از آنکه در قلم آید نشای تو	واجب بر اهل مشتی و مغرب های تو
ای در بقا که عمر تو نفع بهمانیان	باقی مباد آنکه نخواهد بقای تو	و قهر و گمبند مولانا احمد اندرون

تلقه کاپی سست را در ویتبرک به اورا فقیده است و در لغت که روی داد فصاحت و بلاغت داده است

چند بیت از وی نوشته میشود	اطلا بمی چنین الطائر الفرد	و باج و عتقه قلبی التائه الگمدر
و از کرتی عبود با نحی سلفیت	مما صدحت من لارج الکبد	یا توت ترفی و انقوم نند بحجود
من بین مطیع منهم و مستند	ما زار طری غفص بعد بعد کم	ولا خیال سرور درانی خلدی
لیت الهولی لم تکن بینی و بینکم	و لیت حبل و دادی غیر متفقد	کانت مواسم ایام و غرتها
و لیت سرطاعلی و غم و لم توید	عشنا بهاء و عیون البین راقدة	و الغلب فی جلد الدبر فی رند
و اهل منصرف و اکثر مندفع	و الحمد مرتفع کلا تخم السعد	و الشوب ملتم و الهمد منفرم
و اشلی منتظم لم یرم یا لمیدد	حتی استهل غراب البین فاخلوا	عند العبداء شده لعین بالفتند
من کل یهو جوار مرغال عذرة	تبد النشا علی الاعیاد و البند	کانه لم یکن بین المخلی انس
الی اللوی و کان النحی لم یفقد	صادر احادیث تروی بدما نکاد	مسامع الهی بالانفا ذکا لشهد
لیقت ذاد ابراح الناس کلهم	کالیق سقی بلا اینسا و الفرد	لا عیش بعد انفا و اللوی ر غذا
و لا وصول الی ذاک المخلی بیدی	خل احادیث عن بلی جارتها	و ارجل الی السید المختار من اود
و لیس فی الدین و الدنیا و آخری	سوی جناب رسول الله محمد	بر رفت رحیم سید سندی
سبل الغناء و حبیب الباع و الصفا	رب الندی و ابجدی الصالحی منا	طفلا و کهل و فی شیت و فی مرد

بالعلم کتفت با حکم متعقد	باللطف ملتحف با سیر متد	بالخلق مشتعل بالرفق مکتل
بالحق متصل بالصدق منفرد	بالشرع معصم للدين منتقم	فی الله مجتهد باله متعقد
بالفقر معتز بالزهد مشتهر	بالشکر منز به الحمد منجذ	خطاب مفصله و مناع مکر مه
و تمارع مظلمه عن کل مصطلح	العدل سیره و اخلاص طلیته	و انبذل شمیمه فی الوجود و الوجد

لطیفه بیدار و قلب
منقلب بود میان دین و نفس
اگر بر یکی احکام حاکم غایب
آید و نفس در تلبیع او شریک
و این سیر نادانستد بخیر و شر
خیر و صلاح آید و شر و نقص غالب
آید و در تعلیق این افکار
شریف و خیر و این سخن می شود

یا افضل الناس من ماض و موقت	یا اکرم الخلق من حرد من عبید	یا اذیك بالروح و القلب مشوق محال
یا منقش اقبال و الیین و اولد	یا عاقی البعد من مرایا یا سکنی	و طال شرق الی تقیاب یا سندر
یا سیتی یا روحی یا جیدی	یا نوادی و یا نهی و یا عقی	یا الی ایک قطع البید من قبل
و یس لی با صلیاء عنک من مدد	و یل تحب بنا خوش مر حمت	نخوا الحجاز و نخواست ایران و النجد
یا اسام فیها الیها سحر	یا اجر بها الی انوار من ردد	یا جونا و ناده فی ارض صدف به
یا یاف نفسی و یا کنت لم افد	یا عطف علی و رفقا لک و مکرم	یا نلیس غیرک یا مولای متحد
یا شیع الی الله لی ان یشتع	یا الهوی و زوی الدیار من مدد	یا رب مل سلم و انسا ابد
یا النبی نبی الحق و ارشد	یا محمد احمد الیادی نامه	یا صراط صراط غیر ملحد
یا صبی و زوید الطاهرین و من	یا جبرم شفا فی الغیبه و عید	یا مال برق و مالج انعام علی
یا الفلاس با حله القصد	یا عشق الرض بالانوار یوقد	یا مطوره نخبه باکر نسر

ست و در خود مشرب و درین
بیان یافته است معتز و خیا
یا ن تذبذب در کشتن انوار
آدمی و است که از کمال غفلت
بجای یقین و نور و یقین
می برد و میوزنت و میوزنت
باز من شد و این عالم
بر روی زوایا و انوار
آدمی و در میان عالم و نفس
و نظر و کور و نور و انوار
در حقیقت و است و عقول
یا علم حکم و لیا و سیر
و بود و اگر بداند و این و انوار
احوال مبداء و خداد و آخرت
که چهارده است و چارپیش
آدمی است که بخود و بسیار
بگریه و سوزن و کنایت
و تقاضای آملی و تقاضای آن کرده
کدام عالم را از نظر پویشده
و چه عجز و شرم است
و این و شید و یو یا بدین
عالم که هرست و بخاری
خود و در شرمه که از کمال
ناراض من الیه الدیار من
لاخرة هم فافان و جود و
که حقیقت اشیا از صلا و اش
در اسلام علیهم و این جزین عالم

و ما لغرفه بیدار و متن

شیخ صدر الدین حکیم رحمه الله علیه

از اجانبه خلفا من شیخ نصیر الدین محمود دست و منظور و نظر شیخ نظام الدین نیز شده گویند که پدر و
سوداگر بود و تعلق ارادت به شیخ نظام الدین داشت و بنایت کبر سن سید و بیج خان نصیب او
نشده اکثر احوال بقصدان ابن نعمت تمام می بود و در آن وقت حالت شیخ حاضر بود شیخ پشت
خود را به پشت او را میزد و را بنشیند بشارت داد و از آنجا که اعتقاد از خدمت پیر دست بود بقصد
استیلا و پیش زن رفت حق سبحانه و توالی در التور زندگی امیدوار ساخت چون متولد شد او را
بخدمت شیخ برد شیخ او را در کنار خود گرفت تا پسر در کنار بود و نظر او بر جمال شیخ بود و چون که اثر شور از آن
نظر ظاهر می شد حاضران مجلس این معنی را ساجد می نمودند شیخ از حبه خود جامه پاره جدا کرد و برای
او بدست خود زده بدو بخش و او را شیخ نصیر الدین محمود پسر و بجای آن نشان او خبر داد او را در اصالح
ست بسنج و متین مشتمل بر مروت و حقائق و مواظط حکم و او را در صنعت طب مهارتی تمام بود

باین نوع اگر بنا بر ماضی باشد
 باطن یعنی اندک اگر نسبت برینا
 باشد یعنی تارک یا اندک برین
 صبر اگر ماضی فرض نمی نماید
 در حقیقت تفاوت آن کوه باشند
 موقوفان گفتند که مستوفی
 موافقت حق است حق گفت
 پیش سرمدان که بر ماضی
 نه در بر ماضی که گفتند باقیات
 گفتند که نفس حق کرد و در راه
 راست رود و اگر در راه راست
 رود گفت او حق ندارد و فرمود
 و اغیار امر اند و علیا با کمال
 و کمالات است و حق علی بنا
 القیاس فقر را بر باید اغیار
 حکم را علیا علیا با انقیاد
 را هم و در مکان راحت خدا
 و ادب حق بنا اعانت بر کلام
 از هر طرف که برادرش خوانند
 و طریقه جنگی گفتند از دست
 نه بنده اصل و قربت موقوف
 باشند از بیجا گفتند که سرمد
 حونت و دست یعنی هر که بر حرف
 و کلام که با شعر اگر بر نهای
 و ادب و ممالک و موقوف
 غرا میرین پنج دست موقوف
 و سید علی صلوة الله علیه
 میگویند از هر حرفی که داشت
 برین نیند و در میان راه کار
 و دولت گذشت تا بر آن وقت
 و مقامان باطنی و جلال
 و در ترک و جریه اغیار با مال
 در آن فقر را با فقر و فقر
 بر طایفه را تا مدتی در سوره
 موقوف است تا بر آن مقام

و حضور در وی فرض عین که در صلوة بحضور القلب و حضور باید که تمام کار بود و در بعضی از کار چنانچه
 در صحیفه کار خواهم نوشت انشاء الله تعالی و نفقه فرض کفایت اینست و چون سبب فرض کفایت
 عقل و فرض عین بود ترک کفایت واجب بود آنکه گویند عبادات متعبد به بهتر از عبادات لازم است چرا
 گویند که پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده است سیاتی زمان علی امتی لا یسلم الذی دین دینه الا من فرض
 شایق الی شایق من قرئ فی قرئیه من حجراتی حجراتی من حجراتی حجراتی من حجراتی حجراتی من حجراتی حجراتی
 یا ایها الذین آمنوا علیکم انفسکم تجزم انکم لویندلی مال جاه خواجه حقیق خواهی گشت اینجا تیغ این امره اندر مرسوله
 و للمومنین بر تارک خشم زنده و خشم زنده و خشم زنده و خشم زنده و خشم زنده و خشم زنده و خشم زنده و خشم زنده
 شرار الکفایت کند و گوید **آنرا که تو هستی چه کم آید هستی** | با دست کج فقر بهشت است و پرتان
 به دست خاک بر سر جاده و تو انگری | ششم از اوایل و ابتداء اگر برای نفقه و غیر آن راحت نمایند توقع
 قل لا اله الا انت ترون الحیوة الدنیا و زینتها فلیعاجلین استعجلن و در حکم سرا حجاب و ان کشتن ترون
 الشکر و سوره الدار الآخرة فان الشکر للبعثات ممکن اجر اعظم الله فیه کردند و چون که بپرسد اگر ممکن
 باشد بد بدو یا بداند و الا بقدرت حبس مغلسی اختیار باید که آن خود و کلام خلوت خوش بود اما امید
 آنست که اگر سالک درین کار صادق بود اهل و تسبیح و جملوی را موافقت نمایند و باقیست همه راه او گیرند
 و برکت صحبت و انبساط ایشان اثر کند و مفتقر زمان نادر پذیرد اگر بپوشان جاهد اک علی ان شرک با مالین
 به علم فلان تطهیرا شرک خفی حاصل خواهد شد نه بر چه فقر و غیرت شرک است اما با البرین سخن باز می
 در آب تمام گویند و در کار خدا چست با یسره و خوشاندان را اگر نصیحت کنند گوید نه هر چه تو مرا راه خویش گیر و
 تسامحت یا اهر انگو ساری عزیز من هر که ترا از کار خدای باز دارد دشمن است و قول دشمن در گوش
 بناید کرد ششم مسقطی با وجه عبادات در ریاضات بیه وقت را اینجا احتیاج به هیچ است و این چندین عقبات و
 مانع دیگر است که آن را جزو شیخ نشاند و جزو یقین او در توان یافت ششم اعتقاد خلق و تواضع ایشان
 را باحوال پس فی الوجود الا الله دفع کردند خود در امره و انگار و خلق را سنگ و کلوخ شمار و حقیقت
 بداند که لایمکنون لانفسهم حواد لافعا و لایمکنون موتا و لا حیوة و لا نشور و کسی که چنین بود بدیگر چه نفع و
 محضرت تواند رسانید و هم آنکه مقصد است کسی را نایبیت و خالفت معلوم نیست بر و قبول طاعت الهی
 نه نیز توفیق از حق تعالی است یا بدین معنی را بحد خود که در مقصد گدازند تا ازین فایات بکرم الله تعالی خلاص
 یا بدین معنی این راه دور و دراز است بفرموده محمد بنی آید ترا گفتیم که شیخ باید آنگاه خفا نه و اندر راه نماید
 و الله ولی التوفیق و آید شد ب العالمین و الصلوة علی محمد و آله و تعجیل و السلام

شیخ سراج الدین بن عالم بن قوام الدین ملتانی

شیخ زین الدین رحمۃ اللہ علیہ

خواہر زادہ و خلیفہ و خادم شیخ نصیر الدین چراغ دہلی ست و کراو در مجالس لغزات شیخ صحبت یافتہ است
مولانا داؤد مصنف جنوا این میرا دست و مدح لعدول جنوا این کرده اخت تبراد در گنبدیت کہ
پایان گنبد شیخ نصیر الدین در صمن خلیفہ واقع ست رحمۃ اللہ علیہ

شیخ نور الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ

المشہور شیخ نور قطب عالم فرزندان مرید خلیفہ علاء الحق ست از مشاہیر اولیای ہندوستان ست
صاحب عشق و محبت و ذوق و شوق و عرف و کرامت نقل ست کہ جمیع خدمتہای فقرای خانقاہ
پد خود انجام شدنی و آب گرم کردن اوی کردن دل خدمت آنجا بوی حوالہ بود اتفاقا و در شمی را در شکم
بود بے وقت باب خانہ آمد و شیخ نور بوقت مہر و برای بر داشتن آن رفتہ بود تمام نجاستہا بر جامہ و اندام
او افتاد و شیخ علاء الحق آنجا می گذشت اورا باین حالت دید خوش حال شد و خدمت دیگر فرمود کہ حق این
خدمت بجا آوردی حالا خدمت دیگر بکن در رفیق الوداعین کہ از لغزات شیخ حسام الدین ماکپوری ست
نوشتر کہ شیخ نور الحق والدین قدس سرہ تا پشت سال در خانہ پیر خود ہمیشہ کشی می کرد تہ اعظم خان برادر
بزرگ او کہ وزارت داشت اورا باین حالت دید گفت قاضی نور بہ نیتہای شفاعت گردید روزے
شیخ علاء الحق فرمودند کہ در جای کہ عورت آب بر می کشد زمین من مش مست پای کا خند و بسوی می شکند
بر گردن نہادہ بیرون کردہ بدہ تا چہار سال این کار کرد و در سہا آب پرمی کرد و ہمیشہ یاران دستار بند
بسوی پیر بر سر کردہ می پرند و بیشتر خلق جنگال می خندیدند ہم وی می گوید کہ شیخ نور الحق والدین فرمودہ
کہ مشایخ پیشینہ نودنہ منزل قرار دادہ اند تا سداک تمام گردد و بعد اسماء آہی و پیران پانزہ منزل
تعیین کردہ اند این فقرہ منزل اختیار کرد منزل اول حاسبوا قبل ان تحاسبوا منزل دوم من استوی
یوما فہو منون منزل سوم عبادۃ الفقیر فی الخواطر بن عملہا کار سالک تمام گرداندا اللہ تعالیٰ
ہم وی می گوید کہ روزی شیخ مشغول بودہ و شورشی اثر کرد و از مومہ بیرون آمد در مقامی رسید
در زیر درخت نشست آواز آمد **مصرع** **احلیت** رہا کن عاشقا دلانہ شود بلوانہ

ہم وی می گوید کہ روزی از شیخ خانہ بیرون آمد بر پاکی سوار شد ہر بار این مقدار بر زبان ایشان
می رفت ہمہ شب بزاریم شد و آب از چشم روان می رفت آخر در خانہ عجزہ خود کہ میوہ بود رفت
ایشان چیزی از راہ دین پر سیدند از آنجا ہم گریہ کنان بیرون آمد فرمود مارا اگر بہ بخشد لطفیل
عجزہ بہ بخشید ہم دے می گوید کہ روزی سوار فرمودہ بود خلق بسیار بہ راہ دود گریہ بہوش بود
بواغظت اینک شایان را

و نقصا بردی مال گرد و چنانکہ
مگوید سہ اند و غم نیاروف
بیرون در گزینہ و در میان
را با کون من و در میان
دول این است کہ آن بخود
نہن شاخت کہ کم مضابط
نمود و انہ و لک و شغل
علی بن یسار و فرستہ بہا و
حکیم بن محمد اند کہ برہ ست
رفتہ اند و بیانی ہا و
بالطہ علی قدر امانت بہ
مر اظہا علی اعجاز لک
المشہور بجا کردی و شفت
فی بود شفتی و شفتی
بودی بکن و شفتی و شفتی
این نسبت منوی را بہ
چگونہ توان شفت و شفتی
اندو می مبارک و شفتی
خون و شفتی و شفتی
مواظبت بر طاعت و شفتی
از شفتی و شفتی و شفتی
علامت شفتی و شفتی
بدین سالی کہ گردید و شفتی
نگرند و شفتی و شفتی
اینست شفتی و شفتی
نسبت اعتبار بن و شفتی
بوجود شفتی و شفتی
بہا و شفتی و شفتی
طریق استقامت و شفتی
تربا بکن و شفتی و شفتی
دہد و شفتی و شفتی
تقدیر کہ مستقر و شفتی
مقابلہ می دای ساند و شفتی
الان نور و شفتی و شفتی
کہ این مقابلہ و شفتی و شفتی
بواغظت اینک شایان را

و اشک از چشم بی اندازه میرفت بنده بیشتر شد فرمود خدای تعالی چندین خلق را اسخر ما گردانیده است
 بعضی سجده میکنند و بعضی پای می بینند و بوسه میزنند و مصافحه می کنند و نباید که فردای
 قیامت سر ما پایمال ایشان گردانند و هم میگوید که شیخ مفید بابت ایافت آلت که هر
 وقت که دل را بگوید لازم حق سبحان یا بد چه در خواب و چه در بیداری جنبانیه فغان چون بر محبت
 چیزی خواب کند بعد از انقباه همان چیز را همیشه هم میگوید که در وقتی که مراد او را فرمود
 در خواب خواب باشی و در تو واضح بجز آب و در تحمل چون زمین و جغای خلق بکش و هم میگوید
 که شیخ من هرگز گفتم نمی پوشید گمزد زمستان و سباده نمی نشیند و می گفت حق سبحانه
 نشستن آلت که هرگز بران نشاند چپ و راست نه بید و هم میگوید که زنی تنگمه پیش آمد بر چه
 خواست از جنس دشتام گفت و شیخ همه را می شنید و هیچ تغییر نکال در او نمی یافت و آخر سخن آن
 شخص این بود که میاورد و در شیخ دست او گرفت و گفت ای اندر نیم خدا بااست و در جماعت
 خانه نشسته او گفت این زمین حرام است بخادم فرمود هم میار او گفت این گوشت خوک
 مانعی خوریم فرمود تنگ میار گرفت باز گشت بعد از رفتن او فرمود یاران دیدند که در پیش
 چه شوریدگی کرد و هم او می گوید که کسی از خانه کعبه پیش شیخ آمد گفت که مخدوم مرا با شمار
 باب السلام ملاقات شد فرمود با این هرگز از خانه بیرون نه آدم مردم مشابه یکدیگر بسیار
 میباشد او گفت خیر مخدوم شمار داده ام و آچیزی دادند و داغ کردند و ازین حکایت
 منع کردند هم میگوید پیش شیخ عرضه داشت کرد که چه سرست که مشایخ بعد از سلام نماز زبیه مصافحه
 می کنند فرمود دست برین است که چون مسافری از سفر باز می آید بادستان مصافحه میکنند و چون
 در پیش در نمازی ایستد مستغرق میگردد از خود بیرون می آید سفر باطن حاصل می شود و چون
 سلام میدهد بخود باز می آید ضرورت مصافحه میکند و شیخ نور قطب عالم را نکته بابت بنایت شیرین
 و لطیف بزبان اهل درد و محبت و این چند کلمه از مکتوبات ایشان است کتوب ندر بجانب نجم میجاری
 حزن نور مسکین عمر بباد داده بوی مقصود نیافته و در تیه حیرت و میدان حسرت چون گوی
 سرگردان شده همه شب بزاریم شد که صبا ندا بوی نازد میبید جمع بختم چه گناه پنجم صبارانه
 نماز شصت گذشته و تیر از شصت جسته و از شرفض اماره یک ساعت فرسته جز با یاد بردست
 و آتش در جگر آب در دیده و خاک بر سر پیوسته جز ندامت و خجالت درست آدین نه و جز
 در دوا پای گریزی نه **مصرع** در در باش ای برادر در در است دل مردن دین پرورد با
 ز محنت فرقی شان برگرداید هر چند دست و پا زدیم بر مقصود نرسیدیم گفت که کلاب مان شود نشد
 یار از جغای خوش پوشیمان خود نشد گفت که زمانه غایت کند و بخت سیزده کد لغوبان خود نشد

و در بود و در می بیند و بوسه میزنند و مصافحه می کنند و نباید که فردای
 قیامت سر ما پایمال ایشان گردانند و هم میگوید که شیخ مفید بابت ایافت آلت که هر
 وقت که دل را بگوید لازم حق سبحان یا بد چه در خواب و چه در بیداری جنبانیه فغان چون بر محبت
 چیزی خواب کند بعد از انقباه همان چیز را همیشه هم میگوید که در وقتی که مراد او را فرمود
 در خواب خواب باشی و در تو واضح بجز آب و در تحمل چون زمین و جغای خلق بکش و هم میگوید
 که شیخ من هرگز گفتم نمی پوشید گمزد زمستان و سباده نمی نشیند و می گفت حق سبحانه
 نشستن آلت که هرگز بران نشاند چپ و راست نه بید و هم میگوید که زنی تنگمه پیش آمد بر چه
 خواست از جنس دشتام گفت و شیخ همه را می شنید و هیچ تغییر نکال در او نمی یافت و آخر سخن آن
 شخص این بود که میاورد و در شیخ دست او گرفت و گفت ای اندر نیم خدا بااست و در جماعت
 خانه نشسته او گفت این زمین حرام است بخادم فرمود هم میار او گفت این گوشت خوک
 مانعی خوریم فرمود تنگ میار گرفت باز گشت بعد از رفتن او فرمود یاران دیدند که در پیش
 چه شوریدگی کرد و هم او می گوید که کسی از خانه کعبه پیش شیخ آمد گفت که مخدوم مرا با شمار
 باب السلام ملاقات شد فرمود با این هرگز از خانه بیرون نه آدم مردم مشابه یکدیگر بسیار
 میباشد او گفت خیر مخدوم شمار داده ام و آچیزی دادند و داغ کردند و ازین حکایت
 منع کردند هم میگوید پیش شیخ عرضه داشت کرد که چه سرست که مشایخ بعد از سلام نماز زبیه مصافحه
 می کنند فرمود دست برین است که چون مسافری از سفر باز می آید بادستان مصافحه میکنند و چون
 در پیش در نمازی ایستد مستغرق میگردد از خود بیرون می آید سفر باطن حاصل می شود و چون
 سلام میدهد بخود باز می آید ضرورت مصافحه میکند و شیخ نور قطب عالم را نکته بابت بنایت شیرین
 و لطیف بزبان اهل درد و محبت و این چند کلمه از مکتوبات ایشان است کتوب ندر بجانب نجم میجاری
 حزن نور مسکین عمر بباد داده بوی مقصود نیافته و در تیه حیرت و میدان حسرت چون گوی
 سرگردان شده همه شب بزاریم شد که صبا ندا بوی نازد میبید جمع بختم چه گناه پنجم صبارانه
 نماز شصت گذشته و تیر از شصت جسته و از شرفض اماره یک ساعت فرسته جز با یاد بردست
 و آتش در جگر آب در دیده و خاک بر سر پیوسته جز ندامت و خجالت درست آدین نه و جز
 در دوا پای گریزی نه **مصرع** در در باش ای برادر در در است دل مردن دین پرورد با
 ز محنت فرقی شان برگرداید هر چند دست و پا زدیم بر مقصود نرسیدیم گفت که کلاب مان شود نشد
 یار از جغای خوش پوشیمان خود نشد گفت که زمانه غایت کند و بخت سیزده کد لغوبان خود نشد

اجابت بادعا و امان است و
 عطا سوال مطلقا است
 جتنی که بخت حدیق و جهل
 بزین وقت حال انقطاع از
 ماسوی حق در خواست کند
 با مواعظ و تلبیسم باطن
 این مطلب را استغنا نماید
 اینجا پای همت می نهد و امن
 اجتناب الله از غیبه و غفلت
 من لدیه التوفیق من الله عز و جل
 احکم حق سبحانه تعالی نعمت
 و نایب راه سبیل تحصیل سبوت
 اثر که داد توفیق اعوذ
 صلوات و درین دایره باقی
 امداد علی کل شیء قدیر
 ما ترادست ترا ای گریخت
 بعضی متاورین شکم شاد
 قدس اشهر از علمایان را
 بدین وقت کرده اند تافهین
 مشایخ چه باشد که بحقیقت اوین
 و آخرین را بیدار است
 راهی و گریخت و اگر هست
 مصلحت معوضه شان صدق
 توجه و دوام اجماع بکفر
 سید کائنات یعنی تبارک و تعالی
 صلی الله علیه و آله و سلم اقتباس
 افکار و هیئت استفاده مدار
 حقیقت نان جانی تو مطا
 و سایر تو و سید و گویند
 کران و کلماتی در سبک
 این طریق ملک المسلمین است
 علی است سید عالمی که اول
 انطباق سید سادات است
 اینان گویند که این حق تعالی
 در شرف پاکیزه تر است که اینان

و دنیا جانی غرور و تفکک حمور حق غیور و مطلق و در دل کے تواند سرور او حی الله تعالی الی داود
 یا داود بشر المذنبین بانی غفور و اندر المذنبین بانی غیور سے راه تا ابدین است و منزل
 دور به مرکب لنگ و بار سخت غیور به غیر حق آن اقتضا کرد که غیر در میان نگذاشت هر که
 بغیر او پرداخت اورا گذاشت به با هر که انس گیری از سوخته شوی به بگر که انس چیست
 مصحف ز آتش است به آبی جان برادر سارها تفکک اماره را با نواع ریاضت متراف کریم
 اما یکساعت از شر او نرسیم و یک لحظه از خود دنیا سودیم به کردیم بسی سید سجده از مانند این
 سیه گویی به شستیم بسی بچاره سازی به پیرا بن مانند نازی به و نیز در مکتوبات او مسطور است
 قرار در دیش در بیکاری و عبادت در دیش از غیر حق بیزاری مستغنی بغیر حق غفلی و طاعت
 بی استغراق باطن بیکاری و ظاهر آستین بد کاری خون جگر خوردن بزرگوار و چشم
 از غیر در حقن بر خورده ای عوام در طهارت ظاهر کوشند و خواص در طهارت باطن از حق تعالی
 ندا آید و عتاب شود و عیدی طهرت منتظر الخلاق سنین بل طهرت منظری ساعت نیم انیت عمر
 طهارت ظاهر بی خروج حدث بشکند و طهارت باطن میا و حدث بشکند مشایخ گفته اند هر که راه نشسته
 و نیلور دل آید فعل جنابت طریقتش پیش آید دل بجیزی مده و مهر کس بر دل منه که رقم میوفانی
 برنا صید بر خلق کشیده اند و گفته او در شهر پندیده است و دانات او در شش ششده و سیزده بود

سید صدرالدین را بقتال بخاری

ارادت و خلافت از پدر خود سید احمد گریه داشت و از برادر خود محمد جهانیان سید جلال بخاری
 نیز دارد و بعد از وی بر سجاده خلافت نشست و گویند که خدمت جهانیان بارها بر زبان مبارک
 میرانده حق سبحانه و تعالی ما را بحق مشغول داشت شیخ را برادر اخلاص و کی میوست در عالم استغراق
 بودی و یا خلق انبساط و اختلاط نکردی که ازانی التمدیخ المحدثی پیوسته بودند بلسله
 ارادت خدمت بواسطه اوست و بعضی بواسطه و لد او شیخ ناصرالدین محمد و نیز میر سید
 بزرگ بود و صاحب معرفت قیاد و راجه است و دانات او در سنه

خواجہ اختیارالدین عمر

ایرجی آبا و اجداد و از کبرائی خطباء برج بود و خدمت منصب عهده داری متعین و منصب آفرام او را
 جذب و دست واد بکلی ترک حطام دنیا و دی نموده آنچه از اوراد و انعامات متعین داشت همه را بطوع
 و رغبت گذاشته در طلب علم و طریقه زهد قدم صلیق نهاده و خدمت قاضی محمد ساوی

که از اساتذہ عمید و صلحا روزگار مرید و خلیفہ شیخ امیر الدین نمود بود تحصیل علم کرده بنیت خلافت و اجازت مشرف گشت وفات او چهارم ماه محرم سنہ ۸۸۳ و ثمانوز و ضہ اور مقام ایج است

شیخ یوسف یدہ

ایرجی آبائی کرام دی از خوارزم بواسطہ بعضی حوادث روزگار در ممالک ہندوستان آمد در خطہ ایرج متوطن گشتند و این شیخ شاگرد مرید و خلیفہ خواجہ اختیار الدین ست و از خدمت بہد جلال بخاری و شیخ راجہ قتال نیز بنیت خلافت و اجازت مشرف گشتہ تا لیقا و ارومشل ترجمہ نہایت کلام غزالی و اشعار نیز دارد صاحب تاریخ محمدی مرید و معتقد اوست چنین می نویسد کہ روزی در خانقاہ خود سماع میکرد و بعد از آن حالت جان بحق تسلیم کرد و در رجب و ثلثین در ثماناتہ ہم در صحن خانقاہ مدفون گشت سلطان علاء الدین ہندوی گنبدی عالی بر سر قبر دی مہارت کرد رحمتہ اللہ علیہ۔

شیخ قوام الدین رحمۃ اللہ علیہ

مرید و خلیفہ مخدوم جہانیان ست در تربیت و ارشاد مریدان مقام عالی داشت مقبرہ او در کپنہو مستیزار و تبرک بہ وفات او در سنہ

شیخ سارنگ

در اوائل حال از امرای نامدار سلطان فیروز شاہ بود پلیدہ سارنگپور کہ از بلاد مشہور ہندوستان است آبادان کردہ اوست و آنرا کہ جذبات عنایت خداوند تعالی او را دریافت قدم در سلوک طریقی کہ مخصوص اہل وصول ست نہاد و در اول در خدمت شیخ قوام الدین افتاد و مرید شد و طریقہ مشغول باطن و ذکر طری از وی تلقین نمود بعد از آن غزلیت سفر کا ز کردہ زیارت حرمین مشرف شد و مدتی دیگر در حلقہ صحبت شیخ یوسف ایرجی کہ از شیوخ وقت بود در آمد از وی استفادہ علوم طریقت نمودہ و در آخر شیخ راجہ قتال خرقہ و اما تہاے دیگر را کہ از پیران طریقت بدیشان رسیدہ بود حلقہ را بی سابقہ طلب چنانہ شیخ سارنگ فرستاد شیخ سارنگ آنرا باز کردہ امیدہ فرستاد و تا او را در بیجاوینیت و ست دادہ باشد بندگی شیخ بار دیگر پیش او باز فرستاد شیخ حسام الدین بزرگ بود کہ بسلسلہ ہروردیہ تعلق داشت مگر کد این حال شد شیخ سارنگ را بر قبول آن ترغیب نمود بعد از آن شیخ آنرا قبول کرد و بان ساداتہائی علیی مشرف شدہ تا او در سنہ

و با جنین غمانات و نترت غائب کرد و علم است یک کس را درین مسئلہ خطی نیست کہ آن حضرت علی بن علیہ السلام حقیقت حیات بی تاثیر بماند و چون بیایم و بالی ست و بر اعمال نتواند و تا قدم جہان حقیقت را دستور لایم حضرت را مغبض و مرلی ست و انفا لعل و ارب و ساری در سلوک بطریق خاص بود و تو بہ تلمیذ گشت اتحاد تحف صلوات است با جمیع کار کہ تا ترکہ توحید کہ اصل مقصود حقیقت مطلوب ست ازین توفیق و تلمیذ ساقی ایشان توان زم زد کہ غایت از لای باہن سوت کبریا ایشان را از علم اقرا متذ و مخصوص دانستہ است و از جامعہ را ہم کہ درین سخن بر گزینی محبت چون سابق کلام دین مقام افتد بخارجیت مذکور و جہا طاعت معلوم باطن حال ایشان بدین وقت چنان متہا کرد کہ در خدمت و صفہا حال گنبدہ و شہزادہ را نیز بہر سہا کثرت باطن تواتر و طاعت چنان شواہد بود کہ و جمعا تواریدہ از سر و کوبین مدت ہندوستان کہ در مدتی و در مدت این شان مشاہدہ و انفا معلوم و درین مکتوب اگر کسی بخواہد مصطفی علیہ السلام را در نظر دارد و اگر کسی بخواہد باطنی را بداند

شیخ مینا رحمة الله علیه

وی صاحب ولایت و یار لکهنواست نام او شیخ محمد است از هفت قرن در سایه تربیت و عنایت
 شیخ قوام الدین پرورش یافته بعد از آن مرید شیخ سادک گشته و کار کرده نقل است که شیخ
 قوام الدین را پسری بود شیخ محمد نام او را شیخ مینا می گفتند و متینا و عرف اهل آن دیار نقلی است
 که در مقام تعلیم و محبت استعجالش کنند چنانچه میان در و دیوار او این شیخ محمد مینا بن شیخ قوام الدین
 بسبب علمیه مقننات شهرت که لازمه آن جوانی است مد پیش یکی از ملوک آن زمان اختیار
 خدمت کرد چون ملوک آن زمان کمتر میدان پدرو بوده اند تبیی و متمنای که از صحبت ایشان داشت
 او را میسر شد لیکن بر مرآت رضای شیخ که در تنی نسبت بحال او نشست هر چند را ستر خانه
 بندگی شیخ کو شید شیخ از وی راضی نشد آخر فرماست که هم بطن رجوع غاید و در پای شیخ بیفتد
 تا بگو که از سر گناه او گذشته هم بدین عزیمت نه بجانب وطن نهاد غوغای قدم آنکه در میان
 مردم انتشار مع مبارک شیخ رسید فرمود شیخا هم که آن نابرخوردار پیش من بیاید هم در آن موزاد را
 مرخصه عارض شده از عالم برنت شیخ قطب نام درویشی بود که خدمت شیخ خاص قوام الدین مخصوص
 بود او را فرمود ترا می خواهم پسری شود که او را محمد مینا نام باشد و بجای فرزندان حکم نعم البعل داشته
 باشد چون شیخ مینا بود آملو حظ عنایت و شفقت شیخ گردید و بجای فرزند تربیت یافت نقل است
 که چهل روز اولی او را بکتاب فرستاد و بعد از اول در ذکر الف و بی معانی و حقایق گفت که حاضران
 حیران ماندند شیخ مینا حضور بود و بعد از آن نیاز حسین سلوک بسی ریاضات شاد کشیده بود گویند که
 او اکثر تریات شیخ سادک رفتی و مقبره شیخ از آنجا که او بود موازنه بست کرده بود و هم بنیلین چوبین
 بودی و بارها پای برهنه رفتی در راه صحرا تا هموار و خارستان بودی و شبها بر دیوار نشستی و بی
 بیداری کردی تا اگر خواب غلبه کند بر زمین بیفتد اگر بر زمین نشستی خارها گرداگرد خود افتادند
 تا اگر خواب آید بیفتد خارها بچلند و بیدار گردد و بارها در هوا می رستان پیراهن بآب تر کردی
 و در صحن حیو شیخ قوام الدین نشستی و بیدار بودی بغیره وی لکهنواست نیز از او تیرک و فوات در سنه

که بر یک تا هزار سال بخواند و کند
 با خود حرفی نگفتد و می نبرد
 آنرا بغیر و یاد نگذاشت و بخواند
 مرتبه و طبقات و با بهت زمین
 با او تریات و مقبره شیخ با شرف
 الطیبه و الطیبه بکف و حلق
 کرده شد و که شفا و مقفاد
 و فای اختیار این کار و سلوک
 این طریقی فرض می بین معلوم
 ست و تقف و ترو در آن
 و دراز کا شینا الله و پاک علی
 بزه الطیبه و الطیبه و الله
 القویة الله و الطیبه و الله
 سخن در جای دیگر برون کجا
 و کجا الله و الطیبه و الله
 که عنایت اختیار بدست نیست
 ذوق الله مجلس عالی برین نیست
 اگر بجا دیگر کلا تیرک لطف
 مشاء است ان شاء الله تعالی
 ان شاء الله و الطیبه و الله
 باشد انوار سادک و کرامت
 و توفیق و استقامت و ابدیت
 و جلال و جلال و متوالی و ابد
 یا بنو آله و الطیبه و الله
 الرسالة الله و الطیبه و الله
 ان شاء الله و الطیبه و الله
 طلب المقصد و الهام

شیخ احمد کهنه

اعظم مشایخ ولایت هجرات است در سر کج که از مضافات احکام با دست آسوده است و صفت
 منوره او میبایست بنایت لطیف منزه و مصطفی امرو که نظار او بر روی زمین کم باشند کهنه نام وی است
 قریب احمیرا یکی شیخ از دلی اند و یکی نیز دوا ان طغولیت دلی بود چنین گویند که در تنه در دلی

لا اله الا الله محمد رسول الله
 و حق کانی علم از عمل آن
 مجرب و طریقه و طریقه و طریقه
 رسالتی که در طریقه است
 بعد از طریقه طریقه و طریقه
 تا به طریقه و طریقه و طریقه
 تا به طریقه و طریقه و طریقه

ایستاده و این درویش را گفت که دست بر سر بزم این درویش گفت خدمت باوجود دستا بر سر
 زبسته اند همین کلاه بر سر داشتی بجا را گفت حضرت مصطفی را صلی الله علیه و سلم در خواب دیدم که
 فرمود این شخص را ده گز دستار سیاه بده و از زبان مالگو که آید دستا بر سر بند و خلق را دعوت کن
 این درویش آن دستار را بر سر دودیده نهادم بر سر بستم و دست پا بنوس حاصل شد بزبان مبارک
 فرمودند که این درویش در دلی مسجد خانجهان مشغول بود و ریاضت و مجاهده بسیار میکرد و در مسج
 مبارک خدمت سید جلال الدین بخاری رسانیدند که جوانی صابر و خد خانجهان مشغول است غایت
 مجاهده و ریاضت می کند ایشان قصد ملاقات این درویش را بنادیدند نزدیک مسجد رسیدند مصطفی
 از آن ای درویش آمده خبر کرد که مخدوم جهانین برای ملاقات شما می آید این درویش فی الحال
 برخاست روان شد چون بر دمسجد رسید نظر بر پاکی ایشان افتاد خدا دان را نظر برین درویش
 افتاد خدا دان خبر کردند فی الحال ایشان فرود آمدند آن زمان این درویش سید ساراه رفتند حسین
 بر سینه این ضعیف تا دیری مایندند لب مبارک بر گوش این ضعیف نهادند و دستا بر سر کردند
 آن جوان بوی دست می آید آن جوان بوی دست می آید آن جوان بوی دست می آید آن جوان بوی دست
 اند و گفتند ما را در وقت خوش یاد آوری غمناک کنی و بده ایشان در پاکی نشستند در آن شدند
 و این درویش در مقام خویش آمد و مشغول شد دست پا بنوس حاصل شد بزبان مبارک فرمودند
 که این درویش دوازده سال پای برهنه پای برهنه پای برهنه پای برهنه پای برهنه پای برهنه پای برهنه پای برهنه
 میر رسید شب را هم در مسجد می ماند و این درویش از آن وقت خدام خدایتعالی بفضیل درم خود نگاهبانه شده
 است و این درویش با وضوی نماز عشا نماز فجر بکند و بیشتر در صفر روزه سید داشت و ریاضت میکرد
 و محتسبانه سفر چندان کشیده که در بیان نیاید و فرمودند اگر چه در سفر مشقت و نوب بسیار است فاما
 روح متصور باطن و طربال بینهار است و این درویش که پای برهنه و پیاده مفر کرد بر حکم حدیث خودی
 صلی الله علیه و سلم کرد که فرموده است و امشوا فافه عراة مترون الله جبرئیل علیه السلام فرمودند که
 روزی درویشی پیش آمد باوجود چار جبتل برای او مایندند و خدا داشت کردم باوجود این درویش
 به بار جنگ می خورد پس زمان ازین مال بنگ خواهد خرید و خواهد خورد خدمت باوجود فرمودند ملا از
 فعل ما خواهند پرسیده او را از فعل او خواهند پرسید و آن وقت سن من دوازده سال خواهد بود
 از آن رو که این سخن از خدمت باوجود شنیده است متابوت ایشان میکنم فرمودند روزی خدمت
 باوجود فرمودند با بابا احمد سخاوت بسیاری کنند تا گاهی دست فراز نکنند من بمرت باوجود همیشه دست
 من بالا باشد و هرگز فراز نشود و بده جنگ باوجود فرمودند از خدا سے تعالی می خواهم که همیشه
 دست بابا احمد بالا باشد و خلایق پیش او دست فرود نکنند بده این بریت خوانند و بریت

ایم خبری تو بن کر دماغ این
دردی دل بران در چاه خاک
با وجود کان و حوض بقیع
همی دولت قطعی از حوض
آفت عزم ست و مدت
و معلوم آن حاصل مایل
معرفت و صحت نه پذیرد
و چه شوق حاصل نگردد
خلاص از تشویش رفت
و غرت حال ممکن نیست
خداوند که این حالت کی
خواهد روی نمود تا الله الله
بر چند غم که نه زیاد زلف
عاجت دم زند و زبان ظلم
از فضل کلام بجا نهد
صفت نه بند و کاشک کافه
باز بکر زمین بدست می افتد
که حرف و دای کجا نش
نیداشت این صحن حرف
را تصور و تدبیرانی که بسیار
زست کوف دیگر اندر نافه
که با توازن سخن می بایست
گفت حکم بگرد و طبع این
یو بهیم زبیر و آن نیست
که زشت طریق صحبت
ایجاد آفت غم نیست کار
فقد این رفیق میافت یار
بیکس راز نهیم و نیازم
بدعجاب بخزند حرف
آشنا گوید می بخند و لعل
دو با نفسی گوید که تورا
بهان مست که غم غلط کرد
بدان سوخته و کار بمان که
ارثی می کنند اینجا

چیدا کرده و بر مسلمانان ظلم میکند مال سوداگران را بر دمی ستاند سلطان محمد بن فیوز یکی از اهل اصفهان خود را نظر خان نام داشت بولایت گجرات تعیین کرد تا مدتی فساد مفسدان بکند ظفر خان تا مدتی فتنه های این دیار میکرد اقامت سلطان می نمود بعد از آن زمانی پسر او خود را محمد شاه لقب کرد در سنه ست و شصت فاطمه پادشاه ولایت گجرات شد و چند روز بادشاهی کرد بوی فتنه و بلی ابروی افتاده بود پنهان روزی که متوجه این حدود شد و وفات یافت و بعد از وی هم درین سنه پدید آمد عفر خان نیز رسید بر سر سلطنت نشست و خود را مظهر شاه لقب کرد در سنه سال و هشت ماه بادشاهی کرد بعد از وی نیز پسر او سلطان محمد ابن سلطان محمد پادشاه اعظم شد و شهر احمد آباد بنا کرد و سی و در سال و شش ماه بادشاهی کرد و بعد از وی دیگران تا آن که نام و نشانی از ایشان نمانده است فاطمه پادشاه را پسر او را چون تلخ بنام احمد آباد هشتصد و ده است و تلخ بنامی مسجد جامع وی دوازده که عدد لفظ خیر و بخیر بران دال است

قلب عام

نبرو قدم جهانیان سید جلال بخاری است از وطن اصلی خود بکرات رفته و وطن کرده نام او سید
برهان الدین است و مشهور در زبان خلایق دیدار بقطب عالم است و رفته او در تبوه است سه
کردی از اهل آباد و فوات او هشتاد و پنج شش و هشتاد و هشت و نماند که عدد عبارت مطلع بوم اترو
است و بر در رفته وی سنگی افتاده است که جامع صفت سنگ و چوب و آهن است و این هر سه صفت
در وی مخلوط موجود است و اهل تشعیش یکی ازین سه چیز در وی نتوانند که کدام است اگر گویند که
سنگ است باز چون نیک ملاحظه گویند گویند که نه بلکه آهن است باز چون نیک نظر کنند بخاطر سید
که نه بلکه چوب است هر کدام ازین سه صفت در وی هم مجزوم است و هم مشکوک که بجای چیزیت
بشاهد تعلق دارد چنین گویند که قطب عالم روزی در آب آمده بود چیزی بیای داد و خود و گفت این
سنگ است یا آهن یا چوب حق تعالی این هر سه صفت را در دی احداث فرموده و الله اعلم

شاہ عالم

پسر قلب عالم ست نام او شاه مجنون ست و لقب او شاه عالم و کی نیز در احمد آباد آسوده است
روحه اوز یارت گاه و تفرج گاه اهل آن دیار ست مقامی عالی و جای لطیف و نظیف و فایز است
و شب جمعه نیک و بد مردم شهر بزیارت بروند و شب نیز در آنجا بگذرانند گویند که برادر سلوک
این طریق لوری مجیب و طریق فویب بود حال طامخ و سکری غالب داشت در بعضی اوقات
لباس عیوی پوشید و بر مشرب ملائمه میزد لیکن بر آن ولایت اد ساطع و علامت
خصوص او لایح بود و قربیت و ارشاد از شیخ احمد که تونیز یافته بود خوانق عادات از دی

بسیاری بوجودی آمد و قات او در ششده ثمان ماهه است که عدد لفظ فرست انص الله سره
 و جامعه از خلفای قطب عالم و شاه عالم نیز در احمد آباد آسوده اند و در پیش که بلده قدیمه ولایت
 گجرات است مشیخ بسیار آسوده اند اعظم و اشتهار ایشان که صاحب ولایت آن دیار است شیخ
 حرام الدین ملتانی است از خلفای شیخ نظام الدین ادلیا که قصه بیان بذکر مناقب وی موشع شد
 و در حقیقت در آن سرزمین بوی عشق و محبت طایفه و از ویرانه های وی نور برکت و ولایت می
 تابد و هنوز این شهر از وجود اهل بی خانی نیست و تنبوه است
 بهر زمین که نسیمی ز زلف او زده است به هنوز از سر آن بوی عشق می آید
 و یکی از صلحای وقت و مقبولان در گاه که در آن دیار برکت آثار بوده اند

و توفیق بلده ندلی و زردی را
 باید و خلاصت از خنای که
 اند و باز نامد بر پیش علی عالم
 نگران گردد و نزدیک است
 سر رفتار خود را بدهد و بپای
 مدد و گیران بنویسد و بپای
 از غایت رسد بایم از این
 سنا که بیدار شود و اندام که
 بان حکایت نفس منو و بوی
 و از راه مرد و بالانکه در حلق
 نزدیک است گاهی چنانکه در
 از انصاف خنده عرست
 بیش نیست از صوبت این

داور الملک

است که نام او عبد اللطیف است هم در لباس سپاهگری و صورت عام یعنی خاص و علامات
 خصوص انصاف و اشد مناقب و آثار بسیار است و آثار عظمت قبول او بیشمار است و در بعضی
 از قریات گجرات قریب جو مانده است و خلایق آن دیار مردم ولایت دکن از مسافتهای
 بعید بزیارت وی هر سال می آیند خصوصاً کوران و بیاران چنانکه در ولایت ما غلغل و غوغا
 پیر بهلیم است جز آنکه احوال او و اوصاف حمیده داور الملک معلوم و مشهور است و از پیر بهلیم
 اجمال معلوم شده که وی مردی بود در اول فتح اسلام غز کرده و فتوح بسیار نموده بدرجه شهادت
 رسیده و در تاریخ فیروزشاهی می نویسد که نام وی سپه سالار مسعود غازی است و وی از غزاة
 سلطان محمود غزنوی است و چون سلطان محمد تغلق بدیار بهرنج رفت زیارت وی کرد و بجا در آن
 صدقات داد آنکه گویند که وی مرید خواجہ معین الحق و الدین است ثبوتی ندارد و در ملفوظات ایشان
 ذکر نیافته این بدعت علیها که شائع شده است درین نزدیکها حدیث پذیرفته اند و علم از جمله شایع
 است که نام او عبد اللطیف است هم در لباس سپاهگری و صورت عام یعنی خاص و علامات
 خصوص انصاف و اشد مناقب و آثار بسیار است و آثار عظمت قبول او بیشمار است و در بعضی
 از قریات گجرات قریب جو مانده است و خلایق آن دیار مردم ولایت دکن از مسافتهای
 بعید بزیارت وی هر سال می آیند خصوصاً کوران و بیاران چنانکه در ولایت ما غلغل و غوغا
 پیر بهلیم است جز آنکه احوال او و اوصاف حمیده داور الملک معلوم و مشهور است و از پیر بهلیم
 اجمال معلوم شده که وی مردی بود در اول فتح اسلام غز کرده و فتوح بسیار نموده بدرجه شهادت
 رسیده و در تاریخ فیروزشاهی می نویسد که نام وی سپه سالار مسعود غازی است و وی از غزاة
 سلطان محمود غزنوی است و چون سلطان محمد تغلق بدیار بهرنج رفت زیارت وی کرد و بجا در آن
 صدقات داد آنکه گویند که وی مرید خواجہ معین الحق و الدین است ثبوتی ندارد و در ملفوظات ایشان
 ذکر نیافته این بدعت علیها که شائع شده است درین نزدیکها حدیث پذیرفته اند و علم از جمله شایع

راه ترس که بیاران باین
 راه اند و بمنزله مقفول
 است کس باقریان نکند من
 هم نلتم باز چنه دست
 قدس پیشتر نهد بر قدم
 این کشاکش در پیش است
 تا غاب کدام آید غاب
 همان است که بیت اند غاب
 علی امره و لکن اکثر اناس
 لا یعلمون چنه کار دارند
 و با خدا باشند و نظر از ما سوا
 حق میدارند که عمل مقامات
 نیست عاقبت بخیر باد

قاضی محمود

است صاحب سکر و ذوق عشق و محبت و مشرب و حالت و جلوه بگری باذی که زبان بندی
 دارد و دستور قوالان آن دیار است لغایت مطبوع و موثر و بی تکلف و آثار عشق و وجد از سخنان
 وی لایح است نقل است که در وقتی که او را دفن میکردند پیر بزرگوار آذکوشه غفر
 او برداشته نگاهی بجانب او می کرد و نیز چشم بکشد و جسم کرد پد گفت بابا محمود این پیر
 غفلان است بچنان باز چشم بر بست و بی در ابتدای حال در احمد آباد در عهد سلطان

المرساله الحادیة الوفی
 خندید الذکر فی بیان
 حقیقه اشکر
 اللهم الله محمد رسول الله
 باید است که گفت به از
 نعمت است بدو چه بیا که
 سبب بقای نعمت و حقیقت
 است نمن کلکرم و نمنکم

و بعد از احوال از حق
باشید که ای دلخواه من
آدمی باری که است که او را
چون در این منتهی در این دنیا
تخصیص حق معلوم توان
کرد اگر از زبان دیگر کسی
این را باشد بشنود آن را
تا شری دیگر و نراتیج دیگر
باشد و اگر در این منتهی
باز اگر سواد فقهی را بخواهد
در جزئیات دی این منتهی
ابزار نموده باشد کافی سابقه
تکلف باطن خود بود و بدین
این پایه درجه بالاتر بجهول
مقصود از دیک تر باشد اصل
همین است آنرا که مستطاب قبول
حق در اصل فطرت نهاد و اند
هر چه بریز بر کس اند و خدا
مقصود از خود باشد و این
ذکر مناسب فطرت را سخن
مغنیان و بانیکان صحبت
و استحقاق این ناله و بد که آنچه
ما مستعد او کی نهاده و در
فطرت و کمال ابداع نموده اند
از وقت بغفل آمد و موجب
موانع که سدهای مقصود اند
در پیش رود و مشکل آید و چه
قابلیت و استعداد و مدار
به طبع نقش نهاده اند که آنرا
مقصود بی کسب طلب بود
چون و خیال بود اما در
حقیقت طلب که شوق
را متفرق مطلب است
بجای هر چند در این منتهی
شود که ما به حق میوه

و سالها امامت ایشان کرده از کثرت عنایت و شفقتی که حضرت مخدوم را با او بوده بعضی امان دیگر
که تکمیل علوم ظاهری کرده بودند و رشک بر دند حضرت مخدوم را بر این اشرف شد فرمود که سراج
تا کعبه مسطر را نمی بیند کعبه تحریم نمی گوید میگویند که از دی کرامات و خوارق عادات بسیار سر بر میزد
و در اخفای آن بسیار سیکو شید نقل است که چون شاه مدار در عهد او از جانب هر جزیر کاپی
تشریف آورده بود و در لقیه او جذب خلایق بوده عوام بسیار بر ایشان گرد آمدند و شهرتی
عظیم شود بعضی او ضلع ایشان بر خلاف ظاهر شریعت بود در آن اوان قادر شاه و ولد
سلطان محمد که از بنابر سلطان فیروز شاه بوده و بعد از فوت پدر حاکم بود از شنیدن شهرت
شاه مدار جهت ملاقات ایشان سوخت و در آنجا که شاه منزه بود رسید خادمان شاه
آفتاب که حالا وقت نیست و حکم نیست که خبر تو انیم کرد ظاهر با درویشی خلوت داشته اند یکا کم
چنان نمودند که جوگی آمده است شاه با وصیت دارند قادر شاه بخادمان شاه گفته که ایشان
را بگویند که در شهر را بنایا شد و خود برگشته بمنزل آمد چون خبر بشاه رسید پادشاه آمده از آب گذشتند
و بر روی بیکه دند و خادمی را فرمودند که سه روز مسطر باش و خبر او را بیان چون ایشان از
آب گذشتند آبله بر اعضا قادر شاه پیدا شده و از حرارت آبله بے طاقت شده پیش شیخ
سراج سوخته آمد شیخ پیر این خود را با داد و مجروح شد پو شنیدن بحالت اصلی باز آمده اشری از حرارت
نهانده و چون خادم شاه بدید که او پناه شیخ سراج آورده و مایوس شده و از آب گزشته خبر ایشان رسانید
شاه مدار از آنجا متوجه جوینور شد و از آنجا باز گشته بر یکمن پور که موصی است در توحی قنوج آمده و هما نجا بود

شاه بدیع الدین مدار

غریب احوال و عجایب اطوار از دی نقل می کنند گویند که وی در مقام محمدیت که از مقامات
سالکان رت بود تا دوازده سال طعام نخورده و لباسی که یک بار پوشیده بار دیگر احتیاج
تجدید غسل او نشده اکثر احوال برقع بر پوشیده بودی گویند هر که نظر بر جمال ادا فتادی بے
اختیار سجود کردی سلسله و بسبب کبر سن یا جهتی دیگر به پنج بخشش و اسطه بحضرت
رسالت صلی الله علیه و سلم می پیوند و بعضی مداریان بیوا اسطه او را بحضرت منتزب دارند
و بعضی چیزهای دیگر گویند که اصلی ندارد و از دانه شریعت و طریقت خارج است الله اعلم
قاضی شهاب الدین دولت آبادی در عهد او بود مکتوبی در مردم است که گویند شاه مدار
آن را بجانب قاضی شهاب الدین نوشته بوده آنچه در ذکر شیخ سراج سوخته مسطور
شد از بعضی افاضل کاپی شنیده شد و گفت که امین قصه درد یار ما مشهور است
و مقطوع پیر و الله تعالی اعلم رحمۃ الله علیه علی صحیح رجال الله

شیخ حسانی

در ویش بود صاحب برکت و کشف و کرامت سهروردی بود و با شیخ نور محمد مهر آورده اند که روزی در سرا و فرو خواندند که درین مقام قلب نزل خواهد کرد تبیہ اسباب مجلس کرد و بر شیخ نور التماس کرد که در سر من چنین گفته اند و درین زمانه جز شا قلب نیست در منزل من می آیند شیخ نور دعوت او را اجابت کرد و در منزل او بر رفت بعد از خرج شدن طعام قوالان حاضر آمدند همه اکابر و حدود رنج بودند چون قوالان قول برگ گفتند صدر جهان بر خاست و گفت نامشروع است و روان شد بقصد ازان مفتی و ازان شد بنحین همه منکران سماع گفتند یکی مولانا تاج الدین اسپجانی و اما شیخ علاء الحق که مدعی دانستند بودند شسته ماند و قوالان را منع کردند فائده نداشت قوالان این بریت بر خواندند میریت

آن سوار کج کلک کن از سلطان نیست پس خرابیها کنیز بر جان ویران نیست

شیخ نور الدین را حلقی پدید آمد و ذاتی روی نموده و در سماع شد مولانا تاج الدین بحث آغاز کرد شیخ جواب داد چون غوغا از جانب مولانا بسیار شد شیخ گفت شگفت مولانا تاج الدین چندین شوخی مکن مولانا چون در خانه آمد تمام اندام او را آبله گرفته بود خود بداند من غصب الله

مولانا تقی الدین اودی

بغایت مبتدی بود کلا اذ آن بود که کتاب او را وی داشت آنرا میگرفت و در آخر شب از خانه میرود می آمد تمام روز در جای مشغول می بود چون پاره از شب می گذشت بخانه می آمد آورده اند که ابدالان بر مولانا آمدند و گفتند که تو میمان ما باشی مولانا گفت من بار زن و فرزند دارم باشا بیجان و مانان مرا صحبت بر نخواهد آمد آورده اند که مولانا تقی الدین کینزکی خرید بود روزی آن کینزک فرزندان خود را یاد کرد مولانا نیم شب او را با خود برد و امان داد و زد دیگر چون زن مولانا شنید عتاب آغاز کرد قضا را بعد چند گاه آن واه با شوهر و فرزندان بیامد و در پای مولانا افتاد که ما همه بنده شمایم فرمود که ما همه شمار آزاد کردیم رحمة الله علیه

شیخ رقت الدین

پسر درگ شیخ نور قلب عالم است بسیار بزرگ و متواضع و متکبر و صاحب حالت بود شیخ حم الدین ماکپوری میگوید که او می گفت و الله من از سنگ بازار هم کمتر دقتی کاتب حرف این حکایت

نزد منزل کرد و عریزه نمود از شکوه معلوم و نایاب بود پس چه باید کرد بخواه غم برون آید و آسوده نشستن نیز گنجش نماند و چون تو مشکل و جدائی مشکل با لاجرم حکم ملامت یک کلام لایزال کلام روی بطلبه مقصود باید آورده و پوشش کرد دست و پا می زد و میا بود که وی مصروف وقت بر آید و قتل بر جاده صدق افتد قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم انکم فی الامایم و هر که نفیحات ملا فخر ضو الیها حاصل معنوی این حدیث بشمار ششون باز کرد و در حدیث دیگر آمده است که حضرت آمده است بولایت خالی و قدوس در هر روز بر پیشانی معنی تریه است به حکم خود کرم حقیقی فویدی آن خاصیت نبوده است که هر دامن ساعت بخوابد میا بند صدق رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و هر معاودت صدق جنبه طهر از عیب و جانت آنجا همه میاست و باطل و آنچه در ذوق وقت می در آید و تجویز بار یافتگان حضرت موافق اندیشه انت که اگر کسی در دل شب در گوشه خالی باشد دل و حلاوت و دقت و یقین باطن سر نیاز بر درگاه حوت بنده دست سوالی زبان حال یا قلایر در دله طبع که در بارگاه قبول بر نیاید چنگ

را بخدمت والد خود نقل کرد گفتند که در تمام عمر خود این کلمه را حسب حال خود بایسته ایم رسته الله علیه علی حب العبدین -

شیخ انوار رحمة الله علیه

پسر خود شیخ نورست بزرگ بود و شیخی گوشتند آن را فریه کردی و برای فقر فزع کردی و خوانیدی و خود بخوریدی شیخ حسام الدین در آنکه بات خودی نویسد که روزی مخدوم زاده شیخ انوار را پرسیدم که شوق چه باشد فرمود که مردان که چشم فراز کرده می بینند که دوست می آید یا خیال دوست با پیام دوست و گرنه چشم برای چندی

امیر سید اشرف سمنانی

امیر سید اشرف جهانبگیر گویند از کمالان ست صاحب کرامات و کرامت در سیاحت با امیر سید علی بهمانی قدس سره رقیق ابداعا قیوت بجانب هندوستان افتاد و در حاکم ارادت شیخ علاء الحق در اعداد و اش از ارادت مقامات عالیه انکشف و نزات حاصل بود و در حقایق و توحید مضمنان عالی دارد و از اکتوبات ست مشتمل بر تحقیقات غریبه با قاضی شهاب الدین دولت آبادی من هم بود غالباً قاضی از وی تحقیق بحث ایمان فرعون که در فصوص اشارتی بدان واقع شده است کرده بود و درین باب بوی کتبی نوشت فرمود که از قریات جوئی را است که اورا کچو کچو گویند بسی مقام بغیض است و در میان حوض واقع شده نام سید زمان دیار دروغ جن بغایت موثر است و او را ملفوظات است که یکی از مریدان او جمع کرده -

مکتوب است و دوم

برادر اعزاد شد جامع العلوم نامی شهاب الدین نور الله تعالی قبله بانوار البصین دعاء درویشانه و تنه بر کشانه از درویش شرف قبول فرمایند نامه که مندرج به بعضی از سخنان بود رسید و استفهامی که از بحث فصوص الحکم به نسبت فرعون اتفاقاً کرده اند بوصول بنگاه میسر شد و است که در فصوص که از نسبت او سخن افتاده ده جا آمده اند که بدانل عشره اشتباه دارد و مشکل ترین مقامات و مخلق ترین مقدمات وی آنست که بسیار شاذ واهی و در اینجا پیچیده اند و سخن باصل بحث نرسیده اند شیخ رضی الله عنه سیوید که فرعون را میگوید که ایمان یاس دارد یا ندارد چه ایمان یاس باطل است احوال و در خیه و استطلاع نکال اخروی می باشد و بر آن خود چه و کس از تزیین غرق و تحریب مستحق ایمان آورد که جابر فی القیصری لما کان ایمان فرعون فی البحر حیث رای طریقا و احتواء اسما عبر علیها بنو اسرائیل قبل الغرغرة و قبل ظهور احکام الآخرة مایشاهده الناس عند الغرغرة جعل ایمانه صحیحاً مستدیه فان ایمانه بالغیب لانه کان قبل الغرغرة لا بجائیة عذاباً لانه حرره كما بهدشان ایمان البأس فمن یؤمن عند نقل من الکفار فهو صحیح من غیر خلاص و فی الفصوص فقط لفرعون فی حق موسی انه قره عین لی و لک نیه قره عینها یا کمال الذی حصل لها کما قلناه

در او من معقول زرد خفته دعا
استکسک است باقی بهر است
است. باشد تنهین مثل
دعاه من عابدین خاصیت
وقت بخای و دعا خاصه و در آن
درشت و معنوی و یاد و دعا
عوض لغوی است که حق است
از آن حضرت بر زنده وقت فقرا
ثابت شده است حکمگذاری
آزاد از ملازمت و دعای غیر
چنان خیال که شده است
که در ضمن بعضی و ادعای است
ارسال میداده گاهی سخته که
متعین معنی غیر از معنی و خبر
ظن بود سخته شده و در
همه باری مذمت محبت جعلی
بجای آن گاهی بگوید و خبر
بحکم عادت و ارادت چنان
نشسته که گاهی باین حسن
ریشه و گاهی از آنکه نماند است
این حقیر میانه نمیداند
انچه باقی اند کار صاحب و حق
حال این حقیر بود و حق میسرند
آنها شایان حرف اشترا
سر زدی سعادت و قبل
اما برده من و کسان تا سخن در
پنده با ناله مدام از بطن طلب
بیزدن میقتول و بجهت آنکه
این حقیر چه در آنکه بگوید
نعمت کس به حقیقت گوی
نیاید و در آنکه بگوید
تمام عینی تمامه اند که
سر بر زنده خفته اند و از آن
فکر و چه ادوی افتاده
از گاه که با هم خود نزد فقرای

از آنجا که در ایشان اطراف روزگار دول ایشان اکتان و یار نهیده و آنکه نسبت بغیر جناب ایشان
را سری صحتی است ضرورت میگرد که گاه نقدی اوقات شریفه داده می آید و در عواید است

شیخ فتح الله اودهی

غلیظه شیخ صدر الدین حکیم است در او اهل حال از علای دلی بود ساکن در مسجد جامع دلی باین
منار شمس بر مستدرس و افادت جا داشت و در آثره بد شیخ صدر الدین حکیم شد و بسوگن طریقه
مشغول گشت گویند که وی ریاضات بسیار کشیده بود و یکین فخر از ان عالم بشام حال او ز سیده
شکایت این حال شیخ پیش برد فرموده که ترک تدریس کن و کتابهار از ملک خود بکش و بچنان
کردن کتابی چند که بسمت لغات و لغات موسوم بود از زیر خود بنگهداشت هنوز فتح باب
معرفت در توقف بود تا بقیه کتب را نیز از خود جدا کرد و آرد اید ند که برب آبی نشسته اجزای
می شست و آب از چشم او میرفت تا لوح ضمیرش از نقش ساموی پاک شده و در بدل آن علم
باطن ثبت یافت و شیخ قاسم اودهی دلی از مریدان اوست رساله دارد و مسمی با دلباسکین
رحمة الله علیه و روی می نویسد در ایشان مصلحا و تسبیح و شانه و عصا و مقرض و سوزن و
ایرتیق و کاسه نمکدان و طشت و آفتاب و کشف و غلین که بمیدان و یاران میدهند هر کس
دلالت بر معنی دارد مصلحا دلالت بر استقامت طاعت و عبادات میکند تسبیح دلالت میکند
بر محبت یعنی خواهر ایشان و متفرق که مزاج و وقت او بود و جمعیت را نموده یک خطره گشت چنانچه
و انهای متفرق جمع شده است شانه نشان خیر است یعنی شراذم دفع شود و عبادات دلالت می کند
بر آنکه تکلیف اعتماد و تقه همیران یکی باید که واحد تحقیق است مقرض دلالت میکند بر قطع علایق و بر
آمال سوزن دلالت میکند بر پیوند صورت و معنی اما سوزن را بی رشته نهند بر سوزن
در رشته از پی پیوند آن بدو این بدوست حاجت و ایرتیق و کاسه دلالت میکند بر رعایت
فقر و مهمانان بیانی و آبی نمکدان و طشت و آفتاب دلالت میکند بر کند و ری یعنی کند و ری بپیران
حواله او شد و کشف و غلین دلالت میکند بر ثبات قدم و اگر شانه یکسی دهند باید که برهنه ندهند
بلکه در جامه یا کاغذی پوشیده بدهند که آلت مفارقت است و چون کاغذ یکسی دهند باید که
در نیام کرده بدهند و خرپزه و یا گونی همراه او کنند و سیو و ایرتیق و مثل آن آب پر کرده بدهند
و چون شانه در شانه دان کنند جانب و دندانهای باریک در دندان شانه دان کنند که در کار چوبی
موسسه ابلخ است یعنی چون سبب تفریق و جدائی است دور تر باشد بهتر است

مسعود یک

با مستور آن شیر تازه میگیرد
سوی کن که این چنین بود
که معشای نیست در دل او
های باشد یا خود را باطن
او جان کن اگر او را در دل
تو جان باشد تو نیست و
در دن توان رانی گرداند و
چو که دوست یا با دوست
تلفت نواک آید بند
ز گرد اگر ترا باطن می
جان بود باطن و کی عمل
نزول رحمت مست برادر
و بر طو نظرات رحمت از
محرم و در انجا افتد
چون تامل قیام با بر طاهر
بر تیره اندر بر انداخته
محبت و محبتی که باطن و روی
اگر محبت این مرد را نیز
بر محبت وانی حل کنند و
نبا چه باشد این چنین
باید اگر چه محرم و ساطت
و وسیله با و است در
تو هم خلافت آن نگند و
لا اله الا الله و محمد
فرق میان نه یکسان در
حقیقت نیست و آنکه محبت
همین محبت است با آنجا بر
میگرد و در این محبت وانی
آموخته نگردد این معنی نیست
باصل محبت نه پیوند گفته
اند محبت که تفریق که در
خدمت مری و در مطمح
نظرو که آن باشد که محبت
کمال برای نفس خود کن
محنت باریک است این

از اقربائی سلطان فیروز است نام اصلی او شیرخان است مدتی در لباس اغنیاء و اهل دولت بود نگاه
 جلد به از جذبات حق گریبان گیر حال او شده و بخدمت درویشان و حلقه صحبت ایشان در آمده و مدتی
 شیخ رکن الدین ابن شیخ شهاب الدین امامی که بقایت حاکمیت سکونت در ازمستان یاده و دست
 و خم شکنان فخرانه حقیقت است سخن متانه میگوید در سلسله حقیقت یکنسب یحیی بن اسرار حقیقت فاضل
 تکلفه دست می نگرد که او که ده بگردد اشک او بجای گرم بود که اگر بر دست بی بی انصاری سوخت در علم تصوف
 و توحید تصنیفات بسیار دارد و تصنیفی دارد مسمی به تمهیدات بر طبق تمهیدات عین الغضات بهدانی بسیاری
 از حقائق و دقائق در اینجا مندرج و دیوان اشعار دارد و تصانیف غزل و باقی اقلام سخن به در اینجا
 است اکثر اشعار و اشعار امیر خسرو و احباب گفته اگر چه در بعضی مواضع طریقه شامی نغمه می مانده
 اما بعضی سخنان متین شاعرانه نیز آمده و تصنیفی دیگر در مسمی بر آة العارفین میگوید به بیت الله محمد
 بر سر مقدمه ایم و نیز که هر دو است بدین نسخه بنی بر آرد و بقره پیه او است فریب خاطر خواجہ قطب الدین
 در ماده سوزی بسیار مجرمانه و فریاد فخته است قدس القدره در دیباچه کتاب بر آة العارفین میگوید
 لسان وقت ناطق است و عین غیب شاید ما غائبان حاضریم و حاضران غائب اند از وی که ما مییم
 پیدایم و از اندر دی که ما مانده ایم و پیدایم اگر کشف رمز غیب جوئی ما را ما گوئی این حرف است
 که ظروف استراحت و نقاطی است که نکاتش اسرار است بیاضی است که در چشم دل سودا بر آید
 و سودا بخت که در دماغ سودا انگیزد و نور بخت دیده اندر زدنار است پرده سوزا کجهر
 اخضر طوریم که نار نمائی آن نوریم نورش بر ما تافته و ظلمت از ما شستافت و ما
 را به یافته و باز ما می گوید و شمارا بی شمارا بیجا نیست باز کن و خود را محرم راز کن اینجا
 صورتیت در آئینه کشف متجلی و غروبیت بکلیه سرخشی این جلوه مرآة العارفین است بشناس
 گرت چشم یقین است اینست مطلع کتاب مرآة العارفین همین فقرات در دلالت بر فضل کمال الکافی
 است و تزیین کتاب بر چهارده کشف کرده و در کشف رابع عشر بیان روح کرده است الحق آن
 مقدار معارف درین باب که درین کتاب ذکر کرده است در کتاب دیگر کمتر است الکشف الرابع عشر
 فی بیان حقیقة الروح بدانکه خداوند تعالی سر روح را از همه ممکنات پوشیده است و بارک عقلی
 و احساس بصیری او را کس ندانسته و ندیده قلی الروح من امر ربی بر اینبات وجودش اقرار است و ما
 او تعیم من العلم از طلب شهودش اظهار روح اگر چه آثار پیدا است از عقل و ادراک نامش شیدا است
 سخن و صایت و ما بهیت او حراست که او در حد و مقدار کلام است محققان گویند که شناخت روح
 بدو است تا روح نقاب از جمال عزت بر انگیزد و در شرح عقل نور معرفت در نگردد و روح حقیقت
 انسانیت که تا الی الشیء و کنت بالروح لا بالجم انسانا و صوره حاکمات ان الله خلق آدم علی

سخن نیم عاشقان و محبت
 نه در آید یانت این سخن جو
 و در جوش مذکر مستم
 فغانی کلست ممکن نماند
 کمال حقیقی همین است
 و کمالات دیگر که ناظر
 در جانب وجود و حق است
 در جنب آن محو است
 و اگر باشد تابع آن محو بود
 اگر باشد نیم نیم نیست محو
 محو در دست و پا به پیوست
 است بیان حقیقی بجهل نیست
 حبش یقین الیک این مقام
 سکون توکل است و محو شل
 عمل ظاهر و باطن است
 عمل باطن همان محبت
 است در مدون محبت و طریقه
 بی نال این کلمه بجهل نیست
 اولی راجع به غفلت تنزل کرد
 و در اشعار به محبتی ندید
 سخن اگر تا خویش یافته است
 داشت باری بجهل نیست که گذر
 باقیم فرق در معاد و ادای
 سخن میش نیست و الامت
 در محبت و نظر کمال محو
 و در حقیقت رنده بدوق
 در انصاف چه پیدا است بدان
 نشان توان داد همین محبت
 و محبوب هر چه در غیب است
 محب بود و روح جان چنانچه
 اینجا در ذرات است و نیت
 پس اگر جمیع طایفه و دوم متعلق
 محبت طایفه و این سخن عالی
 و در دوم در روح و جان باید که
 که اهل عقل نیم نیم است تا

ظهور و ظهور تفاوت و بهر مثنی نام دارد و آورده است اما و کتب بر یک نور اند و ایشان بر یک وجه
 ظهور در بهیئت ایشان تفاوتی نیست هم از ان از دیدن آفتاب روزند و ملائکه نیز ترقی نیست بلکه از ان
 در مقام معلوم هم از ان از رویت محبوب آید که دیدن آفتاب و کتب را آفت است اما نور نمودن وی
 ندارد و از خود ظهوری ندارد اینها را با آفتاب است که از چشم بتجلیست و در جبهه قبول خود جز آنست
 نمی بیند از ان در چهار باش خلافت و بهر تندی نشیند از بیجا انسان را باید شناخت که با کبریت مگر ممکن
 هم از ان ممکن گویند که اعلم است که قابلیت قبول وجود واجب دارد پس آنچه در ما شد چون باشد
 فهم من فهم اگر چه هر کسی بقدر کشف روح اشراقی رده است و از عبادتی آورده اما آنکه جامع التوکل
 که مبنی از کشف کمال است اینست و الصبح غدی انوار حق لطیف غنی بالذات و اظا هر با تا شود
 لیظهر لقرن بالصفات السبعة يتخلقه الجسم يزدن بمفارقة و بی صورت بیانیه لقرن و تقاضی
 فی العالم لا یلیفه حس ولا یدر که عقل آتی عزیز هیچ حدی تا سر روح را ازین نیست یعنی چنانچه خداوند تعالی
 پنهان است بالذات و پدید است بالانوار روح فیز بالذات مستور است باثر حیات مشهور و حسیه متعلق او
 صفای سبیه را قابل میگرد و بمفارقة تشنه آن تعرف از ذرائع میگرد پس او از روی تعرف در جسد صورت
 بیانیه بود و معرفتش را در عالم و در امثال الاعلی پس قالب انوار حقی بود از عالم و اعضا و در و همچو اشیا
 و قوادر و مجر و حیاتیات در جسمانیات و روح و جوی از ان جمال و پر توای از ان جلال بل عکس
 از تجلی ذات چنانچه خداوند تعالی نه در دن عالم است و نه بیرون عالم نه متصل به و نه
 منفصل از و همچنان روح هر که در خود فرد شود از روی یک سو شود بل خود نماند بخود
 او شود آتی عزیز اگر او تعالی و بهر ربوبیت که در حق خوئی و در مراتب تابع بشریت نمودی
 معرفت مستحیل الوجود بودی اول در آئینه انسانیت و بهر صفاتش در تافته پس او را بد در یافته علم
 او از وجه علم و ارادت او از وجه ارادت و قدرت او از وجه قدرت و حیات او از وجه حیات و روح او از وجه
 روح و بهر از وجه بهر و کلام او از وجه کلام و اجتماعت ربی بر بی همان ذوق دارد که من عرف نفسه
 فقد عرف ربه که حقیقت انسان صورت رحمان است پس معرفتش معرفت حق را بتیاست بل
 و نظر تحقیق این عین آنست اما روح را تجلیات است در تجلی او را جوی است و او بهر وجه تجلی عالمی
 که مبداء و حادثش خوانند و فیروزان بسی لطافت و نکاست بد آنکه بد عبارت است از سر روح
 که وجه رب سبوح است و در کمال ازلیست این را اعلم تو گویند چنانکه قوت تنویر و آفتاب معلولش اشراق
 تجاوزت آن وجه در مایه قوالب و ظهور آن ظاهر است است اول بر صفت قلب بود و این همچنان است که
 در آئینه قرصیت هلال از وجه آفتاب چون کل بکلیت صفای پذیرد عکس صفت شخص گیر هلال آئینه
 قرصیت بدر شود و شمس بر قدر قرص نمایند و این کمال کمال است و آوردن روح از مبداء در معلولش از جهت

حجبین بیک بطریق و بعد از
 علی بن اخی ایک بطریق و در حجب
 در بهر وجه آفتاب میل حرکت
 باشد از علم انی اسلک حکم
 حجبین بیک حب علی قرصی
 ایک تدریج حب نیست و اصل
 حجب حب است غنی الی الی
 و من الله و اورد الی المصلحان
 العلم و در مقام شرفی میجوید
 بود یا کتب ان سنانی است
 که وصل بمنزل مقصودی است
 مرشدان از محال عادت
 و در جسد کامل لایسا و آخر
 زمان ازین کبریت لایحه
 داشته اند و حق جنین است که
 گفته اند اما آنکه برود و گویا
 بهر چه چیز نادر است از زمان و
 او را آن در اینجا بر است و
 تفریح حق انقطاع نیست و نور
 بهر چه علی است علیه السلام
 لطافت آئینه باید بود و حجب
 محو را در دست سنان است
 نکل خفایت برده مانا کبر
 صد سال که ان اندر حجب بوده
 و منته علی رس کل آینه سنان
 بحدود از بهر کمال از دست
 بر آید که سبب تقویت و تجدید و توحید
 این امر را در بهر او که باشد
 و از این بشارت است و علم
 و شایسته و احوال و کلام غیر هم
 مصداق این عنوان شده اعلم
 امور در نیاید باشد و بدایت
 است و تجدید و توحید و کمال حکم
 بالقرآن کلامی که مشرب است
 اید و دولت سرمدی گویند

قل نه سبیل از دعوی می باشد
بعید از من است و منی و سبیل
و اما من الشریکین علی بن
بعد از چه بگویم منی و سبیل
کسی است که در این وقت
و من آن بجز از منی و سبیل
بیشتر است و منی و سبیل
نگاه کن که کسی را بیدار
آگاه شده و در هر یک از این
تسلیم از دعای قبول است و آن
این نیز باشد خوف خوارت
و نیاز آخرت و خوارت
و منی و سبیل است و منی و سبیل

ظهور آن جمال است پس مبداء روح ازلیت باشد و جمال ابدیت و معادش ظهور او در مراپای تو است
سفر ایمان و سعادت و خذلان هم یدین وجه است او را طلب کمال سری است در ادا و نبوت و اطوار
و ایت چنانکه سرایان نورش در قمر از بلاست تا بدست و آیین هماد در او اطوار حدش است چون
انطوائی آن نور سیر ذات آید چنانچه قمر را به شمس حاق روی نماید تا یکی شمس شود و قمر پدید آید و شمس را جز
آخرت کل شیء بالکمال و همه سبب معاد عبارت از ابدیت و آن ظهور و جبرانه است در صورت
ابدیت حدوث عبارت از درجات آن ظهور است از نجاروشن گردد که بر هر دره از کل مطامع همان
نور است این درویش در کیمی گوید بصیرت گزین خودی خویش برون آئی تو نه در هر دو تو حید
درون آئی تو نه و رانزدش چون چراغ گذری نه از خودت ندی چراغ چون آئی تو نه

سیدید الله رحمة الله علیه

تا این خود که می گوید از تشنگی
خبر و علم از غایت یافت این
سعاد و عافیت عشق رحمت
از باطن سر بریزد و در مقام
در ادب منتهی می گردد و منی
و منی و سبیل است و منی و سبیل
تا به سبیل هر از غایت یافت
درین زمان که به حدیث است
نوری جدید از مشرق ولایت
و هدایت یتاید بیک در دنیا
سری از اسرار الهی معصیت
که توقف و انکار را در اینجا
جمال تنگ است و در این حاجت
و ظهور نورانیت نایب و یلغ

نبیره میر سید محمد گیسو در آنه خلیفه اوست مشرب عشق و محبت بردی غایب بود نقل است که وی خورد
بود روزی سیاه طایفه در آن برای مسج برآورد نهاده بود که سیدید الله آمد و چنانچه عادت اطفال باشد
طایفه را برداشت بر سر خود نهاد سید فرمود از این خلعت مبارک باشد الحمد لله انانت بابل خود سید
از آن هر که بگوید قبول کردی انابت سیدید الله فرمودی و تربیت و تلقین ذکر خود نمودی گویند
که سیدید الله را بانی ابتلائی محبتی واقع شده بود مدتی محبت او در لباس ستم و عفاف مستور بود
آخر آن زن را در حال عقد خود در آورد و وقت سحر بر حسب تعاریفی که درین دیار است عروس را
حیله میبرد و آنرا بجز آنکه نظر سیدید الله بر جمال او افتاد یکی ذوقی و حاجتی او را دست داد آهی بر کشید و جان
بحق تسلیم کرد و عروس در محف نشست و او را در کنار گرفت تا وقت و وصل بمنزل او نیز تمام شده
بود و در راه پهلوی یکدیگر در قبر کوند رحمة الله علیهما

شیخ سید

و منی و سبیل است و منی و سبیل
و منی و سبیل است و منی و سبیل
و منی و سبیل است و منی و سبیل
و منی و سبیل است و منی و سبیل
و منی و سبیل است و منی و سبیل
و منی و سبیل است و منی و سبیل
و منی و سبیل است و منی و سبیل
و منی و سبیل است و منی و سبیل

میر سیدید الله است و تربیت از میر سید محمد گیسو در آن یافته و چون که وی در اول که خدمت میر سید
بر سید کرد و پیش بانی عاشق بوده و از اظهار آن حجاب کرد و تکلف نموده عرض داشت کرد که بنده برای
نشدن من مشغول خدمت ایشان رسیده است من عشق چه دارم که چه باشد فرمود مقصود امتحان حال
و انشقاق کیفیت مشرب شد اگر درین باب واقعه افتاده است بگوید حجاب بکن عرض نمود که من قوی
بر بند زنی نگران بودم و بهیچ حیل وصال او دست ندادم زنا را بستم و به تخانه که او به پستش می آمد
رفتم تا او را به بیغم میداد و در کنار گرفت و گفت عالی بنی چون نزدیک میایم که ادا طریق محبت خدا

بیا موزم این کار عالی تهنات عزیز تراز ایمان دیگر چه چیز خواهد بود تو آنرا صرف راه محبت کردی
 اکنون ترا شش حقیقی در آ موزم آورد در حروف شیخ فرید الدین شکر گنج که داخل بود در قلوب این مختیار
 است قدس الله سرها در بیانات متوالیه فرمود و قابل نوکاس انوار معرفت گردانید جلوان باشار
 میر میر سید الشهدا و کار کرد و بکمال رسید

شاه جلال

گجراتی مرید شیخ پیار ماست از کمالان وقت بود صاحب لقب و کرامت و ظاهر و باطن مرتبه عظیم
 پوشانی رفته داشت گویند که دی باصل از ولایت گجرات است دور گوید بنگاله بر جوت نفستی و حکم کردی چنانچه
 بادشاهان نشینند و حکم کنند بادشاه گوراورا شبید کرد از جهت تو هم و دغا ند که بقول گویان
 بخاطر او راه یافت نقل است که چون تاملان در خاقان او را آمدند در بیاد خویشی کردند بر سر
 که شیرین و تند شیخ فرمود یا تهار یا تهار چو تی بره زدند فرمود یا تهن یا تهن در همین کمر جان بحق تسلیم
 کرد گویند که سراد بر زمین افتاده بود و الله الله می گفت رح

شیخ محمد ملاوه

اورا مصباح عاشقین گویند که در ادائش مرید شیخ احمد راوی بود و ریاضت و مجاهدت در خدمت می
 کشیده و در اخر بعجت شاه جلال گجراتی رسید و نسبت عشق و محبت درست کرد شیخی کامل و صحیح الحال
 بود و مولع بود و لوح و سماع نقل است که یکبار در حضور او قوالی چیزی میگفت که مشتمل بر حالت معبود
 نراق بود شیخ برانگلی بحدی کشید که نزدیک با نراق روح رسید شخصی که بر او حال او اطلاع داشت قوال
 فرمود تله چیزی دیگر بگوید که خبر از حالت قرب وصال بود و مجروح شدن آن یکی تا گئی فرجت در شیخ پیدا شد
 که گویا از سر نو جانی در قالب او برخیزد و اصل سحی و الفراق نیست به غایت فی الحقیقت حیا و متینا
 که بلطف می نواز که بنادم میکشد زنده می سازد مرا آن شوخ و باز هم میکشد نقل است که یکبار در
 در خانه وی آتش افتاد هر چه از جنس غله در خانه بود همه سوخت اتفاقا نند سالی در میان غلهها
 بود که بجهت تخم زراعت نگذاشته بود آنهم در میان سوخت چون دقت تخم افشانند رسید کیفیت حال
 را با دی عرض نمودند که شالی که بجهت تخم نگذاشته بودند تمام سوخت چه میفرمایند فرمود ما سوخته را
 جز تخم سوخته دیگر چه خواهد بود و حقوی تجدید کرد و دغا گانه بگذارد و مناجات رت و گوت خداوند
 هر بار بملکت خویش کار میکردی این بار بدعا بنده خود بعض قدرت خود کار میکنی خداوند اشالی داشتیم
 آتش برگزاشتی که آنرا سوخت دیگر شالی ندادم چگونه گویند که در آن سال در زراعت ایشان در هر

بهمن ستمزدشان بن علقه
 و انجمن اهل ذکر در زیر طاق
 ناسمک با شکر باشد و با شکر
 کرد داخل ایام و محرم خلوت
 اندر لیلها متواضع و موفت خود
 چیزه در پاست با شکر و درین
 در محبت و محبت با شکر این چیت
 و در کجاست بجز تو نیست
 درون ندر سید و نگار عادت
 داشت تو هم از معقود نشانی
 مبدل و از مردان ره و مرقبان
 درگاه فراموشی نشیند بر پای
 معین دیدند و زاهدان دیدند
 که می شنیدند تا آخر کار خداوند
 که در از افزون چیت از معجز
 و علامت و حکم دعا مید که در حق
 سوزان و تعالی نقاب حجاب از
 چهره معقود برداش و موانع
 در یافت سوا شکر عده آن
 راجع محبت و دنیا و قید نفس
 سترده و مول نکو انداختن تو
 بوم خلق و سائر ناس مست
 و صاحب طریقه شیخ خود معین
 بر بطلان حق و ملک و نیک
 انصاف و شجری آن و نکار و تعلیم
 دانه میر علی بن میر و الله الله
 علی کل شیء تدبیر خلاصه بدعا
 و عادت و تقوه و بر طاعت
 که عاقبت بخیر باد
 الرسالة الله الله و العشر
 ترک الاختلاط و المجامعة
 عن صحیبه الا خلاط
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 ام یان للذین آمنوا ان یخش

شیخ ابوالفتح جونپوری

شکر کن در خوش باشی که کنیکه
از روی خداداد وقت بی و در شریک
نه شوم با اهل دنیا بابت است

مرید و شاگرد خود دست قاضی عبدالقادر را و نیز بر طریق جلد خودی ضامن دانستند بود به حکم وصیت ابدام بود
و افاده علوم مشغول فصیح بود و زبان عربی قصائد و زبان فارسی نیز مستوی دارد و اما قاضی شهاب الدین
در اصول کلام و فروع فقهیه مجتهد بود و خصوصاً در باب که اگر چه مشکین یکصد شیخ از پنجصد تکلیف و دانی بیانات
او میرفت و از آنچه وی در بعضی رسائل که درین بحث تالیف کرده و نوشته است و اولاد او بعضی عثمانی
درین بحث نقل میکنند معلوم می شود که بر شیخ طریق موافق اهل طعن و تشنیع نبوده و بعضی که آنها هم در این بحث
بسیار بعضی از عوارض عارض شده باشد یا در آنجا قاضی نیز دست داده باشد و علم و آوازی مشهور است که
در خانه وی نه باریده بوده و آیین حکایت از علوم و هم منسوب است و در بعضی مکتوباتی که خطای او تصحیف
کرده اند موجود نیست اولاد ایشان نیز باین واقعه قائل نیستند و می آید که شیخ بعد از باب که در این باب
انجیل اولاد ایشان است میگوید که شیخ ابوالفتح کنای از مفاصلات خود برج کرده است و در این باب که
شنیدم از قاضی شری که خلیفه عبدالقادر بوده و بعد متشیخ نصیر الدین محمود نیز رسیده که سیف رزی پیش قاضی
رستم دانه در روز خانه ارسته فاش بود و غالباً از قاضی انهار این معنی نیز واقع شده است بیرون آدم با غایت
سودش دل پیش در خانه ایشان ایستاده بود که ده پانزده بست و پنج کافی برین مبارک رقم و پیش قاضی
بردم و قاضی واقعه عرضه و شستم وی در غضب آمد هر چند الحاح کردم که چیزی از آن قبول کند غضب چنانچه
شد پس این فی الحقیقه که امت شیخ عبدالقادر باشد که گویند که آن پهلوان از قاضی شده معتقدان است و
بما بهای فراوان خریدند شیخ ابوالفتح اول درد ملی بود و در واقعه صاحب قرآن امیر تیمور با بعضی دیگر از اکابر
شهر بخونوردت و قاضی شهاب الدین بکدران و افتخار ملی بدینجا رفته است تا در نیمه واداش شیخ ابوالفتح
چهاردهم ماه محرم سنه اثنین و سبعین و فوات او یوم النجمه الثانی عشر من ربيع الاول
سنه ثمان و خمسين و ثمان مائه رفته الله علیه

که حقانیت این دکان یعنی
یک صفت بی در نظر نگه
از بیت انوار شستن و حق و صبر
و عادت گزین و بکار آفرین
مشغول گشتن و بیست و چنان
تن بطنم ظاهر بر سر که دانی
قلای جان دارد و حاضر است
آنچه معتقد در دنیا نیست که
این نه انجیل که در دکان
شده بر ترش عین برسد و جایداد
از این قدر بشارت بابت
وین معصوم بهار و طلام
تو قیامی است اینجا اگر چه
منقش کنند و بعضی خود قور
یا بهر چه جای آنکه تزیین نماید
نیمت بر حقیقت را بچنین
کسی که در گذشتند و نماند و نماند
خداوند نیکی اندر خوشی ازین
با غیب آن شخص بیکر نیست تا
خیریت اندر روی مرصود
حیرت و توقف و معطل اندر
از سکون از حرکات عادی که
در مطالب خود دارد و تواند بود
دی نیز ازین مقدار را تکرار
کنند و کنیم و نظر دارد بر بایگات

شیخ نقی

در کوزه مانک پور بود حایک بود حق سبحانه و تعالی و در القوی برکت و کرامت عطا نمود تمام او
در سنه هجری بمقام مؤخر است خصوصاً در دفع زهر مار چنانچه با گریبان مشهور است

سید شمس الدین طاهر

مرید شیخ نور قلب عالم سیدی بزرگ بود در ولایت رتهد و در تونس داشت کبریا من بود و عمر او بعد از پنجاه سال

الهی که در تقریر کرامات دارد
کار بیجا نکرد و توفیق بر
است که میگوید درین صورت
است الهی این وقت همه
قالبان را در رسد و در
رسد و درین خود را طلق از
صلیه اسلام علیک می توانی

رسیده بود بجناب خواجه معین الدین چشتی اعتقاد و محبت داشت بدین درازی عمر هیچ گاه در کوچه های اجیر آباد
بینی و آب من نینداخت چه جای بول و غلط در شهر منی طهارت در آملی و در دروازه شهر سکونت کردی
و اگر در شهر آمدی طهارت کامل کردی چون وضو گران شدی زود بدر رفتی تا مباد انقضای وضو شود؟

شیخ عبد الله شطاری

از اولای شیخ بزرگوار شهاب الدین سهروردی است سطوت شکوت ظاهر و باطن داشت مرشدت خود
بود و در تلقین اذکار و اشغال مخصوص معارف سلسله شطاریه است متعین و مقفود بود گویند که وی نقاره
میز و دوازده در میزد که طالعی همت که بیاید تا در این بگذارد راه نایم و چون در مجلس می نشست هر سونجه
میکرد و گفت که اینجا ختمه سیاه که عبارت از طالب علمان پر شنبه و بی اعتقاد باشند بنام خدا گفته
شود و در سلسله ایست مشهور در بیان طریق شطاریه و اذکار و اشغال و احکامات و در لول رساله
نرب خود تا بحضرت شیخ شهاب الدین سهروردی نیز ذکر میکنند سلسله ارادت می به پنج واسطه شیخ
نعم الدین کیری قاسم میرسد گویند که چون طالعی پیش او می آمد برای امتحان عقل و هوش اندان با نان
خوردن برای او میفرستاد کسی را بر دی بر میگذاشت تا به جید که وی نان با نان خودش برابری خورد یا یکی
باقی ماند اگر برابری نمود این را دلیل بر ذرات و دنیای می ساخت و چیزی از طریق ذکر و شغل باطن میفرمود
و اگر میدید که یکی از دیگری باقی ماند دلیل بر عدم ضبط احوال و بیخبری او میکرد و چیزی از جنس دعوات و
اورا و آنچه بظواهر تلقی داشت یا شده می آموخت و ذات او در ستم و قهر او درون قلعه مندا است رحمه الله علیه

شیخ حاتم الدین

ما یکپوری مرید و خلیف شیخ نور قطب عالم از اعیان مشائخ و ذلت خود عالم بود بعلم شریعت و طریقت اودا
ملفوظات است سسمی بر فیق الوارثین یعنی از مریدان او جمع کرده است در آنجای نویسد فرمان شد مریدان
نسبت به پیران بشما به پیوندند از جامه و کلبین مرید و اوق حقیقی که در گفته پیروند مثل پیوند سفید است
بر جامه سفید که بشستن جامه شسته شد و هم سفید گرد و همچنان که هر فیف که به پیر و سدر به هم رسد هم بر خورداری
میکرد و یک گفتم پیروز او می گویی است او بچو پیوند سیاه است بر جامه سفید اگر نفس پیر یا دم برسد او را چندان نفس نشنا
بر خورداری که بگویم حق مریدان یکی همین است اگر نیک انداز ایشان دانند و اگر بدیند به ایشان بخشد آیین دوست
اندک نیست بهر حال پیر را می باید فرمان شد و مجلسی مردمان نشست بود ندانگاه غوی بر حجت نزدیک
مجلس نشاند و مروری دانا بود بگریخت نام مجلس در خنده شد و گفتند از غوک چه ترسیدی گفت از غوک
نمی ترسم اما این می ترسم بناید که عقب او داری یا شاید پیش اگر درویشی ناقص به یک مستقیم و صحیح دارد

صاف داد و از هر حال آن
سیردن نمی توانی بشد درش است
در گاه و وقت نمی توانی کرد
دیگر من تذکره به بیت پرست
چو صفت اسلام چو شد محبت
دین بجا رفت چو شد خدای
کردی که مکر تو میا و بر خود ادا
از عمر من نیکو داران بود اند
بهر حال بکار و دینی نرفتی که
فخر او در دنیا و دین و دست
آتش و کیم گوشت و زنده اند
داده و کپا و شمشیر که کرد
فرمان و آسایش و نیکو بخت
و نیم آفتاب و چو نیند این
به نرسد ایام این باطن است
قوت و تازگی سراسرانی کان هم
در سکه کین و در سکه محبت
صلوات و ایمان و محبت نثار
بر در دست ترها فرستد تر
و بدو در تر میگردد و از راه صبح
غایب و پیغمبر خود صلی الله علیه
و آله و سلم جبر و ایاکم تعول
لا اله الا الله ازین حدیث معلوم
شود که ایمان نوری که کیم دارد
صدق رسول الله صلی الله علیه
و آله و سلم بر او باشد و ایمان
دین حالت در سر او است
و میاست چه جان و عظام و کلام
و مبالغه مردم و دگر و دارند
در باب و بیایند آینه تمام رنگ
گفته است در باب کلام ایمان
علی بن ابی طالب ما کانا یکسبون
زیاده چو گوید عاقبت پیغمبر باشد
و فرزند عزیز نور دیده نور الحق
نور الله علیه و نور حقان و نور الله
از در الوصف خود دعا خواند

اندوخته برسد که بجنایان در بخانیدن او همه پیرین سلسله بر خنجره زان شد و نظر بگردید بپایان بهتر نه
 بر سر خود ماندن چنانکه شتری در میان بانه پدید خوش گفت ای شتر زان کسی شده باش شتر گفت از ان تو
 شتر تازی برگ درختی می خورد و مبار بر شانی آید نیمه شد شتر در ماندوش را با کوه دوش پید شد و شان
 دیگر را بجا آورد و مبار شتر برید شتر خلاص بانست سه یقین دید ان که شیران شده ی نادرین خواستند
 از روز باری، فغان شد سالک اندوخته عاشق گردد و از فکر غایت دین ت نفس الهی نگاه رسد بکین
 بدل آگاه رسد پس سالک منتظری باید ماند بده غیب چه کشاید و نه اندازق کجاست با سینه باور است
 یار تو نه است فغان شد و روشی بر روشی رسید و در راه بود ما گاه ان در پیش گفت شد صفا خدا آشتی
 بدی زن خود کشید و بده کردن از راه از سرین کار پس بد گفت در ان زمان که از راه بود و بگو بود هیچ
 خبر از خود نداشت چون الله گفت بیگانه شد با خود باز آمد زمان شد که بعد از خلعت با بخت سالک
 ایام نماند کشیم چن گر سنگی بگرفت آب می خورد و مشغول می شد می بینی از زن زن گرسنه شد برین
 آمد و گریه کرد این مقدار از زبان من بر آمد **مصرع** ای عجب چون تویی بچو می دانم پس
 پس شخصی یک طبق طعام فرستاد که او هرگز برای ما چیزی می فرستاده بود و دیگری موافق چهل صفت
 فرستاد چندین پیشانی حاصل شد که از برای چه این مقدار از زبان من بدون آمد بر خود زهر کرده
 ش فرمان شد که تن بیشتر کتاها یاد داشته چون با بنوس شیخ رسیدم نه آن فراموش شد ما
 علم دارم از ان خوبتر فهمی شد اگر کسی خود تمام بدایه یعنی سکون گفته آید فرمود خدمت و الله بعد ازین
 میر خیدند که ترک علم کرده است این سخن بقتضای علم بدین خود در پیش خود اندر شت خوش و در نشند
 میواید که در تنج خویش بداد پس مرد آشت که هر دو کار بکنند از ان روز باز چیزی گفته می آید ما هیچ یاد نیست
 وقت گفتن نعم می شود گفته می آید بعد از ان الله تعالی و ارجل بحاله دزد بودگی و بدید بود که نام الله گفتن
 ممکن بود چون الله اکبری گفت بیتاب می گشتم بحدیکه جفتی مردم انوس بخوردند که سیری داشتند دیوانه شد
 بعد از ان بقصد ملازمت قلب عالم بر آمدم در منزل در خواب می گفتند که من برابر شما غم خورید چون درستی
 سوختم و روشی زنده پوش نیز با هو را شد چون گشتی از آب بر آمد آن روشی و آب انشاده کس از حال
 او خبر داشت چون در پنده رسیدم پای بوس حضرت حاصل کردم دیدم که میان صورت ایشان و صورت
 آن روشی هیچ فرق نیست سه راه روانی که ملایک پای انداخته دره کشف انکشی کم نیند؛ فرمان شد
 که من در این حال هر روز پانزده سیپاره قرآن میخوانم بعد از اورد با دعا و شریک و کیم و تا نماز چاشت
 تمام پیش تفسیر مدک حاضر بود اگر حاجی در معنی توقف می شد و تفسیر میدیدم ذوق بسیار حاصل میشد
 مدتی باقت آواز داد که خوب میخوانی چنانچه باید بخوانی فرمان شد که اگر کسی بمقام تعلیم برسد هم می باید که
 تلاوت قرآن ترک نکند لاقول یک سیپاره هر روز بخواند فرمان شد و روشی را چهار چیز میباید در دست

درین نصیحت شکی باشد
 امر حق را رسالت را بر جد و جد
 تسبیح الحامد لله العزیز
 الهی را با خوف و الرجاء
 در راه الله محمد رسول الله
 انبیا و اوصیای حق
 آیه برین شدت بکنند و کجاست
 تقیر رسیده فلق و بجا آید
 ایشان را پانده و در پانزده
 و آن چندگان خود را در خدمت
 است و بکن چهره سبب
 و علی مسبب الاسباب
 علی احسان حق را سبب باند
 و در پانزده ساخت یک کار
 راه راست برده کرد و یک گشت
 عاقبت راه دور و در جهان
 به نیکی بود خاصه آنکه بعضی
 کین کردند پسندید زبانی
 بر این اند و در دنیا و آخرت
 کرم تند و محتاجی خاص از
 پیشکشی مخصوص گردد و در
 بجز حق و در سبب
 تمام است که بر عکس نغز و
 دین فعل نیز بمرکت
 نیکی دیدی خداوند که هر کی
 کند هر گز بدی نه بیند
 کافرم من گزینا که دست کش
 و دره ایمان و طاعت کی نفس
 غایب دیگر کار گلی کار نیک
 کند از نیند نگاه در کار بد
 اند و در این نیکی طاعت
 بدی محو گردد اما صدمت
 سیلاب بدی بنای خانه

و بد بشکست دین درست و یقین درست پائی شکست و دل شکست فرمان شد العلم مرض و اسوال سکران
و انست موت فرمان شد که دنیا همچون سایه است و آخرت همچو آفتاب هر چند کسی جانب سایه رود در گمراهی
نیاید و چون سوی آفتاب رود سایه خود برابر آوردان شود فرمان شد که چنان نشیند که گماند نیست
فرمان شد آینه هم کس باش آینه کس مباش فرمان شد مرید بعد از ارادت با حریفان گمراه نشیند بر سخت
نگهدارند و بر بند و خنجر در کار افتد و در دل نیز نشیند که مردم شیطان صفت می آیند و راه ببرند

مولانا جلال الدین ماکڑی رحمۃ اللہ علیہ

جده شیخ حسام الدین مانکیوری مرد بزرگ عالم دعا و صاحب برکتی بود آوده اند که وی بجزایر غار خفین
آنانی که مردم بیداری بودند خواب می رفتند و از آنکه مردم خواب می رفتند برنجاست تابا بداد غار کردی
و هر روز چهل و یکبار سوره ایس بخواند و از غار چاشت قیلم علم دین بیکرد و خوردن ادا و در جهت
بود مصحف می نوشت و بدلی می فرستاد پانصد تنگ بدی شد و سرگزلی وضو قلم نگفتی و اگر در ولایت وقتی
بریت نوب شدی در آن ایام گوشت بخورد نه باید که گوشت از آن مواشی باشد و کی از آن شیخ
محمد طایفه شیخ نظام الدین ادیان دس اندر شد داشت و این شیخ محمد در لباس ملوک صورت اغیا مستور بود
در صحبت بادشاهی بود آوده اند که وقتی شیخ محمد در مانکیور رسیده بود قاضی شهر با پسرش برای دیدن او
رفتند در خاطر کردند اگر راه را نبات آرد پس دانیم که او صاحب کشف است شیخ گفت مولنا جلال الدین
مدعی برای اتخان می آیند پاره نبات حاضر اند چون پانوس حاصل کرد اندانچه نیت کرده بودند پیش خود
حاضر بودند و شتر منده شدند قاضی اتماس کرد که در خانه بندها همان شتر منده چهل سال است که طعام از خانه
قاصیا نمی خورم چون دید که قاضی شکسته خاطر میشود فرمود پسر خود را بفرستاد و آن قاضی را نانی دارد گفت نماند گفت تمام آن
پسر از ملک خود بکشد و با هم خور

مولانا خواجہ

والله اعلم بالصواب
الدين المكيوري والتمندو متقي بود فقربيار سيكيد و غني ستر خانه شده بود و مخفي پيش او
براي استفعا احد پاره زرينه آورد آن زر را بصاحبش باز گردانیده و او مردم خانه ختاب كرد و وقت نماز
شام شد ملك عین الدین در انكه پوفد آورده بود دعاي ميخواند اورا گفته مشكل نشد پرسيد رجا عالمي
بهست گفتند محمد مولا ناخواجه وان شهادت طلبيد و امن خاطر اعلیٰ كرد ملك عین الدین همان مقدار
زر كه آن مستفعي آورده باز يادت جابه و همام پيش آورد بعد از آن باهل خانه گشت چون حاجت كرديم
و مال مشکوك باز گردانيدم خداي تعالیٰ بار از وجه حلالها كرد

شکل را بنده از این معنی
 کرد و شک که عقدا بر او
 قول یافت محقق حق
 علی اضحیٰ لغز این اشان
 پناه جز کجائی نمی اصل
 استون همه شک است
 و از ایمان بیست آریا
 در اختیار بیگانه اندیش
 ای دیگر زمانی نمود
 غفلت آن زرد لب آن تن
 و جان هست به معنی بار
 کردار بی ایمان از این بار
 و اگر از چندان بکار ناید
 و اگر نیز از نظر اعتباری
 یکی ای بیگانه است که چون
 بی آن اصل اثری آرد
 با آن چگونه خواهد بود با
 ایمان گناه بر چند مرتبه بود
 اینده خودی است در اعتقاد
 تا بسلازمین نوشته اند
 که این بی عمل چند بود
 و لیکن بصفت نقصان و
 نقصان نمی ماند حقیقتش
 بیرون خبر و الا اگر از در ص
 که شرب آرد اصل ایمان
 نقدی دل و دست که
 دانش غیرت معنی است
 علیه دام سلم و دیگر همه
 آید و غرات اوست خود
 از این نیست حقیقت
 حاصل است که شکل ریختن
 محبت خود را سپرد دل
 گردد و اگر زرد بر گردد
 و در هر دو که حقیقت ایمان
 بود و هرگز سر زردی که

شیخ کاو

مرید و خلیفہ شیخ عالم الدین نانکپوریت نام او شیخ کمال است مشہور است شیخ کاوسی بزرگ مرید
بود قبر او در کن است جنت شہید

مولانا شیخ

حافظ کج نشین در مالکپور بود بسیاری خلق بوی رجوع داشت اگر بحسام پیش او آید روی نغمه خورده
هم بوی دادی اگر مزه ملی پیش او آمدی پرسیدی ستوان تو خرم و کشت تو نیک است شیخ
حسام الدین مالکپوری می گوید که اندکی پس رسیدم که این چه می پرسید گفت این را از سلوک چه خبر از علم
چه فهم از پرسیدن این چیز بلول او خوش میشود و در خانه خویش میزند که من هم چنین گفت چنین پرسید و الله اعلم

شیخ علی پرو

در ولایت گجرات بود وی از علما و صوفیه موجود است عالم بود علوم ظاهر و باطن صاحب تصنیفات و تفسیرات
و التالیفات الاثقة تفسیر رحمانی که بصفت ایجاز و عمیق و معروف است و تفسیر القرآن المستخرج و اوده است از دست
و زوایف شرح عرفان نیز از تصنیفات اوست و شرح دارد بر نصوص که در آن و تطبیق ظاهر و باطن و کشود
رساله داد مسی جاوید التوحید بغایت موجز و مفق و روانی آنها تصنیفات دیگر نیز دارد در رحمة اللہ تعالی علیه
وفات او در سنه و درین رساله در تحریر دلائل عقلیه و بر این قطبیه و از آنکه مشکوک اطالع شبهاست سخن در نهایت
تدقیق نموده در اول رساله بعضی آیات و احادیث که اشارتی بآن مطلب عالی دارد نیز افزوده و میگید بنده اوست

التوحيد تزج عن افئدة المتكبرين فلمات الترديد اذ الم يستهم رين ريب: تصفد ي من القرآن المجيد نايما
تولوا فثم وجه الله ان الله اسع عليهم سزيم آياتنا في الآفاق وفي انفسهم حتى يقين لهم انه الحق اذكم كيف
بركب الله على كل شئ شبيها لانهم في مرتبة من لقاء ربهم الانه بكل شئ محيط هو الال ولا خذ انظار هو الابرار
وهو بكل شئ عليم ونحن اقرب اليكم منكم ولكن لا تبصرون ونحن اقرب اليه من اجل الوريد وهو معكم فيما كنتم تدعون
اذ ريت ولكن الله يرى بكل شئ اياك الاله وجهه كل من عليها فان ويعقبي وجهه كذا الجلال انكرام الله
نورا السموات والارض الآيت ومن الاخبار النبوية ان رقت كلمة فابها لعوب قول لبيد مع الاكل شئ فخل الله
باله ولا يزال العبد يتقرب الى با نوافل حتى الحبيبة واذا اجبته كفت سمعه الذي يسبح به وهو الذي يهجره
والذي ليس محمد مبدعه لودهم بكل محيط الله الذي غير ذلك من الآيات وان اخبارا كجوهرا ولو بافرا

من التبهات و ستونها

بر عتبت هم از بیرمن در بر عتبت
بنام اصفانی نمایر زلی اوصاف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بہترین ست رنگ یکن اصل

۱- علمای عہد وہ گناہ و رنج

ایمان بخدا و رزق غیبی آید

این نیت درست نشد

بعد از این تسبیح شکر میس

غمریات باید خورد و اگر غمر نیست

سفیان لوری در رحمتہ اشد علیہ
شہد بحیثیت دواۃ

گفتند و آه و دود و دلت

نقد و تحسین: علی کہ بارگشا

برگرونت تینف گفت گناه

در انستیتو به این سلامت برسم

یا نہ بیت الکاظمین علیہ السلام

انگو ریمیز: سنت زہا چتیو

چالاک کی ماہانہ وزیدن باد

کہ غنی سریتہ میں راہ لگاؤ

گل سیدنا: دارد و چای کی

دو بازی شاهپازایان دست
از سحر خیزان

نکات آن شمال عیش خشک

دختر مرده گردانده بحیثیت و

بدن و دیگر غنا متضاد و

باری تعالیٰ و معذرتی و
بر که غنم را از حال می رسد

وزیر جا پچا می بر بند حاصل این سخن

شاعر و مصنف مجاز فریاد و درد

است و لایق بیت لایق حکم کی لایق
مگر بنام سیکٹ: زندہ میاں

مر آن شخص و باز هم می شد

شیخ محمد عینی

را با یاران غریب و جدا
و بعضی را جار و مقدم و در تزیین
نمایند که مظهر باطن محبت بود
و ملک بیدار بخت نمود و ملک
بکس آن در حد که سبک بسیم
تا او بستم جز ترود و کار میسر
و گویند که مدت حیات عرف
غالب بایده و بچندم آخر رسد
و عبادی نماید جلالت سادات
ایست با بجهل پند با بیا کار
کشاید عتبات که غم نگر
مکرم اند و پشت زندگان عالم
تسلیم زده ز سید شو که حجت
حق عالم است و مظهر شو که
خاکسگان در سینه پروردگار
حقاقت بر غیر که اندر دنیا
و آخرت از نصیب عاقبت محرم
نگذارد که اصل بر تهنیت عاقبت
ست و عاقبت بزیان عرف
نامحرم و تندرست شود و در حقیقت
آن سلامت در باطنی از تمام
آفتها و زنده با باطن چه بین
جهان چه در عالم غیر نرود
صلی الله علیه و آله وسلم احباب
یمن الله العاقبت و دست
ترجم و بهتر از چیز که اندر عالم
حق طلبند عاقبت ست و گفت
مرحبا من بل المطلبای
لم من جمله از خدا عاقبت که
بترجم چیز است که از دنیا
و آتین عبادت در دنیا شایع
در حد با متعاش است که اودام
بر این میرا بپس عاقبت
الحاصل تانت که لغو و غایت
و انما الایمان فی الدنیا

از کبار مشایخ جویند و از مصادیق راه خداست صاحب مقامات علیها احوال منیه و همین تیغی
و لایستد عظمت و کرامت مرید شیخ فتح الله اودهی ست و الله و شیخ احمد عینی از اکابر مدلی است در فرائی که از
آهلی امیر تیور زنده بپلی افتاد اکثری از اکابر یکجا چون پور قنده و آویند و آن میان بوده شیخ محمد عینی
در آن زمان هفت هشت ساله بود و هم در صغر سن بمقتضی مساوات ازلی و استعداد حلی مرید شیخ فتح الله
شده با جود آن با شایسته پیر مدتی پیش ملک العلماء قاضی شهاب الدین تلمذ کرد و شرح اصول بنودی که قاضی
تا بحث افراد تفریب او نوشته است و بعد از فراغ از تحقیق علم ظاهر در خدمت شیخ به تفسیر باطن شریف
شد و نقل باطن بر روی بغایت استیلا یافت بعد یک سگی تندر که بر درجه او در ختی بود و سالها گذشته که
شیخ را از آن خبر نید تا روزی بر گهای آن درخت بر جای نشست و اختلاعه بود پرسید که این برگها از کجا
است آن زمان معلوم کرد که در اینجا در ختی بوده است از بسکه سرد مرا قید داشته بود استخوان مهره گردان
او بر آمده بود و ز نخلان بسینه رسیده و غصه او در چند صفت وفات او در سنه

قاضی شهاب الدین دولت آبادی

شهرت او هاشم معنی است از شرح آن اگر چه در زبان اودا فطنان بوده اند که او متاولن شریکان
او بوده اما شهرت و قبولی که حق تعالی او اعطا کرد هیچ کس را از اهل زمان او نکرد از تصنیفات او یکی جواشی
کافی است که در لطافت و متانت علی عدل و اتق شده هم در حیات حیات او مشهور عالم گشته
و ارشاد و در نحو که در وی تفهیل در ضمن تفسیر الزام نموده و ترتیب جدید اختیار فرموده است نیز متنی است
لطیف و متین و بے نظیر و قوی و بدیع البیان نیز متنی است در علم با لغت در اینجا مقید بسج شده است
و ترجمه و تفسیر قرآن مجید کرده عبارت فارسی در وی بیان ترکیب و معنی فصل و فصل داده است
و در اینجا نیز از برای سجع تکلفی کرده است قابل اختصار و تنقیح و تهذیب ست و بر اصول بنودی
تا بحث امر نیز شرحی نوشته و مکتب رسائل دیگر نیز دارد فارسی و عربی و در ساله داد و در تقسیم علوم و در
صانع فر رساله فارسی دارد و سلیقه شریف دارد و این قلعه او که یکی از ملک در باب طلب جاریه نوشته است
مشهور است قطعه این نفس خاکسار که آتش سزای اوست و پر باد گشت لائق بی آب کردن ست
یک کس چنان فرست که چای گرم نمید و ریز دهمه می و تکبیر که درین است و وفات او در سنه ثمان و اربعین
و ثمان مایه فراد در شهر جویند و است قاضی شهاب الدین رساله دارد و می بنا قیاس سادات در اینجا داد
عقیدت و محبت با اهل بیت نبوت سلام الله علیهم اجمعین داده سرمایه سادات و موجب نجات وی

در آخرت آن خواهد بود انشاء الله تعالی با عتث تعینت آن رساله را چنان گویند که در زمان سیدی بود که او را سید اجل می گفتند از آنجا که بر وقت بود و لیکن جمال نبش از حلیه علم و فضل عاقل بود غالباً قاضی را بادهای در بعضی محافل ملوک در تقدیم و تاخیر مجلس نزاعی شده بود و اول قائل شد با فضیلت عالم و تقدیم او بر علوی و حامی بعد از آن بتبوی عالم غیر علوی یا علوی غیر عالم آمد و درین باب ساله نوشت و نوشت که عالمیت با ششخص و یقین است و علویه شما مشکوک که پس ما را تقدیم ترجیح بر شما ثابت باشد و سید قاضی شهاب الدین را این معنی از وی ناخوش آمد مزاج حاشی از وی منحرف گشت قاضی ازین معنی برگشت و در مناقب سادات و الفضیله ایشان رساله نوشت و آنچه گذشته بود اعتذار نمود بقیع گویند که حضرت سرور کائنات را علیه افضل الصلوات اکمل التیمات بخواب دید که او را ازین معنی تنییه میفرمایند بر سر قاضی سید اجل مذکور تحریص می نماید قاضی پیش سید رفت و توبه کرد و رساله نوشت و الله اعلم

قاضی نصیر الدین گنبدی

و الله اعلم و در پیش پیچ چیز اندینانداشت و بار باب دنیا التفات نکرد گویند که طالب علمان ایشان از خیر در خانقاه گرفته می ایستادند تا سبب ضعف فاقه بر زمین میفتند تعلیست که در وقتی که قاضی شهاب الدین حاشی کافیه را نوشت بخدمت او فرستاد و التماس نمود که اگر ایشان این خواشیا درس گویند قبول دیگر یا بدها و بجهت غلبه اشغال باطن و یا برای سد باب بحث و نزاع نظر جمالی بران انداخته و گفت خوب نوشته اند احتیاج درس گفتن مانیت قبر او نیز در جوینور است

شاه میا نجو

بیک واسطه مرید سید محمد گیسو در از است در پیش کامل بود و در زمان می در ولایت مند و از وی بزرگتر نبود شیخ آن ولایت او بود و بدست و سال عمو داشت و پیر آو صد و پنجاه ساله بود گویند که می از ابتدای شهر رجب تار در عاشورا متکلف بود و در محرو را بنگ می بر آورد و درین صورت ششهای بی طعم او خراب افتاد بصری برود و می که میخواست که از جبهه بیرون برآید قریا میگردند مردم را تا کسی حاضر نباشد که تاب نظر جمال او نخواهد داشت و اگر اتفاقاً کسی حاضر می بود و نظر بران کسی افتاد یک دو روز بخود افتاده می بود قاضی شهر متکلف بود و بار با وی احتساب میکرد و روزی بوقت بر آمدن او در محرو قاضی نیز در آنجا حاضر بود و نظر او بر افتاد قاضی بخود افتاد پیروش شد گویند که روزی آن قاضی بقصد بختان شیخ احمد برچو دول سید بود چون بر روی شیخ آمد شیخ را خورشید از فرقه بام بکتاب قاضی بدید یا پهلوس که بدان بر زمین در رفت و در ده از دست قاضی افتاد قاضی در شریعت تدلی را سخ داشت و در گرفت

و آفرین زانین سخن معنوی دیگر بود و میای که کشیده نظایین نظم خود برچو که بکلام است نتواند رفت و بچش خنکدم ندک رفت تا بدرفت مقصود و وض و باور نکردن بود در شرف و صحت رسالات بابرکات از علامه عظیم که بر منصف بیف طاری شده بود انجمن که بطبع نقاد و عا و در شان و قبح میان کدورت غلبدشت از چهره مقصود زود بعفاسید و در و در شرف این فحیت است دقیقه ناست بابرکات من مکت و من مکت و مکت معنیت از بعضی جهان خورده حامی گویند بنده مصلحت علم مایه همه یکجا و جلا کات منصفین و دکل است علی خلق الله اعلم زود و احاطه با نظیر

امرسالته الحیات و الوشاح

کشف استار انظلم عن لسان الحال القل و الظلم لا اله الا الله محمد رسول الله آدمی را در زبان رستند با حال و زبان تک در زبان نظم نقل زبان حال از میله شب و دم و تکلف میردن متدهات و در بکن غیر در بکن میان و تکلف چون نهان مد بیضی احوال و بیک و در شرف یا عیون و حکم هم سقا اینه زین حال که در کون عالم جیاز زبان

نمونه ترجمه غیر ظاهر عنوان
 مصفوف است سرچ گوید آنچه
 نمایانند گوید و از آن فایده
 یک معراج در چند روز
 دل ست آن زبان را در
 او قرین است که با حق است
 دل از عالم نفس را بر حق نیست
 مست در حقیقت سایه و برتری
 اصفت حقیقت واجب
 قیامت آمده اگر آثار عالم
 زانجهت آمد صادق بود
 و اگر نبود نفس و سواش
 ده هم که شیطان عالم نفس است
 چیزی از اکاذیب بدن موندی
 و مشوب گرداند که با باشد
 اگر چه صفت از این دود عالم
 که درین است از آنکه و عدل
 دل نشسته است و آنچه درون
 دل ست زبان آمده است چه
 تفسیر علی تفسیر بود
 اما از عظمت درون دل
 نیست حکایتی است از انانیت
 بیرون نهاد و زانکه است
 سانس گفته علی یاری میانه هم
 حق است و دود علم از تفسیر
 خریفه محفوظ و انیت و
 و اجنابت نشاء ملکوت محبت
 تقدیر خود از نشاء و حبیب
 مجازات و مقابله صفه
 بنوایت و علم خود روشن اند
 و آدمی است که بعت اجتماع
 مدع و نفس و امتزاج نور
 غلبه بر نفس و کشف و مجاهد
 قلبی و استقامت اگر اصل
 طایفه ارجیف از انانیت

و قصد بالای بام کرد شیخ از بام برآمد و دست قاضی بگرفت و با ناله برد قاضی را نظر بدیشیم شراب نهاد
 و گفت این چیست پیاله پر کرد شراب نبات خالص بود بقاضی داد و با وجود آن قاضی آزار خود و سپردن
 ۲ مدر حتمه اشدر خالی علیهما

شیخ کبیر

از اولاد شیخ فرید بن غید العزیز شیخ حمید الدین صوفی ناگوری است بزرگ بوده صاحب مقام جاس علم
 ظاهر و باطن ثواب بن که شرح غنوه مضیارت است از تصنیفات او است یکت نفقه که در ناگور از دست
 کفازان دیار واقع شده بود بجانب گجرات رفته سها بنما سخن شده در

خواجبه حسین ناگور

و نا نیز از اولاد شیخ حمید الدین بن است بسیار بزرگ بوده صاحب مقامات العلیه و الکرامات اجملیه جامع بود
 میان شریعت و طریقت و حقیقت خلاقی این دیار متفق اند بر ولایت و عظمت او ذوقی کمال داشت و شقی به
 نام علمی و غره و موصوف بود لغایت به در تقوی آوا از اولاد شیخ و جدید است و مرید شیخ کبیر بود در ولایت گجرات
 مدتی در خدمت پیر خود بوده است و تحصیل علوم کبیری و هی نموده وطن اصلی رجوع فرموده سهاها مجازت قبر
 حضرت خواجبه بزرگ معین الحق و الدین کرد و بعد از مدتی مشغول شد در زمانی که امیر خراب بود و حوالی او
 پیشه میزد این گشته در آن زمان بر بالای قبر شریعت عمارت نه بود اولی که یکم در آن روضه بنیاد عمارت نهاد
 اول و دوم بهر یا شرات روضانیت خواجبه ناگور رشت و تعلیم علوم دین و تلقین طریق ارباب تلقین مشغول شد
 او تفسیر دارد مسمی بنور النجی بر هر جزوی از قرآن مجلدی جدا نوشته است و حل تراکیب بیان معانی قرآن
 از آنچه در تفسیر مای باشد به تفصیل تسهیل هر چه تا متر میان فرموده بهر شمس ثالث مقلد نیز شرحی نوشته
 است در مسائل مکتوبات که نیز در او گویند که سواش شیخ احمد غزالی را نیز شرحی کرده است و ادبایت موله بود
 بحسب حضرت سید کائنات علیه افضل الصلوات و اکمل التقیات و بهر چه او را بود از خانه و جاه باغ
 بهمدار تسهیل نسبت بدان حضرت کرده و وقف نموده بود نقل است که او را بی عین جد بزرگوار خود
 کرده طعام را بر مردم بخش نموده و حصه خود را از طعام برای وقت افطار نگاهداشته و آنچه در آن دیار در
 اعراض نیز ندیرج و جرات و ساگ انشال آن باشد آن لها مهادر یک طرف نما میگوید که بگداشته
 بود ناگاه چهار تن از مردمان غیب که کس ایشان را نشناسد مثلاً بلبل جدم در رسیدند بجائے که آن
 نگشتهای دست ایشان دریم و خون میچکید طعام را از دی طلبیدند همان طعام که برای خود نگاهداشته
 حاضر آورد آن چهار تن آن طعام را خوردند و آنچه در ظرف باقی ماند او را فرمودند که بخورد او بنگله

حال و صلق طلب و کمال قطعش آنگاه که در کشید و هم ازان روز را در افتخ و دیگر دسے نمود
 نقل است که وی را عرابه بود که هم بران عرابه چنانچه عرفه دیار ناگوار است سوار می گشت و عرابه
 را خود میراند و گاه آن که عرابه را می کشیدند هم خود نگاه می داشت. خدمت می کرد و بنایت جامه
 کهن و درشت می پوشید فقیر چاه مهندس آن بزرگوار را زیارت کرده است شیخ عبد القادر دوحی بود
 از اولاد او که مشرب فقر بسی مناسب داشت با علی آمده بود اکثری از آنان آن بزرگوار در دست او
 بود انجا دیده شده بود هر سه جامه و دستار و پیراکن و آنچه هم از یکسختی با چه بود آن فخر را می یک
 نفس هم نیز در نقل است که روزی او را حالت سهاخ و مگر فته بودیم بدن حالت دهمجرا
 گرفت و کما سی بود که بر دست او پیش رفت. اما هم مشرب شده بود و لهارت ظاهر و باطن حاصل
 کرده الله تعالی نیز در و نبال خواجه روح شدند پیش روین و گوی حوضی است بنایت عقیق خود اجاز
 سر حالت و روان حوض از آن شدند چنانکه سی بر زمین و در شیر رفت و آن شخص نیز متابعت
 او کرده در حوض روان شد حال تادم بیشتر نتوانست نهاد باز ابتداده نقل است که در
 سلطان غیاث الدین خلجی که پادشاه و یارمند و بود بیهیمی طلبید او اجازت نمی کرد بلیا
 موی مبارک حضرت سرور انبیا هادی السلام علیه وسلم پیش سلطان غیاث الدین آوردند مردم
 گفتند که اگر این خبر به شیخ حسین برسد بلیه اختیار قصد این حد دمی کند و توقف نمی نماید سلطان
 غیاث الدین این خبر را شنید او همان ساعت بی توقف سماع کتمان و در دو گویان احرام
 دیارمند و بست چون قریب آن دیار رسید پادشاه با استقبال او برآمد مردی دید که به پیش پادشاه
 آورد بر عزابه نشسته خیال کرد که مگر شیخ دیگری خواهد بود گفتند شیخ همین است قصد و یا نشسته
 کرد و شیخ را از شوق زیارت موی شریف فرصت آنکه بوی بلکه بخود پروازد نمود گویند که بجز آنکه نظر
 شیخ بران موی افتاد آن موی برید و در دست او رسید سلطان غیاث الدین او را برگرد پدید آورد و
 برای پدید و نای خیر درخواست نمود او را گاه از آنچه از احوال آن تبریکه گفت شد نیز بیان فرمود
 سلطان تحفه های عالی پیش آورد و قبول نکرد گویند که پیش شیخ را خبر از بی بی بدان پیدا شد شیخ آنرا
 دریافت و گفت این مارهاست مارا برگرز که بر خود نگاه داشته است چنان میل زد و در طبیعت پسر
 بسیار یافت فرمود پاره ازین اگر بگیری و در دره خود خواجه بزرگ و در دره جلد خود عملت کنی بکن که
 درین باب فتن شیخ کبیر هم رفته که تر ازری بدست خواهد آمد آنرا حرف و در ضات مشایخ خود کنی
 گویند که در تمام عمر او را زرد دست نیامد غیر همین زردی که در منهد به است اما عملی که بر سر قبر خواجه
 است او کرده و در دره خود رویش خواجه را دیگر از ملوک مند و بعد از او ساخته است و عمارت که
 در وانه رفته شیخ عبد الدین که در ناگوار دست هم او کرده چاره دیار مقبره ناگوار شده سلطان محمد تغلق است

فطرت مدحائیل برمد
 در بخت مستطیع
 از بی شوقان خلایق را نظام
 کارخانه طبعی مکتب دین
 بکن و شیطان در ترغاب
 فریاد ناله و بیرون
 بجهان اشارت داشت
 از زبان نظم و نثر بانه
 و عیان این زبان و ب
 احتیاجی و بیگانگان
 حجابی و در دست اخلاص
 کاتب است انجاسی که گویا
 طبعان اخلاص را دوست می
 باید در دهنهای رست
 در استیاری دروغ پیروز
 بن بلیا و گاه بار
 بن نیز ارجح و آبل بدل
 ظاهر اگر چه رقتش
 جادوی است اما زو حقیقت
 قوی از حرکت شوقی را
 جان و طبع و حشیش او
 که از راه بلری و عصب
 بر گوشت پاره زبان
 ازین بی پاره نیز بگویند
 احاطه با همین رگشته و نایست
 وقت زبان تلم بسیار
 و خود با شدن آفات این
 منزه از هر قریب و بر
 آمد و تو طبع بود و مقصود
 داشت از نواز و آه و نوا
 نظم و حش و حش و ظاهر مقصود
 آن بود که بگوید و عذره
 و تقصیر اعلی و اعلی
 در عصب ترین حالتی که بکاف
 در وقت نقل

شیخ احمد مجذیبی

زبان علمت لایبانه
 انشی مکاتیب خصوصاً قتی
 که مکتوب بعد از وفات
 رفعت و کاتب نهان
 تا کسی خود را اندک علم
 زن مصلحت حیران بود و علم
 از وی سرسبز تر حیران
 حفظ مرسوم و تعلیم بیان
 شوق و محبت بر خلق و
 اعتدال ایستاد از دوزخ
 احتیاط و عقل البریه
 تخیل و درایت و شوری
 است اگر راه با فواید
 دنیا زرد نام از علم و عرف
 عادت حاصل بود اگر برده
 و صیت بین و صورت عین
 باطل شود ای کاش این رسم
 و قادر عالم نبودی محمد احمد
 همین حضرت که ایمان گرفت
 و قبول این جناب علی ملحق
 بر مدح و اخلاص و صفات
 نمی آید بحسن ذات و کرم
 نظری که لازم احاطت هر دو
 حقایق نفس است از حقایق
 شما و پیاس منزله و مستحق است
 خصوصاً از این عالم که در این
 که جز دعا که بسان حال یا
 زبان حال کنند چیزی باور
 مطلب نیست به بلطافت
 و شاکستی اصلاً منقوله
 چون منظومه عادت کرد و
 الحاح بر سر الاجابت که این
 از صاحبان مصلحت و نظر
 حقایق و قبول مصلحت و نظر
 به اکنون بکم ایضا کلام دیگر

بزرگ بود جامع علوم شریعت و طریقت و دین و تقوی و ذوق و حالت و در امر معروف و نهی منکر جان یاد
 بود و آمل دنیا را پیش او قدر نبود مجلس او مشایبه مجلس سفیان ثوری بود معنی الشرحه وی شاگرد و مرید خاص
 حسین ناگوریت قدس الله سره گویند که در پیغمبره سالگی انواع علوم را درس می گفت و تولد او تار و تول
 ست و مشایخ او اجیر و مرقد او ناگور پدرا و قاضی محمد الدین بن قاضی تاج الاغانی بن شمس الدین
 شیباتی است از اولاد امام محمد شیباتی صاحب امام اعظم ابی حنیفه رحمه الله علیهما تا قاضی محمد الدین
 ریاضت پس بود و به دانشمند و متقی و متدین و بزرگترین ایشان شیخ احمد بود و علم و عمل بر همه فاضل
 آوان طالب علمی با دانشمندان بحث کرد و به زبان عربی و فارسی تقریر کرد و در مجالس ملوک
 و اماراد آمدی و بحث کردی هم در عنوان شباب مرید خواجہ حسین ناگوری شده از بحث و جدل و
 در آمدن بدرخان ملک توبه کرد علم طریقت پیش پیغمبر خوانده و در سن بیست و سه سالگی از ناز و بل باجمیر
 و آمد و بهشتاد سال در آن بقعه شریعت بزرگ و درع دریا هفت انواع غیرات عمر بسر برد پیش
 او غنی و فقیر و خوش و بدیگانه و در امر معروف و نهی منکر مساوی بود هیچ گاه ملاهت را نخواه نه
 و اد نقل است که وی میگفت که وقتی همراه اقربا به خود برائی مدد معاش بمند در ختم و من
 در آن ایام خورد و سال بود شیخ محمود باوی شیخ الاسلام بود و صدارت علماء باوی تعلق داشت در نماز پیش
 از امام تحریریه است چون از نماز فارغ شد مجلس از دانشمندان که نصف اولی و پهلوی او بودند و می گفت
 چون دیدیم که همه مدامت میکنند پیشتر آدم و شیخ الاسلام گفت که این نماز تو درستیست تو تحریریه پیش امام
 بستی و نیز میگوید که هم سلاطین مند و چنان بود که مردم بایشان پشت نم کرده و سایر بزرگین نهاده سلام
 میکردند او قاضی ادیس باوی که دانشمند بود بآن وضع سلام نکردند که بدعت است و سلام عظیم گفتند برابر
 با شاه نشستند با شاه انصاف ایشان داد و قاضی ادیس را قاضی اجیر ساخت و چهار دیواری و او
 قوی که به بزرگان شیخ احمد پیش ازین موقوف بود بوی مسلم داشت و وی بکفایت محبت خاندان نبوت
 علیه التعمیه موصوف بود و بر طریقه پیغمبر خود گویند که مشرفه عاشورا اوده از اول ربیع الاولی جامه فخر جامه
 شسته پوشید و در لباسی این ایام جز بر خاک نه خفتی و در بر مقابر سادات معتکف شدی و هر روز زقار
 ارکان بروح حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم و با زواج خاندان مطهره تسبیح طهارت میکرد و چون روز
 عاشورا شدی کوزه های نواز شربت پر کردی و بر سر خود نهاده ای و بدرخان سادات رفی و شیخان و فقیران
 ایشان را بخور میدادی و در آن ایام چندان گریه می کردی که گویا آنرا اوده در حضورش شده است و چون الا از ناله
 در میان و خزان که در ایام عاشورا استعارت این دیار است گوش او رسیدی حالت کردی و خون

از چشم باریکی اعراسی صحابه و سایر مشایخ رضوان الله علیهم اجمعین آنچه بایشان رسیده بود بها اکن ترک
ندادی دست و راستی و طاعت آن بنودی و رقص و تواجید نکردی و مجلس نیز نکردی و در عوم
احوال جلد خیس و کم شویده که بنایت سفید نباشد پوشیدی و اقلب قات کلاه فقط بر سر بودی و جز
دو وقت نداد ستار بر سر کتر نهادی از جهت طبعیه حرارت اما می گویند که یک ستار بزرگ اعلی یک پیراهن نفیس
میپوشیدی و برای نماز جمع و اعیاد پوشیدی و اگر یکی از اجزای دنیا آمدی نیز پوشیدی و شروار و در مجلس شستی
و اما قال الله قال الرسول بهیبت و عظمت تمام بگفتی چنانکه زهره ملوک آب شندی و بر میدان خود
فرمودی که اهل دین را با بل دنیا خوار نیاید نمود که اینها مردم ظاهر بنشینند و قیصران و بعضی مجامین که در آن
دیار بودند بسیار عزت داشتی و در راهی که سوار میرفتی چون مجازیب را بدیدی از اسب فرود آمدی و دست
بسته ایستادی و هر چه ایشان فرمودندی آن کردی و اگر کسی پیش او ذکر غایب کردی یا سخن را میی کردی
گفتی با او خاموش باش و اگر کسی نام او بتظیم گرفته چنانچه رسم میدان باشد چشم پر تاب کردی گفتی احمد
مودی زیا که من چنین نقل است که خواجهمین را قدس سره نیز خوش نیامدی که کسی بتظیم او کردی
و گفتی که ما حسین را نیک در آنک کینه کسی را گویند که کترین کسان باشد رحمة الله علیهم و اگر کسی پیش او آمد گفتی که
من حضرت رسالت را اصلی الله علیه سلم در خواب دیده ام بادی بختی و تمام قصه روزی را بشنودی و دست
و پای اندر آبوسیدی و دامان راستین او را بر روی خود فرمالیدی و بر جای که آن شخص میگفت
که در فلان جادیده ام آنجا رفتی و بوسه دادی و گرد آن جای را بر روی و موی خود مالیدستی و اگر
سنگ بودی آن سنگ را بشستی و آن آب را بخوردی و بر تن و بر جامه چون گلاب پاشیدی و اگر
شخصه را با سیدی و دعوی و خصومت شرعی بودی بخت و شفاعت چنان کردی که سخن سید بالا
آمدی و گفتی که با سادات سخن شریعت نباید کرد با ایشان سخن بروت باید کرد نقل است که چون در حجر
خلل شد و تلمه را راناسانگا که گبری غظیم بود از دست مسلمانان میگرفت و اکثر مسلمانان را شهید ساخت شیخ
احمد مجد پیش ازین حادثه بهفت روز حکم اشادت خواجہ بزرگ خواجہ معین الحق والدین از شهر برآمد و به
مسلمانان خبر کرد که یکصدی برین شهر نظر جلال است فرمان بندگان خواجہ برین است که مسلمانان از شهر
بر آیند و زود شنیده است افتخار و عشرین دستمال با جامه از مسلمانان از اجیر برآمد و شش دیگر کافران بر سر گرد آمدند
و آن دیار را ازیر و بر سر آهنگند شیخ احمد پشیده ساله بود که با جمیر و آمده بود و قریب به نود سالگی از آنجا
برآمد و سه چار سال در تارنول بود روزی آن دین مجذوب آمد و گفت احمد ترا آسمان می طلبند پیش بر
خود بره او خود نیز در همان شب مثل این چیزی دیده بود همان ساعت متوجه ناگوشد و در چند روز
از در فساد بدار بقار حلت فرمود گویند که در حالت سکرات بعد از آن که اندک افاقت دست می داد
دست برآوردی و دیگر حرکتی گفتی و بخود شدی در همین حالت الله اکبر گویان جان بحق تسلیم کرد

و عاده بود تقریب آن در حالی
معتون این در که معتود کرد
و عادیان آن در یک منسوب
آید و آنکه عادی جلال
ترین زمین و کما در منطق قرآن
حسین بیان ترغیب داده است
خود را که در معنی این واضح
بهین خود بدید و بنا آتش افکند
حسنة و فی آخرة حسنة و قنا
فدا بیا تهر هر چه نموده اند
طوبی و کمال یافتند و مقام
که است و حالی تا نهایت
حقیق منزل لذت و شهادت
جسمانی در حیطه بیان محال است
که برید و احوال صاحب گردد
وقت حضور و تلقی و محبت
بر کلام از افراد حسنه را جدا جدا
که نعم طلب امید برین نعمت
کنند و سوال و تفریح نماید و اندک
چه ذوق لذت و کار و کشت
و دیگر حاجت نیست و باید دانست
که در و بخت و ایمان بود که در وسیله
آنست گردد و موجب باکی کار
عقبی و سلامت دین بعد آنکه
نارنجین این داخل من نیست
و خلاصه و مختصر تازین آثار است
تمام یافت و طلب من عاقبت
است اگر فرزند در دنیا و دشت
جات نمی پیش آید یا که در
روی نماید چون سر غم نیک
و عاقبت بخیر بود و در مسکن
بود و معهود و بر متعهد و ظاهر
اسکات ملک مست از توجیه
بخرام کفایت بر مدافعت
حقیقی کوئی اما این مقام

در بیت و پنجم ماه صفر سنه ۹۲۴ سیع و عشرين و تسعمائة در روضه مخدوم بزرگ سلطان الشاکرین پایان
 میر خورشید یای یافت رحمة الله علیه و تاریخ رحلت او را محمد نازولی که مردم صالح و مقبول مقتدا
 شایخ و مورخ و بار خد بود و در زبان صبا بشرف میوت شیخ احمد شرف شده چنین یافته است قطعه
 نظر بسته بود احمد مجد شیبان بزده خدا تجر زابد ز شایده که تاریخ آن پیر خود نازولی را بر آورد از
 جمله شیخ زابد بن نقل است که در نازول مردی نامور بود از ملک مرید او شده و او را با برادران که ضعیف
 بود و خدمت بود در درزی این مرد که آب پد کرده و بر سر خود نهاده از بیرون شهر به خانقاه شیخ آورد
 در مردم شهر غوغا افتاد که ندانی برای خانقاه شیخ احمد آب میکشد چون نظر شیخ بر وی افتاد گفت بابو
 احمد باین کار از تو را ضعیفی نمی شود بر و برادران خود را خوشنود ساز و از آن خصومتی که بایشان
 داری باز آئے تا من هم از تو خوشنود باشم نقل است که وی بعد از آن که از آمد و رفت مجلس
 ملک توبه کرد و مرید شد و درش او این بود که نیم شب بر روضه خوابید بزرگ معین الدین می در آمد
 نماز تجمید میکرد و از آن وقت تا نماز چارشت تکلم نمی کرد و بعد از فراغ و قناعت و نماز چارشت درین
 علوم و ید می نشست و بعد از اوقتی قنبله بر میخواست تا وقت عصر با و او مشغول می بود و بعد از آن تفسیر
 مدارک میان اهل مجلس بیان فرمود و در بیان و حد و عهد چندان گریه و حاست کردی که صوفیان در
 حالت سماع گفتند و حشمان او همیشه از غایت بکا و میدادی سر بریده و مرید بودی و این وظیفه تفسیر مدارک طایفه سلوک
 مشایخ ایشان است که خواجہ حسین ناگوری و شیخ حمید الدین صوفی نیز همچنین میکردند بمقتدا سال در اجیر بر همین
 منزل گذاردند و نقل است که چون نیم شب خانم بر روضه خواجہ می آمد و روزه روضه خود کشاده میشد چون
 این بر در میان مردم شهر نداشت شد شخصی دزدیده از برای امتحان نیم شب بنال او گرفت چون شیخ در
 در دزد و در آمد آن شخص نیز خاست که در آید و تخته در او را رنگ گرفتند از عقب فریاد کرد که میان حید
 توبه کردم مولنا محمد نازولی از او ستاد خود مولنا عبدالمقتدر که مردی عالم و عامل تشریع و تشیع و تقیه
 و فقه مرید شیخ احمد بود نقل میکرد که من در نازول با چند مریدان دیگر این تخی باب از شیخ معائنہ کرده ام که
 در روضه شیخ محمد ترک اقامه شده است رحمة الله تعالی علی جمیع عباد الصالحین

تجربہ ست چنان بلند که پاد
 همت از تقوا استاده شفا
 میزد که چه بخت عالی که
 بکرم خدایم با شایسته
 از ادوی و فرباک از دونه
 بود و بس خالصت الهی
 از تقوا با محله انوار کانی
 ست کانی و تکریم الی دعا
 و استغفار و طلب خیر و سلامت
 نام و تبت باید از غفلت
 و عیض خدای هر بخت شایسته
 تا به حیات و دنیا و آخرت
 لطایف عارفان و صاحبان
 طلب خدایست و خیر و نجات
 گواهی کتا و شیخ از هر طریقه
 مرسلات مکاتبات بود که بعد
 از غرض و دعا و توفیق و حال
 نایند ازین بجزیر که کتاب
 گفتش در وقتن بود باشد
 نیانت الایمان حیرت و غایت
 مرد حکایت صوفی و مجوری
 از منزل معتقد پیش ازین
 بجزیر برافقت بخت مساعدت
 توفیق بالکسب و اشتیاق و
 صوفی زود و معتقد از غرض و
 گرفته و توفیق از اوقات حضور
 یافته بود چون جوانی بود توفیق

شیخ حمزه دهر صوفی

از اولاد شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا است سلسله او بجزیر سد محمد گیسو دراز میرسد پیری عظیم بابرکت
 و نعمت و کرامت و معجزات و دائم اعباد بود که بر آتش بود از زمان سلطان بهلول تا زمان اسلام
 شاه باقی بود در اقتدار حال بخدمت یکی از ملوک مشغول بود گویند که شیخی پاسبانی سرای او میکرد ناگاه
 بنظر او بخت که خدمت کسی باید کرد که او حافظ من باشد من حافظ او باین خیال برآمد و بزرگوارت

رفیق شده و زاده را حشر
 بهم رسیده و در بوق رفت
 و بقدت نام و سلامت آمد
 بجزیر و بخت کنونی و معین
 باز آن سزا غلبه می آورد
 باعث محبت آن مقامات
 چو شمرند که با آن اصحابین
 اگر یکبار دیگر مددی کنی و مقام

خواجه بزرگ معین الحق والدین با حمیر ردف و در ایجاد دیوانه بود باین نام از وی نقلی یافت و با شیخ احمد
مجددین صحبت داشت بعد از آن دید با خود آمد و در هر سو که قصد الیت سه کرد وی از ناز و نوا و طعن گرفت
و بدین او در نه هر می بود و در حقیقت او در اقامت و هر سو آن بود که در اینجا بعضی سادات بود و نکر از وضع
اشرف خارج شده بودند و در تربیت کرد و تعلیم فرمود و در معلم کی فارسی سخن و دیگران بی آن نگذاشت
و با بعضی اهلان و فقرا معاشرت میکرد و ابواب فتوح کردی بسیار مفتوح بود و اهلان اظهار تعجب داشت
چند راه رفت فقر کردی و چیزی نگاه نه داشتی و اولاد و ازواج خود را نیز از چشم گشت می آمد میداد و زیاده
از آن روان داشتی و حتی از آن باز که در کتب و عیون گشت بدین خانه اجناس و چنان رفت و عیال فرستاد
نقل است که وی روز جمعه برای نماز از هر سو بنار نول آمدی و در راه بهیم جمع کردی و پشت دراز
بستی و در جایی که فقیر نشسته بودی بوی دودی **نقل است** که وی میگفت و تیا مثل آتش است
مان قدر پس است که از وی چیزی بچند بخورند و در وقت سردی تر شوند چون زیاده شود بخورند
و پاک کنند مری از مردلان وی میگفت که یکبار مرا شیخ بجانب ریگستان رخصت فرموده بود در میانانی
افتاده بودم تشنگی بر من غلبه کرده بود و آب در آن وادی را محلات علای بود بخاطر من گذشت که در آن
مشایخ با قدم چون مردان را بجای می فرستادند مردان بجای آب شیر می یافتند درین باره
بی آب بلاک می نمودم ناگاه چوپانی را از دور دیدم که گوسفندان می چراوند در دغل وی مشک است نزدیک
رفتم گفتم که اندکی آب در حلق من بریز که از غایت تشنگی می میرم وی گفت که اینجا آب کجاست درین
مشک شیر است اگر بخوری اندکی از آن بخورم بعد از ساعتی باز تشنگی غلب شد ناگاه در میان تنه
ریگ دیدم در جای تشیب که آب شیرین و خوش پخته مانده است آب را سیه خوردم حیات از سر
انفم ذات شیخ حمزه در شکم نهصد و پنجاه هفت است از پنج ماه ریح آخورد و نماز شام بود و در وقت
تمام ده بود در رکعت سوم جان بحق تسبیح کرد در حقه است تعالی علیه

شیخ احمد عبدالحق قدس سرہ

مرید شیخ جلال پانی پتی است در دیش صاحب نفرت و مظهر غرق غانات و کرامات و صاحب شوق و ذوق و مسکروحات و فقر و تجرید بود جذبی قوی داشت و نظری همیشگی غرضی غالب و لوا و مقام و دینی است و مرقد او نیز در اجاست نقل است که در می هفت سال بود چون مادر او از بی بی ناز بقید بر خاسته روی نیز بر خاستی بطریق که مادر او خبر نمودی و میرا زید خانه به ناز مشغول شدی چون مادر او خبر شدی سبب مهربانی داشت منش کردی و بر احمیت حق غالب بود و با خود گفت که این مادر را زن است که مرا از عبادت حق باز میدارد و سرور عالم نپاورد و طریقی که با من گویند که اندر آنچه روی بسفر سپردن آمده دازد و ساله بود و روی را بر ابرادی

کرم برسانی تو پسر منو چو توت
 بی این اندیشه و غلی ازین
 خیال نیست تا دود پرده غیب
 چیست . ادوات دنیای هر چه
 رفته است الا آنکه دران بدو مال
 آید تکه میر و معلوت تو شای
 عاقبت کار اندیشی مطلق بر آید
 بود چه بر سر این بختان و بخت
 و موجب توقف گردد که دگر پاره
 قابل نمی گشت آنان محبتی و
 خواستی و درود صلاح نیست خود
 دران می اندیشد بر معلوت حاصل
 دران می بیند اگر ترقیه غرض
 خدمت آن آستانه نکرده و از
 پریشانهای این دیدار میگردد
 ای این روزگار بد که در مقام
 محبت و شانی جا میاید
 سعوت اگر آن شرق و آن
 محبت و کار شد جای هیچ تدبیر
 و شایسته خود بود باغ بهشت
 و با لعل اگر بخت این سحر
 معلوت و تدبیر است و این
 مجلس عالی بیک مقدم خواهد
 آمد و بر سر و الا شهادت خواهد
 زباده اطاعت از مقام ادب
 در رسته اسلام و احاطت
 با خیرین الرسالة السادات
 و العشرین سلوک طرق

العجائب الاقصاب من
 الاخرات والا عجاج
 ان الله الله محمد رسول الله
 علم شريف محمد بن عبد الله
 بنكر سبب شريف محمد بن عبد الله
 و من رت واستغفر

بجای عقل چنانچه مشهور است
 صوفیه و بنده و سید و مدعی
 آنها را پذیرد و آن قدر
 و خصوصاً در لغت با لغت
 ست و سایر معانی و تفسیر
 و نعمت و جود و امانت
 را در کمال آید این علم
 فکر و فکر بر این علم
 و کبریا و کشاید و کبریا
 تعالی و تقدس و رحمت عالم
 خود و شکر از نعمها که هر روز
 انعامه است خداوندی چند
 بر ایشان واجب گردانیده و
 فرموده است که است و
 همین تعداد از جنات را حق
 شده و کلمات خود را بآنها
 آنچه گفته اند بپوش سر بر خفته
 بکمر خراب سجده یا سجده
 خواب خنده این ناز و نده
 و کلاه و سجده و شکر و جلال
 و قوت و قدرت که بندگان
 را داده و تنی بر جان ایشان
 نهاده است خصوصاً خاک که
 محتضن شکر نعمت های ظاهر
 یا علم است و در انصاف
 حواس و قوای ظاهر و باطن و قدرت
 و جود و مدد و عباد و خدمت
 مشغول اند و هر که در کمال این
 عبادت مذکور و در هر چه که
 نرسد و اندکی آید و بسبب
 از جمله سالکان باشد و در این
 اینها چنانچه باید قبول جناب
 برینست را شاید کم کسی
 فرموده و آن عبادی را شکر و
 زیاده برین تکلیف نمی کنند

بود شیخ تقی الدین نام در دلی سکونت داشت دانشمند بود در عده ت اذاعه و حدیث و تلم کرد شیخ
 تقی الدین وی را چیزی از علم ظاهری می آموخت و وی نمی خواند و می گفت که مرا علم موفت حق
 بیاموزید مرا باین علمی که شما می آموزید کار نیست برادر او را پیش دانشمندان دلی برد گفت این بچه را بر خیار
 و میگوید مرا علم آموزد و من آنچه می آموزم در وی در میگیرد و شما او را پسندید تا مگر پسند شما و وی کار کند
 ایشان نیز کتاب صرف پیش آوردند و گفتی که مرا باین کار نیست مرا علم خدا بیاموزید که من
 جز او را دوست ندارم و در میان او حیران بودند بعد از آن صحبت بسیار از یکدیگر است و یکبار خود مشغول
 به تفکر و تفحص در این علم است که در این علم خواست که او را تفریح کند چون این قصه آگاه شد پیش
 آنجا که در دست و گفت که من غنیتم مراد خیرند پس نقل است که اندر آنچه در سر شیخ جلال الدین پانی
 شمریدی از مریدان شیخ بهمانی که بود شیخ احمد را نیز طلبید و آن مجلس معنی از مظهر است شرع نیز حاضر
 بود و می چون این حال را معاینه کرد فی الحال خبری کرد و بعد از آن ساعت طافیه که از شیخ جلال
 یافته بود باز گردانیده داد و در پی بند و راه گم کرد و در آنجا در خفا بود بالای آن درخت برآمد
 و کس را ندید که بجنب اوی میزند از درخت فرو افتاد و بجانب آن دو کس رفت و پرسید که راه
 کدام است ایشان گفتند که راه بر در شیخ جلال الدین گم کردی گفت همچنین است گفتند هم چنین است
 راست که ایشان رسولان حق اند باز گردید و از اعترافش که کرده بود توبه کرد از سرانایت آورد
 نقل است که تقی و مسافرت در مسجدی در آمد شب جمعه بود مسلمانان آن محل بهفت اذان
 می گفتند و می رسید مقصود از آن اذان نیست گفتند که ما شنیدیم که اگر سبب جمعه بهفت اذان بگویند
 حق تعالی در تمام هفته با ما را از آن شهر بر دارد و تو نیز بگو گفت مراد این فعل نیست دست نمی دهد زیرا که
 بنده خدا را از جهت نیکی پرستد و از برای او بگریزان بنده خود باشد بنده خدا نقل است
 که اندر آنچه در طلب حق می کشد به ملازمت شیخ نور قطب عالم رفت با خود چیزی نداشت برگ
 چرمی برداشت و پیش شیخ رو نهاد گفت یا با صفاست شیخ نور فرمود یا بای است ساعتی با وی
 ملاقات داشت و بی آنکه بیدار بگوید حکم واقع شود برگشت شیخ عبد القدوس و از خوارامیون می نویسند
 که در پیش چون صفا یابد همگی ظهور حق در وی بوی پس غیر نماند و وی از شیخ نور به تسخیر ازین مرتبه بود
 و شیخ درجه بیش عزت فرمود که در منزل فردا از آن است پس وی بر سر حایب از شیخ نیافت
 و باز گشت آنهی کلامه از آنجا در شهر به راه آمد و در آنجا دو پادشاه بود یکی را شیخ علاء الدین می گفتند
 وی سر برهنه ماند و دیگر پیرانیم سنگی که سته در پیش داشت و جانب پس برهنه بودی از ایشان
 بشارتی از مقصود یافت و از آنکه در یکی که از ایشان می گفتند راه یافته بود بر آن نماند و شد و در
 طلب به فرمود و از آنجا در شهر رفته رسید به شیخ فتح الله او هم ملاقات کرد و طریق شیخ فتح الله

طریق نامه این بود مشرب وی عشق و محبت صحبت بر نیامد با خود گشت احمد از نیکانی خبر معصوم نیامنی
باری در صحبت مرد با باش ناگر بوی ازان عالم بمالی چند سال در مقام و بیایان انشهر یا باوی با
یادی گویان میگفت باز گفت احمد اکنون میرودیم در زندگی در قبر در آئی قبر بدست خود کاوید و آمد
و دستش ماه درین قبر مشغول بود نقل است که در خانه او چسری شده بود عزیزم و در وقتیکه
مؤلف شد ذکر لفظ حق بر زبان انداخته بود که همه حاضران آن ذکر را از وی شنیدند و خدای تعالی عادت
بسیار از وی ظاهر میشد و زی اذی خانی ظاهر شده بود و در مردم عوفا افتاده فرمود که هر چه خواست
در جهت اوقاف می شناسین گفت و سپردن آمد و در گورستان است و مکانی را اختیار کرد و گفت
اینجا کفنم باشد و نیز را بعد ازان مدتی حادث شده و در ده سال روز این عالم بگذشت نقل است
که وی میگفت من خود بچ بود طاقت نیاوردم و اسرار میبرون زد و بعضی مرد داشتند که در با باوردی برند
و دروغ نمی آرد و میفرمود نظامی شاعر ناقص بود که گفت بریت صحت نیکان ز جهان دور گشت
خواند غسل خانه را بنور گشت زیرا که صحبت مصطفی علی اندنلیه سلیم چنانچه صلیب را و همچنین ارباب
حال را و همچنان در الجلال را اکنون بریت نقل است که وی در مسجد جامع اول وقت میرفت
و جادوب بدست خود میداد مدت چهل و پنجاه سال در مسجد جامع رفت تا نمایندگانت که مسجدی
کدام طرفت چون دهان میشد میدان ذکر لفظ حق بلند میگفتند تا آن آواز در گوش او می افتاد
برکت آن میرفت و اکثر احوال ست بودی و چشم بسته بودی و ذکر را در میدان او اکثر احوال
حق بود و در سلسله ایشان مهوور است که در وقت ملاقات یکدیگر بجای سلام علیک سخن حق حق
حق و میند و تمثیل عاقل نیز چنین کلمه میکنند و در منتهی مکاتیب نیز چنین کلمه بنویسند بگو آفر
و انجام هر کلامی دنیا می چنانچه بعد مخلوق و کسب و کار که در انداختن و خرید و موخت و سایر امور
هم کلمه را سه بار بگویند و بنده بگویند این علامات مریدان درست و شاید کسی را در اینجا خلیجی از
طریق ترک سنت سلام و تمثیل بگوید میگفت و آن ابن رسم چون خلوت سنت بود بر افتاده است
اما انتفاع مکاتیب بدان باقی است و لا باس فیہ و فاش پا نزدیم حمادی المانی سنه
هشتصد و سی و هفت در زمان سلطان ابراهیم شرقی الله اعلم نقل است که وی میگفت انت
پاک حق بی نام و بی نشان است اما اگر کسی از اسماء آن ذات پاک را اطلاق کند بهتر و بزرگتر از اسم حق
نیاشد که معنی اسم حق سزاوار همه کمالات و ثابت بذات است پس اطلاق اسم حق مرآت پاک
را اطلاق بر وجه کمال باشد و شیخ عبد القدوس در ساله انور امیون در تفسیر این فعل بعضی سخنان
موافق اصلاح ایشان گفته است و چنین گویند که اکثر مریدان او همین کلمه جان داد و مدد در خانه نقل
از طیب می آواز می شنیدند نقل است که وی روزی بایاران خود گفت که در گذاردن چهره ابر

محسن است بخت و قبول
درگاه و محسن رحمت محبت
و بعد از ادای تقاضا و فرض
بر چیزی دیگر بوقت نمیدانند
و نیز استقصاء استیفاء
بخت بگذرانند و زیادهای
این عبادت توفیق یا بخت
و جیب زیادت و در حاجت
و عزیزت و مراتب رفاه و محبت
انجام از غیر غیر شناسی وی
که لا اله الا تعالی است کرد
و مراتب مقام نوافل
عبادات بی نهایت است و
تفاوت در درجات سالکان و
مراتب مقامات مرقبان
تفاوت در درجات عبادات
است و راه راست که منزل
معصوم کرب و محمل به
درگاه بولی تعالی است برسد
عبادت و تکران نمیدانند
و ایشان را در کمال عبادت و
صراط مستقیم یعنی عبادت کنید
چند روز گاهی را که راه راست
نیست و دیگر راه نیست و اگر
سنت ناراست است و
در راه ناراست است زیادت
و میباید و رسیدن بمنزل
در خوف و خوف و باز در پاک
شد و یا چنان داد ترا خدا که
رجوع براه راست متوجه گردد
و اگر در چند روز در راه
رحمت و یراه راست
رجوع آورد و دوی بمنزل
معصوم کرد و سلامت اندک
خود را همان راه است

و نه پیر سید تو کسی و از کجائی و بجه کار می آئی بعد ششماه نظر عنایت بحال او برگماشت و از اذن نظر
مستی دست داد که بخود شد و در آن خودی بگستاخی درآمد که احمد این چنین نعمت داری و بندگان
محمد میگزازی شیخ او را منع میکردی مست بهین سخن بود قدری آب نوشانیده از مستی به پیشبازی
آورد و فرمود بختیار بر مولی خود و رضائی او بطلب و در کار او باش بختیار سر زمین آورد و بگویند
که مقام سکونت مولی او بود برنت مولی چون حال او جهان دید او را آرد کرد و بختیار را نقش طوق
و محبت جهان غائب شده که یکدم قرار نداشت گویند که شیخ شرف الدین بانی تکی در عالم اسرار شیخ
احمد شفاورش شیخ بختیار کرد و گفت احمد ترا دیدم کس عالم جهان که تویی نمی شناسد مگر پیاده بختیار ز خان
و مان دل برگرفت و از جو پور برمدولی آمد و در خدمت شیخ شش ماهی از او مرخص شد و بهمان
و خلوص محبت بود بجا آورد نقل ست که روزی شیخ احمد گفت بختیار بنوایم در صحن خاقان چاهی
کینی وی در حال کلفت آورد و بجا دیدن چاه مشغول شد آب برآورد شیخ بران آب تکبیر مرده آورد و
نمست کرد باز اشارت شد که بختیار این چاه را امروز از خاک بیرون بیاور تا پشت و از خاک این
چاه صفه باید ساخت شیخ بختیار هم در حال خاک آورد چاه را با پناشت و از خاک این چاه جو پور ساخت
و هیچ نرسید که دیدن چاه برای چه بود و اپناشتن برائی چه نقل ست که روزی شیخ در حجره خود
نشسته بود شیخ بختیار در خدمت ایستاده پیر سید بختیار چیزی میخندید که تمام حرم از زرقا سرست
فرمود بختیار را اگر کار باید اختیار کن عرض کرد که بختیار از این هیچ در کار نیست فرمود باز بهین چه میند
چو هم از خاک ست نقل ست که روزی شیخ احمد پیر خود را شیخ عارف بطلبیدن بختیار بغیر ستاد
شیخ عارف بردارد و رفت و آواز داد وی میخواست که با زن خود جامه است کند در تن او که بود که خود
فی الحال تن را بجائی خود بگذاشت و جامه برگرفت و بخدمت پیر رشتافت گویند که شیخ بختیار را شهنش
جماع با کمال بود و در قضا آن بی طاقت شاید که این طلب از جهت سختی او بود و ازان وقت
مطاوعت کند یا نه نقل ست که وی روزی پیش شیخ آمد و گفت که در تجارت دارم چه فرمان
می شود فرمود بردار اما درای دو یا مرده که بگور یا ولایت این فقیر است گویند که دی ریح خوانده بودند
برکت محبت شیخ بعلوم معرفت عالم بود هر چه گفتی از کتاب است و سنه رسول بیرون گفتی رحمة الله تعالی

شیخ عارف

پیر شیخ احمد عبدالحق ست صاحب سجاده و مواند چهل سال عمر یافت با هر طائفه سرور داشت و هم
کس از درواصی بود و نقل ست که هر پیری که شیخ احمد را میشد غیبت روزی مکتوبه شیخ شکایت
کرد که از شما یک پسر نصیب باشد هر پیری که می آید حق گویان می آید و عنقریب بر حجت حق می پیوندم

بیشاری استغفار معنی طلب
سز و پشیدن بود می تا نو
لطیف در حق عالمی را که از
استکباب محبت طهری شده
و نظریه سبب که ازان برل
نشسته بودند و اثر استوار
داند و مقدار قدر خواهی
آدم که بره کج رفت و از راه دست
باز آمدن و قدر مسلک طریق
استقامت است و سبب سبب این
دیده بکند همیشه این خیالی
ازین قدر غرض باشد از
زنده خود با خبر بود و از ترس
بعد منزل مقصود بکامیاش
به غفلت و غلغل و دیگر نگردد
از دانه زبرد سیاست پیر
مردود این در نقد خانه
بجای نرود و یکی می بیند که پیر
آمدن ازان در کعبه بر راه
راست و شمار گردد و در حدیث
آمده است که اگر کسی باشد
که در گنای افتد و ازان
استغفار کند و با نگاه باز
در آن نگاه افتد با استغفار
نزد خدا و سرور می افتد
بار خدایین عمن و کمن و
منع و نفس رود بهتر بود
از آن که کسی کند و پیران
هر دو فعلی با استغفار
روی نماید و از دست پیر
فرگیرد و باطنی سخن پذیرد
و بعدی و بجزای تسبیح یا
و محبت بدل عبادت گردد
و بکمال جود و غنایت ختم طبع
درین که در باب ناستان

و شیخ گفت که یک فرزند برین هست بر تو خواجهم و او را ما هنوز چه پخته نشده است و در سفر در راه او پخته گردانم
بعد از آن تو تسلیم کنی بشما آنکه او را هیچ نگویی و در رفتن او باشی بعد از چند گاه پسری متولد شد و عارف
هم او نهاد و شیخ عارف را پسری است شیخ محمد نام و شیخ عبد القدوس مرید این شیخ محمد است همه متعلمین

شاه داود

در سر بر بود و بخت و اسد بشاه خضر که خلیفه خواجه قطب الحق و الدین ست میرسد در پیشی فاضل بود گویند
که چون شیخ عبد الله شکاری درین و یار شریف آورد در دم سه طهارت او شدند شیخ او نیز قصد ریافت
شیخ یار خاوند و زنت و شیخ عبد الله را در کم بود که زبان بر او میگذاشت در بان شیخ او را نش کرد او زنده توانی که
داشت در بان را میگویند و بر سینه او پانهاد بجز پیش شیخ در آمد و بر کسی که نشسته بود نشست شیخ او را احترام
نموده اگر کم کرد در اثناء مجلس خادمی از خادمان شیخ عبد الله گفت که بیچ بی ادب بخدا نمیده است و
گفت بیچ بی ادب بخدا نمیده است گفتند این چه سخن است گفت اگر بی ادب یکم در بان را نمیزوم کی
بلازمت شیخ شرف یتیمم و بخدا میرسد شیخ خوشحال شد و از وی این سخن را به پسندید و عنایت بسیار کرد

شاه نور

مرید شاه داود دست بزرگ بود و صاحب کشف و تعرف ظاهر و باطن وی در اول تقابل بود ناگهان شاه
داود و بر سر وقت او رسید وقت است و او وی را معانته کرد و گفت بابا تا کی حیر و در جواب بزرگی کار دیگر
گفت من و بی با شارت شیخ از آن کار بر آمد و طریق ریاضت پیش گرفت و کمال عالی زد و او را خلیفه بود و در اثناء
شیخ پیک نام داشت و اگر چه وی مرید شیخ یوسف قتال بود اما تربیت داشت و شاه نور یافته و مریدان
او گرفت بکیر استن و کسی صاحب حال بود و تفری داشت گویند که وی جدا نقل شیخ یوسف قتال به بی
آمد و در رفته او مشغول شد و قتی و اقامه دید که شیخ او میفرماید من ترا با بر اسم خلیل پر دیم و از دست مروی
میکرد که وی اینست بطلب آمد و بر دل آمد این شیخ پیرک در آن زمان سوداگری اسب میسکرد
برای فروختن اسب بوضع خود که دیهیم است از چهار سوبه شد چون کبر بر پور رسیده شیخ را دید
که در لباس مشایخ نشسته است و گویند که شیخان هندوستان عجب زرقا بیابانهای با شراق
باطن دریافت و گفت بابا این طرف بیام ای شناسی آن مرد که پیر تو را در اقامه نموده بودیم در آن بر اسم خلیل
که حکم لایزال من امتی و چون رجلا علی طلب اسم فرموده بودیم و کی نیز شناخت و اختیار ملازمت او را
شیخ او را تلقین ذکر کرد و وصیت کرد که اعدا و مت کنی برین ذکر و شرم کنی از بیج بس در خدمت کرد و بعد
از آن وی بجانب هند رفت و بر آنچه شیخ فرمود عمل میکرد و میجمع بود و از ذکر کردن شرم کرد اما

داود و دهان از کافران رفته
یا فتا است نام این مرتبه
است خود با الله
من و کن حقیقت باقر
بشیدان بکین جلد بین
تمیزان آمد و خلاص از شر
ایشان توحش یافتند
دورغ ایشان صدق توح
و دوام اینجا بنابر و بیت
و تفریح و زاری بد که نفس
رحمت دوست شیطانی خود
بذکر حق مدافع گردد و سبلا
و سلطان او را ذکر کند و نفس
بود اما این نفس بلا حسن
هم مذکور و خا بنی و دیگر
و کار خود کند و کی کند
نکته نکرد که با تحقیق و
استقامت و استقامت و رجا
غزت کیری ای او تعالی و
تقدس شاه و الله الحق
المرساته السالفة و الحاضر
کشف الاستار عن حقیق
معنی الکلب و الاختیار
لا اله الا الله محمد رسول الله
لا حول و لا قوة الا بالله العلی
اعظم سالان طرق تحقیق
و در افغان حقیقت هر کاری
و هر عملی که کند از اول و قوه
خود بتری باشد و از دوست
عمل اختیار خود خالی و غای
و تدبیری که اختیار کرد و
خالی برای ایشان کرده و
وضع نموده است از وظایف
معمولات و اقسام طاعات

نقدیه اوست بجا آمده نظر
بر نسبت علی ترتیب
ثواب نگارنده در نظر ایشان
در نقل حق و تریق و طریقت
وی سبب از غایت حق بین ایشان
و الحقیقه که گویند این باشد
و آنکه گویند این عمل و جزو
منه نقل بر حال و در وقت خود
بود و بنابر اخبار و غیره که در کتاب
در نسبت علی ظاهر شده که
نقدیه از بادی علی برادر بود
و بنابر مقهور مدعی و احتمال
خود بر حکم و در اخبار که در این
و جزو حساب بر اینها و توفیق
موجب و در این کاش که می نماید
در بر حال باشد علی مدعی کند
تا اخبار مدعی از این بگذرد
از طریق و طریقت مشابه
سر و حد و حقیقت حاصل و
نقدیه از بادی از حق مدعی
نقدیه و سایر مدعی باشد که گفته
است که این از اخبار و کلامی
نقدیه و حق است و اینها که کلام
جبری میگوید که در اینها حال
توفیق باشد علی و جود دان
چنان باشد که گویند قدری
نقدیه در اینها باشد
سر حقیقت و چنان شود
گویند مشرب حدیه و در این نقدیه
آن طایفه از علی را از خود
داشت و بنابر اخبار و خانی احوال
خود گویند جبری است که خود را
نقدیه مدعی شود و در اخبار
نقدیه اخبار خود کند و بگوید
آدمیان یا مثل برکات

بانی این خطه را دفع کرده بمقتضای وصیت شیخ علی کرد چون باز بملازم شیخ آمد فرمود بابا چرا اندک غذا
شرم کوی عرض کرد که بنده هرگز آنچه فرموده بنات ترک نکرده است فرمود یا دوری فلان شب که این معنی
بخاطر تو خطور کرده بود من همراه تو بوده ام نقل مست که شیخ پیرک سماح لبیا کردی اما مقص
و نو احد کت بودی گاهی بود که یک دو سه روز پیش افتاده بودی گویند که در آنجا و آنجا مدعی
بوده منکر سماح و محالست مشایخ و ذوی بقصد احتساب به شیخ پیرک رفت از دور نظر شیخ
برداشت و گفت در گرفت در گرفت مجرای این گفتن آتش و شمع و در آنست و این محالست در گرفت
چنانکه در بعضی آمده است آنکه چنان باز از وی نه است از اجداد آن معتقدی است مشغول شد
بنظر در یافت و بعدی مر قسب بود که استخوان بران او باشد به شیخ حسین مهرندی که ناقص این
حکایا است می گذشت که از ایشان نامزد کرده بود که وی را خاطر فراموش کرده بود همیشه در شش و
خاست استغفار می گفت و هیچ نوسان خاطر از باطن در نیامد و اگر کسی استفاد میکرد
فازت اخبار آن نداشت و وی مرید شیخ عبدالمقدور نور بخش بود که از ولایت شیراز آمده بود وی
نیز مدعیان بود و نیز اخبار توانست که مرید شیخ پیرک آمده و مجرای دیدن گفت بابا این خاطر را از
خود دور کن از شیخ گفتن و از وی خاطر دور شدن و این شیخ پیرک از این سلطان معلول
تا او انکس از این دولت که باشد باقی بر رحمت الله علیه

شیخ سعدالدین خیرآبادی

مرید شیخ مینا است بزرگ بود و فقط حدود شریعت و آداب طاعت یعنی زانی داشت و موصوف بود
چون خبر بد او نیز بر طریق پیر بود و خود بود دوست بود و جود سماح عالم بود معلوم شریعت و طریقت
در علم نحو و فقه و اصول تصنیفات و امثال شرح مصباح و کافیه و حسامی و بنودی و امثال آن
و بر رساله مکیه شرح نوشته است معنی تجميع السلوک بطراز نهاده جلای که از لغظات خود هم جهانیان
نسی از لغظات و حالات شیخ مینا از روی دست کرده در وقتی که وی نقل میکند میگوید قال
شیخی شیخ مینا ادام الله فینا و تبرجاک می گوید قال شیخ شیخی مراد از شیخ قه ام الدین لکھنوی است
وی در علم فلاسفه اگر دونا نا غظم است که از قضا و تنهای عصر بود و پیر شیخ مینا نیز پیش مولانا کتاب
عوارف المعارف می خواند و قتها بنده است پیر و غرض می کرد که معلوم بندگی خندم سنگ که طبع جده شیخ
الغلا این کتاب کافی است و درک مولای خود خاصه احوال شریف ایشان است کنون
ملازم است درس مولای از برای چسبیت فرمود که بابانه دیانت است با جود علم ترک تعلم
کنند و علم خود را تلفا نمایند و او را میران بسیارند چنانچه شیخ صنفی بزرگ بود و صاحب ذوق و حالت و بر قدم

پیرمختور و مجرور زلیت و شیخ مبارک سندلیه که با احکام شریعت و آداب طریقت موصوف بود
 او مدتی شیخ خیر آبادی بود و از شیخ سالار نیز تربیت یافته بود و وفات او در سنه تسید صفی مروی
 بود و از انبیا که با وصات و درویشان موصوف و باحوال ایشان مستحق و لباس اخفا مستور مرید
 شیخ مبارک سندلیه بود و از مریدان شیخ سند خیر آبادی شیخ الله و یا خیر آبادی است که بغایت
 من مخرج بود و در هنگامی که با دانی عهد درین دیار نشانی آورده بوده بغایت تعظیم و تکریم
 مخصوص گشته و از آنکه در آن دیار نبی ظهور فرموده و بعد از آن سال نبی و نود و سه
 است از عالم رفت و رحمة الله علیه

شاه سید ۷۰

در اوائل حال در خدمت شاه بود و دولت بسیار داشت بعد از آن که به غایت و کار او کردند
 هر چه داشت از متاع و دنیا و ی همه را با اختیار و باخت و در خدمت شیخ حسام الدین مایکپوری
 و در آن روز که در غرق و پویشید و در پیشگاه گویند که وی در عهد سابق بر زنی فاشق بود بعد از آن
 که جامه فقر پوشید و از آن جامه پیش آن زن رفت و وی گفت سید الهی شری من گدا فقیر که فقرا
 را در خدمت آن دیار الهی بریند از آن باز او را سید الهی لقب شد از زن نیز بخلادت محبت و در خدمت
 او آمد و فقر شد و او را اشارت شد از انجمن بیت است و دل گویدم سید و بگو احوال
 خود یکیک بگو تا آنکه که خواهم آید و سید و گنج گفتار که نقل مرست که وقتی شیخ حسام الدین
 در حاجی حاضر شد و شاه و سرور سره جامه داشتند یک قبای پنبه در حاضر بود شیخ حسام الدین نیز
 در آن نشست و از دور بین او را آستر بدید که با پنبه را خود پوشید و سنی افتاده بود از اربابان خود
 بر لبه و سر و همچنان بنده و بر سر بزرگوار و متبیر مسجد جامع گشتند در راه شخصی علو در بر گهای
 داشت چو چینه و پیش او رسد و گفت کرد و بر گهای بهم بر چیمه بجای کلاه نهاد و رحمة الله علیه
 همین بر شاه سید و در فتح پور رسیده است که از یک کثرت مایکپور است

راشی حادش ۸۰

مرید شیخ حسام الدین مایکپوری است بزرگ بود و صاحب نسبت درست و حال صحیح و صفاتی
 باطن نقل مست که در زمان سلطان شمس الدین التمش و دوبرادر از سادات کرد و بزرگ بدلی
 تا دم آورده بود و یکی سید شمس الدین و از زمین میوات سکونت کرده یقین از اولاد او
 در اینجا مانده اند و از آنکه سید شهاب الدین که از جداد او است بزرگوار و ایشان معزز

سنگه کلاه گویند زکریا
 حق این مرد مذنب باطن
 بود چنانکه گفته اند لاج و فاع
 و کن این امین و بی شکوید
 بنده را بر آنکه با عی
 عمر و بنده بر قدرش
 بود مذنب و نواب در راه
 راست آن که از آن کند
 و از آن حق جویند برایت کند
 و یار جوان و الله کون انور
 و علی که بوجده همه بختی
 و توفیق بر او داده است
 و این که سبب بود خاق
 نادر علی بیست است
 که از حق علی ساخت
 است و طاعت الهی غایت
 نوردان موثر باشد این را
 سبب نای گویند هر چه کرد
 چنان بود که چون پیدا شود
 از آنکه بر کسی ترشید
 و با تدریس اثر باشد
 سبب نای خوانند اسباب
 عالم همه را وی بود حق حیات
 و این که درین روز جاری
 سر که که پیش از آن است
 و اگر خرد و با عقل آتش
 سبب نای و موختن است
 و این که در کار لی و قس
 چنین آریه چنین ساخته است
 و کن سوزنده در حقیقت است
 تعالی و اگر چه کشتن آید
 نخواهد نمود و ترس که خواهی
 نخواهی آتش طاعت سوختن
 است و صفت و بی هر سنه
 این که در کار و خدایان

بودند و اهل ایشان
نیز بحقیقت الهی بودند آنکه
نجات ایشان را از جهنم علی
باشند بر آن وجه که در بیان
میجانب سبب عادی تفریک می
بینیم سبب جزا است تا
عمل نکنند جز آنکه با سبب
بر بخت در نزد الهی غایت
است و جزای بر آن جاریست
که تا عمل از بند او برود نیاید
بر او جزا و بدست و در
نیاید و اگر خواهد بی آن جزا
آورد و اگر خواهد با وجود عمل
نمی آید و اما سنت و عادت
در میان جاری شده که هرگز
این چنین نمی کند و عمل
بهشت نمی برود با عمل
بدعت نمی فرستد باز اینجا
تفاوتی در حق دیگر پیدا شده
که در حق سزاوارت است اول
و گاهی میگویند که تا کسی را متعلق
کردم و گاهی نیست آنکه غایت
را نتواند کرد و این را از امامان
که خود در علیه خلاف کند
نه در عده انکار کرده اند که
بخشد و کافر را بهشت نیرد
این حکم دوست و عقل را در حق
مخفی نه مسئله تقاضا و قدرت
اختیار نموده از قوا معین
است راست اینها بیان باید
آورد و در مورد در حقیقت
بحث گفتگو در اینجا ظاهر
بود و جمیع علمی و دین حقیقی
در حق بر کشف این اسرار
بنده عمل باید کرد و کوشش

از اولاد او در آنجا است و ذات اولست و چهارم ربیع الاول ۹۹۹ تسبیح و تسبیح او را در سائل
است و در طریق سلوک و علم توحید و از جمله آن مفتاح الضیاع است در وی می نویسد سوال
سلوک چیست و مسالک کیمت و تزکیه نفس و تعقیب قلب و تخلیه سر و تخلیه روح چیست و منزل چیست
و مقصد کد است و جذبه چیست و قبول کدام است و شریعت و طریقت و حقیقت چیست و چه
مقام است و جواب مسالک و رفعت و رفعت است و رفتن صحن انتقال است از مکانی به مکانی و درین
محل از مسالک رفتن منتهی است و انتقال منتهی است و این مسالک و این انتقال را در تبدیل نفس
تزکیه می نامند و تزکیه نفس آنست که نفس را از صفات ذمیمه حیوانی با صفات حمیده ملکی و انسانی
بله انگیزی و محنتی موصوف سازد و سلوک دل را به تعقیب هدایت و از آن آفت که آینه دل را از زنگار
تعم و غم و دنیا و دین و حب و دنیا و اندیشه مالا معنی مصفا گردانند و تخلیه سر
آنست که سر را از اندیشه ماسوی الهی و از غوغای غیر حق اگر چه بهشت بود خالی دارد و پاسانی سر
کند یعنی اندیشه غیر حق را به سر خود راه نهد و اگر چیزی را چنانکه بگذرد یعنی طوطی کند و تخلیه روح آنست
که بنور مشاهد حق و بدوق و شوق و محبت و اسرار و انوار مشاهد روح را متجلی و متجلی گرداند پس
حقیقت سلوک عبارت شد از تبدیل اخلاق حیوانی و خروج از صفات بشری و تخلیق با خلاق
الله حضرت قلب عالم در رساله ملهات خویش بیان شریعت و طریقت و حقیقت فرموده الشریعة
الاتباع و العرفة الانقطاع و الحقیقة الاطاعة الشریعة الانقیاد و الطریقة الانتقاد و الحقیقة الاتحاد
شریعت که نیکو در میان است و طریقت از خود در صحن و حقیقت بدوست بهر ستم شریعت
زمان برداری طریقت از میفرماید حقیقت باز است بر خود و از شریعت فضا است طریقت فضا
حقیقت بقا است و مسالک در ابتدای حال حق است و در توسط عقل معاد است و در انتها نور الله
است و در سیر الی الله نازل نیست و راه نیست زیرا که راه و منزل در میان دو چیز بود چون دوئی
نیست نه راه است و نه منزل حضرت حسین مصور حلاج را پسیدند کیف الطریق فقال الطريق
بین التین اما در سیر فی الله نشان دل می شمار است زیرا که آنرا نه غایت و نه انحصار است و مقصد
رسیدن به وحدت حقیقی و سیر در آن آفاق از شرک و پندار خودی و دوئی و جذبه عبارت است از
رحمت خاص که آیتها و رحمت من عندنا عبارت از آنست دعای مصطفی صلی الله علیه و سلم اللهم
انی اسألك رحمة من عندک تهدی بها قلبی الی آخره بنی بر آنست و فیض حق نیز تسمیه آنست
جذبه من جذبات الحق تو از می عملی است ثلثین مصرع یک و ده شایسته تو ای سبده نواز
ان که بکن فی ایام و هر کم نجات انفقوا الهامه تو مستحق نظر شو کمال و قابل فیض که منقطع نشود
فیض هرگز را فیاض و و میاشاره صلی الله علیه و آله و سلم الی لاجل نفس الرحمن من جانب الحین

نمود و آنجا جناب حق آورد
تا اولین و انیت

در باطن پیدا آورد که اندر سراسر

و طهارت صفات سازد و

آنچه فرموده اند علی کردن

بامر ربی است نه در یافت

این سر حقیقت آن در جوش

در آن در حدیث آمده است

که پروردگار حقان بندگان

را در توبه تابستان امر و نبی

خواهد رسیدند از دست و

صفات ایمان بحق بان

ساده صفات که در شرح آمده است

آورد و آنکه در صفات

با ذکر شکل در آنجا خواهد بود

مشابه بود فهم بدین در حد

بآن آورد و از کیفیت آن

با استیلا بعد از حصول ایفاد

از ایمان عمل باید کرد بدین

فرموده است تمام همه ایمان

در فاعل عمل یعنی ایمانی

در دل اندر و غلبه ای تا فاعل

شبه ایمان تا آنجا است که

ایمان قلب و نورانیت

و کما خود ایمان دست ندارد

چون ایمان آورد و کما یقین

و انشی که در خیال شریعت است

و امر و نبی و حق شده و در تو

چیزی نهاده اند که معنی امر و

نبی بیان می فرماید و در خود

صفتی و حاکم فعل و ترک

بدان وجود آورده و آنرا اختیار

گویند میباید و در این حالت

و صفت و تدبیر ظاهر است

چنانکه در بعد و بان صفات

مرد باید که بوی داند بردن و در نه عالم پر از نسیم صبا است بریت درین و یار اذان سر خوشم که که
کاهی نسیم بوی توام زین و یاری آید نه این اشارت است تجلی و اتم و فیض حق و جود حق
و وصول به حق عبارات از الفاظ و تبری از چند از خودی و دنی است و افق عالم عظم بود و طهارت

مولانا آله داد

از اعظم عالمی جو چهره است شارح کافیه و بزرگ و صاحب در حدیث و تفسیر و فقه و کلام و طب و نجوم و
تمام در دینیک و اسطرشاکرا قاضی شهاب الدین و در حدیث و تفسیر و فقه و کلام و طب و نجوم و
حسن ظاهر و مولانا آله داد در سلسله طریق شریف علم و فقه و کلام و طب و نجوم و
مودتی عظیم بود چون شیخ حسن ظاهر در سلسله ارادت راجی صادر شده و آمده ایمان اگر در آنست که
میان حسن شاعریت طالب علمان بر باد آورده و خود را بزرگ و صاحب در حدیث و تفسیر و فقه و کلام و
امتحان کنید تا ما را معذور دارید روز دیگر برده و یا قصد طاعت در آنست که در مولانا آله داد مسئله چند
بدریه و بزرگی که بهمت اشکال موسوم بودند تصور کرده یا خود را است که چون بجهت میدرسیدند
و بهجهان عادت خود از سر گذشت احوال خود که کایت آغاز کرد که مضمون راجع است کالات مولانا
آله داد که در مولانا نیز مرید شد و بسکه طریق مجاهده و ریاضت مشغول گشت و رفته الله تعالی علیه

شیخ معروف

جو چهره مرید مولانا آله داد شارح است بزرگ بود صاحب المجلدات و یا ناست و اندون و کالات
و از زبان او شیخ احمد زین در جو چهره بود و کامل و مشهور و بزرگ و رحمة الله علیه

شیخ بهار الدین

همچو در کلام مشایخ آن دیار است مرید شیخ محمد عینی است در ترک و تجرید و صدق و دروغ
ندی داشت گویند که یکدیگر صاحب نعمت شیخ حسین نام از دو لقمه گجرات بشوق دریافت
صفت شیخ محمد عینی جو چهره آورده بود شیخ بهار الدین در آن ایام طالب علمی صالح و قابل بود
بصفت او افتاده و این شیخ حسین علم کیا میداشت چون شیخ بهار الدین را دید که جوانی
فقر و مستحق است و دزدان دل از بروی بسوخت و گفت همراه ما بصحرا می باید آمد بصحرای
و کیا میسے بعل آورد و بوی بداد که حرف ما بخواج خود بکن تا اگر باز احتیاجت شود
یا ما بگوئی که برای تو دیگر بکنیم شیخ بهار الدین عرض داشت نموده که بسنده

چون پی برقیقانی باشد
معلوم است و غرض
آنست چیت طلب حق
میخواهی و چه حلیه را
و بهانه جوئی برای چه و اگر
منزه عطا بمان درست بود
استقامت پذیرفتن از حق
در دل نهاده نگار
ازین باید کرد و بخواهی باید
خود بعد از حصول ایمان
اشکالی نیست اما
موجبی است از حق کس و
بسی که از جانب مبدء در دنیا
و آخرت باشد مگر در نظر
در دلایل است اما دلایل و
آیات اسلامی نه شک و
شبهات که میگردانند نهایت
راه پر خوف و خطر است و آمده
نور یقین در دل بسبب اینها
بسی در دست خصم و آسایش
شبهات مخافتان و نه آسایش
اهل ایمان تا غرض ترین چیز
درین باب صحبت صالحان
و خداوندان ایمان کامل و
نفیست مطمئن و کلوب خرم
است و این نیز بی نادر
کیا با فخر و قرب طرق
اتجاه بجناب رحمت الهی و
تفرع و نوری بدگاه معرفت
از صدق توحید و طالب
از ترقب و انتظار
مطلب است مشک
پادمان متابعت پیغمبر صلی الله
علیه و آله و سلم و در دست
و ملازمت ملازمی که اصل و

از شما امید کیسای دیگر است این کیسای بکار من نیاید شیخ را بر دی دل خوش شد و در تربیت باطن
او میفرمود تا وقتیکه مدت ملاقات شیخ حسین با شیخ محمد عیسی با خرسید و بانعت خلافت و خرقه
تبرک که از شیخ یافت بجانب ، لقمه رخص شد شیخ بهاء الدین دست بدامن شیخ آورد و اتکاس ابروت
و اجازت نمود او گفت که پیر تو درین شهر است و از ما ترا همین مقدار صحبت نصیب بود بعد از
مدتی شیخ بهاء الدین را در ایام ملازمت شیخ محمد عیسی کشیده بعد از مسابقه از لی در سلک
محققان بود و مدتی در دست و نفعها یافت منوره نعمت خلافت منسرف نشده بود که وقت
رحلت شیخ رسید فرمود بهاء الدین خرقه خلافتش کو پیش میدی است که از آن کپک تشریف خواهد
آورد و زمانی که موعود را در آجی مید خاند چو پیور سید شیخ بهاء الدین نیز استقبال او بر آید هم
و آئینه اولی خرقه پوشانیده و خلیف سادت و فات شیخ بهاء الدین در سنه

شیخ بهاء الدین

بن ابی جهم عفا الله الانصاری القادری الشافعی الحسینی صاحب حالات و جامع برکات
و کرامات بود و ظن اصلی او توحید جید است که از سر کار مینداست با استعداد عای کلی از ملک منور و از ان
و یار رفقه او قادی بود و مشرب شطرا داشت و آرا را رساله ایست که در این انواع از کار و
اشغال و حرق و آداب آن بیان کرده است نسبت خود به سلسله علیه قادی حلین رسانیده
لقن شیخ اسموات والا ضین شیخ محی الدین عبد القادر الجلی انبه شیخ عبد الرزاق و لقن شیخ عبدالرزاق شیوخا
بعد شیخ الی شیخی و در شکی سید احمد الجلی القادری الشافعی و شیخی نقضی جمع الاذکار و البسی الخرقه
القادریه فی الحرم الشریف تنجا ، الکعبه و اجازتی اجازه منقذت بان اجیز من صیجری و القن
و البس من یستلحق منی نقل است که او را در حال انتقام روح طیبه چنان ذوق و سالت
درست داشت که نزدیک با نر باق روح بودی گویند که شخصی در حالت نقاهت غایب پیش او
آورد بعد از ذوق وصال یافت و کان کولک فی احدی و شریف و تفرع و در رساله شطرا
میگوید که طرق الی الله بعد و انقاس الخلق گفته اند تا ما سه طریق از ان طرق مشهور معروف
است اول طریق اختیار دادن نوم و صلاوة و تلاوت قرآن و حج و جهاد است و در مذکران
در سیدگان این طریق در زمان طویل اندک بموقع رسد و دوم اصحاب مجاهدات و انشا
در تبیل اخلاق و میم و تزکیه نفس و تصفیه دل و تجلیه روح و در طریق ابرار و صاحبان
بعد از طریق اکثرین ذلک طریق سوم طریق شفاعت قاه اصنون بنهم و اینها
غیر هم فی انبهایات و این از ان دو طریق اقرب الطرق الی الله است و در اول

نیز حضرت ابان کزنده است
 و طاعت ایشان بجان حال
 تالانیت که بدو در گذار
 آنچه رعایا نتوانند در آنچه
 خیر است پیدا کند اما با گذار
 خداوند از آن کرده که در آن
 و اگر انصاف در نزد پندیده
 تحقیق نگردد راست همین
 است که منبوه را ملوای باشد
 و غایتی چند در زبان ادب
 از سهال و طب بر بند
 و بر باد معدودیت نسبت
 نیاید که مندی با خواست
 به نشود خواست خواست
 مولی است تعالی بنده را با
 خواست چه کارد اگر چنانکه
 بکرم جیت بغری و عجلت
 لیس جبر نتواند که با بقدر
 امتثال امر بوجهی که فرموده
 او عفو: بان بدعا بشاید
 باید که امور بدعای مخصوص
 نباشد بلکه مطلق خیر و آنچه
 بهیود و ادوات طلب
 دارد اگر نیز اتفاق افتد
 و حاجتی مخصوص پیش آید
 بهر ایشو رضای مولی و
 تشویدی که تعالی مقول
 دارد و آنچه خیر صلاح و حکم
 حق در آنست بخواهد یعنی
 آنچه نفعده بسند در نفس الامر
 خیرست نه آنچه در بشریت
 نفس شریعت خیر
 انکاشه و نظریت و طلب
 بر آن مقتصد داشته است
 پس منهد باید که از تدبیر و

بعد ادا در ظهر و بهر الظلی العظیم هزار کرت و بعد از عصر نه مرتبه الرحمن الرحیم
 هزار بار و بعد از مغرب سو الفی الحمید هزار بار و بعد از عشاء سو اللطیف الخیر هزار بار و در بیان
 مراقبه میگوید بدانکه کلمات مراقبه آنست که هر کلماتی و آیتی که در کلام مجید و فرقان مجید و دلالت
 بر معنی توحید کند آن کلمه و آیت در باطن و هم کند چند کلمات بنشسته شده بران قیاس کنند
 کلمات مراقبه اول و دوم و سوم اینها کلمات دوم اینها اول و ثانی و ج و الله ستوم ام یعلم بان الله یبصری
 چهارم و پنجم اتراب الیه من حل الوریه یحیی ان الله یکلی شیء حیاً ثم یفهم و فی انفسکم افلا
 تبصرون یفهم ان ربی معی سیدین هشتم الله حاضر فی الله ناظری شاهی الله معی تبهم مراقبه
 اسم ذات محض دهم مراقبه یا حی یا قیوم یا زدهم مراقبه انیس و آندهم مراقبه هیچ اسماء احسنی
 سیزدهم مراقبه تلاوت کلام مجید چهاردهم مراقبه تصور رفائی خویش روزی از روزات مراقبات ثلثه
 آمد تا اصطلاح این نوم بدانند یک مراقبه پسند آید و آن آیتات هستی حق بهر حال و فناء خویش و
 هیچ کائنات محسب پس هر کجا که باشد اسم الله را در باطن بگوید و صفائی دل دست دهد و
 و به تسمیه مراقبه آنست المراقبه مشتق من الرقیب هو الحافظ یعنی مادام المرید مشغول بالمراقبه محفوظ
 من شواغل اللذات الجسمانیة و الخواطر الخناسیة و الهوا و است النفسانیة و یکون متوجهاً الى
 المحفوظة الصغیریة فارغاً عن غیره و انه قبیل الفکر افضل من الذکر لانه تغل الباطن لا یطلع علیه غیره
 یعنی مراقبه اسمرا گویند که نگامیانی دل کند و دل را متوجه بحق دارد و هر چه غیر حق است
 ادر ادر باطن جای ندهد پس این چنین صوفی را صاحب دل گویند

شیخ بدین شطارک

از اولاد شیخ عبداللہ شطارک است در زمان سلطان سکندر کوس میمنت و ارشاد و تربیت میبرد
 و بر طریق شطار تلقین طالبان میکرد غم کلان محرم سلطو شیخ رزق الله بنخدمت اور رسیده است
 و تلقین ذکر یافته رحمة الله علیه

مخدوم مولانا عموالدین غوری

از مشایخ دیار تار نول است آبا اجداد او لند و یار غرب ملک نجم رسید و از غور بهر راه سلطان
 شهاب الدین غوری به هندوستان آمد نقل رست که دسی در عنقوان شهاب در کرب علم
 نه که منیده بود بسیار زور بازداشت در هنگامها با پهلوانان کشتی گرفتن روزی پهلوانی مشهور
 را که از وی قوی تر بود بر زمین آورده بود دست و مغرور بجانب خانه می آمد و یکی از علمای عصر

اورا درین حالت دید تا سفسف خود را و او را بدین حال ملته زده صیتی و غیرتی بحال او راه یافت
و ازین وضع که داشت پشیمان شد و خواست که تحصیل علم کند اما چون در خردی این کار کرده بود
مسی درین باب بیفایده نمود ملازمت و خدمت شیخ محمد ترک که در ناز نول است اختیار کرد و شب
در زانواده بودی یاد ادم طهارت و ذکر و توافل و تبات جز براس طهارت بدر نیامدی و از هفت
شیخ برای حصول علم استمداد کردی و دوازده سال هم برین منوال گذراندی تا شنبی بر طهارت بدر می آمد
شخصه پیدا شد و او را از عقب در گرفت، گفت بخواب چه میخوانی وی طالب طریقه جواد خود بود
علم و تقویست در خواست گفت برو کتابخانه از کتابان خود را پیش گیر، مردم درس بگو حق سبحانه و تعالی
ابواب علوم و معارف را بر تو افتح کرد از شیخ محمد مجید شیبانی رحمة الله علیه منتقلست که می فرمود من این
مولانا غلام را در ایام صبا دریافته ام، می بزرگ بود کمال ابتیاء داشت بیخ سنتی از سنن میرزا سلطان
صلی الله علیه سلم ترک نمی کرد فقیر و فقرا را بسیار دوست می داشت و این مولانا غلام از اولاد آن مولانا
غلام است که در زمان محمد تعلق بودی گویند که محمد تعلق در ایام غرور سلطنت خود گفته بود که فیض حق
منقطع نیست چرا باید که فیض نبوت منقطع شود و اگر کسی حال داعی پیغمبری بکند و معجزه نماید تحقیق
می کنی دیان مولانا غلام بر خود گفت که گه خود چه می گوی محمد تعلق حکم کرد که او را ذبح کنند و
زبانش بر آرد رحمة الله تعالی علیه.

شیخ علم الدین حاجی رحمة الله علیه

مردی بزرگوار بود تارک دنیا و مجرد از علایق رزق خود از کسب کردی چون بگم مبارک رفتی یک بزرگوار
درین راه خود رفتی و در راه نیزم و گاه فرخندی و خوردی و گدائی نکردی و در هر دو فتوح نشندی و خود را به
بزرگی نمیداشتی کا حدین الناس زندگانی کردی گویند کوی سید بود اما پیش مردم ظاهر ساحتی عالم
خان میواتی مرید او بود خواست که برای وی خانه و خانقاه بنا کنند قبول نکرد و گفت شیخ محمد ترک صاحب
ولایت است عمارتی که برای من خواستی کرد در روضه شیخ بکن اول بقعه شیخ محمد ترک چهار دیواری است بود
عالم خان گنبدی بالای مزار شیخ بکرد که آن آن گنبد موجود است ملا محمد نازولی از شیخ مزه و برسونی نقل میکرد
که وی می گفت که تاج محمد شیخ صدر الدین که روی و شیخ علم الدین حاجی هر سبزه بارت خانه کعبه رفتند چون
پدری رسیدند کشتی بانان تحقیق کردند که اگر کسی خویش و قرابت داشته باشد گوید و دود و صلوات رحم بجای آرد
شیخ علم الدین داس و بر درین کعبه بود بجنبه اندر و لغت که خویش و قرابت من بجنبه اند
کشتی بانان بنیم کردند و او را بر کشتی نشاندند و آن در کس بوطن باز گشتند مقبره او بیرون شهر نازولی
است نزد یک برای که بجانب دهر سوزود رحمة الله تعالی علیه.

تصرف مطلق برآید و ملا
که خود را بدست اختیار و تدبیر
مولى بگذرد و تال معین هم چنین
لا تدبره و ان كان لا بد من
الاند میرزا در بان ملا برود
ست که خود را خدا باز گذارد
کشتی بنیم ازین شهر کا و صل
در غایت مقام است علم علی
چنانکه ترک خواست و استقامت
تجربه بر خود و اندکی گشت نظر
وجود است و شود و لغت
سبب بدگاه کبریا و تعالی
شانه باشد این مقام عارفان
که بجهت تدبیر و تال سبب سلطان
وقت هم بر ناز و دهر بگذرد
به مثال طریان و ملک ملا
در باجه و سوت و سلطنت که
موش چش بر فرمان ایشان
نهاده زبان وقت از گنگو
سوال و هب بسند و بعد
و مت جز بر احتمال مراد است
حکم که گذارند و مقام هم زمان
از باب یقین ست گذرد
حق عین حق کریم تعالی و
تقدس و صفت ربوبیت وی
و دلا داشته و لغت و کرم
او در کمال حال خود ساخته
تمام بهر بای خود را بتدبیر
اختیار و سبب گشته
فارغ احوال و مراد احوال
بر سر فراخ و دست راست اند
اند و آن خداوند که با سبب
طلب سوال خدین ابواب
نعمت بروی ملک است و
تا این رحمت شفا و وقت

مخدوم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ

بن شیخ محمد احسنی الجیلانی الملقب بشیخ عبدالقادر ثانی صاحب کرامات ظاہرہ و باحوال باسیرہ و مقامات علیہ و مناقب جلیہ موصوف بود بکلمات ظاہرہ باطن برستہ سامع داشت و توری مامع و حلای بکمال و کمائی فوق الوهم و اخیال بسیار سے از عصا و کفار میشاہدہ جمال و معائنہ کمالش بسیار توبہ و نصوص می رسیدند و بشرت ایمان مشرف می شدند و دی و دولت و اورث حقیقہ حضرت غوث انقیس است و در کلمات تاج آنحضرت و لکذا اورا شیخ عبدالقادر ثانی و مخدوم ثانی گریزند چہ ذکر آنحضرت ثانی و مخدوم و کلام در جہالی تر از ان باشد کہ کسی مقلب باین نقب باشد نقل است کہ وی در عطفان شباب بغایت تنعم و ترخ نمودی و با سباب عیش و طرب بسیار التفات فرمودی تا بحدی کہ چند شتر بار داشت تنہی و مزامیر ہمراہ ایشان میبردند در آخر حال کہ بر سجادہ مشیت و مقام تربیت نشست اجتناب کلی از استماع تنہی و تفریح بردی نمود و مریدان طالبان را نیز از ان زجر و تنہی فرمودند اگر ارجا تا ازین باب چیزی استماع نمودن چندان بیک و از علاج اورا دست می دادند کہ قریب با نرانی روح می رسد و ابتدا حالت جذبہ او آن بود کہ روزی در میان آنچہ مشکاری گردنا گاہ در احوال عجیب و آداسہ غریب می تمیزید و یاد می کرد در پیشی در آن بیابان می گشت گفت بیکان اللہ و زی باشد کہ این جوان نیز از خلق محبت مولیٰ حل علی بجز این در ارج بنالد و فریاد کند اورا از شنیدن این سخن حالتی دست داد و دل از خلق ماسوی سرگشت و همچنین روز بروز اسباب جذب آن تاد حقوق از محبت بروی نا نفس نازل می گشت تا بجهنگلی خاطر ارمین جانب نارغ ساخته ببولی قوی پیوست نقل است کہ روزی دو ملازمت و الدما جدا و قدس سرہ قطعہ چند از محل آورده بودند فرمود این را پیش عبدالقادر بر سر پلای پستین سازدی فرمود تا ازین محل بلے سکان شکاری جلہا باز نذر این را بخدمت مخدوم رسانیدند کہ آن محل برای این پستین بید عبدالقادر غایت فرموده بود ندوی آنرا جلہای سکان حرف خود مخدوم ازین سخن در غضب آمد و اورا حضور خود طلبید و آفتاب آغاز کردستم در ان شب غوث انقیس راضی شد عنہ بطلب دید کہ می فرمود عبدالقادر ز زندن است تربیت اوسن سکیم تر از زندان دیگر هستند تو ایشان را تربیت کن ترا عبدالقادر کار کی نیست ازین واقہ حالت جذبہ و تربیت توبہ اذموکد و مقربش دوست از جمع ملازمت و عیش باز داشت و بہت بر انقطاع کلی برگاشت مزامیر و ملازمت تنہی بکنندہ جان و دل تنہا کرد و در کرد مخلوق شد و بسوگ طریق حق اشتغال فرمودہ چہن بندگی مخدوم رخت اتامست ازین سرای فانی عالم باقی رسوند منصب سجادگی و مقام خلافت از میان برادران بچہرست او متعین بود و لیکن بسبب آنکہ ترک ملازمت بادشاہ نموده بودہ برادران هنوز در پیک ملازمتن کی انتقام داشتند ازین

عابدی و طلبہ جلد چہ
در سادگی و طاعت و عبادت
نیز شایع و طریقی جنگی و مجاہد
با شد چہاچین نیویضی تدریس
را اختیار است کہ در کمال استقامت
این تامل است چہن باید کند
جمع کار باکی دین و دنیا
نقد شیدہ و برہہ سوس طلب
و جہد جہاد استقامت و تدریس
آنست کہ آنچہ امامان شیخ
کرده اند تدریس و اختیار است
کہ با نریش خود بر کافران
طوبہ بگیریم و امامان تدریس
و اختیارات کہ شایع شد
و قدس مطلق داشت خود
برای بندگان خود بر داشتہ
بر صانع و جن و دنیا ایستادہ
بدان منوط ساخته است
بدن و کوشش کردن بدان
شایع طریقی عبودیت و بندگی
نسبت ببنگلی خود ہمست
کہ ہر چہ فریاد کن کند تدریس
کہ ساخته است و در کمال
است در این عالم و می داند
پیش خود تدریس و جہاد
آنکہ کار برای دیگر ندوی
در ای دیگر تدریس و جہاد
خواستہ نباید این معنی بود
و اخلاقی کہ موافق خواست
شارع است آن خواست
بندہ است و خواستہ کہ بنده
این را خواستہ بجا آید بنده
آن باین خواست کہ خواست
اگر خواست آن کہ بنده باشد
و بعد مخدوم بنده میر کار کرد

است و سیرتی که آیت ملک علی خلق عظیم را مصدق نور الله العالم بنور جمال امام نقیال اللهم صل علی محمد و آله و جمیعین

شیخ داود رحمه الله علیه

مرید و خلیفه مخدوم شیخ حامد الحسینی البیلهانی است صاحب حال صحیح و کشف مرتب در صفت سلوک ریاضات شاده و مجاهدات فوق الطاقه کشیده و از هوا تقوی غیبیه اسلحات لادریه شنیده و آتیه حالت جزیه و در آمدن او در طریق سلوک پنهان بود که او را در تنای تحصیل علوم قانده توفیق الهی بجانب دیگر بر دو بطریق ریاضت و مجاهده و لاینت کرد و چندین کار بر نفس تنگ گرفت بر غفلت مراد او رفت که از حد تقریر و تحریف خارج باشد گاهی از اول شب تا آخر بقیام گزرا نیندی بی آنکه بر کوش رود و گاهی تمام شب را کوش بود و گاهی در سجده های در قمره میرین پنج ایچ از عبادات اشغال و انقض بودی اختیار و التزام نمودی چند سال در بیابان بدین طریق گزرا نید تا خاطر خیرش از جمع و سادس و تعلقات آسوده شد و تقریر و تسویش از باطن نبضش موافقت رخت بر لبست آنگاه از برای اقامت سنت انابت و محبت که طریق سلوک مشایخ طریقت است متوجه حجاب اقدس شد از آنجا که کمال حال و صدق طلبی قوت استوار داد او بود و بطن سلسله علیقه قلوبیه و تشبیه بذیل عظمت این خاندان عالیشان اشارت با شارت یافت باز دیگر ترجیدند بخصوص کلام یکی از خلفای این خانواده بزرگ است و بدین مضمون اشارت غیبی نجومی سید صاحب سید خلیفه است

حضرت غوث الثقلین بود تو چه آورد دوست محبت بدو دارد و نعمت خلافت مشرف گردید نقل مست کردی در مجلس چنان مضطرب و منتظر نشسته بودی گویا که چیزی گم کرده است یا بدو آمدن محبوبی روی انتظار آمده ناگاه او را از روی و حالتی در گرفت و در بیان حقائق و معانی و آمادی و سخنان بلند و نکته های ارجمند گفتن آغاز کردی فرمود که از جانب وراق باو بر روی من می وزد که نغمه از نغمات الهی باوی همراه است و اکثر احوال بجانب وراق مکران بودی و این معنی یعنی از نسبت منسوبه است که او را بعد از حضرت بودی و رضی الله عنه شیخ قلوب عالم می گفت که چون بلازم است او سیدم بحجت طلبه طریق و فنا نصیبت از خدمتش مشایخه افتاد و بکار مظهر کرد که مگر شیخ طریق مهربان دید او را و بجز این مظهر بے سابقه تقریبی سر بر آورد و فرمود مهربانیه فرقه فناء بطل است و شایع باس انفس بطریق توارت میان ایشان بسند صحیح از حضرت عالم پناه صلی الله علیه و سلم ثابت نشده اقل مرتبه ذکر اسماع نفس است و اکنون جانشین شیخ داود و شیخ ابوالسعالی است که بنایت صاحب عالی و تدوین عالی دارد در ریاضت و مجاهده می کشد و قبولی تمام یافته حسن مقال ذمیمه صحت حال ساخته مناقب حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه در بیاس عبارات فارسی در آورده بنیاید لطیف و شیرین استقامت ملازمت او بسیار است انشاء الله تعالی تیر گرد و وفات شیخ داود

کمال علم و عملی خلق فرموده از تعلیل و بطلان مخلوق و معتبرین گردید پس بنده بایر که خواست را داشت و سعی طلب و جهد در اقامت و اخاف طاعت در رعایت حدود و شریعات بجای آورد تا ساکن راه راست گردد و در راست و تائب بنزل روی و وصل چنان پای عمل و خواست و تدبیر و تبت و بر جا و اندکی هر چه تقدیر مسکن و تقوا و چه ملک و امر و آن کرده و اوقاف غیر و تقدیر و اعتدال الهی و امر و نبی طریقت و مقام قرب و رضا و فرخنده و پروردگار و کمال نفس برسد و تنگ دل و مناله جاده و حلال برین آمدن اندر اسباب نفع و تجرید محبت نیفتد و اگر تقریر است امداد از صابران نویسد اگر غنی است از شاکران شادانه فقیر و صابر غنی شاکر بود و از یار یا دشمنان حضرت و مظهران درگاه قرب و عزت اندر نزد بعضی فقر صابر که بر تهم تجرید و نیستی ثابت و در راه بینگ و طاعت مستقیم است و قرب تو نزد جماعتی شاکر که در فانی شکر گذاری و غفلت یا بکار بجای آمدن بر زنده شریعت روده آنچه او را داده اند و نعمت در رفیات حق و عرف

افشین و ثانی و ثانی که عبارت مشایق منان منصف حاصل است و قبرا هم در شیر گدو ولایت پنجاب است که محل سکونت بود و هزار و هفتاد عامه خلق آن دیار گشته رحمت الله علیه.

کند محل در قبیله گویند بقبر شاکر که بر پشت فقر شکر گدو و جسم در ح خود راه

میر سید اسماعیل رحمة الله علیه

ابن سید ابدل سلسله ایشان منتهی می شود بحضرت شیخ عبدالرزاق بن غوث الثقلین شیخ محی الدین عابد القادر الحسینی الجیلانی رضی الله عنه درین دیار ما سلسله سجادگی آنحضرت رحمتی الله علیه این سلسله است شیخ محمد حسن و شیخ امان و دیگر درویشان قایمیت و بندگی و نیار نسبت به زمان میر سید اسماعیل رعایت میکردند و مات او سنه و شصت و نهم و در شهر است که بعضی تقریبات آنجا تشریف برده بود و در رحمت الله علیه.

و نسبت خلیفان فاضل است که در قاعده راه برود و عتق یافتن و ابتدا شریعت مجنون و دوا و دینی و غایت بن اوردن سستی و در فقر اکثر بطلان مشایق نبود بر سلسله اوست مستقیم و ممکن به نشینان فرزند باشد و در سوره الودع فی المادین بسیار حال دی

شاه قمیص رحمة الله علیه

ابن سید ابی الحیوة ایشان نیز سلسله نسبت خود را بحضرت سید عبدالرزاق میر سائند از ولایت بنگال در لباس فقر و تجرد درین دیار قدم آورده و قصیده ساوره حضرت با درخت امانت نهادند تا هم بوضع فقر و هم می گذرانید سید نهر اندر مری بود عالم و عامل و صاحب حال متبع و مستقیم بگوشت خود را در عقد کجای الله آورد و بعد از وقوع این خلق او را ازین مسکنت هانجا اختیار وقت اعتقاد قبولی تمام و شهرتی نام نصیب او شد و خلق کثیر از احوالی آن دیار در حلقه ادرات و عقیدت و در آمانند و جمعی از درویشان اهل نیز چند نفر انتساب نمودند و از آنجا شیخ عبدالرزاق المشهور شیخ بلوان مرید و خلیفه اوست حاجت است میاسم شریعت طریقت را اول نظر برشته عبادت و تقوا و اصلاح برآمد و بر صحبت ایشان است و نام آن

گردد اگر نمی بدو نیست نشاند و حیوان تکر و متواضع است در مدد متقی و جوهر است در یک آید در مدد و درگاه قبولی که خود باشد و نوک را که توفیق رفیع حال دی شود در ملک طریق طلب رضای مولی بجا نشد و شکری گذردی نسبت پای محبت است و در مدد نسبت نشاند

تحصیل علوم و توفیق هدایت خلق و بعد از وفات موفقی شده و در زمان در مدد و ایشان و سلسله ایشان مردم در سلوک این طریق رسوخ و در حاجت سلسله نسبت به میر سید اسماعیل رحمة الله علیه الوجودند و قات شاه قمیص ولایت بنگال واقع شد بنسب نایب علی آن البت انجا نشاند و یقده سته اشنین و تسعین تسماً به هم بر مالوره آرد و باور ساختند مشهور است از سلسله که انتساب باین خاندان عظیم ایشان دارند و چهارم است که بیان دارند همان این نسب عالی سید شاه محمد فیروز آبادی بود از درین دیار و در حلقه ازین سلسله که مشهور است و محل کیفیت احوال او آنست که او را دی بود و در زمان سلطان ابراهیم بن سید از جانب دیار کن بدلی آمده و قوی نسب حضرت غوث الثقلین نمود و بعد از وفات او اوضاع و احوال او از عظمت صورت و استغناء و محبت و قوت و اشتغال طریقه و عبادت نهایت مهارت و نظافت و اظهار دعوی بلند نسبت محضی بباب آنحضرت رحمتی الله علیه

فایز آید از آنکه دیار محبت گردد ازین لفظ سخن آن بزرگ یاد آید که گفته است تمام آمدن از هر چهار قسم برین سلسله ملک دنیا و آخرت و فقرای دنیا و آخرت و ملوک دنیا و فقر و آخرت و فقر و دنیا و آخرت ملک دنیا و آخرت آنست که بیان که درین جهان مدعی و کارانی و فرمان و در محرومی و اندام آنجهان نیز دیده

از مقدور است و در صورت
و تزیینات عظیم و غیره که برای
اصلاح حال و وصول او
بدرجه کمال وضع کرده و در آن
تکلیف نموده است اما این
نمودن و مطلق آنرا نمی توان
جبر و تخطی کشید و شایسته
الاطلاق بقدر اعتزال
آورد هر دو باطل است بطریق
جاست توسط آنکه که از
حقیقتی اثبات نمایند از حیث
دیگر نمی تواند بود که این قدر
و حفظ این تامل و تدبیر
واحکام و اسباب و تدبیر است
عالم هم شایسته بود و هم منصف
و هم نمودیم مذکور و هر که
پرورد حیثیت نظر نزدیک
و در اقتضای خود و خطا کرد
از بر تبه جامعیت جاد و انتقام
بیرون افتاد از نجاست اکثر
اقتضایات و اسباب اقوال
و تفرق و تخریب اهل عالم از
ارباب هدایت و اعتقاد
نزد و تامل و تدبیر است
یعنی بر تبه حیثیات و جهات
ست تبه حیثیات و جهات
مرعی و منقوب باید داشت
تا تعداد کار ثابت ماند
و بحقیقت اسباب عالم در تبه
و کلام ثابت است و هم منصف
و هم صفات و اصول و
نیز همین طریق و مثال بود
عالم از حیثیت ذات و مبدء
خود معصوم و منصف است و
با تبه و تخریب صفات حق

فراتر این چه وقت	ما شوق نیست در نه قضیه یعنی بها است	مین زهر باز حسن و محبتی که داد
این تیغ باز بر سر خدایا است	باز اینچه در دین چه الم اینچه محنت	باز اینچه عجز اینچه فراق اینچه اینچه است
باز اینچه غصه و جگر انس جان نشست	باز اینچه غمزه و سرگون و مکمل بجاست	باز این با بلبلیت جوت که علم کرد
باز این بخاندان بیکسرم که خواست	آن دیش کهنه را در گراز سر که تازه کرد	و این داغ خشک را در گراز بیکسرم
ایکادای بر خجبت دنیا و کار او	ز نهاده دل بلند برین کار و بار او	و ایشان را در حرم و خدمتگاه حضرت

میاناه صلی الله علیه و آله که دین کردند و آنان قربان و بزرگ زیارتگاه خلق است و کان ذلک فی سنة ۴۹۰ هجری قمری
و تسعاً بعد از وقوع این واقعه اکثر مردم بلکه همه نسبت این تملک را به محمد کردند و هیچ خلایق از وی برگزیدند و مستحق
مکر شدند و دوستان دشمن نزدیکان دور و محبتان نفور تاج خان کرانی و شیخ فرید که ده هزار دین صوبه کابل
بودند بمقتضی احوال حاضر آمدند و آنکر افتاد و گفت این از من شده است و برضای من بلکه بوقوف من
صدور نیافته و در آن در خانه و را دهند و این کار کردند و بر باسلام شاه رسید و اشدت اظهار کرد که مسئله شرعی نیست
چرا باشد بر این عمل نماید و هیچ علمای لا یورد و یلای و یار جویند و بهار یکم سلطان وقت اجماع نموده و محضراً
از خود سطر مطلق افتاده بود چون در مجلس حاضری آوردند می گفت که بکفایت اینچه می کشید من مظلوم و بیگناه و از انصاف
این معصیت متراود میزد و مظلومی و بی عزتی و بیحرستی اهل بیت امرای قدیم است و بطریق و رانت باریده است هر چه
بر سر ای آید بران صابرم علمای وقت و رفقای قتل او و مختلف افتادند و هر چند تردد کردند به ثبوت شرعی
که شبهه را در آن داخل نباشد رسید تا مدت مدید بر سر این قضیه غرق بود و او را عقیده و سکون نگاه میداشتند و از
ایمانت و خوارگی هر چه نصیب او بود چیزی فرو نگذاشتند نقل است که شیخ امام پانی همی را برین مضر هر چند تکلیف
کردند و طلبیدند حاضر شدند میفرمودند مقدم ایمان و در روز پنجشنبه از مدینه آمد و در آنجا در آنجا در آنجا در آنجا
در پیش ایستاده و گفت و من در مجلس معزز و کام نشسته باشیم میفرمودند که نشستن حضرت آن شایسته است
و خوار کردن ایشان نیز حیفه دیگر از آن نیز خون در جگر میزد و ازین نیز در خوف و خطر هم میفرمودند و چنان این چنین کارها
بسیاری می کردند و می گفتند که از ایشان این چنین معصیت سر بر زنند و با جمیع اعیان چند گاه هم در زندان جان دادند
مردم بعد از مردن پای او را بسته در بازار کشان کرده و در یک گوشه انداختند و خود زیر قلمی ملی نزدیک تر که کفکند
و دفن یافت نقل است که جاده همان پیش او بودند و طومر تنال می کردند و یکی از ایشان میل جزات انهدم کردند
و دی وقت جزات بسته بیرون آوردند و پیش همان نهادند و در تین شادانی گر که کتان کاید که یکی غلام بچه سپاهی
سروق برهنه و دیگر جزات مرا کشید و در حرم سرای حضرت آورد و ده است چیزی بان زن و با شیوه باز گردانید
می گفتند که اینها بسبب تسخیر من بود که او داشت و آرد امر بایان و خلفای بیسار بودند و بعد از این واقعه مکرر کسی
بر محبت و اعتقاد او را رخ انداخته باشد و شیخ محمد عاشق که در سنبل بود و برید و غلیظه آورد و این شیخ محمد بنایت مروا
نیک و در شیعیان و در حال محنت مجاهده بود و شیخ حسن برست که صبر کار و نو بود و نیز می داد و بود و رحمت الله تعالی

مولانا سماء الدین رحمۃ اللہ علیہ

جانت بود بان علوم و محقق و آقوی در عالم دنیا زبانت برده با کلمات و الفاظ و آویز و آویز
 کبر است بنده مخدوم جهان میان سید جلال الدین انجی را که تبارک و تعالی سماء الدین که از
 شاکردان نهر سید شریف مرغانی بود تلمذ کرد و از ایشان سبب بعضی از کتب که درین دنیا واقع شده و
 مکتوبات و مکتوبات و غیره از زبان پدری آمد و نوین کرد و درین نهر و درین دنیا واقع شده و
 رفعت بود و حق سبحانه را با واسطه علاج بهار است و در درده نقل است که وی گاهی بدو شاکر خوانی
 است و وی گاهی در غلبه شغقت و در این بر خلق خدا را در بیاد که صیغ غلاب را در چشم سماء الدین باشد و
 بر صفت شیخ عزیزی مرغانی را شنیده که بکل متوالی آن و آن کافی است و در عالم دنیا و در عالم
 اسرار آن معینه منقول از سبب شیخ عزیزی مرغانی است و در آن است و در آن است و در آن است
 مآله و مقبلاً و از انوار بالای حوض غمی است و آنجا شغقت از و در آن نشسته و رحمه الله علیه نقل است
 از معتدل از سرار که از مکتوبات شیخ عزیزی مرغانی را در آن است بدانکه در معنی انجی از آن اهل شریعت اهل
 حکمت و اهل و در اختلاف دارند اهل شریعت میگویند که حق را در آن است از آنجا که در چندین سال
 بیفزاید و بر یکی را مقامی معین گردانید باز گشت او به این مقام خواهد بود و در آن عالم معنی سماء الدین
 در مقام ایمان مفارقت کند باز گشت او با آسمان اول خواهد بود و هر که در مقام مبادات مفارقت کند باز گشت
 او با آسمان دوم خواهد بود و در هر که در مقام زبانت مفارقت کند باز گشت او با آسمان سوم خواهد بود و در هر
 که در مقام معرفت مفارقت کند باز گشت او با آسمان چهارم خواهد بود و در هر که در مقام معرفت مفارقت کند
 باز گشت او با آسمان پنجم خواهد بود و هر که در مقام معرفت مفارقت کند باز گشت او با آسمان ششم خواهد بود
 در مقام رسالت مفارقت کند باز گشت او با آسمان هفتم خواهد بود و در هر که در مقام معرفت مفارقت کند
 گشت او با آسمان هشتم خواهد بود و در هر که در مقام معرفت مفارقت کند باز گشت او با آسمان نهم خواهد بود
 مقام که نزل میکند بهمان مقام خروج میکند و اثره خود را می کند حال این به مرتبه چنین خواهد بود و در آن
 آنکه مقام ایمان نزد باز گشت او با آسمان نهم و بعد از آنکه گفته اند که این مراتب خلق اندر کسی در خلق
 خدای تعالی تبدیل نیست دین حق و دین تبارک این رسد اگر این مراتب کسی بود و این ممکن بود که هر کسی که کسب
 از مقام اول خود گذشت و بمقام بالاتر رفتی و بکسب مومن غیر فی جنت نبوت رسیده اند نیست و خود
 از مسلک نزدیک این طائفه آنست که پیش از هر که معاینه کند و تمام به شسته و متراشه و نیز در هر مرتبه
 علم یقین بر مرتبه یقین رسد و عروج انبیا و نوع است یکی آنکه شاید بهر حال باشد بهر چه در عالم
 بود و جسم باشد و عروج او نیا یک نوع است بر این است که بهر چه در عالم باشد و عروج او نیا یک نوع است

در وی در هر مرتبه ذات قدیم
 نوری در او بود و در شاکر
 و بهت نامست و در درگاه
 بر حقیقت وجود است
 احکام دین و ملت و نظام
 قوانین ملک و دولت غیر
 از کتب و احکام و اقامه
 برین حقیقت است و در
 عالم است و در معرفت
 احکام و در هر چه در عالم
 در هر چه در معرفت
 دیگر است و حقیقت عالم
 اوست و خیال گوید و در هر
 بهر چه در عالم است
 بهای تمام ملک و در هر
 معنی که است بر اعتقاد
 به این است یقین می بای
 در زمین باشد و در هر
 نیست بهر چه در هر
 بهر چه در هر چه در هر
 در هر چه در هر چه در هر
 سبب انفعال یا حق است
 بهر چه در هر چه در هر
 واجب است و استقامت
 بر این اعتقاد و مسلک طریق
 از شاد و در این هر چه
 از هر گزانی مردم در دنیا
 از هر گزانی بی غیبت است
 صاحب ملک و در هر
 فی شانی تر از احادیث
 بهر چه در هر چه در هر
 صواب و در هر چه در هر

اسفل جبال مرفعه ترست
 و لیکن صاحب ملک تردد
 پریشان تر در سر کمان و باشد
 آری در کلاه ذات الهی
 و صفات و غیره ذات متعالی
 وی جبریت نه کلان باشد
 نشود مگر جبریت زیرا که
 جبریت در صفت نیز در درخت
 کنشی بود و کلان جبریت
 آید جبریت و جبریت بود
 در طبیعت است چنانچه یک
 در نظاره محبوب جبریت
 و کمال و کمال ابرای جبریت
 بایده محبت می گوید و لیکن
 بیک کمال و کمالی در مسدود است
 آن نمی تواند کرد و این حال
 از مشاهده محبوب ابرایک
 کمال و دیه نهایت حسن و
 جمال و پیدایند نزدیک
 و جبریت از امانت و نظراً
 هر چند نظر میکند حسن جلوه
 دیگری کند و دقیقه دیگر
 نظراً آید که بشود دیگر میکنند
 و غرض دیگر میزند و حق دیگر
 می باشد بخلاف شک که
 و کمال و جبریت صفات
 کمال و انوار جمال و شک
 و تردد و در سر اعانت و در تری
 اندر جبریت تری گردد نعم
 جبریت مرکب از علم و جبریت
 با علم موجود است و جبریت
 در کمال و درود ثابت است
 و کل تردد و تری است
 و علم و جبریت صفات علم دارد
 نه جبریت میان این تری است

می گویند که ارواح پیش از اجساد موجود نبودند پس ایشان را مقام نباشد آنون مقام خود را پیدا می کنند
 آتی حکمت می گویند که محال است که ارواح او میان پیش از اجساد آدمیان بالفعل موجود باشد از جهت آنکه
 اگر بالفعل موجود باشند میان ایشان امتیاز باشد یا نباشد اگر نباشد پس ارواح یک روحی باشد و این محال
 و اگر امتیاز باشد پس باید المایزه طریقه ایست که بود پس روح مرکب باشد و اتفاق است که روح انسانی مرکب است
 پس هر یکی اندوخت با جسد برابر بالفعل موجود شود اما بعد مفارقت از جسد روح باقی است پس اگر کمال حاصل
 کرده باشد بازگشت او بعقول و نفوس عالم علوی است و بعقول و نفوس عالم علوی جملہ علم و طهارت دارند و در
 اقتساب علوم و اقتباس انوار باشند و علم و طهارت حاصل کنند و هر که مناسبت با عقول و نفوس حاصل کرد چون
 نفس وی مفارقت کند از قالب عقول و نفوس عالم علوی او را بخود کشند و منی شفاعت آنست با هر کلام که مناسبت
 حاصل کرده باشد بازگشت او با او باشد اگر مناسبت با نفس فلک قمر حاصل کرده قبول نبض از وی می تواند
 کرد چون درین حال مفارقت کند بازگشت نفس او را نبض فلک قمر باشد اگر درین حال مفارقت نکرد و علم و
 طهارت وی بجای رسیده که مناسبت نفس با نفس فلک الا فلک حاصل کرده قبول نبض از وی می تواند کرد چون
 درین حال مفارقت کند بازگشت نفس او را نبض فلک الا فلک باشد چون اول و آخر را دانستی باقی را هم
 چنین میدان گفته اند که هر آدمی مستعد از همان است که بر ریاضات و مجاہدات و باقتساب علوم و اقتباس انوار
 نفس خود را بجای رساند که مناسبت شود با نفس فلک الا فلک چون مفارقت کند بازگشت او را نبض فلک الا فلک
 باشد و اگر این نفس انسانی مستعد بر ریاضات و مجاہدات و باقتساب علوم و اقتباس انوار نشود علم و طهارت حاصل نکند
 زیرا که هر کس که در روح است بماند و تعالم علوی که جنت است نرسد گفته اند که هر که نفس خود را بجای رساند که مناسبت
 با نفس فلک الا فلک حاصل گردد و علم و طهارت را به پایت مقامات انسانی رساند و هر که عالم صغیر تمام کرده و عالم
 کبیر خلیفہ خدا گشت و خلیفہ کبیریت حرم و مجون کبیر و اکبر اعظم و جام جهان نماند گیتی نمانست من الملک المحی الذی
 لایوت الی الملک المحی الذی لایوت و درین مقام گاه بواسطه عقل اول با حق تعالی سخن گوید و بشنود و گاه
 بواسطه عقل اول با حق می گوید و از حق می شنود و چون درین مقام مفارقت کند ایداً بالآباد در جوار حضرت رب العالمین
 خرم و شادمان باشد و از قربان حضرت وی باشد و این بهشت خاص جای کمال است و بعد از کمال و شک میگویند که
 خروج آدمی را حدی نیست اگر آدمی مستعد از سال مستعد باشد و درین هزار سال بر ریاضات و مجاہدات مشغولی شود
 هر روز چیزی یاد کند که در روز گذشته ندانست باشد از جهت آنکه علم و حکمت خدا تعالی نهایتی ندارد و نزدیک اهل عدت
 بیخ مفای شریف تر از مقام آدمی نیست تا بازگشت آدمی هم با آدمی باشد و در حشر گاه وجود خود

شیخ عبد اللہ بیابانی رحمۃ اللہ علیہ

پسر مولانا ساسا... از بادرقت بود و ثابیت تجرید داشت و اقباله حال تزوج کرد و چون آن را مانع

حضور وقت و فراغ عبادت دید با اختیار از وی مخالفت کرد گویند که وی در سخن بزرگ اضافت بخود کرده بود بر چه
گفتی بصیغه غائب گفتی خواهد آمد خواهد رفت گفتی خواهیم آمد خواهیم رفت در ادب اهل علم بدلی بود مدتی در خانقاه
شیخ نظام الدین او ایاتش سره مشغول بود گویند که وی برای پروقت نماز غسل کردی چهار شش غائب
بادشاه عهد قوی را اسیر کرده بود دران میان جماعه از سلاوات نیز اسیر شده بودند وی رفت و بیادشاه
گفت که سادات را بگذارد بادشاه گفته او قبول نکرد وی گفت حوام باد سنوت در شهر که که تو بادشاه آن شهر باشی
بعد از آن منور رفت و بادشاه آنجا آنرا دید چیزی بادشاه پیش کش کرد قبول نکرد گفت مرا باینجا کاندنست
بحاکم کلان دید فرمان ده که درین میان مرا جاید بد و تشویش و ظلم نکند هم در بعضی قریات مندر مقام کرد
آن آن قراهم دران جا است رحمة الله تعالی علیه

سید کبیر الدین حسن رحمة الله علیه

سیاحت بسیار کرده بود بعد از آن در آنچه سکونت کرد گویند که وی حدود بیست و سال عمر داشت و الله اعلم
گویند که از وی خرافات عادت بوجدی آمد و انظم و شهر خرق و اذخارج کفار بود از کفر بوی اسلام و بیج کافر
را بعد از وفات کردن اسلام را بروی طاقت نماندی و در قبول اسلام به اختیار شدی جماعه کفار پیش
ادعی آمدند مسلمان میشدند گویند که این نسبت در بعضی از اولاد او نیز موجود بود گویند بعضی از اولاد او سبب
انگیزی نفس دنیا بدو متبلا شدند و اختراعی عجیب پیدا کردند و بچیزهای غریب منسوب گشتند الله اعلم
و این سبب ظن و بدنامی سلسله او باشد ثابت است عد و نورشش و قبر او در آنچه است

شیخ حسام الدین متقی ملتانی رحمة الله علیه

علم بود و از به متقی از پایه نالقا الله ما استطعتم بر تیره نالقا الله حق تقاته رسیده و بی درلقه بغایت احتیاط
نمودی و در زمین خراجی و در سخنهای کرد و خراج میداد و در آخر که بسبب بعضی حادثات تفریط و تخیل در راهی
خرابی آن دیار راه یافت تا بحالت محضه رسیدی خوردی آخر کار هم برین حالت از عالم رشت و با بجهت
زهد و تقوی دور و مسکنی آیتی بود از آیات الهی و به شک و شبهه از او نیامد خدا بود الا ان او بیام الله تبارک
علیهم و لا هم یجزون الذین آمنوا و کانوا یقولون شیخ علی متقی را اولی بصحبت او رسیده و تعلم نموده و نسبت
در مع و تقوی تحصیل فرموده و من جمیع اصحابین نقل است از شیخ علی متقی که می فرمودند وی
مبتدلی شیخ حسام الدین گفتند که امروز که در قی بر دلای ست سبب آن چه باشد عادات ایشان آن بود
که هرگاه که در قی و ظلمتی در باطن حساس میفرمودند در شان نقد تحقیق و نفوس میکردند که بسا و شبهه بان راه یافته
باشد برای حقیق این معنی مدون خانه رفتند و از شخصی که کار و بار لقمه حواله او بود پرسیدند که امروز شما از کجا بود

و آواز میگردد و بحسب
اشتباه در معنی شک
حیرت گفته که گفت حیرت
و قسم است حیرت محمود و حج
نجوم حیرت معلوم را در چه دلیل
بجای شک داشت این سخن
دوست است و لیکن حقیقت
حال این است که من محقق
سای خوش آن دم که تو
در حلقه نمانی این چشم
بر روی فرشت دخته حیران
با شتاب وصل یکسان
موضع که قیاس در آن است
ثابت باید اعتقاد و جری
و پادشاه کرد دست کرد
رشت بود با یک برس هر
چند جز آن در دنیا کجاست
باید غایت آنکه دنیا لازم
نیست برای جزا و جود حقیق
اعمال و انگشت باطن و
سر و آخرت است که مخفی
در این وطن ظاهر شدنی است
در دنیا باشد هم نباشد اشک
اهل دار مجاور است
که فرمودند در جمیع من حیث
را بجهت و دنیا دار ابتلا
محبانند و بجا است احباب
معاصب و مکروبات آن
مخوف بجا ماندند که در آن
بود و کای نیلای راست
در خمار رانیز برسد بایست
را حاکم کله است درست
و بعضی کانی و بهترین
چرا که در دنیا صافان
راه و مجربان درگاه را

اتباع بیشتر هر چند اینها
 کالی تر قوی زود افزون
 نزد سید اعلیٰ بقصد
 قدس سره می معرفت یافتند
 از ان بوی استقامت علی آید
 نزد من این سخن از دوزخ
 دزدان بدترست هرگز
 که در ترک عمل مندرج است
 ترا از اول فیض صلات
 و سلامه بر پا می و محبت
 الهی را خواهم بود و با وجود
 قوت و شدت در این طاعت
 و عبادت که شریفند و عظیم
 در حرم آن حال حال خود
 بنود صاحب خیر قریب توین
 ادا می علیه تعالی استقامت
 و اکتفا چندان در روز شب
 با سکر یا میای باز نمیشد
 بیایا سجد چون بود استقامت
 علیه سلم انجام داشت و بگردان
 چه گزیده تا رسول الله صلی الله
 علیه وسلم فی الصلاة السیخ
 تورست در راه حدیث و آنکه
 گویند که فعل غیبا بر شریع است
 تا دیگران را بجا می آورند
 و نیم چون تشریع برای آنست
 که دیگران ببنده واجب کنند
 پس اگر این دیگران اتباع گفته
 و در عمل نیارند تا در تشریع
 باطل گردد پس لازم است
 بنابر توجیه رسول الله صلی الله
 علیه وسلم کردن و تیرکان را
 مراجع در عبادت و در
 نهایت مست کدام مرتبه را
 اختیار می کنند گویند این سخن

بدر اسم الله اعظم جل جلاله و اعلم باید ایتمل ان يكون الشك اشارة الى كمن والها و ادليها اشارة الى العقاب
 للنداء والعين اشارة الى عين العبد وهو محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم و انما داء اشارة الى امددة رسول الله
 صلى الله عليه وسلم و المعنى بهذا التاويل كمن سبى عند الله صورة يتخلل بحال الله فينتفع الناس بك يكون هذا الخطأ
 سيد المرسلين لبعير صورة في حجم اسبه بعد ما كان و حاء و نوراً عند الله شجرة كانت عند الله جل جلاله و صلى الله
 عليه وسلم اذ نادى به بنامه خفياً فكان هذا نداء ذكره ياء افعيت استشفاعه سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم و هو الذي
 توجبه اليه جميع الانبياء عليهم السلام في احوالهم و دأبهم و هو الامام الشهور فخما بينهم صلى الله عليه وسلم و اني خفت الحوائج من
 ورا و لكن يا ايها ان يكون خوف كذا يا الحوائج بان يتخذوا في الانتظار ليدنا و ذلك ان الانبياء عليهم السلام كانوا متطلعين
 لبشر يومهم انهم بانتظاره كي ينتقوا به صلى الله عليه وسلم يا يحيى خذ الكتاب بقوة و آتينا ا الحكم صبا و حنا من لنا
 و ذكوة قال الله تعالى يا يحيى خذ الكتاب بقوة خذ الكتاب المشتمل على صفات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم يا يحيى
 خذ الكتاب و آتينا ا الحكم اي نعم الكتاب بان يترسيد المرسلين و القوة هو التوجه سيد المرسلين عليه السلام و كان تقيا
 و كان تقي الله من الخلف المحمدي صلى الله عليه وسلم و سلام عليه يوم ولد و يوم يموت و يوم يبعث جبا علم يا ايها
 ان يكون العتية في عليه ليدنا اى سلام على محمد يوم ولد و يوم يموت و يوم يبعث حيا و هذا الزمن الحلو و العطين
 بان اسكر الله في ذكر في الكتاب بديم اذا قبلت من اهلها مكانا مشرقا اى اذكر يا زهير مريح في الجنة يا محمد
 خوب صدرة يا محمد عودى كى كتابك مريم زوجك و لكن ان يكون امتيا و مريم من اهلها و اتحادا مكانا مشرقا لكونها عاترة
 يا ايها تاون زوجة سيد المرسلين في الجنة فتوجهت الى زوجة لان يحصل اواردات في حرايتك تعالى و حب سيد المرسلين
 صلى الله عليه وسلم فاحذرت من زجرهم جبا بان اسلنا ايها رة حنا فتمثل بها بشر اسيا علم يا ايها ان يكون
 افراد بار بار در روح سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فيمكن ان الله مثله بصورة بشر شوى العين صورة رسول الله
 صلى الله عليه وسلم في الدنيا كى تراجم مريم فازا اى اني الجنة تعرف ان هذه الصورة تمثلت لى في الدنيا صلى الله عليه وسلم
 و انما يناء من جانب الطواريق و زجرنا نجي يا علم يا ايها ان السماء لموسى كله كان نبوت رسول الله
 سيد المرسلين و انجوى ايضا كان يكشف نضائى سيد الانبياء و المرسلين صلى الله عليه وسلم لا يسمون فيهم انوا
 الاسلاما عين ان يكون السلام انهم على رسول الله صلى الله عليه وسلم و من عليهم و لهم رزقهم فيها بكرة و عشا يكن ان
 يكون الرزق هو الصبغة مع سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم و بى افضل الرزق تلك الجنة التى نورث من عبادنا من
 كان تقيا يتحلى ان يكون من كان تقيا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم نور تلك الجنة التى نورث من عبادنا من
 بيش و ميع عن يشام و هو السلطان في الدنيا و الآخرة فلما الدنيا و له الجنة و له الشاهد صلى الله عليه وسلم
 و ان منكم الاورد با كان على ركب حنا متقنيا اى و ما منكم يا عباد الله الا و در جهنم اى و اخلها و عليه اكثر
 المضر حنا و قيل ان و در و هم قياهم حولها و قيل حصورهم في ناحية الله و هذا الوجه اوجه لان قوله و من حكم الا
 و ارد با يتل سيد المرسلين ايضا بعموم و هو الذي و دخل ان زهرات بستانا و كانت نعمة لاهل النار لان

ابراهيم الذي كان نوره فيه صار نابشاً نوره جادرياً كما لكلف اذا دخل مرفقه فمكثوا والله
بالله بالند لو وقع نظره على النار لصارت جفات شجري من تحتها الا انهار وبنم اهل النار كما بنم
الي الحية ولكن النار واليهما مجبولون عن الله وحبيبه قال الله تعالى وضرب بينهم بيوتاً من اواب الآيتهم يعلم بان
ان قوله وان محكم الا واد بانشارة بهذا العوم للمشتاقين الي سيد المسلمين الان يحل لهم الاجتماع
في الحبيب في ذلك المشهد المبارك فينتظرون اليه صلى الله عليه وسلم ثم بعد ذلك يوضع لواءاً
بشيرة انفسهم كان النظر المبارك قوة وزاد الانام العذاب نوعاً بالندية والله اكبر بفضل لا ينفق
بين المحبين انصار الله تعالى واباقيات الصالحات خير عند ربك ثواباً وخير مرد استجاب ان يكون
باباقيات الصالحات انتظرت الي سيد المسلمين صلى الله عليه وسلم فابصر يقوم والبصيرة تقوم
سوره طه قوله تعالى الا تذكره لمن يخشى اعلم يا ابا الان في انظام عينه لا نقاب من المحبوب
ولكن في التعجب لذات المحبوب وذلك ان الله تعالى بفضل قال ط ما ارسلنا عليك القرآن
لنشق اي متوب ونشق في التعجب ثم قال الا تذكره لمن يخشى وقد اعطاه خشية لم يعط احد
من العالمين ومثل ذلك في اشد ابدان رجلا طلب محبوباً فلما جاز المحبوب اخذه الطامث عاقه
مخالفة شديدة بالقوة حتى بلغ منه المجهدة هو يقول ما طلبتك لتعجب يا محبوبي وليتني معي نقة
بقوة شديدة والمحبوب ضعيف النبوية يتأذى بظايره ويفرح بباطنه قل ذلك خشية كان لذيق
حلو اعز سيد المسلمين وكان لم يتوب فلما اتها نودي يا موسى الي انار بك فاطلع نعيمك علم بان هذا
ان الكليم لما جاء نودي بكلام السلطين وامر باذاب المتوجبين الي الملك ففعل انار بك
فاطلع نعيمك فقوله الي انار بك اظهار السلطنة وقوله فاطلع نعيمك امر برعاية الادب عند التوجه
الي السلطان والحبيب الشهيد الناصر في وجه السلطان لعين الراس ودي بقوله تعالى السلام عليك
ايها النبي ورحمة الله وبركاته وكان الخطاب بين الكليم والكليم باظهار الساعته وكان بين الحبيب
والمحبيب باظهار الموانسة والاملاطه ففشان بين الخطابين بانذ انهم ان الكليم بان غابوا السلام
على الحاضرين والحبيب كان حاضراً والسلام الحاضرين والكلام باظهار السلطان للساكنين والسلام
على المطلوبين فالكليم كان طالباً ونعم الطالب المولى والحبيب كان مطلوباً عند طلب بالبراءة
حقيقه من النوم بلا وعد سابق سوره انبياء قوله تعالى لا اردنا ان نتخذ به الاخذناه من لدنا
ان كنا ناعلم ان اعلم بانها اسرار الله لا يعلمها الا هو او ارسون وبتحسين ان يكون المراد
من المتخذ من لدن رب العالمين هو الحبيب صلى الله عليه وسلم اي نواردنا ان نتخذ له امة رعية
النصارى الاتخذناه من لدنا بان نتخذ محمداً ولداً حين كان لدينا نورا قبل جميع الاسكانات وهو بشر
ليس كمنه احد من البشر لان نتخذ عيسى الذي هو من ابناء محمد وراكن الله سبحانه وتعالى منزله

نوعه يدركه چون الكرامات
مرويه كمال سيد احتجج
به على نادر ايمان خود بعل
كمال هيديري ايمان من معية
امير طاست لاد الله من
عن ملاده ستم زكوش
نبايد كه خود باشد من كفر
وكان انهم داخل وجود
ايان ومفهم آن على خبر
راخو ثبت بان على با
والتقوى بعل كمال كمال
شردوا كماله است كماله
لا جدي لا تفعل اشارت
جهنم رت كمال على و
حقيق انما ميت حقيق
اولى ست آخر تصديق كماله
نوعه اكراد من جربان اذ
بره اجماع است و
نبايد رين و كماله خبر
تكميل مقيم است كماله
ميرور اكراد كماله ايمان
ايات نقصان نرد و كماله
كمال نقصان موفت بود
وزيادة در عدد ذات شرب
كمال در صفا ما شد يا نوح
يكس كماله كماله كماله
و كماله كماله كماله
كلى كماله كماله كماله
در صفا و كماله كماله
نفاذ كماله كماله كماله
شلاولى كماله كماله
در شتاب و كماله كماله
اه و كماله كماله كماله
نفاذ كماله كماله كماله
كماله كماله كماله كماله

تباع بشيرة هر چند ايمان
 ابي ترقي نوي نود افروز
 زود سيد اعظم جليل
 در سره كمي معرفت خفت
 زان بوي استقامت علي
 زدن اين سخن از دوز
 زان كرون بدترست بزرگ
 عاقل ترين علي كرم شاه
 زان احوال خيانت
 سلامه در ايمان و محبت
 بلي كراخا ايلو و باو چو
 فب شدت كرامت و طاقت
 عبادي كشيده بگشاي
 روح امان حال منور
 خود صاحب نزيك تو سين
 اادني عليه افضل الصلوات
 اكملها هذا و در قار شيب
 استاذك يا بياي زرين
 بيا مسعود چون بود اهل الله
 عليه وسلم انما الله
 پرگزشت نام رسول الله
 عليه وسلم في الصلاة
 قورست قدامه الحور و
 توحيد و فضل بياي فرشته
 نادران و باغ شيد بيا
 و چو تشرع براي است
 زديگران بنفد اجماع
 پيا گزين ديگران اتباع
 و در كل نياردند تا فرشته
 باطل گردد پس دم آه و
 بتا بخت رسول الله
 عليه وسلم كرون و شير كال
 مراقب در قاي بيا
 نهايت ست و كدام مرتبه را
 اختيار كند گوينه هر چه

هذا اسم الله اعظم جل جلاله و اعلم يا هذا يحتمل ان يكون الشا اشارة الى كمن والهيا و اوليها اشارة الى انظر
 لنداء والعين اشارة الى عين العبد و هو محمد سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم و انحاء اشارة الى صورة رسول الله
 صلى الله عليه وسلم بالخطبة بهذا التاويل كمن سبى الله صورة يتخل بها الشا فينتشع انسان بك يكون هذا الخطبة
 سيد المرسلين ليعبر صورة في رحم اسم بعد ايمان و حيا و نوراً عند الله ثمرة كانت عند الله جل جلاله صلى الله
 عليه وسلم او نوري بديته خفيما يكن هذا ذكر يا ما خفية استشفاه سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم و هو الذي
 اوجده اليه جميع الانبياء عليهم السلام في اودعهم و اخرجهم و هو الامام المشهور فيهم صلى الله عليه وسلم و في خفت الهواني من
 و لا يمكن ان يكون خوف الهواني بان يتخير و في الانتظار لسيده و ذلك لان الانبياء عليهم السلام كانوا منتظرين
 لبعثه و هو من اعلم بان الله صلى الله عليه وسلم يا يحيى هذا الكتاب بقوة و آتينا اهلكم صبا و حنا من لدا
 و ذكره قال الله تعالى يا يحيى خذ الكتاب بقوة هذا الكتاب المشتمل على صفات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم يا يحيى
 هذا الكتاب و آتينا اهلكم اي انهم الكتاب بان محمد سيد المرسلين و القوة هو التوجه سيد المرسلين عليه السلام و كان تقيا
 و كانت تتقي الله من الخلف لمحمد صلى الله عليه وسلم و سلم عليه يوم ولد و يوم يموت و يوم يبعث حيا فاعلم يا هذا يحتمل
 ان يكون الحنية في عليه لسيده انا و سلام على محمد يوم ولد و يوم يموت و يوم يبعث حيا و هذا الذي اكلوا و اكلوا
 بالانكر المهرى و ذكر في الكتاب بديع اذا اتيت من اهلها مكانا شرقيا اى اذكر يا زوج مريم في الجنة يا محمد
 و عرس مودة يا احمد محمدى كى كتابك مريم زحكت فيك ان يكون انشا و مريم من اهلها و اتحادا بامكانا شرقيا كونه عارفة
 بانها تكون زوجة سيد المرسلين في الجنة فتوجهت الى زوجة لان يحصل الازدواج في حب الله تعالى و حب سيد المرسلين
 صلى الله عليه وسلم فاحذت من زوجهم قبا بانا سلطانا ايها رخصا فتمثل بها بشراسوا يا علم يا هذا ان يحتمل ان يكون
 افراد بار الله و ربح سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فيمكن ان الله لشدة عبودية بشر شوى العين حوق رسول الله
 الحى ظهرت في الدنيا كى تراجم مريم فازايات في الجنة تعرف ان هذه الصورة تمثلت في الدنيا صلى الله عليه وسلم
 و آتينا من جانب الطور ان الله و قربناه نجيا يا علم يا هذا ان الله لموسى كله كان نبوت رسول الله
 سيد المرسلين و انجوى ايضا كان كيشف نقدا على سيد الانبياء و المرسلين صلى الله عليه وسلم لا يسمون فيهم انوا
 اناسا ما يمكن ان يكون اسلام انهم على رسول الله صلى الله عليه وسلم و منهم عليهم و بهم رزقهم فيها كية و عشا يكن ان
 يكون الرزق جوا الصبغة مع سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم و بى افضل الرزق ملك الجنة اسمى نورث من عبادنا من
 كان تقيا يحتمل ان يكون من كان تقيا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم و نورث تارك الجنة محمد صلى الله عليه وسلم يعطى من
 بيشاه و عيش عن يشاه و هو اسفلان في الدنيا و الآخرة فلدا الدنيا و له الجنة و له الشهادة صلى الله عليه وسلم
 و ان منكم الا و دها كان على ربك حننا تقيا اى و ما منكم يا عباد الله الا و دها جهنم اى و اخلها و عليه اكثر
 المضرين و قيل ان و رويهم قياهم حولها و قيل حضورهم في ناحية النار و هذا الوجه اوجه لان قوله و ان حكم الا
 و ارد ما ينظر سيد المرسلين اليها لادوم و هو الذي و دخل النار صارت بستانا و كانت نعمة لابل النار لان

ابراہیم الذی کان نورہ فیہ صار ناسبنا نوره جاور یحنا تکلیف اذا دخل یو فی غصنہ فی النار و انشد
بالنار بالند لو وقع نظره علی النار لصارت جفات تجری من تحت الانهار و تنم ابل النار کا یمنع
ابی الحبیہ و لکن النار و ابلها مجبون عن الله و حبیبہ قال الله تعالی و ضرب بینہم سور لرب الایہ و علم بالند
ان قوله وان مکم الا و ارد بانشارة بهذا العموم للمشتاکین الی سید المرسلین لان یحصل لہم الاجماع
فی الحبیہ فی ذلک المشہد المبارک فینظرون الیہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم بعد ذلک یوخذوا یا ما
بشوتہ انفسہم کان النظر المبارک قوۃ و زاد الانام العذاب نحو بالند تنہ و الله اکبریم بغضه لا یفلق
بین المحبین انوار اللہ تعالی و الباقیات الصالحات فیرعندہ کہ ثوابا و جیردہ استحقاق ان یكون
بالباقیات الصالحات انظر الی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فابصر بقوم و البصیرۃ لقوم
سوره طہ قوله تعالی الا تذکرۃ لمن یحشی علم یا بدہ ان فی السطام عین العذاب من المحبوب
و لکن فی العتب لذات المحبوب و ذلک ان اللہ تعالی بغضه قال ط ما اوزنا علیک فتر ان
لنستقی ای تعوب و تقع فی العتب ثم قال الا تذکرۃ لمن یحشی و قد اعطاه خشیتہ لم یعط احد
من العالمین و مثل ذلک فی الشاہدان رجلا طلب محبوبا فلم یجاء المحبوب افخذه الطامہ عاتقہ
مخالفتہ شہ بدة بالقوۃ حتی یبلغ منہ المجد و یقول ما طلبتک لتعوب یا نجوبی و یلیقہ معی نقتہ
بقوۃ شہیدۃ و المحبوب ضعیف انبیئہ یتأذى بظاہرہ و یفرج بباطنہ فلذلک خشیتہ کان لایذہ
حلا عند سید المرسلین و کانہ لم یعوب فلما اتہا نودی یا موسی الی انار یک فاخلع نعلیک علم یا بدہ
ان الیکم لما جاء نودی بکلام السلطین و امر بآداب المتوجہین الی الملوک فقل انار یک
فاخلع نعلیک فقل انی انار یک اظہار السلطنتہ و قوہ فاخلع نعلیک امر برعاۃ الادب عند التوجہ
الی السلطان و الحبیہ الشہید انظر الی وجہ السلطان یحیی الراس نودی بقوله تعالی السلام علیک
ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ و کان الخطاب بین الیکم و الکفریم باظہار السلطنتہ و کان بین الحبیہ
و المحبوب باظہار الموالیستہ و الاملاطۃ ففتان بین الخطاہین یا بدہ ان فہم ان الیکم کان غابا و اسلام
علی الحاضرین و الحبیہ کان حاضرا و السلام الحاضرین و السلام بانہما السلطان للساہین و السلام
علی المظلومین فالیکم کان طابا و نعم الطالب المولی و الحبیہ کان مظلوما و تدر طلب بالبراق
حافظ من النوم بلا و عد سابق سورہ انبیاء قوله تعالی لا اذنا ان ننظر لہم الا نذناہ سن لدنا
ان کنا فاعلین اعلم یا بدہ ان فیہا اسرار اللہ لعلہا الذہب و ادر یل فیہ ان یكون المراد
من المتخذ من لدن رب العالمین ہو الحبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ای و ارد ان من اتخذ لہ الذر عین
الغمار الی اتخذناہ من لدنا بان اتخذ محمد و لدنا حین کان لدینا نورا قبل جمیع الکنانات و ہو بشر
لین کمثلا احد من البشر لان اتخذ عیسی الذی ہو ابن ماریہ محمد و لدنا لکن اللہ بعبادہ و تعالی مرزہ

و مکتوبہ چون انوار است
مزدیدہ کمال رسیدہ است
پہ عمل نذر ایمان خود پہل
کمال ہی بدہ ایمان حق تعالی
و ہر طوست و اللہ من
من ملاحظہ سبتہ نرا و ش
بنا کرد خود بالند من اکثر
یا انار کونم و اصل وجود
ایمان و فہم ان علی حجر
را فرختہ یانہ علی ہا
الی ناقص بکل کمال کمال
نزد و انکارہ است کلا کلا
نازیدہ ناقص اشارت
بہم سبتہ علی داخل و
حقیقت یانہ نیست حقیقت
و مکتوبہ است از انہما حق کلا
نویسند انوار کونن زبانہ
برہما جہا اسرار است و
نایہ علی من کرد کونن از برہما
نکبتہ تقسیم است و درین
مکتوبہ نہ در کونن پس ایمان
نویسند نقصان نرود و مکتوب
کمال نقصان و مکتوب بود
و زیادہ در عدد ذات شہ
نمان و صفات شہ جہا
یک کس کا مکتوبہ کس کا مکتوبہ
و ہر کس کا مکتوبہ تعلیق یقین
کلی کا مکتوبہ یقین نیکی باشد
و صفات و صفات و صفات براندہ
نقار شکب و در توستہ نوریت
شلا دی باشد مثل کتاب
روشن تابان و دی و دیگر ش
ہا و ستارہ و شہ و شہا ان
نقار شکب یقین بر ہمین
قاس خرام و در دین حق تعالی

عما يقول الظالمون محمد عبده ورسوله وعيسى عبده ورسوله سورة حج قوله تعالى الم تر ان الله
يسجد لمن في السموات من في الارض والشجر والقرآنية اعلم يا ابا ان آية بحر الله فيهم انهم يحبون
الى الحب جل جلاله صلى الله عليه وسلم ومن سمع المحبوبين انهم يلهمون القيادة الى المحبوب المحرم
كمال المحرم كي يفيط وينقاد اكثر مما ينقاد به من مصالح المحبة لا يعرف تدارك الارباب
المحبة ببارك الله فيما عاين المحبيب نفى كل كلام له نعمة صلى الله عليه وسلم ويحتمل ان يكون في الكلام
اشارة الى حال سيد المرسلين في بدء الاسلام حيث كان لا يمر على شجر ولا جبل الا يسجد له
فقال الله الم تر يا محمد خوب روى ان الله يسجد له اي يخفض وينقاد الله بان ياتر امر الله
فيسجد لمحبب صلى الله عليه وسلم وبهذا الوجه الذي من المحبة رباب الحب صلى الله عليه وسلم
قوله تعالى اذ يقول الانبياء ربنا ان الله يحب من كان الهيب من الله ان لا يشرك به شيئا وظهر بيتي طائفين والقائمين
والركع السجود اعلم يا ابا ان الله هو من الهيب وهو هبة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فيها
شرفت الكعبة ومحببت الله تعالى والله اعلم وانتم ايضا كان تربية السيد عليه السلام
وفيها اسرار الله لا يعلمها الا الله لا رسول من جلاله صلى الله عليه وسلم قوله تعالى الله يعطي
من الملائكة رسلا ومن الناس اعلم يا ابا ان آية نبيه سر الله تعالى حيث قال الله يعطي
من الملائكة رسلا ومن الناس اعلم يا ابا ان آية نبيه سر الله تعالى حيث قال الله يعطي
من الملائكة رسلا ومن الناس اعلم يا ابا ان آية نبيه سر الله تعالى حيث قال الله يعطي
اراد بالكلام والله اعلم ورسوله ومن الناس رسلا واحدا هو سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم
ورسلا آخرين هم امثاله سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فالعقود من رسل الناس هو
واحد معين وغير متباعد من نوره فكانه واحدا في الحقيقة والملائكة ليس قسم هذا الامر
بان يكون واحدا هو سيد المرسلين وامام المتقين محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم قوله تعالى
يا ايها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا الله وحدهم ولا تقولوا شيئا لم ينزل الله به سلطانا
متابعة سيد المرسلين قولا وفعلانا لما تنبأ به النبو والفعلي ليكن ان توجد بغيرة محبة رجل
من رجال الله الذي جعلهم من جنوده فيسوق اليهم من كان له نصيب من علم الوراثة
في الازل فيمكن ان يجذب الله عبدا لخدمته خفية فيدخل في الطلب وياخذ العمل باقوال
سيد المرسلين وبقايع كتب الادوارد وكايات الصالحين ولكن المتابعة الحالية لا يحصل
الا بصحبة شيخ كامل وقد وجد له صحبة حصل له منها حال من احوال رسول الله صلى الله
عليه وسلم على قدر طاقته فان الاحوال بدايا الادوار بحكم الانبياء واذلك انما يحصل
بالصحبة والافقة ثم اعلم ان الافقة هي المقصودة في وجدان علم الوراثة وتوان واحد
من الانبياء بعصب شينها كاملا سنيين ولم يحصل الافقة من الجانيين لاسرى احوال الشيخ اليه

احتمال بشره وبيان نداده
دبا محبة لغات وراياتها
ومنصف دمال لغات
ثمانية ست دمرت كمال ان
بعلست ومنصف لغات
فكر عمل من كان كافر
بكرة راو كفاية كاذبين
كافره دكارية الدنيا دمرت
تافرة هر چه كار بدرد
بعيت انما هب مذاهب
دو جهان خوش است از مولا
مذوب و جهان چه باشد
هر چه كار بدرد وى وصل
احمد الله به ربك بصيت
كافر كرد و دامي را كافر نابد
خواجه اعتقاد سلفى
بر جاست و دادم كدامين
اعتقاد بر جاست و بصيت را
صحيبت ميداند و حرام
را حرام مى شمارد و در بيان
راه خوف در جايم و دكافر
نيست و اگر حرام را حلال
داند يا صحيبت را سب
نيدارد و كافر كرد و دامن خاصى
دام و دوزخ كاند اگر كافر
مختار خدا بدو چنان كه او را
در شك عذاب گذارده و از
آلايش كند و بصيت
پاك گردانيد باز به پشت
داند و اگر خدا بى با يقاين
علاج بجو مغفرت خود يا
شفقت و در خراب محبت
خود صلى الله عليه وسلم از
علت محبت شفا بخشد

والان واحدا من عباد الله محبوب واحدا من رجال الله سامة واحدة ووقع الالفة والمحبة
في الله في القلب كل منهما فصار كل واحد منهما مفتون صاحبه استحق المريد ان يرى علم الوراثة
من باطن الشيخ الى باطنه ويكون هذا الصعوبة الميرة له زاد العمر فكما يزداد وجهه في الشيخ يزداد
حبه في الله ورسوله والحب واحدة والحكمة في سرية الاعمال من البواطن الى البواطن
ان الله سبحانه وتعالى خلق سيد المرسلين محمد رسول الله بنفس متالفة رحيمة وكريمة متخلق
باخلاق الله سبحانه وتعالى اخلاق الله سبحانه الشوق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
حاكيا عن الله سبحانه وتعالى الاطال شوق الابرا الى لقائي والى لاشد شوقا الى لقاء هم
فتحقق رسول الله بهذا الخلق على الكمال فكان مشتاقا الى المشتاقين وكان شوقه بشد
من المشتاقين انهم تكون شوقه على قدر مرتبة وشوقهم على قدرهم وكان للنفس امراض
الحكم النفسية فاجتمع الشوقان شوق الحبيب وشوق المشتاق من الامة في واد واحد والقلب
وجه الى النفس فقام نفس المشتاق من الامة مقام نفس سيد المرسلين لاجتماعها فافاض
القلب نعمة الحال الى نفس المشتاق من الامة لما يجمع بالنفس الاحدية الرحمة فوجد
صاحب النفس المجمعة نفس سيد المرسلين في وادي الشوق قطام من احوال قلب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فكان الاحوال في قلب المشتاق من الامة ثم حصل منه اخيره بهذا
الطريق المذكور ثم فتم فتم فتم الى يوم القيمة فهذا السبيل تجري بكرم الله تعالى لما اخذ المشتاقين
من المشتاقين بالصعوبة والالفة فالحرقة للصعوبة والصعوبة للالفة والالفة للنعمة والنعمة للذة
واللذة للوصلة والى ايدى الابد لا ينشئ زيارات الوصلة وانواعها وثمراتها ولا يكاد يدخل
تحت التقرير والتحريم وكان مشروعا هذا التفسير في شهر ربيع الثاني سنة خمس عشر وتسعمائة
واتمامه في يوم الاثنين السابع عشر من شهر ربيع الثاني سنة خمس عشر وتسعمائة وكان من الشرح
والاتمام سنة اشهر وعد من الايام

شاه جلال شیرازی

مرید شیخ محمد نور بخش است که برگشتن را از شرح دارد در بین دیار در زمان سلطان سکندر
از مکه معظمه تشریف آورد و سکونت کرد و عارف بود و صاحب حالت و اهل مشرب
شنوی مولانا در دم و معانی آن نسبت به خاص داشت و در خدمت درویشان آنرا رساند
کرده علیه نیک نورانی داشت از روز اول که آمد آتش و یگدانش سر برداشت اکثر احوال

اشغال بصلوة برسیدگان
 علی فضل الصلوات و
 اکل الحیات باشتی و ذکر
 موصل و مقرب است
 به امتیاز توسل بر سر
 یکدیگر یعنی گفتند که سالک
 را از حقیقت توسل و تقرب
 اشغال بصلوة و غیره
 اقرب بود اگر چه کمالی حاصل
 در علم و معرفت و گفتند که برای
 روشنی راه هدایت و تفجیب
 رحمت بالاتر از اشغال
 بصلوة بر بنی علی الله علیه
 و سلم چیزی نیست و بعد از
 فراموشی و از یاد رفتن عبادتی
 بالاتر از آن نیست و برای
 هر مشکل و دشواری و قاصد
 حاجات دنیا و دنیاوی
 مثل و غیره نیست و نمود
 وصل بسط و تطویل
 درین سخن بسیار افتاد و
 بحقیقت بارتجت این
 جوید بر سر وقت طغیان
 این حس پادشاه است که آنرا
 قلم نماند و از دست تعریف
 و اختیار کاتب بیرون است
 و هرگز براه سکون و سلامت
 هوادار امیدوار نتواند رفت
 و به چشم و زور و شوم
 نتواند همیشه از دست
 دشمنان و پادشاهان بگریزد
 که ادا رقیق حال خود نگذرد
 هر از وی با وی در میان نیم
 و به زبان بی گناه میگویم که از
 صحبت و بی خبر نتوانم کرد

نقل است که روزی شاه عبدالرزاق بقصد ملازمت شیخ عبدالقدوس رفته بود
 شیخ در حالت بود بعد از آنکه آن حالت فرو نشست شیخ عبدالقدوس یک یک از
 مریدان و خلفای خود را شیخ عبدالرزاق می نمود آخر دست شیخ عمر را گرفت و فرمود این مرید شماست
 در پای شما می افتد شیخ عمر بر فراست و هر دو دست بر پای شیخ نهاد و سر در پای شاه
 نهاد و جانب مرعی گردید از جمله خلفای و شیخ عبدالغفور اعظم پوری بود بزرگ بود و
 صاحب واقعات و کرامات گویند که وی حضرت سید کائنات را صلی الله علیه و سلم در
 خواب دید و آن حضرت این صیغه صلوٰه را بوی تلقین نمود اللهم صلی علی محمد و آله و بعد اسامی
 الحسنی رحمة الله علیه شیخ عبدالقدوس را اولاد بسیار شد و پسران او همه عالم و مقرب
 و تلمذ یلیاس مشایخ و از میان ایشان شیخ رکن الدین مردی مبارک بود و بمشرب
 فقر و محبت موصوف بر قدم و الدخود قدم می نهاد یکی از ابناء او شیخ عبدالنبی بود که تحصیل بعضی
 علوم رسمی نموده بود در جوانی متوجه زیارت حرمین شد و پیش بعضی از فقهای مکه معظمه برنی
 از حدیث نبوی برخیزد بعد از آن بوطن اصلی عود کرد و به تزیین و تشریف منسوب پا پذیر
 و اعمام بجبهت مسئله توحید و سماع در افتاد پذیرا و در باب اباحت سماع رساله نوشت
 و آئینه در باب آن رساله در انکار سماع ساخته تا حرم باعث اید و کلفت بسیار شد و
 این باعث شهرت او گشت بادشاه وقت در آن زمان صدری میخواست که بصفت علم
 و دیانت موصوف باشد توسط بعضی اسباب دو سائل در اسکنه احدی و سبعین و تسنه
 بر مندر صدارت نشست و نقش نگین حضرت شیخ در زمان جلوس این بود لاله الانت
 سبحانک انی کنت من الظالمین زیاده از آنچه استحقاق داشت منصب عزت و مهادت
 یافت و درین امر کوس استقلال و استبداد زد و از مال و جاه اعتبار زیاده از آنچه گفته
 شود نصیب او باشد بادشاه وقت را بوی اعتقاد عظیم پیدا شد و مردم بسبب آن در نظر
 اعتبارش بحقارت و راندند با شراف و افاضل کمتر از مراتب ایشان سلوک نمود و هر که
 براج او راست نشد به میبار قبول او تمام نیامد محروم ماند بعد از مرده سنین شهر مزاج
 سلطنت بسبب بعضی حوادث با وی مخوف شد و از منصب صدارت معزول گشت و کان و کان
 فی سته است و ثمانین و تسنه و آوار و مولانا عبداللہ سلطان پوری را که دانشمند بود و
 مقدم و رئیس و از زمان افغانان تا این زمان معتبر معزز و ملقب بخدم الملک و بحزم
 و مشاورت رای و تجارب امور و مع اموال موصوف بود که فرستادند و هر دو را که مدت ها با هم
 متراس و محال بود بصورت رفیق یکدیگر ساخته بجانب آن بقعه شریف روان کردند

و با وجود آن هرگز میان در اثنا طریق و نه در آن مقامات شریفه اتفاق و التیام در رخ
 کدورت صورت نه بست آخر به مبرمی نموده از مکه معظمه بدیار مهند رجوع نمودند فائده نکند
 خدمت الملک هم در دیار گجرات فوت کرد و کان و لک فی شیشه اعدی و تسعین و تسعمائة
 شیخ عبد النبی باز بحضرت بادشاه آمد مدتی مدید در جند خیانه محبوس بود در برابر آن جماعت و
 جاه و اعتبار که داشت اذیت و حقارت و بی اعتباری دید ابا نیت بخواری کشید و هم در
 حبس فوت کرد شیشه اثنین و تسعین و تسعمائة شیخ عبد القدوس در ساله تدریس
 در معنی گرسنگی میگوید بدان الهک الله تعالی که گرسنگی بر دو نوع است یکی رموی شخصی است
 حیوانات راست که چون روح حیوانی با طبعات این جهانی امتزج یافت و به یکدیگر وجود در بر
 مرکبات که در عبارت از کلمات الله اند بشتافت سبب تیام وجود در مقام نمود و در میان
 او بنظر میو است و محتاج غذا گشت و تو آتزا آتش رستی خوانی و غذا نه ادا آب طعام و خاشاک
 دانی این از عالم سفلی عروج نیاید که از تجلیات ذی نام است بمقام صور مختلف بهام و خلوی
 انام جمله خاص و عام راست که چون بحر محض بود از محض غیب از مقام ناجبیت از عام
 جنبش بجهت جنبش در جنبید هویت حق ظهور یافت و در میدان حضرت احدیت تجلی بشتافت که
 عبارت از الله احد است و تجلی بیار و تو از اسرار بیشتر همه صفات کمالات باقی و
 جلال از کرمی و رحیمی و ستاری و جباری و قهاری و عزازی و خالق و خالق و ربوبیت هزار
 در هزار از اینجا موج بر موج زد بر حسب استعداد و مظاہر که لون الما و نماند و الله در
 اصنافی و نبی الله رسول الله ولی الله این همه اسماء است بمظاہر مختلف خویش تدبیر
 من الله نور و این اول است از مقام احدیت و این مقام روح انسانی و عالم جبروت است
 و این مقام قرب و عالم مدیت است و این مقام اگر چه تجلی است اما آرزو است مقام جوار
 فائده تمام نمی یافت باز در مقام تجلی بشتافت عالم عقول پدید آمد و این عالم ملکوت و
 مقام روح انسانی است و درین مقام اگر چه فائده ظهور که نفس محض است ظهور پیوسته اما مقام تقدس
 و میلن تسبیح و تهلیل است و این نشان تید بود و ما الله مقام معلوم پس عشق را مظهر بیرون گشت
 و فائده مکمل معرفت که مقام عروج مبتدای بر حجت بنظیر پیوسته باز در مقام تجلی بشتافت
 عالم اجسام پدید آمد اینجا ظهور تمام اینجا میدو عالم عشق موج بر موج رد چنانکه ملکوت و جبروت
 در حجت افتادند و اینجا نقطه اول و آخر در مظهر انسانیت ظهور یافت و عروج و ان الی ربک
 انتمی که بحر محض در جود صرف بوده است بشتافت بدان سبب که جوش سوزش عشق مقام
 فاجبیت که در تمام ذات سر بحر صفات در مرتبه محض وجود با خود داشت برودن انداختن

و بزرگ شرف است نشست
 که شرف هوش نادر ندیم
 شیرین سخن است الحمد لله
 سر صحبت ذاتی خلفا همدند
 لازم حال است و با وجود که
 چنین سفلی و کثارت
 در سخن و در از نفس است
 سرگشته پیوسته بر زبان
 زور از شایع عالمی
 بیرون نهد پای سلامت
 و کین راه فراد از شرف
 غریب المامت نکند و بیم
 سیاست نادر و سر چه
 حمید شرح بیان کتاب مبین
 کشفه و الدین انصاف و دین
 راتم اعلم سال الله سوک
 طریق اسد و ارشاد فی السواد
 و الما و دلی التوفیق الهی
 الی سواد طریق و علی الله
 و علی سید الامام العالی
 الی طریق الحق و یقین محمد
 و الله و بحمد و ایتا و حسین
 بدین حق و یقین معلوم الدین
 المرسله القاسمه
 و العشرون تحقیق
 الیاس عن قبول
 ایحان الیاس
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 اعلم ان الحق تعالی از قضا
 ایتا و بدینکه علم است
 و الله و بدین و شریعت برانند
 که ایحان الیاس غیر مقبول
 باس در لغت معنی است

و علی بن ابی طالب را اینجاست
 موت. معاشه احوال آخرت
 است که در وقت ظهور
 موت و کفایت و در بعضی
 اخبار آمده است که هر یک
 از همین کافور و بخت کثرت
 جای خود را می بیند و موت
 در بهشت کافور و در بهشت
 پس چون کافورین جان
 زیان آید این ایام بسیار
 باشد چه ایام با کثرت غیب
 بود با اختیار شده و قصد
 اقبال از انبی و دعوت
 و فرمانداری و در اقبال
 باشد اقبال در این ایام
 ایام غیب بود و اقبال
 باشد چنانکه در زیارت
 قاضی کافور و زیارت
 رجاء و اقبال و معاشه و اقبال
 نقل صانع الهی و معاشه و اقبال
 دیده باینکه در گوش ما
 شنوا گشت و معاشه و اقبال
 که آنچه پیش از آن خبر داده
 بودند کتاب تو بمان ناقص
 بود حق است و اقبال باز
 بفرست تا ایام آید
 و علی صاحب کیم و معاشه
 ثواب شوم این ایام
 و اقبال از حق و اقبال
 وقت قائم ندارد و در
 حدیث آمده که ان الله
 یقبل توبه عبده الی آخر
 غفره ثواب است از حق
 موت و شدت سکرات و
 رسیدن جان در حلقوم

معلومات را بعلم سپرد و علم را با معلومات در سر ذات که بحر صفات است بر ذات را بجزان
 صفات دانست. صفات را کسوت ذات ساخت. حدت در کثرت گردانیده کثرت را
 کسوت وحدت پوشانید. وحدت در کثرت و کثرت در وحدت و غلط در وحدت و وحدت در غلط
 غائب در حاضری و حاضری غائب. افتاد حسرت. تن به تمام. در صحرائ وجود بر آراست
 از حرم علی. معرش استواری علم بر افراشت فریق فی فیض و فریق فی السیر پیش عهد داشت
 تا بر این سبب باز افتاد موافق استی نظای علی الانکه در جوش بر آورد دشوار فغان در کمان مکان
 انداخت و بار از بار غاشقان بر رخسار تنی بر تدر استعداده نظیر از نوعیت
 علم کتاب کتاب الاربیب فیہ بر جان و جهان تاخت و چنگ بدامن نعب و مطلوب خود و
 چنین است معنی این گرسنگی که در معاشه نشود نهاد بنیان افتاد است و این نیز تر و گرم تر از
 آتش و دوزخ است که گرسنگی کثیف را بلطف رساند و مقید را مطلق نشان. انسانیت
 بر غایت بر آنکه از گرسنگی مردوم بخدای تعالی دانند رسیده و این خاصیت در صوان
 و دیگر نمناور باشد اگر چه گرسنگی دارد که در غلبه و غلبه است و هر گاه اگر چه از غلبه است نه
 اما آتش گرسنگی نذر ندم تا جرم از مقام خود تجاوز نمواند کرد و این کار تا آتش است و باز با
 در دو نسبت و عشق است اکنون بدانکه گرسنگی را استقامت مقام است مقام اول و آتش گرسنگی
 خوانست که غلبه ای آن آب. طعم است مقام دوم. آتش در محبت و عشق خوانند
 که غذای آن خون جاریه خالص غیر است و مقام سوم را آتش محبت و عشق
 خوانند که غذای او حسن و جمال و اوصاف کمال است ان الله یقبل ایجاب ایحال
 عاشق حسن خود و زینت آن به نظیر حسن خود را خواهد پذیرا می کند

شیخ امجد دبلوی

در زمان سلطان بهلول بود انشزام آستانه خوابه مطلب الحق و الدین بسیار نمودی و بر حاکم
 ایشان متوجه بودی و فتنی با اعیان طلب از من برآمد آبی دریا با نکل قدم دران در نهاد و جان
 به ملک در داد و ستدی از آب سر بر آورد و از آن هنگامه نجات داد و نجات باز آمد و در کج نشست
 و مقام بیرون نهاد و انتماسب فتح و انتماده نه به به و اسطه بخواجه کرد و بر کثرت مقبره او
 بالای حوض شکستی است رحمة الله علیه

شیخ ادین دبلوی

جد و اوست کاتب حروف نام اصل ایشان زن العابدین است عرف شیخ و شناسه کامل بود

برگزین سقا بخت که آید
 نزد خدا مسکن پاک
 من مصلحت باشد هیچ
 جلدی نگذرد و میان من
 خفته خیریت طاعت
 در تفسیر خفته چنانچه
 بود که دست هرگز و غمان
 در بدست و فضل و رحمت
 او سگی که سوار بر
 و به دست رفت بکعبه جا
 خدمت و دست از کعبه
 تشییع و تشییع و غایب
 در پیج جامعت
 لایق و مصلحت اسلام
 که کوشه الهی این آیت
 که میباید حق ادا کرد
 الا ان تامل آمنت او
 الله الله آمنت به
 جزو اسلام و انهم مسلمین
 سابق و بین این آیت
 روشن است که چنانچه است
 ظاهر و حق و حقیقت
 که نام تمام خود فکر
 ماست و ظهور و کفر
 و حق و زید و موی و
 و درون و بیرون و حق
 و در موی و ظاهر و پاک
 خطاب الهی که در تمام آفر
 که از حیات ماست و
 مشا و خطاب الهی کرد
 چنان بود اسلام و اعدایان
 شده اکنون انبیا ایمان
 و اسلام چنانچه که در حق
 است و در سرفراز
 و نیکو به کرم و دست و پا

جلالی تخلص میکرد آخر با شادت پیر جمالی تخلص کرد او را پدر او بتیم گذاشته بود و با برادر استغفار
 نامی که داشت تربیت یافت و کسب کرد و شاعر شد اقامت شعر از شوق و قصیده و غزل
 گفته و آنکه شعر او در اصل سخن ظاهرست و قصیده او بهتر از غزل و ششون ست مسافرت
 بسیار کرده و بر یار و در حرمین و طریقین مشرف شده مولانا عبد الرحمن جامی را قدس سره
 و مولانا جلال الدین محمد دوانی را علیه الرحمه در یافتند بهایت صورت رقی و در وقت او
 یافتند و در محافل و در کتاب عزایم امور بنایت و دیر و کمتر کسی الا که در مجلس فرصت
 سخن دایم و ابتدای او از زبان سلطان سکندر بن بهلول ست در پیش با برادر شاه
 نیز معتبر بود و بنام او قصیده گفته که در دی این بیت ست - شاه دشمن کشش ظهیر الدین
 محمد بابا آنکه به کشور جنگاله راز انوار کابل بشکند و بنام بهایون باد شاه نیز قصائد
 گفته با پیر خود اعتقاد عظیم داشت این او در نوبت پیغمبر صلی الله علیه و سلم شهرت
 دارد و بعضی از صلحا در خواب قبول این بریت در پیش آن سرور بشارت یافته
 موسی از هوش رفت بیک پر تو صفات تو عین ذات می نگری در بشمی و مبلو
 او در مقام خواجه قطب الدین است قدس سره بنایت نزه و لطیف بحضور خود ساخته
 و خانه که الان قبر او دروست و در حالت حیات مسکن او بوده و نماند و در موی و انوار
 افشانی و در بعضی و استخوانه در سالی که بهایون باد شاه بگجرات رفته بود و از پیر همراه بود همان جا فوت
 شد شیخ جمالی را در پیر بود یکی شیخ عبدالحی که حیاتی تخلص داد و مجموعه مکارم اخلاق و
 مجمع محامد و صفات در زمان خود مجمع الفضلاء و مرجع الفقهاء بود پیش پدر محبوب تر و بدل
 نزد دیگر بود نشان و غریبی داشت و ظهوری عجیب بے گوشه نهیض حالتی نبود دشمن او را بدید
 میگفت و بسیار میگفت الحق اگر باین قوت که در گفتن شعر او بود اگر نکره وقت محمد آن
 می شد آثار غریبه از وی بنظهور می آمد همیشه در مقام بدست آوردن و لها و نگاه داشت
 خاطر یاران بود و با پیر طائفه سری داشت از انجمن او را قبول دیگر بود با وجود عزت و
 بزرگی که داشت بے تعلقی بے تکلفی او زیاده بر همه بود و مآتک وجهه محبتی که او را بود
 جهان خوش می گزرا نیکو که گفت محنت را اگر سر آمده حالش جمال عبود نبود و هر روز در
 حواله گاهی و دائم در سری و هر دم در شوقی بود باین بهم از معنی فقر و غنا دور و مندی که
 سرمایه سعادت ابدی ست قسطنطین کامل نصیب او شده در زمان افغانان هر که از جنس
 طالب علم یا شاعر یا تائید را از ولایت باینچانب می افتاد در منزل او می بود و بهر یک
 بهر اینها و خدمت می کرد بملکی شیر از ترک پدر با در مرید بود و آنها را مدتی از عمر صرف

او کات یاران کردیم در جوانی رخت ازین سرای فانی بر بست و لادت او در سن ۱۲۳۰ شد
 و ششین و تسهات و وفات او در سن ۹۵۹ و شصین و تسهات است قبر او که بر صفا که بر سر
 رودنه پدر است **میرد شاه میرک** سید عالی نسب از اولاد میر سید شریف به جانی و در سن ۱۲۳۰
 فنون و نوادر امور بینظیر است در تاریخ وفات او گفته است قطعه تاریخ نادر و معجزه شریف
 که بواسطه مرزبان نه بود و وقت نزاعش بر سر سیسم من به گفتم ای چون تو در زمان نبود
 سال تاریخ خویش خود فرما که جز او در این زبان نبود گفت تاریخ من بود امم
 بنده و قتی که در میان عبود از عبارت شیخ عبدالحی نفع عبد اسقاط نموده است و گشت که ای
 پسر کلان شیخ جمالی است وی در بزرگی و جاه چو آب پدید میزد و در نول آخرت بر سبب عالی معجزه
 داشت در رعایت اهل بزرگی و عزت ملاحظه او ضاع چاه و دست می بود از ابتدای در سلک
 خواص ملازمان نصیر الدین محمد هایلون بادشاه انار الله بر بهانه منتقم بود و بعد از آنکه شیر شاه طایفه کرد و
 بر سر سید سلطنت پای نهاد و بجبهت افتد احدی که بسلسله سلاطینیه داشت سزوک طایفه سمر
 بر دستان اقامت اختیار نموده و در یار گجرات بدر رفت و از آنجا عیلت زیارت حرمین و طبرستان
 کرد و باین سعادت خطمی با اهل و عیال مشرف شده در عهد دولت مشایخت و دت بنان الدین
 محمد اکبر بادشاه بد یار لوف خود نمود و بواسطه ارتباط و اتحاد که بجنب ناخندان محمد سیم خان
 داشت بجهت و درجات اعتبار رسید و بعد از آن بسبب وقوع بعضی امور که اطلاق
 خفایای جذبات الهی بود و باعث بر ترک دنیا و توجیه خانخانان بحرین شریفین شد هم در راه
 حج در سن ۹۶۰ ثانی و شصین و تسهات به شهادت رسید و بتقریب بعضی حصار اعاد می از بنیای
 برآمده بجانب کوه جیه که افتاد و تهاور آن دیار گذرانید و باز آمد و بوجهی از مد و ماضی افتاد
 فرمود از جناب سلطنت سکونت شهر نمود چو در گاه و گوشه فراموش و آسایش را بود که بسن
 و ربانین بهشت آئین با ما هر و یان نازنین گزیدند چون نوبت مرگ رسید بر عمر گذشت بانه
 دیگر رسید و کان ذلک فی سن ۹۶۰ است و بعین و تسهات

کارمن و دیگر طغیان توجیه
 شد صفت تراد دنیا نصیحت
 در سن ۱۲۳۰ مرده تا از ملک
 به با بر سر پشته کوه و
 جا با حیرت طایمان سازیم
 به با تندرست گزند و عاقبت
 کله طایفه که بکبر با خدا
 رسول خدا نصیحت و معافی
 است در دنیا و اوقات چو
 زود با خفا الله تعالی توفیق
 ای ای ان فی ذلک حبره
 ان غشی و کله احوال و حرمین
 است و قتی که ای
 و نصیحت و آیه حرمین و
 حسان بود و عیلت بعد و راه
 قانی هدای آن بود که موسی
 علیه السلام باین گمان
 حسان اندست تن ظلم
 خلاص گردیده که نه بود
 چنانکه در آن و دیگر طایفه
 و در سبب و توجیه و حرمین
 عنده و استخلاص موسی
 علیه السلام از دست آن
 و در سبب و توجیه و حرمین
 آسایش و بر عاقبت حال
 در علیه السلام بغیر است
 یا اهل عاقبت حال و عاقبت
 اگر انقطاع و ای خدا کرد
 که فرمود انقطاع آل حرمین
 باین هم مدد و حرمین
 است که مراد و حقیقت
 عادات بود که در نفس هر
 و عاقبت حال و حرمین
 و طایفه با اسلام و حرمین
 بود و در حرمین و عادات

سید حسین یای میناری

مدتی بود سفر کرده و صحبت اند و حقه بقیات جسم بود در زمان سلطان سکندره از ما
 مشهور مقدس لوس بدلی آمد محبت او با سلطان خوش بر نیامد و قلعه بدلی که در مسجد
 پای منار اقامت کرده گوشه گیر شد بعضی از نساء امرای سکندریه معتقد او شدند و در معیشتی
 ضروری او را بهم رسید و هم زمین درون قلعه را از اعیان میگرد و حاصل آنرا صرف فقرا

و در حرمین و عادات
 و طایفه با اسلام و حرمین
 بود و در حرمین و عادات

که در ذات حیات داشت
گویند پیوند عین بدون
فرد و بی حیات تواند بود
و با مفهوم حق بی بیاید است
و شد علم باقی تواعتادت
و با صاحب و اول
صاحب و تین ظاهر است
مقدمین و آخرین بحال
خود است اگر مفهوم قرآن
و اشارت احادیث و معتقدات
آدم و سلف ایمان اسلام
و حسن خاقانی دی بودی
اینکه مشهور در حرب پیش
کفر و فتنان نشد و درایت
که چون ابو جلی مجید در غزوه
پدر گشته شد آن حضرت فرمود
صلی الله علیه و سلم مات
قرآن نه الامه اگر فرعون
عمر بن خطاب و مطهر از عالم
و حق تعالی ابو جلی مجید
که با طبع از اولی جهنم و
در باب شهادت و سون
خاقانی است باری است
نمودی اگر گویند تشبیه
با اعتبار اعتبار استکباری
است که در حالت حیات
داشت گویند و حاج جواد زبان
شریعت و دین بنامه
است که کما را بعد از صحت
گویند حسن اسلام یا اعتبار
حالت صحت که در کفر
عیان داشت مثل صحت
و مشبه بگردانندگان ایمان
موجب اقبال چندین از
و دوسای قریش که مدت عمر

می ساخت میان او و شیخ جمالی بسبب امور و سالیست نرا گیتی در میان بود شیخ اکثر اوقات
با او در مقام طراقت بوده او را بعضی امور ناشایسته نسبتی میکردی ازین معنی در تبر شد
و آلت خود را بریده پیش شیخ فرستاد بعضی گویند که این حکایت غلط است و ادعای استقامت
شده بود بمشاورت اطباء و قصد کرد و در مردم این چنین شهرت کرد و گویند شیخ جمالی این بیت را
برای ابدی او بطریق مزاح و طراقت گفت بیت آلت پیش را چه بریدی به علت
پایه چاکونه خواهد رفت و الله اعلم و وفات او در سنه ۸۲۲ هجری در اربعین و تسامه و تقیود
در پایگاه شری است رحمة الله تعالی علیه

شیخ یوسف چریا کونی

دره لشی بود مشرب شطار حلقه ذکر بسے غریب بر پا داشت در اثنای آن ابیات
عاشقانه میخواند و شوق میکرد نشان عالی داشت بدو واسطه شیخ عبد الله شطار میر معید
خدمت والدیه محبت ادر سید و تلقین ذکر نموده و الا ان اولاد او در بعضی از نقبات میان
دو اب موجد و اندر رحمة الله علیه

شیخ خانوگوا لیری

از مشاهیر وقت خود بود در تبه خواجه حسین ناگوری است و خرقة از شیخ اسمعیل فرزند
شیخ حسین سرمست که در چندی بری بود نیز داشت و وی بره حانیت خواجه بندگ
معین الحق والدین بخت متوجه و فانی بود از جهت کبریا و صفت نبیه به تعلیم مردم قیام نمود
خدمت والدیه صحبت شریفش رسیده بود و اند از ترک تعلیم و قیام که از وی در مردم شهرت یافته بود
بر سیده فرمود که من سپرده ام و صغیف گشته از برای تعلیم هر داخل خلق قیام نتوانم کرد و مقصود
ساختن بعضی دین بعضی و این بحال فقر انباشتم و معذور دارم و شیخ نظام ناد نولی
از مریدان اوست او نیز این طریقه ترک قیام بقصد اتباع شیخ مسلک دارد و قبول نام
شهرت عالم یافته و شیخ اسمعیل برادر شیخ نظام نیز مرید و خلیفه او بود مردی تمام بود مریدان دارد
خواجگی میری است و دیانه و در کوشه مسجدی افتاده در دیش پخته کار کرده مرید شیخ اسمعیل است
شیخ منو که در گرو بود و نیز مرید خواجه خانوست خالی از حلیه و نوع حالتی نبود و وفات شیخ خانوگوا در سنه ۸۲۲

شیخ علاء الدین رحمة الله علیه

این شیخ بود الدین ابو دینی از اولاد شیخ فرید شکرچ مست قاس مرید دهر و حیدر بود

و از آنچه میگفت پشیمان شد و از جمله مریدان و غلامای شیخ علاء الدین شیخ ابن انبرو هم بود و مردی عزیز و من و متبرک و مجذوب شکل بود رحمة الله تعالی علیه

سید علاء الدین

سید عالی نسب و متبرک بود صاحب ذوق و حالت و هلاوت و در فن موسیقی مند و قوی	که مرغ هر چنجی گفت و گوئی دارد	بجستجوی نیاید کسی مراد دلی	کسی مراد نیاید که هست و موجود دارد
تا که داشت شعر من میفرمودند آن قول زود اداست و وقت اوست غزل از اندام آن گل خنجر رنگ دارد	نشاط باوه پرستان کنتها بر سید	منهوز ساقی با باوه در سبزه دارد	حدیث عشق تو تنهانه من بمیگویم
که هر که هست ازین گونه گفتگو دارد	منازع دل بکف لبیری بده تو عطا	که این مناع مرا نماید و نگردد	

سید علی رحمة الله علیه

تو ام وی از ارباب کمال و سکر و جد و حال بود و انتم با خود حالتی و سرگرمی داشتی سخن را مجذوبانه گفتی و بلباس خاس مقید نبودی گاهی خرقه مشایخ پوشیدی و گاه لباس سپاهیان و در بر کردی آرد را اصل از سادات سوانه است در آنان طلب بجایب جویند و خدمت در درویشان کرد و مرید شیخ بهاء الدین جوینوری شد و قبول خاص و حالتی مخصوص نصیب او شد و ابواب بر دی مفتوح گشت چهار مکان جدا داشت و در لطیفه داران بسیار بود و در هر چه از فتوح رسیدی نصفه بود لطیفه و در آن قسمت یافتی و نصفه دیگر بر منکوحات و در حصول فتوحات بر دی متصل و متوالی بودی و هرگز منقطع نگشتی گویند که وی تا چهل سال هیچ خادمی امر نکرد و خدمت نفرمود شیخ فقه بود گشته شد که هر شب آب خوردن در جاس خواب می نهاد و امشب فرا میوش کرد و آب می نهاد آودست هر جانبی ظرف آب بدست نیاید باز بخفت باز تشنگی غایب کرد باز آب شست نیامد چون تشنگی نهایت رسید کار بهیلا گشت کشید و خوابت که از کسی طلبید تقصیر می کردی که با خدای بسته بود گشت برگ تن در داد و گشت بیای مرغ و وقت شست تبار دیگر بحکم اضطراب دست برای تقصیر آب نواز کرد و کوزه پر آب یافت آب بخورد و خدا را شکر گفت خدمت والد میفرمودند که من بنامه من است او رسیده ام و از بی سخنان شنیده اثر ذوق و عرفان لطیف طلب سرگرمی محبت از کلمات او لایح بود میفرمود که من تا بوده ام بخانه دنیا دارای زلفه ام و هر کسی را از ایشان بخواه خود را طلبیده ام و خادم بخانه کس نفرستاده ام میفرمود که بپسند مردم که بخانه کس نمیروند

برای اهل عتد استسکبار
مطلب سعادت که باشد غنای
الزاد کوفت از زین اند
مثل نه و در غن و شایع
ایشان نامور کن سید علی
نصوص بر حلق آن که است
نگه بیکر معصوم ایشان
ایضا بیان مثل آیات قرآنی
است تمام از ادله که انوار
قال آمنت ان الله یحق
مذهب رند و سید و معتقد
ایشان همان است که در فتوحات
بیان کرد اند و الله اعلم
و بر تقوی که در مذهب و
اعتقاد ایشان ایمان در غن
بود و مگر در آنچه عقاید
ایمان صورت بند و در خود
مخالفت نامه غلام و مشایخ
ایضا بی محبت است
غایب کار تقاضای اطاف
است و تکلف و توهم
و تعلیق قول ایشان بآن
نه اگر قول ایشان را اعتماد
و معارض اقول تا به اهل
و جود ملت دار و عده
را به مذهب بپزند و اعتقاد
و از هر جانب چشم پوشد
هم و عصمت بر غیر نیست
اگر در یک لحظه دارد و چو
نقد ان اردو چنین است
نه سبب که متعصبان دین
و تبرع اهل عالم اند
چون جاحل و جاهل است و کرده
از هر یک سکر از ایشان
نیز خار و چه میگوید شای

هر چه می بیند و نداند میفرستد این چیزی نیست مقهور توجه بدیشان است بر وجهی که باشد
 میفرمود که پیغمبر را صلی الله علیه و سلم در خواب دیده ام که میگوید دل بسود خود میزنی و از احاطه
 خلق خود را می بینی شوی گفتیم یا رسول الله اگر در حال است از آن است و اگر از آن دلی بیچاره می بینان
 چیست فرمود برای خلق خدا و فای کن کرده ای تو در حق ایشان مستجابست میفرمود که من فرمودم
 تغییر روز خدا و عبادی ایشان بکنیم نیز از آن در میان عصر و قرب صراحت فرمود و در آنجا که حوال
 من نشو ندانیدند مرا که در آن یک ساعت بحال خود باشم میفرمود که مرا عجب آید از این طایفه
 که بر تالان حکمرانی که فلان صورت یا فلان قول بگویند را خوش دارم و این را خوش ندارم و حق
 من معین نیست مرا هر چه بگویند خوش آید بهم بر آن و حق کتم خبر او و جو بطور است وفات او
 در شش ماه و شصت و پنج روز

پسر شیخ بهار الدین است از مشایخ وقت خود بود بزرگ بود علمتی ظاهر داشت بسیار حسن
 محمود و عجب بود مدت عمرش از صد تجاوز گشته و شوق و محبت و ذوق او بجهان تازه چنان ضعیف بود
 که تا دو کس او را نگر فتندی ایشان توانست بخلاف حالت سماع چنان عشق و جوانی کردی که راه کس
 نتوانستندش گرفت نقل است که در وقتی شیخ بهار الدین در خدمت شیخ محمد بنیسی بود هرگاه با ملا
 شیخ را در تکیه ادلی دریافتی و اگر چنان بودی که از او دادی که مرده نیز از او را کسین سکه محرم
 نکشتی مگر روزی پسر او فوت شده بود کسی دیگر نیز که تکیه نگفین او بداد و در روز شد او را بخت بداد
 ازین سبب در آخر تکیه بجا نماند رسید شیخ بعد از آن که از کاغذ فارغ شد روی بجانب او کرد و گفت
 بعد از این نمیرد ان شاء الله تعالی بعد از آن شیخ را این متولد شد مقتضای برکت و فای پسر و در او داد
 برکت واد وفات او در سال ۸۴۸ مرت و سبعین و تسع مایه قمر او نیز در جو خور است

شیخ ادب حسن جو خوری

قدس سره فرید و خلیفه شیخ حسن ظاهر است از جمله ماد تان این طریق است صاحب استقامت متقوه از قرآن و اقیانه
 و کرامت و حرمت و زهد و تجربه و محبت زمان اگر چه متاخر است و لیکن بحسب صفای حلاله
 از اهل اهلان متقدمان است نقل است که وی می گفت سی سال جا نماندیم و یا فیهما کشیدیم
 تا تقدی علم بکانه نفس حاصل کردیم و دانستیم که نفس بچه طریق راه میزند و چه کینه گاه بهما دارد
 نقل است که نصیر الدین محمد هایدی بادی شاه هر چند از وی التماس قبول تذری
 کرد قبول نکرد و یکبارگی کاغذ سفید با مهر بایشان ها که در فرمان می باشد

میان قاضی خان ظفر آبادی

قدس سره فرید و خلیفه شیخ حسن ظاهر است از جمله ماد تان این طریق است صاحب استقامت متقوه از قرآن و اقیانه
 و کرامت و حرمت و زهد و تجربه و محبت زمان اگر چه متاخر است و لیکن بحسب صفای حلاله
 از اهل اهلان متقدمان است نقل است که وی می گفت سی سال جا نماندیم و یا فیهما کشیدیم
 تا تقدی علم بکانه نفس حاصل کردیم و دانستیم که نفس بچه طریق راه میزند و چه کینه گاه بهما دارد
 نقل است که نصیر الدین محمد هایدی بادی شاه هر چند از وی التماس قبول تذری
 کرد قبول نکرد و یکبارگی کاغذ سفید با مهر بایشان ها که در فرمان می باشد

این علم بی طلبی و غیره
 خاندون دیگر از پیشانی
 اند بهر لایه کشف و یقین
 است بر منور حاکم
 بفرزین که در کمال
 و اندوخته با کمال
 آشت که در معتمد از مقام
 کفو یا از سوار عظیم
 چنانچه در این اثر
 باید بود که در احوال
 سیم شایسته من اعتقاد
 برین علم و دانش
 تعلیق قبول پیشایم
 علما و مجتهدین باید بود
 الدن فی علم الصواب
 این مجری بی شک
 و کرده است که علم است
 و چندین دین آیت
 نم گیمه علم با هم
 با سنا بهر که در علم
 درون در تقدیر منزل شک
 نیست در اعتقاد
 بر آن که در علم با علم
 بر سول و معجز
 تا در این بر تقدیر تسلیم
 صوت بیان در علم
 تعلی ایان و کمال
 و درین آیت
 بیان توحید و کمال
 و کمال و کمال
 با وجود علم و کمال
 و درین آیت
 و کمال و کمال
 و کمال و کمال

خدمت شیخ در ستاوس موضوعی و هر مقداری که خواهند در این بنویسند فرموده ادا احتیاج نیست
 و به احتیاج حق مسلمانان گرفتن ادا نباشد و در خدمت پیر خود عمید کرده ایم که
 از خدا خواهم و از غیر خواهم بخدا که میم بنده غیره خدای دیگر است و گفتند که بفرزدان خود
 عنایت کنید شاید که ایشان را احتیاج باشد فرموده ادا بر ایشان دانند ستانند
 ایستایند چون قرآن را پیش شیخ عبد الله که آنرا و عواد بود بر ندی نیز تعلیم کرد
 و گفت پس باید که بر متابعت پذیرد و چون پدر ما قبل نذر تا چار اینیز آن باید کرد که
 ایشان کردند خدمت والد میفرمودند که وقتی با چند از جانب جوهره قاصد علی بودیم
 چون از نزد یک، بطحرا با و افتاد قصد ملازمت شیخ از اوجبات وقت نمودن تا نفع شیخ
 در آیدیم و منتظر بر آمدن ایشان نشستیم چون وقت نماز شد شیخ و صفیان و دیگر از غله تبار آمدند
 و بعد از نماز شیخ با ما متوجه شد و بر سید خدیج از کجای آیند و کجا میروند و چه کس اند چه نام دارند
 هر یکی جوابی عرض کرده شد و حضرت در ایشان که داشتند حاضر آورده و دواغ کردند الله
 میفرمودند که از همان راه است که از خدمتش بیرون آمدیم گریه بر ما استیفا کرد که کیفیت آن
 نتوان رسید تمام آن روز در گریه گذشت تا بر او هم در غصه آبادست و فوات او پانزدهم صفر
 سببین و تسعین

شیخ محمد مودود لاری

در مهربانی و توحید و درندان مشرب و تجرید و تقرید بود در طبع شگفت بود مشرب عالی داشت و بهی
 بلند در تفسیر و درین دیار قدم آورد و میان وی و شیخ امان نسبت در پیوست و شیخ امان
 استفاد علم توحید و تحقیق کتاب فصوص الحکم و غیره پیش او کرد گویند که چون مشرب شدی
 دوی از نشان ذوق و حالت سرگرمی فرمودی با آن دیوانه جلاله وقت سخن است کتاب از ایمان
 بر او رو سخن بشنوا و حقائق و اسرار آنچه بر زبان آید کشف نمودی گویند که او را بعضی
 از غرائب علوم مثل کیمیا و مانند آن ماهر بود بارها با شیخ امان گفتی در خدمت
 پر بارم بجنابان تا میباید چینی و گفتی ما را از شما سخن توحید و کجای حد کیمیا است پس
 در حق شیخ امان فرمودی جوهری قابل یا نتم و لیکن حیث که یک چشم دارد و در مقامات بلند
 بلفظ کوکب خواندی مدتها را اگر اقامت داشت بعد از آن بلاهت نسبت شیخ امان در این
 او در پانی پت سکونت فرمود شیخ امان برای او مدو حاش بقدر غایت نیز حاصل نمود و
 و در یافت بر او و بر شیخ امان یکجا است قدس الله سرها

بفرمودن هر کس که بگوید که من
که حکم بکنم بفرمودن خدا را
چون عدم اعتبار ایمان
باستثناء بکاربردن
اعتبار ایمان است باذن حق
بجمله ایمان رسول
ولی موسی علیه السلام
از گمراهی این دلیلیست
ایمان خدا را می توانست
و با ایمان فرموده است
چون این که این کلمات
مسلم و غیر مسلم
از خطای مخصوص اینهاست
در این ترازو و در این
اندک طایفه ایمان با
و بعد از وجود آن حدیث
اعتقادات تا حدی که
کرد و غیر اینها را
و معتقدین که بدار ایشانند
با ماضی حدیث و احادیث
کفایت میکند و معتقد
چون ثابت و واضح گشت
که ایمان با هر صحیح نیست
شد که ایمان بدون این ثابت
نیست با جهل اگر تسلیم
کنم که ایمان با هر صحیح
عدم صحت ایمان فرمودن
باقی است از جهت عدم ایمان
بفرمودن این ترجمه
کلام شیخ این ترجمه است
از جمله اسرار باطن
و اسرار و اعداد و السلام
علی سید المرسلین
المصدق محمد و آل محمد
و اتباعه الطیبین

ذات عاشق صفت و صفت عاشق ذات آدم کت عاشق سکون و سکون عاشق حرکت شد
اشاره از افعال و افعال از آثار منفک نشود انکسار از کسر کسر از تک منفصل نگردد افعال از آثار
افعال مثل سحر بجای ذات و صفاتند چیز ذات مولی و تبارک و تعجده صفات کمال وی تعالی و تقدر
از صفات و محالند جز ذات و باقی چیز جدا ندارد و جز صفات مشهودی و وحدت مقتضای ذات
آمد و کثرت مقتضای صفات | این جمله صفت که کردی اثبات | میدان بهر بی تصرف ذات
اورا بهر صفات متجاوز | لیکن مقتضای بهر بی و ان | اعلم ان الله تعالی و تقدر ذاتا
و احدا و صفة و احدا و صفات متجاوزت بنوع السبب و الاضافات و کثرت بکثرة الشیون الا اعتبار
باطن بود بی خود آمد و آن ذات خداست و صفات وی ظاهر نمود بی خود آن افعال خداست
و آثار افعال او است | بودی که نمود نیست | ذات است و صفت بدان و در باب
و اثر که نمود نیست بیک بود | اصل و اثر سے بین و بشتاب | اگر چنین چیست الانبیا و العقول
صفات غیر می نماید اما من حیث تحقیق و احوال همین ذات است و نمود است و اگر چیز نیست
حق است چه بود و جهان چه نمود | استی که هست و نیست و کثرت و کمالات و وحدت همه بود
به مظهری که هست و نیست و کثرت و کمالات و نمود است و ظاهر بهر صورت و شیخ خود را ان مظهر
با نه بذات و حقیقت خود نیست | نه بی صورت و آب و مرآت | که آن دگر بود تو دگر گشتی
مگر مظاهر الهی که در آنجا ظاهر و مظهر یا بیکدیگر متحدند و فرق میان ایشان باطلاق و تجرد و تعین
و تقدیر است مثلا حقیقت انسانی باعتبار اطلاق و تجرد ظاهر است و باعتبار تعین و تقدیر مظهر شک
نیست که آن حقیقت بین افراد خود است که مظهر این خود آن نور پاک ظاهر و مظهر تو مظهر است
باشد میان ظاهر و مظهر و بی محال | فرقی بجز تقدیر و اطلاق نیست | شتران میان ظاهر و مظهر هیچ حال
قال بعض السوفیة هو الظاهر بالتحقیق و التعین الذی اقتضته الاسماء و الصفات و الباطن بالاطلاق
و تجرد الذی اقتضته ایهیة و الذات و انحراف الانکشاف و الانحلال هو اثر التعین و التقید و الاول
بالاستقار و الاخر بالانحراف و اثر الاطلاق و التجرد به الامتیه و الاخره من سیث المرتبة لامن حدیث
الزمان اذا کون عین الاکوان سبحان من خلق الاشیاء و جعلها انسان تمام تمثیل خدای است
تعالی و تقدر بصور جمله موجودات و اسم بشکل اوست با شکل کل کائنات عالم انسان که بگوید انسان
والم صغیر و حدت انسان دلیل برت بر حدت ذات بیک بری از کائنات که در نظر خویش آمده و حدت
حقیقی و کثرت نسبی در روشا بده خواهی کرد که نور غش و ظلمت صرف بهر گزین مرئی نشود آنچه مرئی
میگرد و نور است با ظلمت مخلوق نور را ضیای نامند بهر نور نیستی است باستی مرید که از جهل میخوانند
به ظهوری که حق را نسبت با عیان واقع است بواسطه تنزل آن حضرت است از کمال نوریت

المرساله التملیث

وجه الغناء فی احدیة
الذات بالخیة عن

مجمع الجہات

و قد انشد محمد بن علی
روزگاری در ازشت که جلوه
محبوب ازلی با جندگان
بلفها سخنانی در محافل جادو

و است دم هم محبت نای

ک خانه بود میرود و طوط

و دلت مبین اقتضای امیر

استخوان مکنید خاصه درین

ساز باز که شربت محبت رنگ

رنگ است زهر و دلت و طوط

نخل و گریه بود و دلت

چند امکان بشریت با چنان

بهر پیچیده و بر زمین جاریه

و خدا و الله است که

بسیب و در آن تاب

استخوان و کمال ایستادن

بمال سکین و آنم آمدن

تنگ و تیره گشته و خراهم

آمدن حال بعیت بالید

محلات عاقلانه با رعایا

و خواجه عاقل و شود بنفید که

بهر مهر و صبر غنیمت

شان هلاک کنی و استقبال

نالی امت مرحومه همی اند

بفضل رحمت تو کرده و

بایست آن دعا بیکم فضل

و سانی رفته است نه

و بساطت و اخلاق بمرتبه افعال و اسما و صفات چنان مکملات فی حد ذاتها معدوم اند و مشهور
و در اک شان نیز معدوم باشد و بیست چه نسبت خاک را با عالم پاک چه که اور است مجوز آن طاک
درینا و در و امید اتم که چه نیم غایب کرد و کجا سر بر خواجه آورد و شناسای حق غرض حق نسبت لا
یوسف الله فی الله نهایت روش سار کان راه حق خالی و تقوی نسبت نه بقای بر سبند که
جمله اشیار و محو فانی در بر تو نور تجلی حق تبارک و تعالی یا بند و بفرقه تقی که مرتبه نهانی اندرست
محقق گردند و بحکم ان الله با مرکم ان تود الامانات فی الجہات بسی است و است و است و است
بر نیست عاید گردد و ظاهر انور و امن باشد و بطل از رحمان و عز باشد

شاه عیب ازاق؟ بیانی

مرید و خطیب شیخ محمد حسن سرت وی از مشایخ قادریه است بسیار مدح کمال بود و حال
طامخ داشت و از وی حواش و کرامات بسیار نقل میکنند در او انکی بحصول علم گردید و ان شریف
مشتی و محبت بروی غالب اندر با عنایت تات که کشید و از مجاهده بر تبه مشاهد رسید گویند و او را
با حضرت علیه قادریه نسبتی بکمال بود بر واسطه از ان حضرت با ذوق و استادی شد و چه کمال باشد و
در ای آنکه کسی بر واسطه از آن حضرت مستفیض باشد و او در صبر بر شد اندوختن بلا تکی در شرف داشت
نقل است که یکبار رسیدی بدست یکی از اعیان گرفتار بود و او را در چند بد فاضل اند و او را
گفت تو از شهر بیدر که من بجای تو در بند خواهم بود ازین مخی بر سر او خفتها آمد و بهر حال
خود ظاهر نکرد غالب میان او و شیخ امان پانی پی در نظریه مسکه توجید و اطلاق وجود عینیت و غیره
او عالم گفت گوئی در میان بود او و بعضی دیگر از مشایخ عصر اطلاق حق را بر یکی دیگر تقدیر می نمودند
و شیخ امان را درین باب رساله ایست مسمی با ثبات الاحدیه که مخالفان او را نگیه خوانند از وی
چیزی درین باب نقل خواهیم کرد ان شاء الله و شاه عبدالرزاق را مریدان و خلفا بسیارند سید علی
که در لودیانه است از مریدان دوست و بکبر سن رسیده است مشغول ذکر و صاحب ذوق است و قاف
شاه عبدالرزاق و شیخ و از همین و شحاته و شاه عبدالرزاق مکتوبی در باب عینیت حق جل و علا نسبت
با افراد عالم و نفی وراثت آن حضرت عز اسم که در میان ایشان و شیخ امان در اعجاز سخن بود شیخ حسین
بانی آنی کرده بود صاحب ذوق مشوق حال از آن محقق صان و فانی فی الشیخ به سبکی و خصوصاً همان
نمود نوشته است و شیخ نقل کرده مرده اگر چه از افشانی این اسرار و اجزای این کلمات باز داشت
کاتب حرم متقاضی و غیر متجاسرست لیکن چون ایشان گفته اند نوشته ما را از نقل آن چاره نیست با
برای ادا این مکتوب آن نیز بود که این مجموع با همین مکتوب شیخ امان که بعد از وی در مقابل دی نوشته شود

تعالی شان پس بشارت داد تعالی الحمد لله معلوم میشود که هیچ ذاتی در اوقات باری تعالی موجود نیست
 و امکان ندارد که بی ذات حق سبحانه و تعالی ذاتی دیگر موجود باشد انقض اگر ذاتی دیگر در ای
 ذات حق موجود باشد اوقات صفت خالی نباشد زیرا که هر ذاتی که در ای ذات مطلق موجود باشد
 از قبل و از بعد از فنا و بقا و حرکت و سکون خالی نباشد پس ذات تنها صفات او باشد و قد
 ثبت ان الصفات كلها الله فثبت ان ذات الله الواسع تر من هذه مال الله تعالی با ایه الیه الذین امنوا
 آمنوا بالله تعالی آن کس نیکه ایمان آورده اند بخدا تعالی بانه خالق موجود در آنک موصوف بصفت
 الکمال منزله عن النقص و الزوال خطاب کریم از ملک جیم بدیشان رسید انما الله بان ذلک الحق
 الموجود لیس و آنک موصوف بصفت الکمال منزله عن النقص نه اول بل ذلک الموجود الموصوف است
 قائم باشد بانک انت الموصوف بصفت الکمال من غیر انت چون ایمان بخدا تعالی بیاری من
 یاشی و الله المومن و یکنه خوش میفرمایند **س** بگردن ز حد و کائنات تست دلم
 بگردن ز احاطه جهالت دلم **ا** انما ز تعالی صفات لم **م** امره تجلیات ذات تست دلم
 و تو در رساله دیگر نوشته است که از هر طریق ذکر است و آیتان قریب تر مشغول بودن با صفت
 پیرو مرشد است کسی را که حق سبحانه تعالی تو بنیق رفیق گردد اندک مشغولی واسطه پیر حاصل شود هیچ
 کاری بهتر از این کار ندارد و در گوشه انفراد هم درین ملاحظه مشغول ماند اگر چه ریاضتیه دیگر نداشته باشد
 همین امر را بخدا رساند و بتدی را از مشغول بودن بصورت پیرگزیده نیست زیرا که عالم الهی عالم معنی
 و دیدن او ممکن نیست مگر در صورت صاحب کمال که انسان کامل ذات او ذات حق است و مظهر
 کلمات حق است **س** **ا** منظر تمام غیر انسان نیست **ا** که همه کون را منحصر کرد
ا انبیاء و الیما را تعالی بدان **ا** سرخفی کرده ام با تو بیان **ا** این فقیر حضرت پیر ملاحظه صفت
 خود با ذکر چهار پایه فرمودند بخدا مشغول انگشتم که با انگشتم از ذکر نعمت تعالی همین ملاحظه صفت ماند
 غیر از نماز فرض و سنت سوگنده نماید از نعمتم نمی آید و سر کس که بواسطه پیر مشغول ماند اگر چه زیاده است
 عبادتی و ریاضتی نیاید هم مقصود وی بر آید زیرا که هر صاحب دولتی و سعادتندی که بایشان متوجه
 شود و در متابعت ایشان موافق رود و نور روی رخشان ایشان در مراعات آن کتب باشد و بواسطه
 صفای وجه ایشان خود را عین ایشان باید تا جرم فیض عطای که بایشان میرسد باند نیز رسد و ذاتی خالی
 که از ایشان فاسد میشود از ذی نیز فاسد میشود چنانچه حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم در باب البکر
 و بدقی رهی الله علیه فرمود ما صلی الله فی حدی شکیه او و قد صبیته فی حدی این ای قیانه واسطه
 حضرت پیر بر فقیر چنان غالب آمده بود که چون خلق ماه میدیدند بنده نیز می نگارست اصلا
 ما شتاب در نظر نمی آمد و بخدا صفت غالب بود که غیر از وجه مبارک ایشان هیچ چیز در دیده ام

از یک این سخن نظریه
 باری تعالی فقری افشاد
 تا که با یگانا رب و یمن
 سخن که در دست دیم
 از دیدار فتنه سخن ایجاست
 کوهف باری عو شاد
 گاهی آتشکار بود گاهی
 نهانی و عفت نهانی خفا که
 دانی در طریقت خفا که
 و حجت حقیقی با محبوب کثیر
 بود که جود میگفت را و
 راه خود در حقیقت علف
 با احتمال ندارد و علف خا بر
 بر میگذا نیز افشاد و حقیقت
 از باب علف بخود نیکو
 و استماع بود چنان بر چ
 از عیوب رسد و عفت و عطا
 در هر دو صفت یعنی در هر
 و عطف و شکر نعمت واجب
 بود چنان این مرتبه الاست
 دوست بهت بشیریت
 از آن کوتاه باری که زبان
 که هرگز کند خاموش
 نشند و از سخن نند
 دید که وی جل جلاله
 عطف است بر مشامه
 مخلوقات که گاهی لطف
 او منقطع بود و چنانچه وجود
 آید بنده خدا اگر تبر حق
 متر صد و یک جانور زمین
 بختید و یک ستاره
 بر آسمان درخش و یک قاره
 در دنیا بخود یکسر
 برگ بر درختان نهان و یک
 سنگ بزرگ بر کوهها پائین

نمی نمود و اگر بمرد خست و بر دیوار و بهر جانب که نظری کردم جمال حضرت ایشان مشاهده میشد
در هر چه نظر کردم غیر از تو نمی بینم و نه از تو کسی است حقا که حال است این سه در هر چه نظر کردم
بجفتی: جز نور رخ تو نیست منظور و

عبد لطف است که هستی
عالم بدان بر پاست اگر چه
گر نه قبر و جاب نیستی و
بر کندن نیاید این خاست
در نظر بحقیقت گاهی تفریح
بقا و انعام کلاه حکمت
انقدر دانه فساده از لعل
صدوح پیدا گرداند خست
و چه از شش خفاصی بر
اصلاح بخش تا اثر لاله لطف
در بجا ج و دانه بطن پور سه
با من حتی تمامی کارخانه رویت
و بودیت براتر از لطف
قبر مست و برادر دانه لازم
و نامه بچون یکبار سائر
موجودات را عام و شامل
از پنج گفت آن مرد عارف
که در زبان در دوزخ لطف
یاستند اگر چه مردم شان
انوار لطف یعنی اگر بخواهی
عبد لطف را از پرده تعزیر
کردن تا حق تعالی است
که بکسی از این گدایان گفت
فرقی نیاید لطف و رحمت
پیدا آمد و حسب فن لطف
اندر کسی لطف لطف ان
نموده و در مقام لطف معنی
شد و معنی بر داده لطف
یعنی از رفیق و زری بود و نه
و از تفریق و دشمنی و دشمنی
و با تعزیر آمد و متعلق
رحمت محبت و رضا آمد
و چون بفرموده از خود خواست
ایضا خطاب کی بود
و عین الرضا من عیب کجاست

شیخ امان پانی تی رحمة الله علیه

نام او عبد الملک است و لقب او امان الله و غالب در زبان مردم جز او لقب نیست و وی از
علمای صوفیه موجود است از تاجران این سری قدس الله سره در نظم این خط مرثیه چند پایه تمجید
داشت و در آن مرثیه مسئله توحید بیان شافی و نظریه روانی و سخن توحید را قاش گفتنی و فرمودی اگر بیا
انصاف در میان باشد ازین علم را بر سر سبز توان گفت بطریق که بسیار از این مجالس کار نباشد و گفتی
مرا در اجتماع حال دو دلیل بر مسئله توحید بود و آنان بجنایات بپای مانده دلیل دست داده است
او را در علم تصوف و توحید کتب و رسائل بسیار است و آنکه تحقیق از تقریر او لا محاله و رساله او مسمی
باثبات اللاحدیه که بیان اطلاق حق و احاطه او بحدائق کونیه با حفظ رایت او در عین طینتیه او با علم
مطابق اذواق ممکن و کلمات محققین اهل توحید کرده و آنرا در نامه عبد الرحمن جلی قدس سره
شرعی نوشته است در غایت بسط و تطویل و در اول آن مقدمه بسی جاشع و مفیدی در تمجید
اخلاق و تخریب عادات مرثیه کمال داشت فرمودی سر بایه در دیش پیش مادی چیز مست تخریب
اخلاق و محبت خاندان پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمودی که علامت کمال محبت آنست که از
محبوب به متعلقان او تجاوز نکند پس علامت کمال محبت حق آن باشد که محبت او را محبت پیغمبر
کنند علامت محبت پیغمبر آنکه محبت اهل بیت و سرایست کند نقل است که اگر در وقت در
او را اطفالان سادات یازی کنان و ران که چه میرسیدند او کتاب در دست گرفتنی و با دستهای
و دام که ایشان ایستاده بودند و او را محبت شستن بودی او در وقت مشرب ملا میده داشت و در مجلس
او که در دنیا یعنی غیبت مردم نگذاشته و اوقات او بد که حق و نفس را در محبت بود و به کتب تمام
بسیار مشغوف بود و بطالعه و تدريس آن مشغول فرمودی اللهم ارزقنا اخلاصهم و اتواهم فرمودی
که حال علم این عین حال است فرمودی که هر کسی را در چیزی که کمالش داده اند کمالش را در کتب
ایشان است اگر طالبی پیش او بار آورده آمد که فرمودی چیزی که بخوانی که طریق با است و از محبت
عوام الناس را بردی هجوم کثرت بودی و حلقه در با نه اشقی فالتان را از عشق صیرت منبع کوهی
فرمودی ابتلاء این امر مبتدای را انکار باز میداد و از بهر آسایش از خود خواب هیچ چیز را بخورده
ندادی چلو بر زمین ننهادی و از طعام اندکی چشیده و در هیچ احوال با لذت و طریقه قلیله مسلک نکردی

که آن بزرگوار بصف می بارد
یعنی اگر این همه بلا بر جماعت
مخصوص اتقادی بی سخت
بود و در زیر بار آن پست
شدند ای صفت کرد دستان
ساخت تا بار کینه خود
بهر کلام اندک از آن برسد
این نیز عطف خفی بود و به
ظاهر اگر نیز بر بعضی گران

بمن خفا و جود طبع و شمر و ذوق و حالت اتیاز داشت و این بریت او خالی از تازگی نیست
چنین که بر بر طایفه نسی را میلی است بنگر و اثر وی پای نامه میلی است به مولانا حسین نقشی که
در صنعت خط کتابت و هر گاهی بی بدل بودی متبرک و سخی و بیدار دل و خوش وقت و خوش خلق
و ولایت شعار در طبیعت طلب و رعایت جانب احباب بنظیر بودی و زید شیخ بهلول است و سکن
نجدتش نیز محبتی و اعتقادی و ملازمی داشت و از آنجمله

شیخ سیف الدین رحمه الله علیه

افتاد و بهلاک انجامید و اول
نیز مثل این حکمت و مزیه
و رزق شگاف و زیادت
باقی ماندگان تواند بود
حدیث از این مصلی سر بر می زد
تا حکیم الله صاحب دیده شود
و چون از این نعمت بگردان
گذاشته و چون خوانده
نیز از این نصیب شده بود
بکمال انبساط و یک خدمت
از آن نیز سخن را نمیدانند
صورت هر قدر از انبساط
پای میسوزد و از آنجمله
در آورده و بر ستر می انداخت
بود که اگر تیره اجل معلوم
بخواست بهایت می آید
بر خواستن از این حکمت و
حکمت اولی از مظهر محلات
عادی می نمود اگر توفیق
ایندی و سلیقه می نمود و قوت
نمی بخشید از هم با شیوه و از
دست در نه بود اگر در دوازده
سه ای شد کشف حکمت
طبیعت نمی نمود حکمت از قوت
و بهای و بهیولت اسکان
عادت بود که در این حال

والله فقیرست غایت محبت و اعتقاد و بندگی خدمت وی داشت کم تنبی باشد که ذکر شریفش گذشته
باشد ایشان را بکافی و حالتی و گریه و مست نداده باشد بیشتر سلوک یاران شیخ بخندش در رنگ
سلامه است نسبت با سائده و جلالت و الله فقیر که به نهایت ارادت و محبت شیخ موصوف بود و میفرمودند که
فقیر است ساکنی در طلب شوق بندگی در ایشان بود و خدمت بسیاری از ایشان رسیده شد
این معنی در خدمت او یافته شد در هیچ کس دیده نشد و ربط و تعلقی که دل را بخدمت او دفع شد و هیچ
جلالت نشد و تسکین و یقینی که طویل صحبت او حاصل آمد از هیچکس نیامد و لهذا الهام و العناایت خاص
مخصوص ساخت و در خدمت او نشاند و مثالی خلالت تا چند روز بخت خاص خود مسوده کرد
و بسیاری از علوم قوم را بخارج گردانید و شغل باطن که آنرا سجد و قلب گویند در آموخت و بعضی
از کتب قوم که هر روزی این راه بود تعلیم فرمود و آلام را در ادراک حال با یکی از علای حاضرها که
انتساب بسلسله سهروردیه داشت رسم بعیت واقع شده بود و چون در خدمت شیخ همان اشتراک
کرد که بنده را پیش از رسیدن خدمت شما بیعت بجای واقع شده و حالا جاذبه محبت و ارادت شما
بر همه غالب است طریق چیست فرمود غم نیست المربع من احب درین راه اعتبار محبت راست
میفرمودند اول که در بندگی و رسیدیم به رسید چیزی از احوال خود با تصور و خیالات خود بگویند
عرض کردیم که ما را احوال نمی باشد و تصورات و خیالات ما چه خواهد بود فرمود برای آن میگویم که من سبب
شمار دارم تا بهم فایده مشرب واقع شده است عرض کردم که بنده را اکثر اوقات چنان متخیل شدم که گویا
تمام عالم از گوش تا فرش عاقل من است و من بر همه معیلم فرمود در شما تخم توحید نهاده اند و بعد از آن تربیت
فرمود و تلقین کرد شیخی پیش خود در خلوت خاص طلبیده فرمود را می است که بدو قدم بگذارد و در آنجا است
که بیک قدم بر سنده آن ایست که با وجود دست یا عدم لیس نشی و در همان حق است بنظر حق
بیک قدم بگذارد و مستغنی دیگر فرمود که آنرا سجد و القلب گویند و فرمود که گشتن از آب و رفتن بر هوا
و اعتقاد در آتش اینها همه دست و بدوی این معنی دست ندید و قدس الله سره و در خاتمه

قولی که بسم الله تعالی بنویسم
 بدو که بسم الله تعالی بنویسم
 رضا لازم بود که با او بی
 رضای نمی توان گفت و نه نه
 غضب باقی است در حق
 و در قیام بود و در حق
 مخصوص با این آن خانه
 که بهشت نام است نفی
 رحمت الله هم نه با خداوند
 و از بی گزینش آن مرد که
 دوزخی را امر می گوید الله
 طیف جیاده با بی بی شام
 دین و کافر است و نه که زود
 و بهشت من نشاء و رحمت
 جز رحمت بوسطن یاد کند
 و آنکه گفت و رحمتی و رحمت
 کل شی مراد رحمت و رحمت
 و اخلاص و تابع بودیم آنست
 بدین غلامی اصیب بین
 اش آفرین سخن رایج
 غفلتی غفلت کرد و نه
 است که بهر دو کار عام
 را با بند خود غفلت است
 ظاهر یا خفی و سر رشته
 حقیقت و در دست و دست
 و حکمت است تقاضی و نه
 و علم بر این سخن دین
 حقی بود که در حد و حد
 منت آن چنان کشیده
 کثره که از آن مردم داشته
 اند تا هر کسی بقدر استعداد
 حال و وجه و غیره از حد
 در صورت مروت و در حد
 اینها با او غرض از این است
 و در آن حکمت دیگر نه

نگین که یکبار دیوان پیش او آمد گفت که انان بین ساعت هزار گاه و بیمن از آسمان فرو آمد و در ساعت
 سلطان همه رازده بر دند و بر خیزد با من بیا و کاران مرا از دست ایشان خلاص کن حاضران
 مجلس بهزل و استهزا پیش آمدند ایشان را منع کرد و در لیش بخدمت پیش آمد طحانی حاضر
 آورد و آبی پیش کرد و آتش طعام بخور و آب نوشید و جواب رفت و آن حالت از فرو نشست
 و بدرفت آن نگاه با باران خود گفت مجاذیب را نمودار بامی باشد انکار چرامی کنید عالم نمودی
 بیش نیست چه عجب اگر بوی چنین نمود باشد که گویند که از وی گاه گاهی فرض نماز فوت شدی
 آنکه در روز که در صورت دانه بودی ویرانه از علم و حال و صدق رکمال او منقول است این را جز بر حسن
 تمام حالت عمل متوال کرد شبها بیدار بودی و در بار بر خاسی و وضو کردی و توحید نمودی و تعربازدی
 و الله اعلم بحقیقه احوال نفس است که در این باب و بداند که نماز شروع میکرد و از ایات که بعد
 ایات که بنشین متواضعی گذشت چنین کند که اگر کرد و در آخر بخواند ای و بار آویزه اند که
 در نماز شروع کردی و نه در ای و توحیدی و اوقات قیام بر کاران نماز نشستی و الله اعلم بحقیقه
 احوال آن مرد و شیخ محمد حسن است و شاگرد شیخ محمود و داری یا کثر سدر سل ارتباط داشت و در
 اشرب قلندرید بدو و اسطر بشاه نعمت الله ولی میرسد و از میان سلسله اعتقاد و خلق او بسبب
 غلبه قریه غالب بر حکم ترست نقل است که وی تا سب بعضی و متان مدعی تشریف می آورد
 بار آنکه حالت خواب در فرمود و دست و خطه به بجانب ماران دید گفت این با یکی اند و مطر میرسد
 انتشار است غلامی شیخ زکریا وجود معنی که احسن اوصاف زیاده و جواب بود اما اس نمود که باران نیز
 در کوچه و حواهد بود و فرمود که سفری به سر سوار با باران است و اگر نه غلبه سوار با باران را بخند
 سپید شد و از این چون بخار و صید و جبهه کشان و نیزه و مقام و در آن زمان تاب آنکه از وی زود کردی
 و در آن فرمودی و گفتی که در کوچه و محله و شمیم و تالاب و آنکه در آن تالاب و در آن تالاب و در آن تالاب
 در این امتداد و نیزه و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید
 از آن که در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید
 نباید کرد و غلامی که بخت بودند پیش کرد و از همه ما مذکور حالات و سبب است و در آن غلبه
 کرد و در آن حالت میزد که در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید
 بر زبان او میرفت که آن دقاعت فی ثانی عشر ربيع الآخر ۹۵۵ هجری قمری و شیخ از آن مقام
 و شاگردان بسیارند شیخ تاج الدین بن زکریا و شیخ که در آن اخلاق و معرفت کتب معروف و توحید
 بر طریق شیخ میرفت و شیخ که در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید
 سلسله است که در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید و در آن که آید

بکس خط و جودت طبع و شوق و حالت اتیان داشت و این بریت او خالی از تازگی نیست
 چنین که بر پهلوانس تیس را میلی است بازگرداوردی پای ناته میلی است مولانا حسین نقشی که
 در صفت خلعت کتابت و بهر کتی بی بدل بودی متبرک و سخی و بیدار دل و خوش وقت و خوش خلق
 و ولایت شاعر و طبیعت طلب و رعایت جانب احباب بدین طریقی بودی مرید شیخ بهلول است و لیکن
 بخدمتش نیز محبتی و اعتقادی و ملازمتی داشت و از انجمله

شیخ سیف الدین رحمه الله علیه

والد فقیرست غایت محبت و اعتقاد و بندگی بخدمت وی داشت کم بختی باشد که ذکر شریفش گذشته
 باشد ایشان را بجائی و حالتی و گرمی دست نداده باشد بیشتر سلوک یاران شیخ بخدمتش در رنگ
 ملازمه است نسبت با سائده و بخلات و الدفیر که بنهایت ارادت و محبت شیخ معشوق بودند میفرمودند که
 فقیر اسفت ساگی در دطلب شوق بندگی در ایشان بود بخدمت بسیاری از ایشان رسیده شد
 این معنی در خدمت او یافته شد در هیچ کس دیده نشد و ربط و تعلقی که دل را بخدمت او افتد و هیچ
 جای او نشد و تکیه و یقینی که طویل صحبت او حاصل آمد از هیچکس نیامد و اینها و الدم را بنایت خاص
 مخصوص ساخت و خرقه خلافت پوشانید و نشان خلافت تا چند روز بخل خاص خود مسوده کرد
 و لباسی از علوم قوم و آنجا درج گردانید شغل باطن که آنرا سجود قلب گویند در آموخت و بعضی
 از کتب قوم که هر روزی این راه بود تعلیم فرموده و الدم را در داخل حال با یکی از علای حال ظاهر که
 انتساب بسلسله سهروردیه داشت رسم بیعت و افتد شده بود و چون در خدمت شیخ همان افتد
 کرد که بنده را پیش از رسیدن بخدمت شما بیعت بجای واقع شده و حالا جاذبه محبت و ارادت شما
 بر همه غالب است طریق چیست فرمود غم نیست المزمع من احب درین راه اعتبار محبت راست
 میفرمودند اول که در بندگی و رسیدیم بر رسید چیزی از احوال خود بانصورت و خیالات خود بگوئید
 عرض کردیم که ما را احوال نمی باشد و تصورات و خیالات ما چه خواهد بود فرمود برای آن میگویم که من سبت
 شمارا در یاجم تا کلام مشرب واقع شده است عرض کردم که بنده را اکثر اوقات چنان متخیل شدم که گویا
 تمام عالم از غش تا فرغش خط من است و من بر همه معیطم فرمود در شما حق توحید نهاده اند لکن از آن تربیت
 فرمود و تمکین کردنی پیش خود در خلوت خاص طلبیده فرمود و ای است که بدو قدم بجا آورده و ای است
 که یک قدم بر سنده آن نیست که یا وجود دست یا عدم و اندم لیس نشی و جدا همان حق است بدین طریق
 بیک قدم بجا آورده و مشغولی دیگر فرمود که آنرا سجود القلب گویند و فرمود گذشتن از آب رفتن بر هوا
 و افتادن در آتش اینها همه دست و بد و لی این معنی دست نداده قدس الله سره و در خاتمه

که آن نیز جانب دفع می بود
 یعنی اگر این همه بجا بر جاده
 و خصوص افتد ای بی سنت
 بود و در زیر بار آن است
 شدنی قسمت کرد شایسته
 ساختن با رکن خود
 هر کس اند که از آن برسد
 این نیز لطف خلق بود و بهر
 ظاهر و اگر نیز بر معنی گران
 افتد و بهر آنکه میزدان
 نیز مثل این حکمت و مزید
 و هرگز اشتکان و زیادت غر
 باقی ماندگان تواند بود
 حد میزان عقل بر برین
 تا کیم الله صاحب دیده شد
 و چون ازین نعمت بیکران
 خدا کی بیزه چنین خواند
 نیز زوار نصیب شده بود
 حکم ما سبت و یک خدمت
 ارمان نیز سخن را نم بداند
 صورت هر صفت و احوال
 پای صبور سکون را از جلست
 در آورده و بر ستر بیک افتد
 بود که اگر فیقه اجل معلوم
 بهمانیت نبوت نمی آید
 بر خواستن از آن حکایت و
 حرکت در لای از ملامت
 عادی می نه و اگر وقت افتد
 الهی و معنی نمی کرد و قوت
 نمی کشید و هم با شیده و از
 دست رفتن بود و اگر و از
 متوالی نشد کشف ظلمات
 طبیعت نمی نمود نهات از قوت
 و مملو می شد گفت امکان
 عادت بود الله که در این حال

تفصیل بعضی از احوال و کمالات و ادم مذکور در انشاء الله تعالی اکنون نقل از رساله اثبات
 الا حله شیخ انان بکنیم بدانکه اول رساله میگوید پس شنیده نمائید چون عرضا بمحققین ناظران تیز بین
 تا امان و حده وجود و تاثر ان سعاد و معرفت و شهو فرموده اند که ما را بوجدان هیچ کشف و هیچ معلوم
 کشف نیست که حضرت واجب تعالی عین حقیقه وجود است و همه موجودات ظاهر و مشهود بعضی از طائفه
 مخصوصه این ربوئی همید اند و بعضی در خاطر گزرا نیند و آینه اند و هم اند پس بنابرین سخن بر کی یا نتایج
 و ثمرات آن در اینجا ذکر میگردد و تا حق از باطل پیدا آید و کامل از ناقص پیدا آید یا آنکه بقدره العلماء
 جناب مولانا جمال الدین رومی علیه الرحمة در شرح رباعیات خود چنین میگوید که بعضی از ظاهران چون
 از محققان شنیدند که حق تعالی عین ذات وجود است علی این معنی یا آن کرده اند که حقیقه حق تعالی
 جامع به مشترک میان جمیع موجودات است چون از بعضی اصحاب علوم عقلیه شنیدند که کلی موجود
 نیست الا در ضمن افراد و کلی این معنی ایدان کرده اند که حق تعالی موجود نیست الا در ضمن افراد ممکنات
 و وجود او منحصر در وجود افراد است و صفات او منحصر در صفات افراد و چنانچه علم او منحصر در علم افراد
 ممکنه باشد و همچنین قله و سایر صفات او کلام او پسین کلام بشری باشد و این معنی اصطلاحات
 است قطع و جهالت است شیخ بعد از این میگوید که این فقیر را با یکی از این طائفه اتفاق صحبتی واقع
 شد و در آن اثباتا نامل شد با تفسیر وجود حق تعالی و در ضمن وجود ممکنات و انحصار علم و کلام او
 در علم و کلام بشری با او گفتم این سخن مستلزم آنست که بعضی ممکنات معلوم حق تعالی باشد و بعضی
 مجهول و با آنکه همه در نسبت با حق شریک اند مثلاً عدد و رنگ و بیابان و قطرات باران اصلاً معلوم بشر
 نیست چه بیچ فرد از افراد بشری مطلع بر آن نیست و در مجموع افراد بشری نیز پس بدین فرض که علم الله
 تعالی منحصر و علم افراد بشری باشد تعالی من ذلک لازم آید که اینها و امثال اینها معلوم نباشد و دیگر چیز با که معلوم
 بشرست معلوم او باشد و دیگر پوشیده نیست که این معنی موردی آنست که موجودات ممکنه خود بخود بی ایجاد غیری موجود
 باشند و اگر این موجودات غیر از حقیقه وجود نیست و آنرا خود امر مشترک خیال نموده اند و از آنچه که
 لازم می آید غافل بوده و بعضی میگویند که حضرت حق سبحانه تعالی تفرد نموده بیچ چیز دیگر وای نبود
 الا چون تجلی فرمود و خود در بصورت اختیار نمود سر آئین آن وجود مستقل که پیش از ظهور و بروز بارز و اح
 و اشباح بران بوده نمائید بلکه در اینها ساری گشت و بصورت این موجودات مخفی چنانکه آنحضرت را
 وجودی دیگر مستقل و را بر این موجودات و خارج از این ممکنات اکنون باقی و ثابت نیست الا آنست
 که بوجود همین موجودات معلوم میشود میگردد و لا غیر و این طائفه اگر چه در تقدیم وجود حق سبحانه
 و تعالی بر سایر موجودات و اثبات آن بر وجه استقلال قبل از ظهور و البروز از طائفه اولی پیشی
 گرفته است اما در نفی وجود بر وجه استقلال و رای این موجودات بعد از ظهور و البروز بهیسا

با دلاوری و ایت جمال محمدی
 صلی الله علیه و سلم قلا
 روحانی از دروایح الاوان نعمت
 ایت مقدس از شام جان
 رسانید که که قای صفا را
 تازه ساخت و داده قوت و
 قوت ایام فقر و فاقه شد و در
 آسودگی سلطان قدرت
 چنان شد که تمام از خود غائب
 ساختند چیزی از آثار ربوبی
 و در کمال اشتیاق نفس کلمات
 با نسی و آفاقی اندر ک
 تمام نموده اند و بجای مشرف
 ساخته که بران خلق و
 تمیز میان آن خلق مایل باشد
 و چنانکه بود که هرگز آنجا را
 باین کیفیت ندیده و ندان
 تر سیده بود چه گوید که آنجا
 چه بود بیچ بود چه بود حق
 حق مطلق اگر کلی هستی
 مطلق مدک نموده و در یافت
 نگردد هر چه مدک گردد و بیچ
 شود حادث بود و صورتی بود
 حاصل بدین معنی امان
 از جمیع عالم بود گویند که این سخن
 حق هست است بیچ شک
 در بیچ مدک بود حقیقت
 چنانچه صفات مدک بود معنی
 ذات جان که مدک نگردد و صفات
 بر ذات پده بود بر سر زمین
 پده با جهالت ز سر ذکر کرد
 از شبهه برانچه پده بر سر زمین
 از چنانچه نفس پده بر سر زمین
 کلمات و مکتب من گفتم که
 در این حال ادراک بود

و اثبات وجودش بوجود همین موجودات مادی است و درین معنی هر دو از یک تبصیر اند بل تا جلد
 و لاطلوت و شک نیست که در اینجا نیز اموری چند در میگیرد و بعد از ابطال این کلام مرتب ابطال
 بدلائلی مستند و عقیده نقلیه شرح و بسط کلام در آن میگردد و آنچه گفته اند که حضرت سبحانه تعالی متعین نیست
 و اگر نه تخصیص لازم آید و قیاس نیست زیرا که هر موجودی که باشد بهر وجودی باشد حقیقتا کائن اعتبار
 عینیا کان علیه نقلیه کان او ضلایا لی تعین نباشد آری که موجود را از قیاس و اعتبار چار نیست و
 تمیز و امتیاز بی تعین ممکن نیست پس تا چار بیع موجودی بی عین نباشد خواه به تعین مطلقا
 باشد یا آن معنی که تمیز او مانع شرکت میان همه تعینات عالم نباشد چنانکه تعین حقیقه مطلقا که
 اصل همه حقایق عالم است و صادق بر همه از دو عالم چه باشد نیست که اگر چه آن حقیقت را در هر
 وجه نفسی متعین است و از مادی خود متمایز اما تعین او مانع شرکت میان همه اشیاء عالم نیست
 و خواه اخص تعینات مطلقا یا آن معنی که تعین او مانع شرکت نباشد چنانکه تعین زید و محمد و برادر تعین
 شان جز بر هر یکی از ایشان صادق نیست و خواه او علم من و وجودی که من و وجودی که منی که بر نسبت
 با قبل اخص بود و بر نسبت با بعد او علم چنانکه متعلق کلیه توسط میان این هر دو خواه زائد بر حقیقت
 بود خواه عین حقیقت و سر در بین است که هر موجودی که در وی ترکیب بود تعین مابین اعتبار از وی
 زائد بر حقیقت مشترک است و یا بود مثلا اگر موجود تمام بذات خود باشد چه هر کس گویند اگر نه عرض و شک
 نیست که تعین و مابین امتیاز شان زائد بر حقیقت مشترک ایشان است و در هر موجودی که در وی ترکیب بود
 بلکه احد بر حده حقیقی بود تعین بی عین حقیقت و ی بود و اگر نه احد نبود و گفته را حد پس تا چار غیر
 ذات موجود نفس خود متعین نفس خود تمام نفس خود را اینجا بود یا آن معنی که آنچه دیگر از آن وجود حاصل
 میشود از تمیز و امتیاز و بر ابداث خودش است پس آن ذات بذات خود موجود باشد و بذات
 خود متعین نباشد و عین آن ذات باشد تعین عین آن ذات و شک نیست که چنین موجود
 غیر از وجود مطلق و ذات حق تعالی نیست میگویند و چه عین ذات تعین عین ذات میگویند متعینا
 بمعنی آنکه تعین انفسه مایه تعین المتعین فی الکلیات بالنسبه الی غیره من التبعیات الاخره کفقت
 علیه الرحمه و عینم الرضوان میگویند که پوشیده نیست که چون سلسله موجودات متعین البتة بیک
 غیر متعین شنای میگردد و بهر جهت آنکه هر تعینی مسبوق بلا تعین است بهر تعینی حکم میکنند و سبق
 غیر متعین بر ذی تعین را از مبدای که از دنا می شود و قلی که بی فارض شود چاره نیست
 پس تا چار است که یک غیر متعین باشد آن غیر متعین می باید که پیش از عرض تعینات
 و تعینات خود بخود بذات خود موجود باشد تا آن همه تعینات مرار عارض و ثابت
 تواند بود زیرا که مقرر است که ثبوت شی مرشی را فرغ وجود مثبت است و ازین و شک نیست

در یافتن کلام احسن حق
 بود پس در هیچ نسبت
 نه جود است و مانند این
 الفاظ اطلاق آن معنی دارند
 اشارتی بدان تو مانند
 اشارتی که مقدم میشود
 اشارتیه را بخود و اگر
 شود یا ذات وجود اثبات
 کنند اما به معنی نسبت بین
 الا تعین کجایش دارد و آخر
 ذات حق علم دارد و علم طیف
 و خودی در میان نه اگر علم
 و حضور خود بخود باشد
 چرا باشد متعین این است
 مگر اشارتی باین معنی تواند بود
 در خود و خود اول
 بخود و کس به و کج خودی
 خود را همه به با کج جدالی
 بود و نه که ذوق و جدالی
 بیان نه لی و کج گانی آن عاجز
 و آنچه در حد ادعای
 و کج دعوت من ذوق من
 لم یبق لم یبق زیاده برین
 چه تعین که این گفت و گو
 در آن گفت اکنون آنرا
 بیاهی آدم و ازین حکایت
 میکنم مثل خواب خوشی و بی
 یا لذت شکلی چشیده میاد
 آن در آن تعبیر کندان حالت
 انصاف میکنم و گرد آن خیال
 می کنم و می گویم و هر چند که
 شرح بهم میزد و میزد
 گرد سخن دیگر گویم که هم تو
 بیان آن بوضوح زبان علم تو
 است و سوال کرد آن جواب

سوال در بیان مذهب است
 و جمعی ذاتی و مستانی است
 این کلمات میگوید معنی آن
 چه باشد و مقصود از آن چه بود
 و اشارت چیست و تو خود
 نفی شود و در یافت و باز
 نشد اعتباری که در جواب
 آنچه گفته اند میگویند و ایشان
 و قرار دادن است تو جمع
 و توفیق میان این دو سخن بطلب
 تا بگویم در بیان دی که آنچه تو نام
 گفت اینست و مقصود آنکه گفتند
 است که در یافت ذات بیرون
 و بگویند حق و ادراک که ذات
 مطلق دی غرضش حاصل
 بود بلکه ممکن و محتمل این
 حکم در عین محموله ظاهر
 است چه بر چه اندیشه کنند
 و ادراک نماید مست و
 مثال بود و صورت و مثل
 بچون و بچگونه نبود و شایع
 گفته اند قدس الله تعالی
 اسرار هم بر خلق با نهم
 و در نام ادراک نامیده و نام
 و عقل بدان احاطه کنند
 در حقیقی که مکشوف شود
 بر جمعی که مشهود گردد و
 هر کس که مدک بود هر کس که
 جمعی که مدک بود هر کس که
 و خبر بد و استوارت نماید
 علم و معرفت بدان متنبی گردد
 و عقل حاصل نماید و هم برسد
 هر چه بخلق ظاهر مکشوف شود
 و تواند اسکان داد که ظاهر
 به خود بود و در ظهور حق و

که ماسیات قطع نظر از تعینات و تمیزات موجود نیست تا چیزی را عارض و ثابت تواند بود
 بلکه ماسیات خود عبارات از همین اعراض و تعینات اند چنانکه این معنی در حد و دستان میرین میگردد
 و معنی بدی که هر چند متعلق موجودات را تجدید میکنند غیر از اعراض چیزی ظاهر نمی شود مثلاً وقتی که گویند
 که انسان حیوان است ناطق و حیوان جسمی است نامی متحرک بالارادة جسم جوهریست قابل
 مرابعا و ثلثه را و جوهر موجودیست لانی موضوع و موجوداتیست که مراد را تحقیق و حصول
 یابند درین حقوق حدود و هر چه مذکور شد همه از قبیل اعراض اند بخلاف ذات مبهم که درین
 مفهومات ملحوظ است چه معنی ناطق ذات را منطبق است و معنی نامی ذاتی را انود که ذاتی البوائی زیرا که
 آن ذات مبهم قائم و عارض بغیر خودش نیست و اگر نه این اعراض مراد را عارض و ثابت ننوایند
 بود حال آنست که همه بوی قائم اند و همه بوی عارض پس ناچار همان ذات مبهم غیر متعین باشد
 و مطلق باشد و عین وجود هر وقت و ذات بحت است که قائم است بذات خودش و مفهوم است
 مر این اعراض را و ادراک یا اعتبار هر تعینی نامی است و آشنایی و احکامی و پیش صوفیه موحده قدس است
 اسرار همان ذات مبهم موجود خارجی است و مطلق باطلاق حقیقی که هیچ گونه تعین و تقدیر و تکرار
 بحال کنجانی نیست و اگر نه مسیوق بلا تعین بود یعنی آن موجود مطلق نه کلی است و نه جزئی و نه عام
 و نه خاص و نه واحد و نه کثیر و نه مطلق و نه مقید بلکه مطلق است از همه فیود تا حدی که از قید طلاق
 نیز قان قید با اطلاق بیشتر مان میفعل معنی آن وصف سلبی ای لا یقید یعنی لا معنی نه اطلاق
 صده التقید بل هو اطلاق عن الوحدة و الکثرة المعاو متین و عن العصر ایضاً فی الاطلاق
 و التقید و فی الجمع بین ذلک او التفرقة عنه فیکون نسبت الیه و سلمه عنه علی السواء لیس احد الاربع
 ادنی من الآخر فیصح فی حقیق ذلک حال تنزیه عن الجمع و این را حواله بکشف مرتج و ذوق صحیح
 می کنند زیرا که عقل قائل بجمع اعداد نیست و درین موجود حقیقی همه اعداد مجتمع اند و عین یکدیگر گیرند
 و معنی این سخن نه آنست که وی فی حد نفسه محکوم به هیچ حکمی نیست بلکه آن که هیچ یک
 ازین نسبت در حقیقت وی با خودی و اگر چه در باب خارج بغیر یک ازین نسب نخواهد
 بود چنانکه اهل ظاهر در ماسیات گفته اند که ماسیات فی حد نفسه نه کلیست و نه جزئیست بآن
 معنی که هیچ یک ازین نسبت در حقیقت وی داخل نیست بل هر یکی ازین نسبت زاید بروی
 است چنانکه اگر کلیت باوی اعتبار کرده شود کلی بود اگر جزئی اعتبار کرده شود جزئی و اگر هیچ یک اعتبار
 کرده نشود نه محکوم بکلیت بود و نه محکوم بجزئیت بآن معنی که ماسیه در خارج منفک از کلیت و جزئیت
 موجود است و اگر نه واسطه لازم آید بلکه آنست که در حقیقت و نفس الامر یک موجودیست جامع
 جمیع اعداد بآن معنی که نه ادست و نه آخر نه ظاهر است و نه باطن هم ادل است و هم آخر هم ظاهر است و هم

باطن اول است از آن رو که خصیصه ذات ازل است و ظاهر است از آن رو که باطن است
و باطن است از آن رو که ظاهر است بلیکه اول است از آن رو که نه اول است و نه اول است از آن
رو که اول است الی مثل ذلک من الاضداد الاخر سوال مقرر است که هر چه در خارج موجود
باشد البته متعین باشد و هر چه متعین باشد مطلق نباشد پس ذات موجود در خارج مطلق
چگونه تواند بود جواب پوشیده نیست که مراد از اطلاق در اینجا آن نیست که متبادر از فهم عقلا
بلکه آنست که در اقصای معانی سایر تعینات نباشد بلیکه تعین وی جامع و بی بود با همه تعینات
لاحقه مراد از مراتب تنزلات وی این معنی مستلزم آن نیست که آن مطلق فی حدفیه متعین
نباشد یعنی که مخرج از کلیه اطلاق بود بلیکه وی فی حد ذاته حقیقه در خارج متعین است
و نسبت سایر تعینات مطلق فیکون متعینا مطلقا و لا منافاة بین تعین و اطلاق می بینی که
کلی طبیعی نزد بعضی عقلا حکما در خارج موجود است و مهندوی کلی است و تعین او در خارج
معانی کلیه وی نیست و کلیه وی معانی تعین وی بی و اگر چه نزد بعضی وجود در خارج و کلیه
معانی بیکدیگر است و لهذا کلی طبیعی را موجود نمی گویند اما جانب وجود و بر جانب عدم
واجب و غالب تر است چنانکه در کتب عقیده مذکور است و لامل هر یکی در اینجا مسطور یعنی تعین
آن موجود مطلق مماثل تعینات متعین نیست زیرا که هر تعینی از تعینات معینة مقابل تعینی
دیگر است و جامع با وی نیست بخلاف تعین آن موجود مطلق که تغایر و تقابل با تعیناتی است
بل همین هر تعین عادی و سفلی است و صوری و معنوی و از اینجا متحقق گشت که وجود در خارج معانی
اطلاق نیست بلیکه همان موجود متعین در خارج مطلق با اطلاق حقیقی است که بچندین کمالات
تخلی فرموده و خود را در صورت متعین و موجودات متکثره بصورت اغیار نموده یا بقا خودش علی
ماکان علیه فی الازل قبل الظهور و البروز من الوحده و الاحدیه الذاتیه فی الحقیقه نفس الامر است
تقدوری باشد و احدیه معنوی بآن معنی که اگر چه آن ذات متعین و موجود در خارج از حیثیه
آن که آن عین ذات است مشهود به بعین نیست همچون سایر موجودات چه نیه اما به بصیرت معلوم
معقول میگردد که نسبت این موجودات بآن حضرت ذات از حیثیه تأیید صوری و تغایر عینی چنان
که اگر دو صورت از میان این صورت کو نیه را اعتبار کنند بر آئینه آن حضرت سه کننده آن دو باشد و اگر
آن سه را باعتبار کنند بر آئینه آن حضرت چهار کننده آن سه باشد کما ورد فی الله ان الحیاء مایکون
من بنی ثانیة الا هو را بعین و لا خمسة الا هو سادسهم و لا اونی من ذلک و لا اکثر الا هو معهم و لا شک
انه لولم یکن غیر العالم لما صح هذا کانه صح فیه غیره و لا شک ان الخیریه بحسب الحقیقه لا یمکن
فلا بد وان یکون بحسب التعین و التقید فلما جزم ان یکون له سبحانه تعین و لا فزاد العالم

انوار ذات و صفات حق اند
و حقیقت حق و معنی ذات و صفات
و نفس ذات حق و صفات آن
همه است و مکرر در اندک
عقول و متکلی از احاطه اند
کل اخصر بایکد یخس فی
فی خالکده اندر اندک
سه هر چه اندیشی بدی
خاست و آنچه اندیشی ندید
آن خداست و از حق سخن
لازم نیاید نفی ایجابات کنند
از شهود ذات و تجلی ذات
محبت ذات حاصل هم در اینجا
اثبات است و هم نفی آنچه
نیست اثبات آنچه است
و حقیقت حق است آن بود
که است راست نماید نیست
نیست معنی حق را حق و اند
باطن باطن مرد اند معرفت
شخص است هر چه چنانکه
سبب شرف کبریات
حق بجز کلی وکی بدست
آنکه بفشارد که در انتوان
شخص است و بجز در
الاداک و ادیان الحرف
من سر ذات اند و شرک اینجا
شناسائی از است با سواد
صفات و انسان است و آن خبر
به آنچه که بیچر معلوم است
اسماء و صفات حق چه باشد
و کین شهود را کای صفات
ذات کند و تجلی را نیز
ثبت و در هر صورت ذات آن
در که هر چه و آنچه محبت
و هر چه بعین و نظر حق متعلق

تلقی از نگاه سر ذات حق
 کز کثرت و تعدد صفات
 نظر به تعلق بر افعال
 و این ملامت از آن لحاظ
 و بیانت ذات بوجل جرم
 و کرباطی از الله بود و
 از وضع حلی و غایب جهان
 و اگر ملاحظه این معنی نظر
 بر مظهر مظهر صفت بود
 چنانچه اصل او اشتقاق
 اوست یا با صفت حقیقی
 کمال چنانکه لازم مظهر
 اوست اندک بالاتر از آن
 بدست کماله بدین
 جز ذات بحت و صفت
 نگردد و یا بچ صفتی و مظهر
 دیگر تعلق ندارد و اگر نظر
 صاحب این مقام نگاه
 در مراتب صفتی از صفات
 مظهر تفرقه و تفریق ذات
 بود و مراتب از نظر تعدد
 معنی ندارد چنانکه اینک
 صفات تعدد دارد و عالم
 ذاتی که در این عالم بدین
 که تعلق علم بر نظریات
 بهین صفات و تعدد آن
 و از شهر و وحدت ذات
 زایل است اما حال اگر
 سابقه علم بدین می بود
 صفات و تعدد و باقی
 چنان در ادراک این صفات
 متعده باشند و دیگر که با تعلق
 نظر مطلق توجه در جز آن
 واحد خود تفرقه و تفریق
 و این از نظر مظهر تفریق

من امر و حانیات، الحقایق تعینات آخروا حیثیه سر بیان معنوی و احدیه عینی چنانست
 که عین این موجودات روحانی و جسمانی و این موجودات عین آن حضرت احدیه اکمیه اند و مبنیه
 عینیته تا غیر چه اگر حضرت حق سبحانه و تعالی از حیثیه احدیه ذاتیه و بهوتیه عینیته منظور بود
 همه در سه مستهلک اند و عین او میند اگر از حیثیه سر بیان و مظهر منظور بود خود بصورت
 همه از ظاهر متمثل است پس بیه چه باشد و از کجا باشد بیش از آن نیست که غیره به تعین
 و تعید میگردد پس در اینجه حسب صورت باشد و عینیته بحسب حقیقه کما در فی القرآن المجید الله
 من دارهم محیط کشف صریح ذوق صحیح انبساط این در حیثیه می کند و اثبات احکام و آثار
 شان و ادای حق هر دو ایشان واجب و لازم میگردد و از آنجا که معرفت کمالان محقق عارفان مدقق
 آن مت کثرت را با تکلیفی نمی کنند بلکه آنست که کثرت حقیقی و تعالی نفس الهمی معنی بود و غیره
 و تعالی صوری مثبت است تا هر دوازده کثرت بر جای خود باشد و احکام و آثار هر یکی جاری بود پس
 ایشان نه اثبات ظاهر می کنند همچون اثبات اهل ظاهر و نه نفی آن میکنند همچون نفی اهل باطن بلکه
 هم اثبات آن می کنند و هم نفی آن و نه عالم غیر از حق سبحانه میگویند و نه حق را سبحانه و نه
 عالم همچون حکما متکلمین و نه عالم را عین آن حضرت می گویند و آن حضرت را عین عالم همچون اهل توحید
 بلکه عالم را هم عین و غیر آن حضرت می گویند و آن حضرت را هم عین غیر عالم پس ایشان نظر ایشان
 و حده حقیقی و احدیه معنوی اهل جمع باشند و نظر یکنا حده غیره اعتباری و تعدد و اهل تفرق نه
 جمع شان حجاب تفرق ایشان است و نه تفرق ایشان حجاب جمع شان است حضرت حق سبحانه
 و تعالی من وجه و راء عالم باشد من وجه راء عالم نباشد و عالم نیز من وجه و راء آن حضرت
 باشد و تن وجه و راء آن حضرت نباشد پس هر چه در تن خود میجوای بگو اگر میجوای بگو که من
 عین توام و تو عین منی از راقی الحقیقه و ان کان فبالاعتبار فبما هو الیخ بین العینیته
 الحقیقیه و الخیریه الصوریه و اگر میجوای بگو من عین توام و تو عین منی اذ لا نصیب لی من الوجود
 بلکه همه تویی اذ لا وجود الا للعقل پس عین تو کجا توام بود و تو همه تویی و تنفس از اطلاق
 بلکه همه منم زیرا که اطلاق از جامید نیست و در مظهر جز تعید بود یعنی پس عین من کجا
 توانی بود من هم تویی یعنی اگر چه انجا هستم اما عین تو نیستم از انصیب لے
 من الاطلاق و اختصاصی با نسی من شایک و تو هم من یعنی اگر چه انجا هستی اما
 عین من نیستی لانک است بقید و من هم منم بقید است بقید و تو هم تویی تحقیق الاطلاق و
 من هم توام باعتبار اتحاد مظهر مع الظاهر من حیث البطلان و تو هم منی باعتبار اتحاد مظهر مع
 الظاهر من حیث الظهور و که سبحانه کمال و راء کمال کمال انکشاف کمال لبا عین من شان البشر اهلها

در تمام اعداد اسما حسی مشهور
 بصیرت یونان نظری و احادیث
 ذات میله اگر چه درین حد
 نیز صفت پرده است و این
 پرده در میان ست و یکیت ذات
 در هر یک حد جدیدی توجیه و تعلق
 و کما بیان ذات است که در پرده
 است و فرق است میان آنکه
 چه در پیشگاه پرده و چه در پیشگاه
 اعظم و ما از دست یقینا گمان
 با صحت است یعنی پرده حجاب
 و ما از مشهورات نیست و مطلقا
 از نظر بصیرت ساقط است که این را
 محبوب در پرده است تعلق قلب
 قبل توجه از این محبوب است
 که در پرده است و پرده را دور است
 و این پرده حالت در یکیت محسوس
 که در میان آن گذر وجود پرده
 شبهه ذات و تائید بصفت
 بصیرت یا محسوس و عقلی ذاتی نیز
 همین بود الا آنکه مشهور است
 پرده کشند و در وی ظهور غفلت
 و بر این غفلت بود و عقلی مشرب بقی
 افتد و در عیان و انیت و انکس
 و محال محبوب پیدا و چنانچه در
 مثال محسوس شاید آینه میزند
 را گویند و عقلی آن را که آینه
 می نماید اینجا بصیرت و سخن مرقوم است
 ادوات احاطه و دریافت تعلق
 شد توجه و تعلق و غفلت است
 کافیه که متوجه ذات او را حاص
 کند ذات کند و ذات را می
 این گفت که قبل توجه تعلق در پرده
 است و بعد بصیرت و وی در پرده
 پرده است که در این صفتان بصیرت

اکثرانه متحقق در سیمانه از اعداد و الا توقف نموده ما و این من شریکانه کمال اسمی ظهور صفتی و ان کمال
 لا یحقق الا بغير الطیریه و الموجودات العلمیه و التائیدیه و ان البعثانی غایب الغشجیه من العقیده کشفیه من
 دون حقیقه نیست من الا کھار فی جبهه دین جبهه صورتیه کانت لا معنویه باله الاستیعاب بکل الجہات الاحاطه
 اسکل الحیثیات یعنی اگر چه درین کمال تقدیر و تکرار و تعلق است اما حال ذات در دو نیز لایست و شک نیست
 که منین الطاق از شجره آمنت و بواسطه ظهور ذات و این پس ناچار حصه یا شخص را محال بنا شد اگر چه
 باشد منافی کمال باشد را نمی
 من با تو چنان اسمی که علم غشجی | کانه غلظت من تمام یا تو منی
 بهم من هم و هم تو توئی من تو منی | و ما در سلسله کلام او درین رساله
 در است و در سخن باز و سخن این تذکره لعل کرده شد تا می است و استخرا معفایه و ان الله اعلم

سلطان جلال الدین قریشی رحمه الله علیه

ما از احوال عجائب و غرائب شنیده ایم که در تحریر و تقریر نگیند و لیستی در صاحب حالت و مجذب
 شکل اکثر اهل سرود پا برهنه بودی و در میان با نهنگی و از پاشش بر خندار ستر بود آفتاب کردی
 و علوم عقلی و نقلی در کند حقیقه نه بر کرد داشت و گاهی که در تقویر آن افتادگی بیانی دانی کردی جوان
 بود و هیچ سخن هیچ چیز تعلق نداشت و با وجود غلبه حال مقید بود با حکام شریعت هیچ کس را نپذیرفت
 و نظر محبت ادا اعتباری نبود و در سر شهر و قریه که رفتی اهل آن معتقدی می شدند و بهو می کردند
 مرید نمی گرفت می گفت که یک مرید ادم بشام نام مجذب است محرمانی گردد گویند که وی را عالم
 نسبت مضیع بود بزبان عربی و فارسی و هندی سخن کردی و اکثر اوقات در سخن و ادای سخن بسیار گفتی و
 گرم سخن گشتی برخاستی در مسجد انبای ملا و محمد زارونی می گفت که یکبار در مسجدی جماعت از محسبان
 نشست بودند وقت نماز با ملا و دی در آمد و صف را شکست و پیشرفت و تحریر نماز برست مردم را
 این ادای او اگر امد چون وقت نماز تنگ شده بود و قراته طویل خواند سر برهنه نماز که این را ماده الزم
 ساخته بادی بجدال در پیوستند چنان از ادایات فقهی برخواند که مردم را حیرت میفزود و در آخر سخن
 در حدیث من ذکر فی لغز ذکر فی نفسی و من ذکر فی ملا ذکره فی ملا خیر من افلا و بی اندازه سخن کرد
 و چون گرم سخن گشت برخاست راه محرارفت گویند که یکی از معتقدان او از سخنان او کتابی بیک کرده پیش
 وی آورد کتاب از دست او گرفت و در چاه انداخت و وی بغایت تعلق محبت داشت با این بیت خواند
 حاصل عشقت سر سخن پیش نیست | سوختم و سوختم و سوختم و گاهی غفیه مضرع
 خام بدم چخته شدم سوختم | مشرب قلندریه داشت از عبادات بر فرائض و سخن و ادب
 انتقاد نمودی فصوص الحکم و سایر کتب تصوف یاد داشت گویند که او مدت پنج سال بر واسطه کتاب علم حقیقت

این بنیاد من خستنی نفیض
 نینقد و اگر کسی بپوشد اهاک
 و من حق تویم بنو بر بخت
 و جلا بدویم بر کردار خست
 چو بست چو بست جویش نیک
 قیاس کار دنیا بر احوال آفت
 راست نیاید غیر صد بعبت
 تنگم بود پای طمانی و نورانی
 بر پشت در که در مغنی و جانت
 مجوس محکمشه تا آنجا که نصف
 ز دانت با کف و نگرست
 قنات بسیار است از داریین
 قیاس توین کرد و کدام چیز
 دنیا با خرد و زمان و دست
 بسطت که بیست از آن
 قوت و احاطه که اهل بیت راست
 کجا در حصار که تیس این
 عالم می گوید و داریت خیریت
 بنیاد ملک که بر از کنگهای
 و تپاست که در جای نیکوای
 عالم نپنداند که این عالم کجاست
 آن ندانند و دیگر چه دست و واقع
 شده بر قدرت که خدا
 و در جل و آفت برینند آفت
 این تدقیق کرد و با طلاق
 بهیچ مذکور نیست شای آن
 برف مست در و بر زان
 را با صفتش میندیشد که کند
 اهل یار پند بود صفات
 و احباب ذات در سحر و نور
 خلعت و جمال با حق و نیست
 تو که بر جانی سیاه و سفید
 در آن کانه نشسته ایستاد
 مثل و چو صفات متعدد
 و حکم که او را بگوئی که اندام

خوانده بود و در پنج سال روی آدمی مدینه و جز بزرگ و رختان نخورده و استاد از رجال الغیب
 بود قله جالب آن بود که وی بر شخصی عاشق بودم در مشورش عشق او را جلد بدست لطف از خیمه انباجیمبر
 افتاد در محرابی اجمیر مردی روحانی صفتی را دید که غایت حسن و جمال داشت و بنال او گوشت شخصی از وی
 پرسید که مگر آن شخص خود چه بود گفت فی علامت دیدن حضرت آنست که پیش از ظهور او داریانی تنگ
 بسیار و آتینجا آتینجان نبود بلکه از مردان غیب بود و صفت صمدیت و پنج علم یادداشت میگفت حضرت
 مرشدی حتی داشت که مگر یوسف را باشد الهانی داشت که شاید داد و در او بودی گفت که چون مرید شدم
 فرمودند که برو که خوش برون رفتم شخصی پیش آمد که گفت که تو کرمی شوی نوکر شدم و اموال بسیار
 جمع کردم که فرمودند که آن همه بتدریج ده تا سه مرتبه بفرموده ایشان بپنجمین کردم بعد از در جنگی که کسی
 نشان آن ندانند جرحه بود و درون جرحه چشمه شیشه درون جرحه بودی و من بیرون آن تا پنج سال بپنجمین پنج
 بودم و جز در وقت نماز ملاقات نشدی می گفت که کور باد این چشم اگر درین پنج سال روی آدمی دیده باشد
 کسی قصد چند علم مراد آموخت و باقی را گفت برو که تو حمله نداری روزی آن مرد در حالی از پیش او
 رفت او در بنال او دیدم چند سعی کرد در نیافت بارها گریه کردی و غمنازی و این بابیات در یاد

مرشد خود را خواندی سه	در دنیا مونس تنهایی ما	در دنیا سرمه بینایی ما
در دنیا دلت رفت از سر برآ	جای پر پرید از کشور ما	این بیت نیز می خواند سه
من مست می شوم بهشت را نخواهم شد	از رندی و تلاشی بسزا نخواهم شد	

نقل سست که روزی پیش او ذکر کیا کرد و تلف کرد گفت تف بر علم کیا همه تفی و بر طبق مسین
 افتاد و در حال نشد غواقی دیگر نیز از وی مسوع شده است چندگاه در دلی تشریف داشت و در
 بیانده اگر تو احمی آن نیز می بود عمر آهست و پنج سال بود و وفات او ثمان و در بعین و ششماه و قبر او
 در بعضی از قریات مندوست رحمه الله علیه

میر سید ابراهیم رحمة الله علیه

بن معین عبدالقادر المحسنی التمار الایرجی بزرگ بود متبرک و دانشمند کامل و برسان علوم عقلی و نقلی و
 رسمی و حقیقی عبور نموده کتب بسیار از علم مطالعه کرده و تصحیح فرموده مشکلات آن را چنان حل
 کرده که هر کس را ادنی مناسبتی باشد نظر در کتاب او کافی ست و احتیاج او مستلزم نیست و الحق در علم او
 او به یکس بدانش او نبود چندان کتب و اکثر بخط او از کتابخانه او بر آمده که از حد و حد مضاعف خارج ست و
 انصاف آنست که هر کس حاضر او بود از وی استفاده نمود و تامل نشد علمیت او بی تعب است و جمیعت جل و بی انصافی
 و حق شناسی اهل روزگار همیشه از وی خود ملاحظه و تصحیح کتب مشغول بودی و در سن گم گشتی و مردم را

از اناده مردم دانشمند و کتاب خود را کس کمتر دایم گرفته که کسی را غفلت یافتی خداوند که در ادب و بیجاچه
منظور بود شیخ عبد العزیز حسن و صوفیان دیگر پیش او از علوم قوم تلمذ کردند و از مشایخ و علمای مردم
بزرگ بخدمت او نشستند و او چنانچه از فنون علوم احراز نموده بود از بركات صحبت و دلشاندن و
ربط بسلاسل مشایخ خانوادهای ایشان و اوراد و اشغال و اذکار و دعوات و طرق تربیت ارشاد
نیز جمع کرده بود و نسبت او بسلسله علویه قادریه بر همه غالب است مرید شیخ بهاء الدین قادری شطاری
است و رساله که شیخ بهاء الدین و طریق مشطاریه تصنیف کرده و میند که برای او کرده است و گویند که
وی بسوا سلسله از شیخ نظام الدین و رساله خرقة واسطه است و در مجلس سماع حاضر نشدی چون خلیفه
شده است که شیخ رکن الدین بن شیخ عبد القدوس می گفت روزی بخدمت وی عرض کردم که امروز عرض حضرت
خواجہ قطب الدین است قدس سره اگر تشریف ببرد و در مجلس حاضر شود ما کند فرمود شما بروید و بزیارت
قبر ایشان مشرف شوید و بر دو خانیت ایشان متوجه باشید تا چه می فرمایند پس من بزیارت و تم و
مقابلہ قبر شریف خواجہ مترجمه و حانیت وی قدس سره نشستم و مجلس سماع کردم بود و توانان و صوفیان
هر چند خوش و دین انشاء حضرت خواجه می فرمایند که این بدینچنان دماغ ما را بروند و وقت ما را مشغول ساخته
پس من بخدمت میر سید ابواسم آیدم خلد کردم و فرمودند که اکنون ما را حضور می دارید یا نه عرض کردم
این چنین است که می فرمایند حق بجانب شماست و الله اعلم بقوم او در دلی در او غریبه سلطان سکندر بلخ
در حدود نهمین و شصت و دو قات او در عهد دولت اسلام شاه ستم و ثلث و فین و قسما و قرا و
مقبور سلطان المشایخ در خالقایی که پایان رسیده امیر خسرو است علیه الرحمة و العفوان

سید رفیع الدین صفوی رحمه الله علیه

جامع بومیان خفا کل حسبه و نسبه آبای کرام ایشان همه علماء و صلحاء و اقیابوده اند میر معین الدین
صاحب تفسیر معنی از اجداد اوست که سالها مجاور مدینه رسول صلی الله علیه و سلم بوده است و هنوز از اولاد
وی در مکه منظم ساکن اند این تفسیر یعنی تفسیر سیرت موزع و منقح و مفید در سائل دیگر در مقام حدیثیه مشتعل بر
تحقیقات غریبه نیز او را شیخ صفی الدین عبد الرحمن که نسبت بوی سلسله ایشان را سواد اصفویه گویند
نیز اجداد نظام اوست از مشایخ حدیث قدوة المحققین مولانا جلال الدین محمد دوانی است و ایشان را
سادات سلامیه نیز گویند غالباً یکی از اجداد ایشان از روضه مقدسه حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم
آواز جواب سلام شنیده بود میر سید رفیع الدین نیز دانشمند بود و محدث و نجایت جو و سخاوت و خلق
و لطیف داشت و در محقرات شاگرد مولانا جلال الدین دوانی است گویند که مولانا در شیراز رعایت سابقه
حقوق و بزرگی آباء اجداد او هم بخانه ایشان آمده درس می گفت و در حدیث شاگرد شیخ غفر الدین محمد

و در انتم و بچ نطقه محمد مرئی
و او من است و طبع کسب با استدلال
عقل مست یاده است نظریه
و آنکه وفاء هر خیالی گویند که
ذات بخت مدد کند و در جلیه
خیال نه آیه حقیقه است که
بیان کرد که برای اخبار بجز در
صوفی است حق و در جزوه
و تقدس این احوال را که حق
بدان مقام و دیدن آن خفت بران
و چون که کفر و مشرکانه نماند
تا اینچنین آنکه گفت حق جل
و علا در آخرت بعیرت توان
و دید خواجہ بخت خاصیت آن
نشسته با جبار و آینه بلیک
بهر فراده آنکه بخت آنست
و آینه بعیرت بعیرت
و در بخت نظام بر اینک باطن
بار و در شرک و خواص گردد
در بیت بعیرت اتم است سواد
پذیرد در کان و جیت و مقبل
و قرب و بد حکم کند و بخت
و در کافران که با حق می آید
که دین در با هم حق بعیرت
ست و چون شاعر و بخت بعیرت
و در احوال و خا خواهد بود آن
و حدت آنرا گفت که چنین
شمار احوال و شمار گوش و درش
شمار احوال خواهد بود نیز تعلی
می گویند ایمان که و در کیم یمن
صفت بعیرت و در هر معنی
که بپیکر تواند چسبید
بعیرت بعیرت که علامه است
و بخت و بخت که در مطلق
ست خا شاد بعیرت نماید

دانش عالم شیخ بهلول برادر شیخ محمد بود و نیز بواسطه اعتقاد پادشاه مذکور در اعلی مراتب جاه و عظمت رسید و در آخر خدمت میرزا احمد اقل شکر وارد و از قتلش بیات است

میر سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

ابن سید عبد الحمید سالاری بزرگ بود متبرک من نقل است که وی مدد ابن صفیر را به پدر و روحی
در آمده بود تا عمل کند مردی از درون آب پیدا شد ، او را در آب کشید و تا پیدا ساخت بعد از مدت
مدید هم آن آب سر بریدن آورد با نسبت فیض نفع باب علم و تبحر نقل کنند که والد او روزی هدایه نقه
درس می گفت و آنرا با اطفال هم در انجمن بازی می کرد و در اثنا یی درس سختی متشکل شده از درویشی با
پیکر گفت که آن اشکال صورت الکلال پذیرفت بعد از بلوغ پدر بزرگوار رجال مطالعه و تدریس علم
استشغال داشت روزی در کتاب خانه که هر جانب کتابها نهاد ، ۱۰۰ جزا افتاده بود نوشته مطالعه می
فرمودند شخصی بر سیاهی غیبیان بخت او در رسید اشارت بجانب کتابها کرد و بادی که آنها
چیت ، استغال بدان چه محتاجی در باطن او پیدا شد که با اختیار از عمر بر آید ، طاعت و عبادت
مشغول شود از سجود و مطالعه دست باز داشت مات رحمة الله سنة ۹۲۵ حسن مستین و قسامة و قبرا دم
در سوره است

میرسید عبدالاول رحمۃ اللہ علیہ

ابن علاء الحسنی مرید بعضی از اولاد میر سید محمد گیسو دوازست که در کون اتمه از ششصد چوبان تبع علوم عقلی و نقلی و درکی و حقیقه و ما کثر علوم تصنیفات دارد در صحیح التجاری شرحی نوشته مستحی بعضی البدای و رساله فرائض سرالحی را نظم کرده و بران شرحی تعلیق نموده و رساله دیگر دارد و در سرای در تحقیق نفس و معرفت آن را بجه متعلق است بدان بنایت مخفیان نوشته است و مختصری در سیر نیز نوشته منتخب از کتاب سفر السعاده بر اکثر کتب حاشی و شروع تعلیقات دارد و بنایت من رسم بود و در آخر عمر نسبت انکسار غربت و مشرب بر حال او غالب آمده و در ازل علوم را رسمیه فی الجمله در پی دست داده بود از هر قسم علم کتب بسیار داشت آباء و عیله از زید پور بود اندک قصه ایرت از مضامین جوهر بود از ان بدایست دکن رفته و تولد اجداد را بخاشد و با سنج تحصیل علوم و نموده و کرم و مجلی شده و در آخر حال گجرات آمد و از آنجا بحرین شریفین رفت باز با احمد آباد عود نمود و در آخر با سنجای خانخانا محمد میرم خان شهید که در شفاعت بر خلق خدا و محبت در دیشان و تربیت علما و فضلا با آن علوشان در رفعت و نشان کردی داشت بی غیر عالم بود متوجه ولایت دلی شد پیش از آنکه ملاقات او تعی شود مت و سال کما پیش

کیفیت حال تردد برانی معص
 تا چه حکم شود اگر حکم مستور درید
 بسبب انضا فقرت از طریق افاضی
 اگر چند روز صفت است الموده
 علی غرض الله در نقد بر طبع
 توقف از فقر است که بیایب
 این چند روز فقرت بدست
 آمده و چه کاره داین غنیت
 چه بود رسیده را که باشد او را
 اگر این بر بنیبات و کجی مرات
 را دیده و نشنیده باز بر سر فقرت
 افتند هم فخر نفس بر طبیعت
 کرد و در او خلاف دوا با حکم
 بود و اما با ما جو اعجاز باز
 بی غرض نفس بر طبیعت را بر سر کار
 خود میرود و خود میرود و فی نشیند
 داین حالی که در دست را که ان لم
 یکن ساء فیما یکنه و انکد فیکر

سرشته‌ای در زمین افتاده
و طبیعت بی‌خبر سرشته
و این دیگر گوییم نقشه باطن
نقشه و نقاشی و چنین بسته
تبدیل تو نظیر ممکن نمود
حکم نقاشی دیگر که رنگ و دهن
انتظم با جو کاشن بخوشه علی‌اکمال
حاصله انوار باشد من حال اهل
اشاره اقبس بخیر است از آن نقاش
تعالی و از خدایان من از الطور
رب العالمین علی الله علی سید
المعطف الامین البین و آلم
و محراب و آتیه اربعین
الرسالة الحادیة و الثقلون
سلوک طریق التعلیم بیان
حقیقه الرضا و التسلیف

فان الله اعلم محمد رسول الله
 نعمته على اهل الكعبة بندگان خود
 ان الله قد استغفر عن غيرهما
 مست ودهو احمای اجناس
 و انواع آن را احاطه قتل
 جلدیم خیال بپرسن مست
 چه جای از بود استحقاق آن
 مگر فرخا جزوی از نعمتهای
 حق را چنانچه کل و شرب مشا
 تعه کنند و در باب اول است
 و از حد و امانی آن تعلق تفریق
 نفع و غیره که در اول برآورد
 و استفاده را مستحقان آن تفریق
 نفع و محبوب و در غیب ترین نعمتهای
 در امان داد و داشت بر دو گاه
 تقابل غایت مست و غایت
 اگر چه این امر سلامت از قبیل
 امانات و مکررات ظاهر بدین
 امانه نماید خود شایسته تمام
 آنکه دنیا و آخرت است
 که ظاهر و صفت و ظاهر
 که در توحید و محبت بدن مست
 نیز نیست نه در دو گاه است
 و مشا و در استقامت احوال
 و باعث و موجب صدور احوال
 و احوال او است چنانکه گفته اند
 و در درستی و ندرت گفت
 است و یا الهی و توحید است
 که هر چه جز توحید است به هر چه
 مست از پیش و کامرانی دنیا
 و احوال و احوال دین جنبی بر
 و در غایت و ندرت است
 نعم انما طاعت مستند که بلاد
 غلبه دین و محبت و رنج و
 حقیقت و نیست و نیست و نیست

در شهر و ملی در صدر حیات بود و آخرت شسته گمان و عین و تسکات بر رحمت حق پیوست قبر او درون قلم
 و بیست نزدیک بکشک نرود در میان گور و بیان آمده است رحمة الله علیه قتل از ساله موت نفس
 فصل بدانکه نفس عقلی مشترک است گاه نفس گویند و ذات و حقیقتی غنی خوانند چنانچه آیه قلم ما فی نفسی و لا
 اعلم ما فی نفسک و گاه نفس گویند و روح علی خوانند آن را نفس مطلقه گویند و گاه بنجار لطیف خوانند
 که از جوف اول متعید حرکت و نری متعادل شود و از راه مجاری عروق یکسب اجزا و اعضای بدن
 جاری است و از فرق تا قدم در تمام بدن ساری چنانکه دو شخص متماثل باشند و در قد و قامت و در لغوی
 فرقی نیکی ظاهر که بدن است و یکی باطن که نفس است و مثال بدن پیر اینی است بر تن و مثال نفس بنجار
 عیودی که در جمیع اجزای پیر این رسیده به شکل پیر این برآمده گویند یک آدمی بخاری در تن هر آدمی قائم
 است و باید دانست که این آدمی بخاری حیوانی است که حس و حرکت و حیات بدن بدو است و در حقیقت
 متحرک حساس است و جوع و شبع و حرص و هدوای جمیع صفات نفسانی بدو قائم است و در عرف تصوف
 مراد از لفظ نفس همان است فصل آنچه در آیه کریمه فرموده غم انسانا ه خلقه آخرا ثم انشانا بالوصال
 از روح الانسانی بعد ما کان نباتا خالیا عن الروحین و آنچه در حدیث صحیح وارد شده غم بر ما مسل الله
 لما یارب جمیع کلمات همین معنی دارد و باید دانست که اول تجزیه حیوانی و ابتداء تعلق انسانی میان یکبارگی
 می باشد و وجود انسانی بی حیوانی ممکن نیست و لذا العکس در انسان زیرا که بلا شک بعد از معنی سر زمین
 نفخ روح انسانی می شود همان ساعت چنین در شکم متحرک می گردد پس بینها تلازم باشد فصل روح
 انسانی در غایت صفات نهایت لطافت باین بدن کشیف ظلمانی بجمع مناسبی نه داشت و روح حیوانی
 فی الجمله صفا و لطافت داشت آن روح انسانی بواسطه مناسبی که بار روح حیوانی داشت تکلم
 آنکه بعضی اشرا بن من بعض باوی تعلق گرفت و در مرتبه اول بغایت مخزون بود از جهت فراق مقام
 اما بتدریج روح حیوانی لغت گیرد آن مقام خود را فراموش کند و بعضی از روح تابع نفس شوند
 و بدو کات رویه مغرط گردند و بعضی نفس را مرکب خود سازند و آلت ترقی خویش و وسیله کسب کمال
 خود کنند چه ارواح بر مذموب تحقیق مجرذ اند آفات و اعضایند دارند و قلیل از ترکیب بدن امکان ترقی نه اشتند
 فصل چون روح علوی مدتی در جوار موثر تمام و میدار بر کمال جلالت قدس بود و ناشر ذکوة و انور است
 مناسب او بود و روح سفلی چون در مقام بعد تا اثر واقع است متاثر شدن و انور است و ذکوة لائق او
 آینه پس از از روح روحین مولودی حاصل شده که نام وی قلب است و وی ذوالو جهین و منقلب
 است و تجوی پیدا دارد و در تجوی کاود و باید دانست که ملک محوسات نفس است و ملک منقولات روح
 و ملک اشیای مرکب از معقول و محسوس طلب است پس باید که در ادراک اشیاء که نه محسوس باشد و معقول
 و آن ذات و صفات خداوند است تقاضی شانه چیزی دیگر باشد پس رحمت شامل لطیفه دیگر اعلا

دفعه در صدد آنست که در
 میر تقی میرانی است که طالب
 بتکلف خود را بر کل رساند و
 معاد بود و منت مثل با قرار
 میداد، بعد از آن میداد و
 چنانچه چرخ و عادت است
 ترانی که پای در مقام شاهند
 ع حضرت است و لیکن بر پیشین
 و در ده این می اندازد چه چنان
 بعد که در غیبت بود و در فرج
 و ظهور و بنیاد آفتاب بر سر زمین
 ظاهر شود و در مقام سکون و آرام
 است که تکلف را بدین راه
 نبوده بجهت هر چه بلکه حالات
 باید و ندارد الا بدین شمار و مقام
 و قایم مقام عالی است و
 بالاتر از این مقام هم مقامات
 سلوک نیست چنانکه در معانی
 الا در مقام محبت حالی بود
 که در این مرتبه چیز دیگر چند
 نیست
 گفت آنکه گفت و جهان
 الطاهره را با اینها مانع است
 الیت که بیعت محقق نگردد
 که در مقامات ملک است
 چنانکه آنکه برقرار بود
 که صفت او است محض و اگر در
 در مقام است اگر نفس
 و بصیرت نهایت خود را بخواهد
 گرفته و منت باشد و اکی باشند
 مادم که در سکون و آرام دل
 تشریف از عذاب راه نیاید
 از آن حیثیت که در غل محب
 است و محب و در غل و تائب
 شایع است که هر چه در راه است

صلی الله علیه وسلم منتهی شده و آن روح مقدس جان همه ارواح باشد بالاتر مرتبه پیش کاند و
 آن آنست که ذات متعالی حق سبحانه و بید اشلا علی بنزله جان روح حضرت باشد

حق جان جهان است و جهان جمله بدن	افلاک لطائف چه قواسم این تن
افلاک و عناصر و مواسید اعصا	توحید پس است دگر مبداء و فن

فصل باید آنست که نسبت تعریف هستی حضرت سبحانه جمیع ذرات عالم علی السویه است و هر ذره
 آئینه و نظیر جمال با کمال آنحضرت است و مع هذا وقت ندا و خطاب توجیه بدل صنوبری کردن تبارک است
 که دل معدن روح حیوانی است و باقی لطائف بروح حیوانی متعلق اند پس توجیه بقلب توجیه جمیع
 لطائف باشد با جمله توجیه بقلب موجب فتح باب است و مقدمه کشف لطائف ثم فتم علی الترتیب
 تا نهایت الامر مکاشفه احوال قدسیه ذات و صفات حضرت حق سبحانه هم از این طریق باشد و لهذا
 گفته اند در طلب صنوبری از نیست که با آن روزی کشف الام غیب مشاهده مراتب جبروت و لا یترک

انکسر صندت بخند ز زمین و آسمان	من درین فکریم که اندر سینه چون جا کرده
--------------------------------	--

فصل در این مقام طبعه مجاز رسیده که ملک را سه مقام می باشد

اول عالمی وسیع و عالی که همه لشکر در وی حاضر شوند و وزراء و کارکنان و اعمال در هر گوشه و زاویه
 بنشینند و حل و عقد و تلقی و تلق و عزل و نصب و عطا و منع عرض عساکر و محاسبه اعمال نمایند
 دوم مقامی متوسطه که بادشاه با جماعت مختصان آنجا مجلس میدارد و عوام الناس و سایر مردم
 لشکر را آنجا داخل نیست و اصحاب مجلس در آنجا حقوق خلعت حضور تبارک می نمایند و با نوازع
 عطیات و تشریف محظوظ می شوند و بجلالت لذت قرب متلذذ می گردند

سوم عمارت مختصه که حرم حریم غیرت و سراق خلوت و عظمت است که بادشاه در اینجا خلوت فرماید
 و هیچ از خاص و عام و بیگانه و آشنا را مجال و مساعده نمی باشد پس بر حکم انظار عنوان الباطن بادشاه
 بادشاهان را جلالت عظمت نیز سه مقام است

اول عرش عظیم که محل فیض خواص و عوام است و دیوانه ذی مومن و کافر و خوش و طایر و ماده
 و در بقعه تجس حیوانات و نباتات و معاون و سایر لطائف و بساطت مرکبات است و چون طرش
 بالای همه عالم است و مطالب عموم خلایق از عرش فائز می شود و لاجرم بی اختیار باطن همه آدمیان
 بحضرت فوق متوجه باشد و وقت دعا و سوال سر با آسمان کشند

مقام دوم کعبه مشرفه است که جزو دستان خاص و دستان خلص در آنجا داخل نیست و ایشان
 را در آنجا انواع عطا بالنصیب شود و بشریف مغفرت گناهان با تقدم و فضیلت قرب و ذوالجلال
 و الاکرام مشرف و سر فرزند گردند و کلام را آنجا نصیب نیست

مقام سوم طلب بنده مومن ست قال الله لا یسئله ان یغفر له الذنوب لیکن یسئله قلب عبیدی المؤمن
 ودر آیه کریمه بسم الله الرحمن الرحیم اشارتے برین سه مقام ست و تاویل آن بدین پنج است
 بسم الله العلی علی عرش طلب المؤمن بالعزّة والوحدۃ الرحمن المتعلی علی عرش العظیم بالرحمة العاطلة الشاملة
 الرحمن المتعلی علی عرش الکتبة المشرقة بالرحمة الخاصة المختصّة بالمؤمنین آنچه ذکر شد کنی مشهورست که متوجه قبله
 شسته سه بار الله می گویند و اشارت بقول و تلام طلب می کنند مراد همین عرش شسته است الله سبحانه و تعالی

شیخ علی بن حسام الدین رحمة الله علیه

ابن عبد الملك ابن تافه بن خان المتقی القادری الشاذلی المذنبی المحضی رحمة الله علیه کلمه است که
 آباء کرام او از چوپورا آمدند و تولد شریف وی در بر بانپور آهم و در آن محضر جفت و بشت ساکن پدر
 وی را در خدمت شاه باجین چشتی که در بر بال پور بود درجده و مرید ساخته بود و در قریب آن ایام سیفر
 آخرت فرامیده وی بعد از فوت پدر بمقتضای طبیعت بشری چند گاهی بلذات حسیه مشغول بوده قریب بایام
 شباب در ملازمت بعضی از بزرگان بودند و آیه تدری از اسامی و اشیاکی دنیا بدست آورد و پدر آن
 انشای جاذبه عنایت به ایت در رسیده و حقارت متاع دنیا و فانی اهل آن در نظر آمد و در خدمت
 شیخ عبدالحکیم بن شاه باجین رسیده خرقه خلافت مشایخ چشتیه پوشیده و چون در اصل نظارت وی
 نشر عزیمت تقوی و در غلب بود بجانب دیار بلتان سفر کرد و صحبت شیخ حسام الدین متقی رحمة الله
 علیه برسد و ساکط طریقه و در ع و تقوی را با باداد و تادون برکات صحبت ایشان پیش گرفت و در مدت
 دو سال تفسیر برینا وی و کتاب صلین العلم را در ملازمت ایشان مطالعه کرده همراه زود تقوی در اهل توفیق
 و ملکیت حرمین شریفین زاد ما الله توفیقاً و تشریف یافت و در اینجا با شیخ ابو الحسن مکی رحمة الله علیه که
 بلا جماع از ادیبان زمان خود بود صحبت داشت و تلمذ نمود و دیگر علماء و مشایخ عصر را که مدن دیار
 شریف بودند در یافت و استفاده نمود و در اینجا بزرگی بود که ادر اشخ محمد بن محمد ابن محمد السخاکی گفتند
 از وی خرقه های خلافت سلسله علیه تادریه و شاذلیه که بطلب الوقت شیخ نور الدین ابو الحسن علی الحسن
 الشاذلی منتفی می شود مدینه که بحضرت شیخ ابو الدین شعیب المغربي ندس الله اسرار جم می رسد پوشید
 و در کلمه فخره رخت اقامت و استقامت نهاده عالم را با نور طاعت و مجاهدات و آثار انانیت علوم
 دینی و انانیت معارف یقینی مستنیر و مستفید ساخت و نفع و تصانیف کتب و رسائل در علم حدیث
 و تصوف استتخال فرمود بعد از مشاهده آنکه خبر ایشان از کوالیف و غیر آن عقل جبران می خود
 و بجزم حکم می کند که اینها بی توفیق کامل و برکت شامل که ناشی از کمال مرتبه استقامت و رسوخ
 و درجه ولایت باشد و دیگر در جامع صغیر کتاب جمع اوضاع شیخ جلال الدین سیوطی که احوال مشایخ برتیب

المزده ملکیت بخاصیت
 کرده و تلامی خود بود و با چون
 و دوست محبوب ست و باشت
 السخات و غایت است لذیذ
 و محبوب نایاب کنی من المصلح علی
 در خدمت بجای در درجه حکما
 محبوب خود بود و چون من صنی
 توان یافت و استعمال نمود
 تلخ یا شیرین شال آنست
 زیرا که حکم صیغیت غیاب است
 و تبار این مقامات را اختیار
 مست یارب که شود فائد و فخر
 بر خیزد این حالت مکر است حق
 مست کرمین و مجتهدان را
 بود مرید خدا و امثال آن
 مقام پوشیداران و بیداران
 مست که یقین اهل محو و تکلیف
 خوانند و محبوب و دامن را
 مذین کلمات میباید خود و لهذا
 عقار ابروهای من فضیلت
 قال فوالت فاعلم شیخ علی الدین
 عبد الله القادری جلال قدس الله
 روحه و اعمل انیایا که توفیق
 الله و توفیق و توفیق و توفیق
 انفس که چنان الله که سموت بینه
 سلطان محبت بر تاد تقوی
 و در ع فایا و در در مقام حایف
 و توفیق و توفیق و توفیق
 اتشالی حکم سعاد محبت
 مستحق مقدّم خود و ح
 محب در نفس و طبیعت چنانکه
 در حدیث سید علان و کاشفین
 کان عین من الهیة انفسها
 و من السلمات الکلیه المستفی
 یه و توفیق مست که ابرو اصل

عقب احب الی من نفسی الی
 و الی من لای ابد الی احسن
 فرمودند بگویند که بگویند
 از من محبوب تر از نفس من
 و اهل من و اهل من و محبوب تر
 و غیر من تر از آب سردتر
 و آنچه مندم در دگر غایب است
 تا چه کند که بگوید نیز
 سرایت کند و از کجاست
 آب سرد و شیرین که جلالت
 آرد و از نزد کشتی بماند
 قطعاً اختیار و اوردنی هفتی
 نیست غایب تر از دوزخ
 نکته و گریست باریکتر از
 الی کاین غلبه محبت سرایت
 در تمام کوه و طائف گاهی
 بجهت مزاج و خلق این طائف
 و عدم این حکام و آثار آقا
 اتفاق افتاده این نزد مجاز
 اهل سکر بود که در کشور وجود
 ایشان بی خطی و بی ربط
 است و احکام آن در تلب
 و نفس طایفه است بی تعلیل
 و توجیه و هر یک گفته گاهی این
 همان غایب آید گاهی آن
 بر این گاهی نفس بود تلب
 و گاهی تلب بر نفس بود
 و از امتزاج و اختلاط آنها
 احوال فریب و در گمانی
 بدین تا مشیت است و نفس پیدا
 آید که تحقیق حکم من و کائنات
 از کجاست و بعد از آن چه است
 بخلاف در باب من و نفس که
 از خانه و ایشان مشتاق
 و غمخوار بود هر چه پیش آن

حرف تجمیج کرده و ادعای احاطه بحج احادیث نبوی از اقوال و افعال کرده صلی الله علیه و سلم
 بتویب فرموده و بر ابواب نقیبه ترتیب داده و الحق بنظر دران کتابها ظاهر می شود که چه کاره با کرده و چه
 تصرفات نموده و بآرد دیگر مستحق از آن گرفته و اکثر کلمات را انداخته آن نیز کتابی مذهب و منع آگاه گشته
 که شیخ ابوالحسن بکری می فرمودند لیس علی منتهی علی العالمین و التقی منتهی علیه و دیگر رسائل کتب تصنیف
 کرده که در ارکان طریقت و طالبان آخرت را سرایه وقت و مدد کار حال باشد مجموع تصانیف
 و توالیف وی از صغیر و کبیر و عربی و فارسی از حدیث و زیارت و اول تصانیف او در سال هجرتین الطریق
 است که تصنیف آن از غیب بهم شدند و دیگر مجموع حکم کبیر کتابی است نفع مشایخ خاصه هر چه در تمامه
 کتب تصوف است بیا ران خود می فرمود که علامت فهم کردن شما این کتاب را است که هر چه از
 و تالیف این راه مشکل شود از اسباب حل کنید و هر مسئله از مسائل این علم که پرسند از وی جواب دهید
 و اشتغال و کایه تتبع سنن و احادیث نبوی صلی الله علیه و سلم تا آخر وقت حیات بود که دران وقت
 مختصای عادت بشری جنبیدن ممکن نباشد شب در روز بتالیف کتب احادیث و تصنیف و مقابله
 آن مشغول بودی گویند که در فهم و تالیف و استنباط معانی و نکات بر تیره رسیده بود که علمای کبار که
 دران دیار مشایخ بودند غیر از تحیر و تحسین نمی نمودند و شیخ ابن حجر که در زمان خود اعظم فقهاء اعظم علمای
 مکه معظمه بودند در ابتدای حال ایشان شیخ بود اگر در معانی بعضی احادیث متوقف و متروک شد و شیخ
 گفت می فرستاد که این حدیث را به بتویب جمع الجوامع در کدام باب نهاده اند تا تقریب و قیاس آن
 بمقتی آن بی می بود و بارها خود را نسبت بخدمت شیخ ملیند خفیه می خواند و در آخر می شد و خرقة
 خلافت پوشید و علی هذا القیاس جمع مشایخ و اکابر آن وقت کمال فضل و ولایت وی محترم و
 در رعایت تعظیم و تکریم وی متفق بودند و الا آن نیز خواص و عوام آن دیار چنانچه مشایخ سلف
 رایا و گفتند و او نیز یاد می کنند و با قطع نظر از تصنیف کتب و نشر علوم که علامه ظاهر را نیز بعد از
 حصول توفیق و برکت میسر باشد آنچه از ریاضات و مجاهدات و کرامات و محاسن اخلاق و مجاهد
 اوصاف و در زانت افعال و مناسبات احوال در رعایت آداب ظاهر و باطن و تقوی و در دعای از وی نقل
 می کنند اول دلیل است بر کمالات باطنی و احوال حقیقه می و وی در در رحلت محله از احوال
 صحبت خود با شیخ نوشته است نسخه آن که از خط شریف ایشان نقل کرده شد این است بسم الله
 الرحمن الرحیم و الصلوة و السلام علی سیدنا محمد و آله و صحبه اجمعین بذا ما اودی به الفقیر الی الله علی بن
 حسام الدین الشهبیر بالمتقی فی یوم خود جبر من الدیاء و غول فی الآخرة ان هذا الفقیر لما کان مغیراً جلیلی
 و الدی و فی الله عن مرید الشیخ الاجل با حین تدس سره و کان طریقاً لعمه الشیخ طریق السامع و العطاء و الوجد
 و الهیجان فلما وصلت الی السن التیمیز بین الحق و الباطن اخترت درصیت به شیخ فاصفا با قانوا ان المرید

درجانی فرمود که ما خود
 پیرکده مدینه از من بکشد
 ست پیرکده و عین خضبت
 شکوفه استلایات و کلام
 و حال میکده نکست استلای
 نزدیک است که از سلطنت آن
 قوت و حاکم بدین مکن قلب
 و فراغ وقت سلامت حق
 روی بوم آید و پیش این اختر
 و اصداف ضعیف افتاده و تمام
 طریقت و رتبه و منته
 در آن پیرکده یا فتنه دیکه
 ظاهر شده و دیگر چنان
 باشد که مدعی کل عالم بجز مصر
 چندیست و در مقام کفر
 شد و از کس حیل بر نبرد
 و مدعیان فتنه و کفر گشت
 فتنه دیکه کردن و کجاست
 و حقیقت مثل این عالم در
 غفلت و بی خبری
 من در شعله و شعله گشت
 انکه از بارگاه سلطان و در
 کورجی می شوند استخوان
 صفی الله دول افتادست گشت
 بر میل نه نگاه زانی آید
 کس در نشست غافل شد
 و خواب غفلت نغمه می گشت
 بود که هر کس مدعیان است
 شد باز و از کس مدعیان است
 بود افتاده و جگر کشته باز
 فرد غفلت از قافله شد
 مرد بر غفلت و در پیش
 سجد می کرد و در پیش
 و در حال واجب بخت کرد
 و برین با دست خدایت

و هرگز کسی را خدمت نمی فرمودند با خدا عهد بسته بودند که استعانت بغیر کشف و کاری که از دست
 خود برآید کسی دیگر نفرمایند اگر با تفرص احتیاج کلی می افتاد اول چیزی بدست آن کس میدادند
 بعد از آن خدمت می فرمودند و در خرد و دینا مصحف و چند کتاب که هر دوی راه بودی بر می داشتند
 باین نزاع است و عضا و جریه و تقدیر سیری کردند اگر یکبار اتماس صحبت و خدمت میکرد قبول نمی کردند
 بعد از آن احمد مارگجرات قدم آوردند و سلطنت این دیار در آن زمان بدست تفری سلطان بنیاد
 بود و او را با ستماع اوصاف و کمالات ایشان جاذبه ملازمت و ملاقات قویست که بخدمت بیاید
 قبول نکردند و حالت ایشان در آن وقت چنان افتاده بود که هر گوشه که میرفتند خلایق و بنای می گرفتند
 و چون پروانه بر شمع می افتادند ایشان در جوره را بر روی مردم بسته مشغول می بودند و بیگس را
 بخود راه میدادند فی الجمله چون شوق و طلب سلطان بهادر از حد تجاوز کرد تا ضعیف عبداللہ شد که
 که از اهل علم و تقوی و صلاح بود و بجهت و قریب بعضی حوادث روزگار از بند بنیت اقامت مدینه
 مطهره با جماعت کثیر از اهل و عیال و فرزندان برآمده چند گاه اقامت گجرات نموده بود شیخ را بطلب محبت
 و موافقت اعتقاد قوی داشت و عزمه نمود که اتماس سلطان بهادر را بیدار اجابت فرمایند اگر
 خواستند با دس کلام نگفتند اصحاب در میان خواهیم بود و او را به سخنان مشغول خواهیم داشت
 و راضی خواهیم ساخت فرمود او را نمی بینم که بعضی منکرات در وضع از لباس و نحوه ظاهر
 است چگونه روا باشد که او را به بینم و امر معروف و نهی منکر نکنیم گفتند ملازمان هر چه اندک بگویند
 و میکنند از آرزوی آفت که یکبار خدمت برسد چون سلطان بهادر بملازمت آمد نصیحتی که بایست
 کرد او را کردند و در دیگر یک کرد گفتند گجرات فتوح فرستاد این مبلغ را تا تمام بقاضی عبداللہ کردند و دادند
 که چون باعث ملاقات و واسطه مولی این مبلغ شما بود این مبلغ هم بشما تعلق داشته باشد میفرمودند
 که طریقه شیخ ما در حقیقت و ارشاد طایمان و مریدان آن بود که طالب انظار از آنچه بود نمی برآورد
 و هم بر این حالت که بود می گذاشتند و ایشان خود در باطن بکار تربیت او مشغول می بودند و بهمت
 و توجه تربیت و تسلیک او بر می گماشتند و او را ازین معنی خبر نداشتند از مدتی بعلم یلیدی
 حسن معلوم اومی شد که بکار در میده است که در اینجا خود می فرمودند و همچنین فقیر چون در خدمت
 ایشان در آمد تا و سال اصلا معلوم نکرد که ایشان باین س متوجهند و پنج چیز از خود در داد و بجا بد
 و امثال آن فرمودند غیر آنچه لازم رتبت این کس بود غلب اوقات کاری که می فرمودند کتابت
 و مقابلتها نایف و کلمات خود بود کمال این کس آن بود که ایشان کار خودی می کشانند و ایشان
 خود در کار این کس بودند تا بعد از دو سال در یافتیم که آنجا که بودیم نیستیم و بجای دیگر رسیدیم
 که برگزیند بخارا نماند بودیم می فرمودند که شایان را در تربیت و تسلیک طایمان دو طریق است

بعضی اخراج طالب کنند با اختیار از او خارج ساختن که در دست بعد ازان کار فرمایند و این طریق اشق و مصعب است خصوصاً در ابتداء حال و بعضی دیگر میگردانند بر این حال و در هر یک آنکه است بگذرانند و خود را کار دارند و تبدیل صفات او کنند تا در وقت نوری و صفائی در کار او پیدا شود که بدان مقصود رسد و آیین روش اسهل و ارفق است می فرمودند که غالب اوقات ایشان معروف بنشر و ماعود علم و انداد و اسلوا اهل علم بودند و اذن کتاب و اسباب کتابت و اعانت درین باب بجد بودند بدست خود و سیاهی راست می کردند و طالب علمان میدادند کتابها که از دیار عرب میفروختند کتاب بهم میرسد نسخ متعدده از وی اسکنان بفرموده بکس میدادند و دیگر که آن کتاب و آنچه بودند داشت می فرستادند می فرمودند که در مجلس درس و غیره اگر حاضران بحث میکردند ایشان خاموش می بودند و هیچ نمی گفتند مگر آنکه کلمه ضرورتی افتاد اگر یکی نسخه نقل می کرد که هیچ کلام جانب از نفی و اثبات آن دلیل نبود می شنیدند و هیچ نمی گفتند و در باب کتب جفائی و اسرار و حید و امثال آن کلمات از شطح و طامات قوم نیز بطریقه ایشان بگویند می فرمودند که حفظ ایشان از طعام جز اقامت رسم عبودیت و حفظ مرتبه بشریت نمانده بود و مشغلی چند از طعام تنویر می ساختند و در آن نیز بخشش میکردند ان می کردند چشیدنیش بیش نبود می فرمودند که ایشان را خدای بود کمال نام در غایت کج خلقی و بی اندامی که هر چه می خواست می گفت و می کرد و ایشان ادب بسیار درست می داشتند و بد خلقیهایی او را تحمل می کردند و روزی خوربای بخند آورد و نهایت شور چون چشیدند گفتند که چرا چنین کردند چون این چنین ساختند همین مقدار گفتند که با مالال نشینند تا وقت خوربای با و دادند گفتند اندک چه پیشید بی بینید که چون آمده است بسیار شور خورد نیست چون بجا آن پنهان بود آن را نتوانست انکار کرد و درستی نمود گفت آری اندک شوشه دارد و اما خوبست باک نیست بچه گفتند خوب پس آب بیارید آب آوردند و در شور با انداختند و آنچه نصیب بود ازان بخوردند درین میان فقیر می رسید که درین ضعف پیری حال تنقل ایشان در نماز و از نماز به نفل چه مقدار می کردند فرمودند نماز نفل در جوانی بسیار می گزاردند اما در آخر عمر ایشان ذکر می نمود تفکر و تصنیف علوم دین بود اما با وجود آن در تمام شب بجهت عارضه ضعف پیری و بول و دوازه بل برای بول می خاستند و هر بار وضو می کردند و آنچه خدا خواسته بود ازان گذاردند گفت یا چهار رکعت یا بیشتر می گزاردند می فرمودند که در ابتدای حال که توبت کتابت می داشتند قوت خود از وجه کتابت می کردند و نیز از بیمه زنان که می رسیدند قرض می کردند و هر وقت ضروریات خود می نمودند و اگر از جائے قنوع میرید آن قرض را ادای می کردند زیرا که در ادای قرض توسع است و گاهی این مثل قنوج که بجانب علم از در جلال می بود نیز حرف می کردند و در آخر حال اعراض پس از این بر طبقه نذر داده بودند

استنداد آن ساخته یا خواسته بودند باید رفت و خواهی نخواهی دل ازین سراچه نماند چه داشت آنجا که میروند چه روی نماید آنچه بجهت بقا و حیض در طبعش و ذوق و ذوق و سرور در سرور است از سر انداختن لا اله الا الله محمد رسول الله خیرا

الرساله انشا نیت و اقلشون مشایخه العاربار بین التخلی و الاستعداد

لا اله الا الله محمد رسول الله

نخستین کار با همین زمانه مطهره و توبه و خدمت بعباد

نعمان و تهنیت نفس و شکر خدا

طایبان خرد و طایبان کار را

که در نفس ایشان مستور بود

نصیحت نهاده که بسی موثر

و معیاد اندک و بخت قوت و

ایشان را همین است

بغضی بود با عظمی و کرمی

و مقدار کمالی که با شوق اسباب

و طاعت بطلبند و خنده

و شکر جانش تا زکی و نوک و شکر

ایمان را که بکلی و دونه تا زکی

و شکر می باشد و ایم بر یک

حلقه بیگانه و مال بدن حال

ست جوده و پاکم بقول لا اله الا الله

الله زشت آن است صحابه

و رضوان الله علیهم با هم می گفتند

که بیایند و می شنیدند و بگویند

و افاضان آن گره اینها را بایان

و دیگر داده و افر و نایت

در جای خود است و چون

دلیل جا گرفت بر آن
 نرد و سکن بر حق ز کفر و عبودیت
 نهانیت آن حضرت نزد راجیان
 بر سر نهانند چنانچه در حال غیبت
 بر آنگاه از مشق و زحمت و زهد
 چنانکه تسبیح در برافراشته بود
 بود چون بگذشت از آن
 پیدا آمدند و از آن چنانکه
 زنگه بودند و چون در حق
 گفته میشد که در این زمان
 اخلاص است که عارفان
 حق و ایمان باشد با خداست
 گویند باشد بسیار بار خدایند
 که بنا شده است و با حق می
 است سینه عاقلان و ایمان
 میری خدایه تا این که انتساب
 بحال که کعبه مشایخ و ابرار
 بین عقل و استقامت و زهد
 حق است که عاقلان
 راجع تلب انتحال بر عباد الله
 بر ترقی رسید و حقیقت
 تحقق حصول یافت ایمان
 بر توفیق و دست یابی
 باشد و ادراک و تکلیف حق
 گاهی است که در حق است
 بر قول که گمان را برنگازد
 ملک که بگوید وقت سبقت
 فاش و برق لایع تا به این
 حال است اما احوال مردم و عاقلان
 انجمن خود بود و در قیاس حال
 حضرت و اهل بیت علیهم السلام
 بر این دست نیاید و رحمت باد
 بر این گفت و مراد وقت
 ایجاد انکسار است که می
 وقت دائم سینه حق قیاس

سلیقه که بر طعم غریب می یافت تمجید کرده بر فقر بخش می کردند و بهر کمی بطریق خفیه آنچه مناسب حال می
 بود می دادند و می گفتند که ترتیب مجلس طعام و از دوام عوامی خالی از تکلفات و تشویش نیست می فرمودند
 که یکی از وزیرای آنجا ایشان را تکلیف ضیافت کرد یکبار به خانه بنده تشریف آرند تا در دی برکت
 باشد فرمودند مرا صدمه و در آید هم از بنیاد عای بکنیم عذای نقالی شمارا برکت دهد چون آن شخص بسیار
 کرد فرمودند پس می آیم اما بسه شرط
 یکی آنکه هر جا که خواهیم بنشینیم ما را تکلیف نکنند که بالاتر می آیند و بر صدر نشینند گفت همچنین باشد
 بر جا که حضرت را خوش آید بنشینند
 دوم آنکه تکلیف نکنند که این بخورید و یا آن بخورید هر چه ما را خوش آید بخوریم
 سوم آنکه هر گاه که خوش آید بر خیزیم و بیایم تکلیف نکنند که یک ساعت دیگر بنشینند آن شخص همه این
 شرایط را ایشان قبول کرد و وعده کرد که فردا می آیم انشاء الله تعالی چون فردا شان پاره و خرد
 که و انکم و گردن خود او بخت می داشتند انداختند و تنها بمنزل و کای آمدند هم نزدیک و بنشینند آن
 بر و فرزندها بنشیند انداخته و جای ملاکانه ساخته بود گفت اینجا بنشینید بالاتر بنشینید گفتند آخر شرط
 است که هر جا که خوش آید بنشینیم آن شخص ملزم شد چیزی نتوانست گفت گفتند زد و با سید که وقت تنگ
 است طعام با کشیدند ایشان نان پاره که داشتند از خریده خود بردارند و خوردند و خوردند آن شخص حاضر
 کرد این همه مہا چیز که یکدیگر گفتند شرط آفتاب بود که چه خوش آید بخوریم و دیگر خاستند و دعا کردند
 که شرابا بوی هر گاه که خواهیم بر آیم و اسلام می فرمودند که یکباری در مکه معظمه در غم و حیات شیخ دوم و مطرب
 آمدند پس در بغایت مباحث و مشغول و متعب پس بعد از ده روز یا پانزده روز انتظار کرد و در پدید آمدن
 سه روز و پنج روز شیخ چون توفیق ایشان شنیدند قصد ملاقات ایشان کردند در آن ایام صنف بسیار
 بود بپای خود نمی توانستند راه رفت گفتند اگر یاری ما را برکت خود تواند سوار کرد و بر و برویم یک
 روی که توفیق داشت بر دی سوار شدند و بلازمست آن در غنچه آمدند و فقیر و لیسحه حکم کبیر را همراه
 رفتند چون ملاقات کردند آن دوم و چون دانستند که ایشان عزم بزرگوار می نمودند و آمدند ایشان
 موجب شهرت و باعث تفرقه و وقت خواب شد بسیار دماغ خشک و بی التفاتی نمودند و بغیر گفتند که بمانند
 که چه نوع ما را از سر خود اجی کنند و خود را از زحمت صحبت خلاص می گردانند بعد از آن فرمودند که ما
 کتابی می گزیده ایم از احوال مشیخ پاره از آن بخوانیم بنفیر اشارت کردند که بخوانید چون منتهی چند
 خوانده شد این زمان گرمی دیگر وقت پیدا شد آن عزیزان نیز بے اختیار شدند و در حرکت درآمدند
 و انبساط نمودند و دو و دو نفرها رفتند بعد از آن آن دو عزیز و انکم در ملازمت شیخ می آمدند و استفاده می نمودند
 تا آخر هر دو مرید شیخ شدند و از آنجا علیهم و علی جمیع عباد الله اعلمین می فرمودند که شیخ ما باب توکل

موجود نشد نمی تازد بے لباس صانعان پوشیده آمد بعد از آن بحیثم رضا روی نگر بستند پس
 وی اتهاست کرد که امروز حضرت شیخ بمنزل فقیر تشریف آوردند چون ایشان را بر دش خود
 برداشت و بمنزل خود آورد و گویند که سلطان مذکور در آب و سواست عظیم داشت و هیچ حیل این
 رویه از وی زایل نمی شد شیخ طشت و آفتاب طلبد و دکل خود را سه بار بستند و آنها را بر زمین ریختند
 کت چهارم آب را در طشت جمع کردند و فرمودند با محمود این آبی است که در شریعت مطهر پاک و
 لطیف است و شک کردن درین معنی از دوسوس است و سواس کار شیطان است این آب را بخورید
 و هیچ شبهه را بخوراد اند میسلطان محمود بگفت شیخ آن آبها را تمام فرود و دیگر نقش و سواس تمام
 از لوح دل او شسته شد و هرگز و سواسی بوی راه نیافت حضرت شیخ عبدالوهاب متقی سلمه الله
 تعالی در محلی از احوال ایشان رساله نوشته مسمی با تحف النقی فی فضل الشیخ علی المتقی و به عبارته
 و قات بندگی شیخ علی متقی در ثانی جادی الی الله فی سبعین و تسعایه بود پیش ازین تاریخ و
 اربع و سبعین آذانه رحلت ایشان در مکّه مبارک شهور شد و ایشان در آن وقت تندرست و صحیح
 بودند پیش مرشدانشند چون این را بخبر کردند که منتشر شد علماء و صلی و محبان و متفقدان نو جا بعد
 فوج برای پرسیدن می آمدند چون ایشان را خوش خرم با صحت بدن می یافتند متعجب می شدند حضرت
 شیخ تبسم کرده با ایشان تجدید توبه می فرمودند و عده شفاعت می کردند می گفتند که مثل این فقیر
 مثل شغفه است که شربت موت را چشیده و بر احوال او بدش مطلع شده پس الله خدای تعالی
 در خواست که باز ویرا دم باد و دنیا بفرستد پس خدا اس تعالی حاجت او را و گردانید و باز دنیا
 فرستاد پس معلوم است که این چنین شخص از استعداد موت غافل نخواهد شد چنان این فقیر از استعداد
 موت غافل نیست و در مرض موت گفتند که من ظلم و شدت و سکر است موت لازم مقام
 قطبیت است برای رفع درجات پس اگر بر من شدت سکر است بیند اعتقاد کم نکنید و نیز باین فقیر
 فرمودند بعد از آن که مراد من کنید مدتی در من بمقامی خواهد رسید که نسبت به میان من و تودر حاتم
 حیات موجود است منقوع خواهد شد پس ما امید مشو بهمت تصور صورت من از دست داده اند که
 و دعا تلاوت قرآن نزدیک قبر من مشغول باش تا آن نسبت دتو پیدا آید بعد از آن هر جا که
 خوش آید باش و تا دو ماه پیش از رحلت در جوار رحمت از جنابان بر ایشان ظاهر می شد ندیک حالت
 بطریق اعتقاد و ارادت و محبت می آمدند و از ایشان توایند و نیب می گرفتند چنانچه تجدید توبه و تقصیر
 اخوت و غیر ذلک می تعلق به الارشاد و النصیحه و بر پای مبارک حضرت شیخ بود پس
 و جمیع مردم بطریق انکار و اعراض و عدولت پیش می آمدند و گاهی لباس زاری و نساق طام
 می شدند و حکم نمی کردند و حضرت شیخ مکتوبی بجناب ایشان نوشتند ازین مسکاتیب و ملتوب

خدا چنان که کسی نشد خست
 و در خطبه که او با خداست
 بیرون دانه خدمت و بنده
 است و مطلوب محبت است
 و محبت سبب است و مشهور
 فاصد است و مطهر آن کیست
 خداست و در گنج کلاه انکس
 و در غلغله خوان کرد که خدا
 خداست و او نیزه امان و غوث
 دیگر که طالع مطهر محبت
 و محبت است یقین حکم توحید
 که در طالع کسیت و مطلوب
 که در محبت است و محبوب کمال
 برود هم طالعید و هم مطارب
 و هم محبت اند و هم محبوب و هم
 او طالع این مطلوب است و مرتبه
 دیگر از مطلوب و این طالع
 مدی بگذرد که حقیقت یکی است
 من بیع ارسول خدا طالع
 الله و یاد شد فرق ایلم نیام
 برینچه گویند که بای حقیقت و درین
 درین باب محبت است که گران را
 چون انکس هم طالع محبت است
 درین برکت آید اسرار و پرده
 بهتر از گفته بود اگر گویند چیز
 بگویند که طلق بکار و در کار سخن
 است که حال محبت را حیل
 محبت در جود خوب است و زند
 بکار و با من موجود است و ان
 باشد چنانچه در کلام است
 محبتی می شوند و جزو محبت
 و متوجه فائده و مشهور
 خود بر راه متابعت می کردند
 با من بیوم و اعتقاد که در
 قلم کرد طالع هر بهر حال

پیش فقیر موجود بود قلیق مکتوب اول بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله والصلوة والسلام علی رسول الله
 من احقر عباده الله علی بن حاتم الدین الشیرازی الی عظیم العین السلام علی من اتبع الهدی و بعد فانکم
 ترون نامه مدیده و لاکلمون مناجی غفر ما هو معفوکم وان من اصحابنا رجلا اسمه عبد الوهاب بن
 شمس الظهیر و اجدیده یقصدکم حتی یلتئم فی ذلک اللهم انما الحق حقنا و ارتقا اتباعه و اورثنا
 الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابا و بینه الوریة مربوطه بسیار است ائیس و السلام تعلیق مکتوب دوم
 الحمد لله الذی ما خلق الجن و الانس الا لیجدون اذ یعرفون فاعلموا ان حکم الله ان الله تعالی ما خلقکم
 الا لعرفتہ و اتفق العلماء و العقلاء و الحکماء علی ان معرفتہ الله لا تحصل الا بالعلم و العقل و الحکمة فمن
 ترک الکلام مع الناس لم ینکمهم جدم یکن لان یوفهم الله من لم یعقل خیرا من شئ نقصا من خیر کم یکن
 ذلک ایضا فاجتهدوا بحکم الله فی ان تتکلم مع الناس و تعرفوا الله ایاکم و کونوا من العبادین المهدیین
 باحق ازم علی ناسطه من ذم و بده نصیحة ینعقل من شاء و ایضا در فریب ایام رحلت و ایشان
 حالات و جذبات پیدا می شد که در جمیع حرکات و سکنات ایشان تغییری را می یافت شیئی از شبها
 در ماه صفر سنه خمس و سبعین تسهلت که از دست طاعت فریب سه چهار ماه مانده بود و فقیر را گفتند که
 بخوان نکل بیت شاعر فقیر بطراست در یافت که کدام بیت می خوانند این بیت خواندم

هرگز نیاید در نظر نقشه زده دیت خوبتر | منم ندایم یا قمر جوری ندایم یا پیری

حاجه فریب در ایشان در گرفت با از بلند فرمودند بخوان بخوان فقیر چند باین بیت را که از شما خواند
 و از ایشان سخنها بگفت آمیزد نا بای شور انگیزه ناسری شد بعد درین میان خادم آمد که خادم
 موجود شده عادت آن بود که طعام را برای ایشان سق می کردند و می نایموند بجدی که بر دانه که طعام
 است با و اندک دیگر متحده می شد که فرق کردن میان و آنها ممکن نبود و همه یکذات می شد و چون خادم
 را طعام خبر کرد گفتند که طعام را سق کن بیده فرمودند که بیا چگونه سق خواهی کرد آنگنان سق کن که

همه یکی شود و نمی نماند چنانچه این دوسه خبر میدی گوید دوسه | سن سهیلی بزم که با تا

این نقل بجا آورده اند ساله مذکور است و نیز باین فقیر حقیق عبد الحق بن صیف الدین قادری علما الله
 علیهم اجمعین فرمودند که پیشه دران ایام ذکر جهر بسیار می کردند و بوقت و غلبه می کردند که فوق آن مقصود
 نباشد با وجود آنکه قوت حس و در است در ظاهر ایشان نمانده بود و در حالت ذکر پان سحر می نمودند
 گویا چیزی برون است ایشان عارض می گردید و ایشان دفع آن می نمودند و گفته بر جای فرمود علی باینکه گرفت
 تا پیش از حلت منزل تین شده باشد باز فرمودند خداوند که دست آغای میاید دست و کی میروم

و حالات حکم کرده مشغول
 دارند و نیز باینکه گفتند که ای پیری
 در این دست ندرت و جبر
 باشند و صدق همان دینی
 که دایم در دست و دست
 همان را می گوید و خود را
 اگر در این تغییر و دایم کرد
 معقول و تصور می نمود و اگر در
 پیش شمس پیدا می کرد و پیش
 و تقیای دیگر می داشت و اعتقاد
 بکیشش که کوشش بود و در
 هر دو کار خود را دیگر چیز
 نمی باید بخار این است بسی
 نزدیک درش و آن مرا تبه
 حسن و تصور علی باطل
 است علی الله علیه و سلم تصور
 آن در جمیع اهل بیت کسبت
 و احوال نصیب الدین بعیرت
 ساختن و تحمید و ابوی بیست
 دوام نیفتد چنان در بزم کسبت
 در که بزم کسبت و در خاوت
 احسان خود و طیف حده
 نبوت او بر من و مشغول شدن
 در زبان دعا و راجات تخرش
 تلقین نمود و لیسان حال
 شکستهای و خوابهای خود
 و من کردن و اعداد اعانه
 از حضرت وی در طراستن
 و اشتیاق باینه مندی با که
 در وقت حضور می بود و دست
 میزد و زبان تیره و کشف
 و بیان در آن تاهست برود
 که در آن تاهست برود
 زبانی است و تاهست
 و سید و تاهست و تاهست

و از تیره بر اسطوره فیض
از جاب رسالت که گود
و باطن نور نظیر نور خود و جان
حال بکلیت از استاید و
نقطه عصمت آبی از صبح
مخالف و مکاره نمایان
بیت کرد، صدق می یابد
طلب بعد از وجود و
صفت و حول بر بدن بقدر
آستان است اما حق طلب
کود طالب که کسی است که
لجج می کند، من تحقیق انجیب
عوت تقوان اسما در خواهد
دایره بیاد و اورده
است بری کرد و بیجا
و بیکس با در این مطالب
نار و آید و قطع حلقه
کنند یا با بند پیوسته اند
میشد و روشن را حجاب
ماوی - است نبات ترقی
درین مقام است و از
نظر آید دست و چون
تیرانی شام و در این
در حقیقت، صدق و خیال
که ترک افراط و تفریط
تقوت من عدم باشد و اگر
چند و در آن که چنان
تو بیکس با در این مطالب
نظم می طلب این راه
دست خطا که بجهت
معلم است با جهت
با استادی ترک من پس
بزرگی توان کرد و ازین راه
باز پس می توان آمد
و در حقیقت جلال شکوه

این مقبره عجم مسلمانان است پیش از وقت رحلت جای بر مردم تنگ کردن مناسب نباشد بعد از
دست هر کجا مناسب دانست و فن کنند و بهرین ایام تشریف مرتبه طبعیت با لباس خاص مطرز بطور مخصوص
که برای اقطاب ارزانی می گردد خبر دادند پیش از وقت رحلت فرموده بودند که امام انگشت شهادت
ما را سوا حق حرکت ذکر متحرک بینید بدانید که هنوز روح در تاب است پس که این انگشت از حرکت
ماند مدام کسیدند و روح ما را انقبض کردند در آخر دم تا چنین مشاهده افتاد که انگشت شهادت در حرکت بود
و در هیچ نقطه دیگر مس و حرکت و اثر حیات مانده بود الا در همان انگشت که بر طریق ذکر در حرکت بود و در وقت رحلت
سرمایک ایشان بر زانوی فقیر بود فقط رحمة الله علیه و بذكر الله بحمد و کان ذلک وقت السحر ثانی شهر
رمای الاولی شمس و شمس و سوسین و تسما و هزار تاریخ و فاته مغنی نجبه و کان ولادت رحمة الله ششم
مخمس و ثمانین و شان نماز گذشت و فاته ایشان ششم که در متابعت بنی یافته اند از غائب شدن
و کرامات ایشان آنست که بعد از وفات ایشان بعد از ده سال سیدی احمد پسر برادر زاده
ایشان فوت کرد و خواستند که برسم که معطر که مرده را در قبر یکی از صلحا و اولیای مشهور و بنی کنند
پناجه نام عبد الله بنی را در قبر فضیل بن عیاض بنی الله عنه نهاده اند و ازین در قبر حضرت شیخ
بنهاد چون قبر را بگشاید زود چه مبارک ایشان باطن همان طور خشک شده موجود بود و حال آنکه
خاصیت زمین که معطر آن است که در سه چهار ماه مرده خاک می گردد و اثری از وی نمی ماند رحمة الله
علیه و علی جمیع عباد الله الصالحین فقید و متی که در مکة معظمه بود و در خدمت حضرت شیخ عبد الوهاب
می و بریزات قبر ایشان می رفت روزی بر قبر ایشان رفته عرض حال خود کردم و طلب بر شکر تو
از جانب ایشان کردم شجی جواب می داد که ایشان بر بالای مقام حقی بر سریر نشسته اند و فقیر و خجسته
ایشان استاده عرض کردم که فقیر در خدمت فقیه شما شیخ عبد الوهاب می باشم سفارش فقیه ایشان
بکنند تا التفات و عنایت بیشتر نمایند همین معنی بر سر قبر ایشان عرضه نموده بودم می فرمایند که مقصود شما
حاله است ان شاء الله تعالی خاطر متذکر دارید و السلام اکنون از کلام ایشان چیزی نقل کرده شود ایشان
را شرحی است بر رساله اصول الطریقه که از مصنفات سیدی الشیخ احمد رزاق است که از ما پیشتر شرح
مفرید بصارت متن را نقل کرده اما اگر چه در حقیقت از کلام ایشان نیست و لیکن بحکمت و اشتمال بر فوائد
نقل آن اختیار افتاد می فرماید تعالی الشیخ اعد الشیخ بر رزق یعنی الله عنه و رحنی نام به جمیع اهل سنه
عن اصول طریقه اهل طریق حقه استیاء تقری الله فی السرا و المعانیة و اتباع السنه فی الاقوال
والاعمال و الاذعان عن الحق فی الاتقال و الاذکار و الرحنی عن الله فی القیام و الکفر و الرجوع
الی الله فی السرا و البصر و تحقیق التقوی الرجوع و الاستقامه و تحقیق السنه با حقه حسن الخلق و
تحقق الاغراض عن الفلق بالبصر و التوکل و تحقق الرحنی بالقناعت و التوکیض و تحقق الرجوع بالحدیث

في السراية لا يجر الى الشرفي العزراء و اصول، لك كلة خمسة على الهبة، حفظ المحرمة جن الحذرة وتوفد
 العزرة تعليم النعمة فمن علمت بهتة لم تفسد رتبة ومن حافظ حرمة الشدة حفظت حرمة ومن حسنت خدمته
 وجبت كرامته ومن الفخر عز منتهى دامت هدايته ومن علمت النعمة في عينة شكر بادن شكره استوجب المزية
 من النعيم بها حب، بعد المعادق اصول المعاملات خمسة يطلب العلم بغيرها بالامر وصحبة المشايخ والاخوان
 لا يتصور ترك الرخص والتأدييات للخطوة ضبط الادفات بالاداء والحضور والتهام النفس في كل شئ
 للخروج عن الهوى والسلاسة من الغلط فطلب العلم آفة صحبة الاحداث سنا وغفلا ودنيا من الارباب
 لاصل ولا قاعدة آفة السعيبة الاعتراض والفضول آفة ترك الرخص والتأدييات الشفقة على
 النفس آفة ضبط الاوقات اتساع النظر بالفضائل آفة اقبال النفس الانس بحب احوالها واستقامتها
 وتقال تعالى وان قول كل عدل لا يؤخذ منها وقال الكريم ابن الكريم صاوة الله وسلامه ولا يرى
 نفسى ان النفس لازمة بالسوء الامام ربي واصول ما تدوى به علل النفس خمسة اشياء التخفيف
 الخدمة من الطعام واللباء الى الله على عرض عند ربه هذه العزرة من مواقع النفس ومن عواقبها يخش
 وتورع الامر المتوخى فيه ودون الاستغفار من الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم بخوة او اجماع و
 صحبة من يدل على الله تعالى او على امر الله تعالى وهو معدوم وقد قال الشيخ ابو الحسن الشاذلى رضى الله عنه
 اوصافى صبي فقال لا تقبل تدليك الا حيث ترجزواب الله تعالى ولا تجلس الا حيث تأمن غا لبا
 من محبة الله تعالى ولا تصحب الا من تستعين على طاعة الله تعالى ولا تصطف لنفسك الا من تزداد
 به يقينا وتل باهم او كلما تد اعماه وقال ايضا رضى الله عن ذلك على الدنيا فقد غشك ومن ترك
 على العمل فقد نكحك ومن ذلك على الله فقد نكحك وقال ايضا رضى الله عنه اجعل التقوى وكنك
 ثم لا يضر كمرج النفس لم ترض بالعيب اذ على اذنب ان تسقط منك الخشيتة بالعيب
 قلت وفيه الثلاثة هي اصول البلاء والآفات وقد رأيت نقرا في هذا الوقت ابتلا خمسة اشياء بالابرار الجليل
 على العلم والاطمئنان على باعق، التهور في الامور والتمتر بباطريق واستقبال الفتح دون شرطه فابتلا خمسة
 اشياء البديعة على السنة اتباع الباطل دون الحق والعمل بالهوى في كل امر او حمل الامور وطلب
 الترابات دون الحق وظهور الدعاوى دون صدق فظهر بذلك خمسة الامور في العبادات
 والاسترسال مع العادات والسماع والاجتماع في عدم الاوقات واستماله الوجه بحب المكان
 وصحبة ابناء الدنيا حتى النساء والعبيان واغتروا في ذلك لوقائع القوم وذكر احكامهم ولو تحققوا
 لعلوم ان الاسباب بخصته الضعفاء والمقام بها بقدر الحاجة من غير زيادة فلا يترسل منها الا بعدد
 العدد وان السماع بخصته المطلوب او الكامل ايجز الخطا في مسا المثل اذا كان بشرط من الهدى في محله وادبه
 وان الوسوسة اصلها جهل بالسنن او خيال في العقل وان التوجه لاقبال الحق اذ بار عن الحق

سخت گر چه در کار نفع است
 مگر خدا بکشد با کار با جود این
 انچه با او در کمال فضل و
 رحمت حق کار خود کند و با حق
 که خواهان درگاه خود را
 حفظ فرموده مخصوص گرداند
 تا درست و نقل او را علی بنیت
 چون درست است که در اسیر
 و سیر دارد تا اسیر خود را
 و این نیز نشان بود اهل ایمان
 بین اخلاف و الرجال که بیک
 ست اندیش ست
 پس کار قریب است بجه
 معنی آسان و حق خبر
 هر احوالی در شرف یاد یک
 بهر حال که درست است که در شرف
 کل حال و احوال باشد
 حال اهل الله لا اله الا الله
 رسول الله و عاقبة بالخیر
 امر ساله الثالث و الثنون
 انعم الله امر الله
 الشفقة على خلق الله
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 استعمل امر الله و الشفقة على
 خلق الله و شرف بانه
 و من سألني مست که جوابت
 ان نيزه و انعام ارب و رفاه
 مولی قال و رسول محال است
 و نقاد معادن من طریق
 در سرعت سیر قوت مکرر
 و قرب زمان و حصول عباد
 حق بر فائده قوت بیست
 باز دست بر کار نه امین دو
 باز پیشتر و قوی از رسیدن او

بقام قربان تودوز
ما تعبیر این بقوت باز کردیم
مشقت با کثرت سکون معرفت
وصول بر سطح بین و صفت
بعد از مسافت غایت و توفیق
بجای رسد کسب و قدر عظیم
درودان غنای طربان اندک
در فتنه العین ساقی لبیب
بدین شمع کفند و در کسب است
و یک لحظه بکار رسد که در کین
بوت هر بار شکر باده و قوت
عمل نماند رسید به دروان
حق بیال محبت چو بر برفه ملل
قدم بنگار محراب جاکشند باز
صفت لول دین و وصف
که انعام لامر است عایت
آن هم و قدم است بسبب
آن در محراب قربان و کمال
حکمایا بنیاد باز کای است از
جانور درست است و توفیق
است و هدایت بر عمل و قوت
و سلوک به آن کثرت توفیق
ترب و الشفقه علی خلق الشاکر
و تحویل حب الغت و محبت
و استجاب فیض رحمت و عایت
علاقت محبت و سلوک طایفه
انصاف و فکر کزای موالی
تعالی و تقدس مقام عالیا
در مرتبه رفیع و عاده و در علم است
بر مسافت طهرت طاعت و محبت
و ذکر طبعیت موجب ثواب
و در کمال و کمال و کمال و کمال
و باعث قرب به خداوند
ست قانا انعام انعام
حالی نه شدن مرتبه و کمال

سیما تدری ما بین او حیا و خاف و هو فی جاہل و ان صحیحہ الاحداث ظلمت و عار فی الدین و الدین قبل
انما ترقم انعم و اعظم و قال سیدی ابوالدین رضی اللہ عنہ الحدیث من لم یوفک علی طریقتک و لو کان
ابن سبعین منہ قلت و هو الذی لا یثبت علی حال و یقبل کما یطیق الیه نیل یحیه و کما یجد فی اجزاء الطوائف
و طلیعة الجاس احدهم بنایه جدید کمال من ادعی حال مع الشد ثم ظهرت من احدى فهو کذاب او سلوک
در سال انجارج فی معاصی اللہ و نقص فی طاعة اللہ و الطمع فی خلق اللہ و الوقیفة فی اهل اللہ و قل یختم علی
الاسلام و شره و الشیخ الذی یطیق الیه المرید لفرقة علم صحیح و ذوق صریح و سمیة عالیة حاله مرفیة بصیرة
ناقدة من فیه خمس احوال لا یصح مشیخته الجہل بالدين، اسقاط حیات المسلمین و دخول مالا یجوز و اتباع
ابو حنیفی فی کل شیء و سواد خلق من غیر مبالاة و آداب المرید مع الاخوان و انشیخ خمسة اتباع الامور ان ظهر
خلاته و اقتناب انتهى و ان کان فیه حنفة و تحفظ حرمة غایب و احراز حیادیتنا و اقیام بقوة حب المکان
بلا تقصیر و عمل مطلقه و ریاسته الایا و افق ذلک من مشیخته و یستین علی ذلک بالانصاف و النصیحة و ہی معاملته
لاخوان ان لم یکن شیخ شمر شد و ان وجدنا نقصا من الشرط انحل اعتمادنا کل فیه و عمل بالاخوة فی ابائی
اتمتت الاصول المذكورة بحمد اللہ حسن عونه و یشیق لک الیها الطالب مطالعہا فی کل یوم مرتین او مرة
علا فی جملة حتی تطیع معاینہا فی النفس و یقع تفردک فی مقتضاها فان فیه بحقیقة عن کثیر من الکتاب و الوصایا
تقدیر انما حرموا الوصول لتطیع الاصول من تاملها و ذلک ثم لا یزال یجد ذلک تعجدها بقصد التذکر
بها و نقصا اللہ و ایاک مرضاته ازولی ذلک و القادر علیہ و حسبنا اللہ نعم الوکیل و قال رضی اللہ عنہ منی
الطریقة علی خمس التحقیق فی التقوی بلفظ مالا یعینہ و لا یطلع علیہ اللہ و التحقیق فی اتباع السنن بحسب لا
یاخذ الا بالاصح و اقارب اربا و کا و دروغ التهمة عن الخلق و بحسب التوجه فی امر من الامور الامحالة فلا یزیم ما
من حیث هو لا یلاحح محسنا من حیث یزلی من حیث امر اللہ فیہ و التسلیم للخلق من حیث ما یم فیہ بالقادر و یوم
و اثار السامیة و العاقبة معهم و الاسلام للقدیر فی جمیع الاحوال بالعبر و الرقار و الشکر و العمل علی قول الشیخ
ابی الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ اجعل التقوی و طمک و لا یخرجک مرج الغرض ما لم تعرض بالعیب او
انقر علی الذنب او تسقط منک الخشیة بالغیب و رجوعا الی قول صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیث کنزت
و اتبع السیئة الحسنیة تجہا و خاتق الناس بخلق حسن و اثار القول صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتیت شحا مطاعا
و یزکی متبعا و اعجاب کفی فی رای برایه فاعلیک بخامسة نفسك و تری طاعة اولی الامر و عدم الاثر من علیهم
یا ناظر کفیت کانا و اللہ حبهم و تقبل العفی و تقط و تقصر فی السفر و لا تقول بعبوات الاسبوع و البیاء
و ان یام الفاضلة و تقل بعبوة السبج و توثر ما فتح اللہ من تجربید و اسباب من غیر اختیار لا حد لها عند
وجودها و خردا نخذ لکل سبج لایحقة لغرض فی المودة فلا ضرر فی اللادین و تذکر بالجمع و یجتمع للذکر علی وجه
از افعالی و لکن لم یفیه راحة النفس و صورته الطریق و تر الزیارة الاحیاء و الاموات لم تطیع و اجابوا و با

تکلیف او بری کل مومن برکت الامن خالف السنه و لا تقنی الامن صح علمه و درعه و اصل کل غیر الرضا
 عن الله با قسم و التبعانی الی الله فی کل شئی نهی مفتاح کل حاجه عند الفقیر و بهر چه من ش الخلق عظم
 من کل حصن ثمت الاساس الی عید با جی الطریقه و من معانیها الشاء الله تعالی تموجها افصح للحقیقه ولی الله
 علی سیدنا محمد آله و سائر الانبیاء و سلم -

سیدی الشیخ عبد الوهاب المتقی القادری اشاذلی سلمه الله تعالی (رحمه الله علیه)

اوله ایشان در دمنده دست و آله شریف شیخ ولی الله از اکابر و اعیان دیار منده بود که کسب و قوع حوالث
 روزگار از ان دیار به برهان پور آمده توطن گرفت و اینجا نیز معزز و مکرم شده و اندک مدت
 بدر اخوت رفت و بجهت ان ایام ۱۰ الیه عزیزه و نیز در گذشت ایشان را صغیر السن گذشتند و هم از زمان
 صغیر سن تا ندرتوفیق الهی رفیق سال ایشان شده در طلب حق تمام نه و تجربه مسافرت و سیر
 عالم کشید غالب سیر ایشان در فواهی گجرات و کنات و لایت و کمن و سیلان و سرانده بیابان بود و در
 اکثر اوقات قمر و داده بران بود که زیادت از سه روز و پنج مقامی اقامت نمکند و در بعضی شهرها که بکثرت
 تحصیل علم و تقریب صحبت مشایخ و صلحاء بقدر استیفاء غرض و انقضای حاجت اختیار اقامت هر دو
 می افتاد و هم در عفتوان شباب که سال عمر به لبست نرسیده بود و ملتی نشده بود و تکلمه مظهر آمدند شیخ
 علی متقی رحمه الله علیه بشنیدن خبر تدریس ایشان بسایقه نسبت آشنائی که بود الداء ایشان و داشتند
 پیش ایشان آمدند و هر با نهمانمودند و استدعای صحبت فرمودند و چون حسن خط و کلام ایشان را شنیدند
 که ندرت گفتند که بسیار است اگر توفیق برای آنگاه می هم بکنید ایشان به تقضای استغنی و اتق و بی نیازگی که
 مسافران داد و مورد ان راجی باشد در مجلس اول اجابت دعوت شیخ نگردند و گفتند انشاء الله تعالی به سیم
 تا نصیب چیت و آفرینشاده بفضل و کمال استقامت احوال حضرت شیخ اختیار صحبت نمودند و سابقا
 و الداء بر کوار ایشان نیز وصیت کرده بود که اگر ترا توفیق سلوک راه حق دست و بدلا از دست شیخ علی متقی
 و امثال ایشان اختیار کنی و از صحبت فلان و امثال وی و یکی از شیخان زمانه را نام بردند که بدعوت اسما
 و تخییر ملک شهر بود بر میز خالی ایشان خط نستعلیق را بسیار خوب می نوشتند شیخ بحسب آنکه خط
 نسخ قرآن و شمار صالحان مست از خط نستعلیق بر آورده بمشقی خط نسخ اشارت کردند و چون فوت دست
 در مرتبه اعلام بود در اندک مدت خط نسخ نیز حسن صورت پذیر شد و کلمات تا لیمات شیخ و تخییر مقابل
 آنها مشغول شدند و برای شیخ کتابت بسیار کردند و بحدی که تصور آن از حیله مهر خاد بود و کتابی بود
 موازنه و از ده هزار بیت در استنساب و استنساخ آن آتقالی کردند در دوازده شب تمام کردند و در شب
 هزار بیت نوشتند با کتابت هادیکه در روزی کردند و اکثر ترتیب و صلاحت توالیف شیخ بر دست ایشان بود

کلام اسلام تشیید نمایند
 و من و ملت بالاتر از انست
 بحقیقت هیچ معنی و هیچ
 که باعث قبول و سفید روی
 مردود بازگاه است و درگاه بود
 تواند باشد با تراویض نیست که
 در تقویت ذیج و ملت و تربیت
 و تانیز مستشرش و دلمان
 بدل مجرب نماید و در سواقان
 لشاکر حق تنجی باشد و سیر او
 و عظیم امر الله با تکی او امر
 و زای خرمیت باشد که آنچه
 فرموده اند که بکن بکنده از نایف
 باز داشته اند که کمن یا خاندین
 بنا و اسما و اندر کمن از مشکل
 اوله و اجتناب از فواهی باز
 این اجتناب نوبی هم معاضل
 ست در سکر کربن حق و حول
 عبا غریب مثال اندر مریشان
 چه چیز میبرد را که اگر از انکند
 هر چند نزد او به شافیه ندر
 فایده نداد و شفا یاردا که
 در پیر احتیاجا کند و در عایت
 آن با ندر غایب امید از کی صفت
 تمام ست که چند یکدیگر در تر
 افتد بی پر میز استمال اعدیه
 و استغفار و ان سر و منده بود
 مایه در جمع شود و لایه کار نام
 بود و در حصول شفا و در وقت
 و در شایع طریقت در ان تقاضای
 امر و در گفتند اندک به سینه
 و تقوی و اجتناب از زلمات
 و در بات و مشبهت هم و در
 ست و حصول مقام قرب
 و در حصول و اگر باب اشتغال

بروزن و در جات و سمن و دین
 استغفار نماید و در راه از کتب
 لاف و جاد و کلمات دور
 جعلی معقول کافی است اما
 بیشتر نامل مستحب از کتاب
 حرارت و نهایت چیز نیست
 و ترک زنا و مفسد و دران
 با تقید بر خانی و مبالغه و مستغنا
 دکان از در بعضی و در پیش کسان
 غمزه آمده با بجهت عظیم سراسرانی
 با قشال و در دو کس است
 یعنی که کردن با چای امروزی
 دبا مانده از چای کهنه و ما
 محقق می اندک و به تحقیق الله
 اشد آن کوه که می باید نمید
 یعنی بلوغ علی قوس و بر حسب
 طاقت آن قدر که توانا و عظیم
 امرایی و بزرگ داشتن آن
 و بجز نظر در اصل
 توانا و عظیم و بهیبت و عظمت
 و از او احترام اهل دین که
 انتساب و مقبولان حضرت
 نبوت اند و خواهش پس
 انگشتان و انتقام نه بودن
 و اعتبار کردن این عیث و ضلالت
 و الخلد باحتیاط و در آن و
 مردمان این نگاه اند و هر قدر
 از آن مستان را استیلا و ملامت
 بدین است اندین و چون الله
 عظیم گفته اند که حق و حلا و زاده
 که از خدا گردید و برین نام بران دور
 که در شریعت نبوده ایشان است
 و هر که از ایشان را در شرف فانی
 ساخت گویا پیرو عزت و در شرف
 و با آن که اندید این فو و طاعت

و در آن زمان در مکه معطر قط سالی بود احوال شیخ نیز بفقرو فاته می گذشت و برای کس مگر کتابت می کردند
 تا از اینجا چیزی بدست آید قوت ایشان در آن ایام آن بود که چند کس را با د بخان که در آن زمان از آن بود
 می خریدند و در وی تنگی انداخته بر طریق اچار نگاه می داشتند هر روز تملای از آن تناه می کردند با بجهت
 در اتماع شیخ و خدمت و استرضای ایشان چندان کوشیدند که معنی فتای فی الشیخ که می گویند ایشان باشند
 لاجرم بغایت ظاهر و باطن مخصوص شده و با نوا و اسرار و کمالات متعطف آمده و نسخه کمالات بیکسین
 و اوقات ایشان گشتند تا آنکه شیخ می گفتند که یک بلور بردار که در راه خدا را فایم عبد الوهاب بود می فرمودند که
 چون شیخ را مرید می ساختند اول از ما بتفضل فقه بر غنا و قرار گرفتند و نقشند برین اعتقاد باشند که
 هر برین عقیده ایم بعد از آن دست بیعت بیاورند و در اتماع و صحبت ایشان با شیخ و در شهر تملای اهل دلی
 را سه تلات بستین و تسبیح بوده آهنگای آن تا وقت فوت ایشان ثانی جادای اهل دلی و ششست حس و
 سبب پس مجموع مدت مصاحبت و دوازده سال باشند و شریف ایشان آقا و الله اعلم شخصیت و چهار
 باشد و بعد از چهل و چهار که مدت اقامت بکوه معطر است یک سال بعد از رحلت شیخ بجهت حق
 بعضی هله ذوی الارحام بکجوات آمده بودند بعد از آن سال بکه خود فرمودند و پنج آن سال فوت نشده مدت
 آه ن کشی از آن جانب پانزده شانزده روز بود و فتن ازین جانب چهل روز و قوع این هر دو حال را فایم
 مدت که حکم خارق عبادت دارد اکنون و علم و علل حال و اتباع و استقامت و ترمیت و تسلیک می دان و آمده
 و طاعت و طبعلمان و شقوق و مهربانی بر فقر از با و نصیحت خلق الله و برکت و عظمت و هضات و نورانیت
 و سایر اواب خیر و ادب حقیقی و خلیفه راستین صاحب سر شیخ ایشانند و اهل حرمین و مشایخ بنی بمرسم
 حاضر آ و غایب از مشایخ مصر و شام هر که ایشان را در یافت است معتقدند بر ولایت و علائق ایشان
 می گویند و علی قاسم الشیخ ابی العباس المرسی نمیکند قطب و دت الامام ابی الحسن الرضائی و بعضی از مشایخ
 بنی بکاتب اهل حرمین در توفیق حال ایشان نوشته بودند علیکم با اهل الحرمین بالشمه المفضیه من الله
 فیکم فاستضیاء سید حاتم مردی است از مردان این راه متعلق علیه اهل بن صاحب الاحوال
 السنیة و له لسان حال فی الخلق و التوحید بشوق ملاقات ایشان بکه آمده و استیذان در آمدن خود
 ایشان اذن ندادند و گفته فرستادند که ملاقات القلوب او منع ملاقات و لها یک دیگر پس است حجت
 ملاقات جسمی نیست و دی بهین کلمه از ایشان راضی و عجز سدر ذلت ارسال که این فقر عزیمت نمیدان
 می کرد از اهل بن می شنید که سید حاتم مذکور درین موسم نیز قصد ملاقات ایشان داد و در زمر
 این بقرور بنی بام عزیمت مهند خلوت خود نشسته بود و حرب الکمر کتابت می کرد و مرده از
 علامه که شیخ علاء الدین نام که معلم و صلاح و ممتاز مشهور است بر سر وقت این غریب در رسید
 و حال پرسید و گفت ایشان بکثرت تلت به حزب البکر کتبه اقره فی المركب عند رکوب البحر قال بل لکم

قیام اجازة من احفظت نعمه بدان شیخ عبد الوهاب المتقی قال لکم بالشیخ عبد الوهاب عزتة ملک
 انانی خدمته مد سنین قال بشری لکم بان حکم مبرور و علمکم مقبول پس سیدین کعب ذلک یا سیدی گفت
 مسافرت بلاد المین و ارگت مشائخ و فقره و جد تبتم کلهم متفقین علی الشئ و علیہ الاخبار بانہ قطب
 مکتبی و تہ و طریقہ ایشان در باب کتب حقائق و توحید مثل فصوص و امثال آن توقف و تسلیم است
 این بار اوس بگویند بدان اشتغال بگذرد و آنکار هم بکنند و بد بگویند و چنانچه عادت فضا است بر طعن
 و تشنیع نیامند می فرمودند که اول باید که اعتقاد خود را اظهار و باطنی با اعتقاد اهل سنت و جماعت در آید
 سازند و واضح گردانند بعد از سوغ این عقیده از هر چه ایشان گفته اند نوشته اند نیز محرم نمانند
 کتب ایشان که در حقائق اسرار نوشته اند نیز مطالعه بکنند آنچه مشکل شود و از آن بگذرند و در فغانند
 و خیال را بخود راه نهند نه آنکه اعتقاد را بپذیرند از همین کتب راست بکنند و از هر کس هر چه بشنوند تابع
 شوند می فرمودند باید که هر چه بشنود اگر چه سخن باطل باشد زود با نکارد و تعصب پیش نیاید اول خود
 بشنود که چه می گویند بفهم سخن نیک درودند که تا کل آن چه مقصود دارد بعد از آن اگر تو نشنود آن را
 موافق حق سازند و اگر نه رد کنند و اگر این را نشنوند از سر آن بگذرند و خلل در عقیده خود نیندازند
 مذکور کتابی را ذکر کردند که نام وی انسان کامل است فرمودند که آن کتابی است در حقائق و توحید
 بر طرز کتب شیخ ابن عربی تصنیف شیخ عبدالکریم حبلی که در عدل بوده اند از ما عربین مشائخ بن عباس
 علم و حال بعد از آن سخن در توفیق این شیخ عبدالکریم کرده اند فرمودند که ایشان تفسیری نوشته اند
 در بسم الله الرحمن الرحیم نوزده مجلد نوشته بعد حروف و کی بر هر حرفی بخندی دوسه از آن را دیده شده است
 شگرت علوم ذکر کرده اند بعد از آن فرمودند اما در وی زهر هست آن را شکر اند و کرده اند اگر از اینها
 بچسبند تو از آنکه مبادک است و الاحتمال فرغ غالب است و می فرمودند که هیچ شرط سادک این راه
 آن نیست که هم در اول اعتقاد توحید وجود کنند بر چه می که در فصوص و امثال آن مذکور است شرط
 راه مداومت عمل را یافت است مقرون با اعتقاد اهل سنت و جماعت بعد از آن ذوقی و
 حالی پیدا خواهد شد که بآن در باطن چیز را ملاحظه خواهد شد می فرمودند که هر که را بفیند که بحکم اسلام قرار
 محاکمه خواهد داده می کنند از وی اگر امثال این کلمات چیزی صادر شود معدود دارند و تکلیف و تشنیع نکنند
 و نسبت با محاکمه اند اما اگر این چیز را ندانند نوشته باشند و این سخنان بگویند اطمینان است و او را با قطع منکر باید بود
 و طریقہ ایشان در سماع نیز نزدیک بهین طریق است از مرید به نقل آن را صنی نیستند و بر فعل مشائخ
 منکرند این فیروز عرض کرد که در پیار این دسم سماع عجائب متعارف شده است و اگر کسی از وی اجتناب
 کند و بر او انکار رود او را اتهام خلق مخالف باید شد و همه مردم بوی از سر آن بر می شوند و مخالفت
 مشائخ اهل اتمام کنند کسی چه کار کند فرمودند اگر احیانا یا یا لان موافق و اهل معنی دهم سر کار می غزلی

که هر که مخالفان را در پیش و فرقی
 کسی را در وقت داشت تعظیم کرد
 گویا آن کس را فرمود است و
 تحقیق نموده هر که موافق حال
 و تا به طریقه می دانستند
 هر گاه او را تعظیم است چنانکه
 گفته اند دست در دست و دهن
 و دست دهن ملای این است
 یا قیامی بیدل است و در باب
 حرمان و ماضیات و نیت
 و ظل خداداد گویند کسی
 معلوم نیت که حجت و نیت
 نیک و باید علی اعتبار ندارد
 آن عمل نیت نیک است و
 نیت نیک آن بود که بدان
 هر نیک بکنند نیت نیک و
 هر بدی بکنند بدی و بدی است که
 نیک و بدی بکنند شرع است و هیچ
 فرمود و شرع است نیک و هر چه
 نامروده و بد و بدی و بدی و بدی
 این امر شرع است و تعقیب
 آنچه شرع است بکنند نیک
 همان که شرع گفت که بکن
 و بدی که گفت که بکن
 بکن شرع را حاصل و بدی
 نموده نقل و ادعا و خلق نیست
 و کسی که بگوید این کار نیک
 است و این بد را گویند که این
 سخن خلاف معقول است و
 معاد نفس الامر هر کس
 دانند که عدل و جور قاضی
 است نیک است جعل ظلم
 دیگر باین معنی را نیک نگم
 عقلی تو این دانست و هر که
 با بشیر را با شیخ است بی توقف

بر شرف رضا اگر شریف بودی
 این حکم عقل بجای خود بود
 جایش کند که او آید باری
 که می بیند و بدی و بیجا نیست
 تا روشن گردد که آن حکم شریف
 است نه حکم عقل بجای آید
 ده تنه را و یکی آنکه شریف
 و کاری در حد ذات و جبر کمال
 بود و مردم آن را بنامه عقل
 مدح کردند یا موجب تعجب
 بود عقل آن را نکند شریف
 و متعجبی که در این میان حکم
 عقل و عقاید می توان داشت
 اما در عقل و بدی و بیجا نیست
 که در آخر موجب تعجب و
 عقاید گردان می شود حکم
 بخواند و انت و عقل و ادب
 و عقل نیست اگر کاری بود که
 آن را بنامه عقل و کمال دانند
 شرف ادب نمی رود موجب
 عقاید است که در آن را نشانی
 ناپدید دارد و شرف
 بدان امر کرده موجب تعجب
 عقل را در دین است آن عقلی
 خط می آن که در او نشانی
 جز حکم و عقلی آن که شریف
 شرف عقلی این حکم نیز تواند بود
 در ترتیب کتب و صفات مذکور
 از علم و عقل و جود و کشف شد
 تا به اتم است و شرف قانی
 و تقدس بدان امر و دود است
 و عقاید برافسانه و صفات
 بهجت نمی آید است اگر نه آن
 بود که عقل و تقدس عقل و علم
 و عقاید بدان بار کشتی عقل

یا جگری شنیده شود باکی نیست عرض کردم که آنجا اجتماعها کنند اهل و اهل و ناسق و صانع و از هر جنس
 مردم جمع شوند و چنین و چنان کنند بر آن و بجهی که در یار منهد وستان مشایده فرموده باشند این
 چه حکم است فرمودند این چنین خود اصلا جائز نباشد و نباید کرد و اجتناب از آن از اجابت وقت
 طالب حق است برین صورت قطعاً مسأله و مسامحه نکردند و ایشان اکثر مدت عمر مجرد و ده اند
 و در زمان شش هم بوضع تجرید نگذاشته اند و نه هیچ نکرده اند بعد از ایشان که سن شریف ما بین چهل و پنجاه
 بود و ترجیح که در اندیشه پیش از ترجیح بر چه از فتوح یازده کتابت بهم میرسد بعد از آنکه در ویش
 می کردند و بعد که بود و نکرده هیچ چیز نگاه نداشتند که آنچه ضروری باشد از جامه و قوت کتب اما الآن
 حق این و عیال را مقدم می دارند و جانب ایشان را ترجیح است و باید بود آن در نقد احوال و غریبا و غنوماری
 فقراتقصیر نمی کنند پشت پناه و رای میهند که ایشان از طعام و جامه و نقد مددی کنند ضرورتاً تا حد
 زیادت آنحضرت را رضی الله علیه و سلم تحیح و جود در تنبیه اسباب سفره ادا و اعانتی نرمانند می توان
 گفت که درین زمان بدانش ایشان علوم شرعی کمتر کسی خواهد بود تا موسی نعمت باشد می توان گفت که گویا
 بهر یاد داشت و فقه و حدیث نیز همین حکم دارد و بادی علوم عربیت نیز زیاد از نقد کفایت است
 سایرها در علوم شریف دس این علوم گفته بودند و اکنون که عارضه ضعف بصیرت ظاهر حادث شده
 همه در منزل خود مشغول می باشند اگر بعضی اوقات از درس خالی می شدند می بایست که در تصحیح و مقابله
 آن علوم نفع باشد مشغول می شدند مثلاً کتابی نادر و قلیل الوجود کثیر النفع می بود بسبب عدم تداول از
 علیه محنت حاصل گشته اصول نسخ آن را میبایست بجزر ساندید صورت تصحیح می دادند و در تحقیق معنی بسیار
 کرد می نمایند آنچنان که طالب را تشنگی تمام حاصل آید بی آنکه تشنگی آسانی در میان باشد می فرمودند
 علم بمنزله غذا است که همیشه احتیاج بدان باقی است و نفع آن عام و ذکر مشابهه در آگاه گاههای بدان
 علاج باید کرد طالب را تا چارست که بعد از هر چند گاه خلوتی بقصد تحصیل فراغ قلب حضور خاطر اختیار کنند
 خصوصاً در ایام ناهله مثل نشتره اخیر از رمضان و عشره ذی الحجه و امثال آن باید کرد نفی خواطر مشغول
 باشد اما اشتغال علم و تعلیم و تدبیر آن دائمی است و هر چه کرده شد که مشایخ فرمودند که طالب باید که
 علی الدوام و ذکر باشد فرمودند هر که با علی خیر مشغول است دائم و دین که است نماز نگذردن ذکر است تلاوت قرآن
 ذکر است درس علوم غنیه ذکر است و هر چه عمل خیر است ذکر است اینهم است و اما آنکه تعلیم و تعلم را ترک کنند و به کارها
 باز نمانند تعلیم اختیار کنند و ذکر مشغول شوند این حکم علاج دارد که گاه گاهی بمانند و در اجتهاد می کار چون علت
 تلبیس است از جرم علاج بسیار باید کرد اکثر در شغلات باید بود و ذکر باید کرد می فرمودند که در شرف سلف
 متقدمین همین است که تشبوت با انواع اعمال خیر و تهذیب اخلاق و نشر علوم می کردند می فرمودند که علم از این
 قبیل نیست که میکس تبرک آن فراموشی و تصحیح نیست باید کرد و توبه می در ویشی از خدمت ایشان پرسید

که نماز گذاردن بهتر است یا ذکر کردن فرمودند نماز گذاردن بهم کاری بزرگ است لیکن کثرت ذکر الهامی
و احتیاج حاصل میشود که آن عرفانی و حدیث می کشد عرض کرده شد که فشار و حدیث چه می باشد
فرمودند آن لذتی است چشیدن تعلق دارد مطلب حقیقی طایبان این راه اندرک همان لذت است
و هر کس که در معرض خود یکبار آن لذت چشید دیگر نماند است و حق آن باقی است عرض کرده شد که طریقی
و عوت که بعضی در ایشان می کنند چه حکم دارد از طریق وصول بهست یا نه فرمودند که شاید باشد و ممکن
اول دعوت اخلاق ایشان مذهب کمی باشد ایشان اکثر کج خلق می باشند از برای خلق نتواند کشید
هر که با ایشان بد باشد زود در مقام مکانات می شوند عمده درین راه تنبیه اخلاق و قتل ابد و کلاً
خلق است فرمودند شیخ ما را نیز این طریق محمول نبود آرا از جای اجازت سیفی بود سه غالی داشت و شیخ
را بنود و تنبیه فقیرا عادت علامت شریعت و طریقت می دادند آنرا اجازت سیفی داد و فقیر برنگرفتند
بعد از آن فقیرا اجازت آن دادند تا این فقیر از جانب ایشان مجاز مطلق غلیظه کل باشد میفرمودند
که این کیفیت چه می ذکر و بعضی اوضاع و احوال ذکر کرد و ایشان می گفتند اگر چه آن راستی است و در
نبوی صلی الله علیه و سلم نیست اما از مستحبات مشایخ است در اصل کار می که ذکر التزام ذکر از برای
آن کار است و اصل ذکر همین لایزاله الله است و انواع دیگر آیه تیرا چه بهست
تغافل معنی و تصور می فرمودند که در ذکر اخلاص تمام باید گفت و درست بر آورد باید لاله و نفی اظهار
حرف دارد جانب اثبات نیز در اسم جلاله می باید بر آورد و اظهار بر دو بای باید کرد و بعد از غلبه
شوق و استیلا می ذکر هر طور که بر آید باید گذاشت آنجا مذهب درست مطلوب در آن وقت شوق
و طلب ذکر است فرمودند که سبب در مانند ذکر کرده و امثال آن که نمی کشد همین طور چیزی است که حالت
از مریدان شیخ را در وقت غلبه حال و استیلا می ذکر دیدند که این چنین می کرد و دیگر ایشان سنگ گرفتند
و همین را دستور ساختند عرض کرده شد که ذکر خفی که می گویند چه معنی دارد فرمودند ذکر خفی معنی ذکر می
که آیه گویند که بمسایه نشود معنی خفی این است و عرض کرده شد که بعضی میگویند که ذکر خفی آنکه زبان
را در آنجا دفنی نباشد بلکه می گویند که طلب را نیز از آن خبر نمود آن چیست فرمودند این حکایت دیگر است
بافضل معنی ذکر خفی است که تنها از خلق بگویند و ادنی مرتبه ذکر اسماء نفس است کمتر نباید چنانچه خیرات
در نماز آما آنکه در دل بگویند آن یاد کردن خداست جل و علا آن هم امری است محمود و لیکن نزد
اطلاق مراد از ذکر همین اعتقاد و طریقه ایشان در ستر احوال و گمان اسرار و تورات در کلام بحدی است
که هرگز بنا بر عموم سخن از حقائق یا از خصوصیت احوال خود از ایشان سر نمی زد و اگر تقریبی می شود همان
مقدار بگوید که ضرورت باشد و در اصل مقصد کفایت کند چون این فقیر را شایسته انوار استعارات
و استعاره فضائل ایشان نسبت بندگان بخدمت ایشان حاصل شده مکرراً الحاح کرده شد که نگاهبایی

ریاضتهای که با بابا که موافق
طریق حق و رضایت الهی باشد
تا آخری آید و اعتقادش با
معنی مجاهد و ریاضت چیست
یعنی نفس را جدا و مشقت
موافق حق ساختن و مقادیر
و معیار تربیت گردانیدن
و همچنین کمالات معنی مجاهد
صورت نمی نهد بآنکه یکبار
را عمل می کند و در بعضی
فروموده و ظاهر کاری میکند
اما نیست معجزه نمود و برین
می کند این شخص نیز در قلوب
آخرت و رضای حق محرم باشد
که انا اهل باطنیت پس
نیت معنی عمل می برد و باید
تا که نکست بدو باشد و توفیق
و حضور از آنکه نفی مجاهد و
ریاضت بی موافقت حق نثری
نیاید یعنی اثری که باعث
زیادت نوران و حصول
رضای حق و سفید و محو
و در جزایات از عذاب است
و در ثواب گردد و اما با آنکه
بعضی ریاضتهای مشقهاست
که چون باطنی است و باطنی باشد
و از بعضی بی ریاضت نیز میسر
است و اما باطنی ظاهر می گردد
و اثری در کشف بعضی قوای
و ظهور چهره از جنس خلاق
عادات و تسخیر بعضی احوال
خبیثه از جن و انس کرایان
و علامت همان شرفناشته
پیدا کند چنانکه کاتب مکتوبات
و هدایت خیر و احوال آن باریست

از بعضی احوال و اخبار خود مشرف و مستفیدی ساخته باشند پس گاهی بتقریبی دنا سبب که در اشعار
حق پیدا می شد چیزی از ان نقل میکردند اول چیزی که بعد از عرض این سخن از خدمت ایشان پرسیده
شد آن بود که عرض کرده شد که این فقیر مدتهاست که از بعضی مشایخ و فقرا بمن و اهل حرمین می شنود که
نسبت به شما خرمی و منید که به علی قدم الشیخ ابی العباس المرسی تحقیق این سخن چیست تبسم کردند
و فرمودند ما چه دانیم که ایشان چه می گویند خدا و الله که ایشان از کجای می گویند بعد از آن در ذکر مناقب
شیخ ابوالعباس مرسی شروع کردند و فرمودند که ایشان تلمیذ شیخ ابوالحسن شاذلی اند و شیخ ابن
عطارد الله صاحب الحکم شاگرد ایشان تفسیر دارد موسی بلطافت المنن فی مناقب الشیخ ابی العباس
ابی الحسن بسیار بزرگ بوده اند و قتی با دشت و وقت را در حق ایشان اعتقاد درست نبود بقصد امتحان
توقی و در معایشان را همان ساخت و در نوع طعام آنخت یکی از حبش ما کولات مثل گوشت و مرغ
و مانند آن و دیگر از حبش حرمت مانند سنگ و گریه و امثال آن و بعضی از ندای خود گفت که و صف
از مردم بشتانی شیخ و فقرای ایشان یک جانب و پیش ایشان این طعامهای حرام نهی و مردم امراد پس
را بوی دیگر پیش ایشان طعامهای حلال نهی و علامتی و تمیزی در ظروف و ادواتی قرار دادند تا مشتبّه
نشدند شیخ را در عین مجلس این معنی مکتوف شد برخواست و آستین مالیدند و فرمودند امراد زاهدت
خلق الله خایم کرد و این طعامها را پیش ایشان خواهم کشید طعامهای حلال را می گرفتند و پیش فقرای
هنامند و حرام را پیش افراد این آیت می خوانند الحمد لله تعالی الخیرین الخبیثات و الطبیات لطیفین
و الطیبون للطبیات با دشت از بدگمانی خود توبه کرد و در پائی شیخ افتاد درین مجلس همین مقدار
حکایت از شیخ ابوالعباس مرسی فرمودند و زیادت در جواب فقیر نگفتند فقیر انتظار آن در خاطر کاوند تا بعد
از مدتی بی سابقه سوال فرمودند پار سال بشما حکایتی گفته بودم بیاد شما باشد آن حکایت تمهید آورد
کردان وقت گفته نشده بود آن حکایتی که پار سال گفته بودیم این بود که نور محمد حسن مرادی بود از
خدا مان مولانا محمد طاهر یعنی که بحسب خدمتی از خدات ایشان در اوان حیات شیخ بکمال آمده بود و بطلان
منقاد و چنانکه مولانا مذکور را بخندست شیخ بودیم در ریاضه ایشان خلقی گرفت آنجائی بود دین آشنا
دی بیمار افتاد و بیماری وی سخت شده گاه گاه عیادت اوی کردیم شبی آن سرور را علی الله علیه وسلم در
خواب می بینیم که می فرماید ادک هذا الرجل لفیته اشارت باین مردی کنند که دی را در یاب و سنگی کن بیدار
شدیم و برخاستیم و پیش آن بیمار رفتیم چه بینیم که در حالت نزع افتاده است و بر این وی نشستیم و از قرآن
و ادعیه و اذکار آنچه مناسب وقت بود بر خواندیم وی این آیت را بخواند یشیت الله الذین امنوا
بالحق الثابت و جان بحق تسلیم کرد و از خاندان او این آیت را نشانی می نمود قول آنحضرت صلی الله
علیه وسلم کفر موده بود و شنبه یا فتم در دگر بر توبه او فتم و فاجبه خواندم و هم نزد یک نبوی جواب فتم می بینیم

که نشسته است چون مار ابدید پیش ما آمد گفت که حق تعالی برکت تثبیت نموده از شر دوسه شیطان
که در وقت نزاع دخل کرده بود نجات داد امر تقرب بخانه شیخ رحمة الله در بیست خانه تعیین کرد این مسئله
را بخدمت شیخ عرض کرد و شیخ رحمة الله علیه نیز در مجلس حاضر بود ندیم شیخ و همایشان گریهها کردند
این حکایت بود که پارسا را بغیر گفته بود ندیم فرمودند که این حکایت را تمامه هست و آن اینست که این مرد
که امداد خواب دیدیم گفت که بیایید و سیر منزل بکنید بر در خانه او رفتم در دزدان پیدا کرده اند
در آیدم دزدی بدو دیگر در آیدم خانه دیدم مزرع و منوره متلا می مکمل بجا آورده و لای خانه تفریق خانهها
بهشت کرده اند بعد از زمانی در محبت گرفته بر آیدم و می تا بیرون برسانیدن ما بیرون آمدیم چون بیرون
آیدم مردی دیگر را دیدم بسیار کرمست و ولایت و عظمت پیش آمد سلام کرد و تودهنده التماس درون
در آمدن کرد گفتیم که شما آشنا نیستیم و شما را نمی شناسیم در خانه شما چگونه در آیدیم گفت و حاشا ما
اگر چه بنظر یکدیگر آشنا نیستیم و لیکن میان ما و شما نسبت اتحاد و یگانگی است شما ما را چاه منزل
با یاد رسید بر رسیدیم کنام ملازمان صحبت گفت نام فقیر ابو العباس مرسی پس درون خانه در تمامین
خانه با همد خونی آن خانه اول بود که آن مرد داشت تر صبح و کا از لای بود این از یو اقیقیت موافق
برای ما تعیین کرد ندیم فرمودند که این جای ماست شما بجای ما بنشینید و صاحب مقام بماند بعد از آنکه
از آن خانه بر آیدم خانه دیگر دیدم بهمان صفت خانههای سابق موصوف در وی بندگی شیخ علی متقی
نشسته اند و آنها را جدا دل مختلف در صف و کبر حرا نند اشارت به هر می کنند و می گویند که این جگه کبر
ست و بهر می دیگر که این جامع صغیر و مجددی اشارت می کنند که این فلان رساله است و تجدولی دیگر که این
فلان همچنین کتب در سانس خود را نام می برند و هر یکی را بهر می و جدولی تعیین می نمایند بعد از اتمام این
حنا فرمودند که این بود آنچه ما در باب شیخ ابو العباس مرسی نمودند شاید که بعضی از فقرای این
را هم برین واقعه اطلاع نموده باشند یا مثل این معامله نموده و بسرا این کار اطلاع داده و ایشان بایلی
حزین خبر کرده و لیکن با هیچ کس این واقعه را نگفته ایم امر بعد از سی سال بشما گفتن این حکایت ضرورت
افتاد سخن در ملاقات خضر افتاده بود فرمودند که یک بار سه و هفتصد و هشتاد و دو خود تقریر میبعضی
حوادث که در بار منته حدوث یافته بود در میان آنها افتاده در آگاه کرده بودیم هیچ چیز از جنس طعام
و شراب همراه مانده گرسنگی بر ما غلبه کرده چنانچه عادت اطفال باشد در گریه آیدیم و الدرد لاری کامی داد و می
گفت که صبر کن طعام در پیش است و لیکن اینها در دفع الم جوع مانده ندانست بکلین حال شپ آمد از جهت
ترس شیرو در گریه بالای درختی بر آمده شپ گزرا نیدیم صبح می بینیم که قریب آن درخت چشمه آب شیرین
میرود و پیرو می نورانی بر آن چشمه نشسته اند چون دیدند و قرص گرم از بغل برآورد و یاد ادهم نزد یک
آن موضع بقرینه دلالت نمود آن قرصها را خوردیم و بدان آب شیرین سیراب شدیم و راه قریه برگزینیم

این پلید و از نجاست اهرار
و انبساط این خدایان و کفر
و کفر بر خود اعتقاد
بعضی زوایان ساده لوحان
و ما استخوان در اعتقاد
مسلمانی باستان ازین بگذشتیم
تقریبی حلاصه عقوق باکی
ایمان اعتقاد خود با دیگران
و مل مجالان این کردن
و از ایشان نمودن بسیار
و تقاضای از این صفت
معتوبت نمی نمود و هر که
مسلمان است بطن بطن خود
فاد و در وی اسما پیدا بود
در فقر مسلمان سیر و در وی اگر
مدعیب بیند بپوشند و در
اسلام و رحمت ایمان و از
ندیده که اهل الله الله همه
اهل حوت اند و چه سیر شربت
نفس باخته و در فقه مصحبت
و گرفتار آید غایت آنکه اجرای
احکام شریعت واقع است
جلد دوم بر این را بکنند
و خود اگر این نسبت ایمان
است باشد هرگز نمی بگویند
که آلوده مصحبت گردانند و اگر
نیز گردد و فرور ایمان غاب
خواهد و دولت مصحبت از
بعضی معتقد الهی و شفاعت
و درخواست حضرت مسات فای
پاک خواهد گشت آشنای دوستی
با جناب پادشاه که یان هرگز
رعایت خود نموده و شانی از
دست نداده و تو گوید و
بان شراب رغبت و با کریان

الحقیقه علی سباط الحبیب و السلوک او غیره عرضه کرده شد که غیر جذب و سلوک نیز طریق وصول می باشد
 با آنکه ظاهر از کلام قوم انحصار درین دو طریق مفهوم می شود فرمودند و آنکه باشد زیاده برین معنی نکردند
 و فرمودند که ما را در ابتداء حال واقعه پیش آمده بود یکی نظر بکفایت نایل نمایند که آن داخل کدام قسم است
 در آنکه نگویند در باغی نشسته بودیم و چندی از فقرات نیز همراه ما بودند و چنانچه هم رسید و دیاران بسیار
 آن مشغول بودند تا گاهی شخصی از دور نمایان شد و بجانب ما متوجه گشت بخاطر رسید که اگر آن مرد میاید
 او را تکلیف کنیم که همراه ما طواف بخورد چون نزدیک رسید گفتیم اگر نشیند طعام در راه است فقه چند تناول
 بکنید بخور این گفتن بر میداد و بگریخت آن پختان بر میداد و بگریخت که چندی از جنگل برآمد و بگریخت آن
 آمدن او در میدان و گریختن او در دل تاثیر کرد و خیال او ما نیز دیدیم هم در میان درختان این باغ
 غائب شد هر چند نفیض کردیم بنظر در نیامد چون نا امید شده بر می نشستیم ناگاه دیدیم که در اصل درختی که
 شاخهای او بر زمین افتاده بهم برآمده بود و پنهان شده نشسته است خود گفت چرمی بیند کرامی جوئید
 گفتیم شمارای بدیم گفت باری پیش ما بیایید و بنشینیم گفت بگوئید الله الله ششم مرتبه یا صفت مرتبه
 نکر و اسم شریف کردیم چیزی از او بگریخت نمایان شد و حالش در گرفت که از خود نفیض و بی شعور افتادیم
 همچنان که کسی تبیل موت بر خود میرود و باز خود آن مرد گوش و گردن را اساس میکرد تا بعد از زمانی باقی
 آمدیم اما چندان از وجود آن حالت متاثر شده بودیم که تا چند روز بحال خود نتوانستیم آمد و اثری نفیض و زوالت
 خود احساس کردیم و حتی بگریختن در ذکر جوگی جنگم در ریاضت و تقرب الی شان افتاده بود فرمودند در
 ایام سیاحت ما را با یک جنگم صحبت و نصرت ایشان افتاده بود و بنایت مشغول بر معاش بود و خویشی
 عادات می نمود و می گفت که من قسمی بنیم از طعام مرا می گویند که اگر چنین بنشیند ریاضت کنی
 ترا و ان این قلمه در آیم و مردم شهر تمام از زن و مرد و باریارت و می می آمدند و مسیحا و طعناهای
 آوردند و می هیچ از آن مبلغ التفات نمی کرد و از آن طعام نمی خورد ما با وی از دین اسلام سخن می زدیم
 بسبب دشمنی شدید و در دفع و اضحلال آن خیال که وی صورت قلمه از طعامی دید متوجه شدیم آخر من دفع
 و مضطرب شد چند گاه چنان بود که کلمه می گفت و بکار جوگی گری خود نیز مشغول بود و در آخر مسلمان حاصل
 شد و بردست ما توبه کرد و مرید شد و حتی دیگر بتقرب ریاضت در دیشان و ترک سوال و عدم
 التفات بشهوات طعام می فرمودند که چند گاه فوت ما آن بود که یاری رفت و استخوانهای ناگوار آمدنی
 که قضا بمانی بر تافتند بر داشته می آورد و پاره از کاه گندم که در میان گشت زانها افتاده بود می آورد
 و آن استخوانها را می کوفتند و آن کاه را شسته و پاکیزه می کردند در میان دیگر کرده در آب می جوشانیدند
 و هر کدام کاسه از آن صاف کرده می خوردند بعد از چند روز مردم شهر آگاهی شدند و طعناهای آوردند
 و دیگر از آن جانتان می کردیم و جای دیگر میرفتیم و زیادت بر سر زانامت نمی کردیم و حکایتی دیگر درست

بهر وجهی که می باشد و الله اعلم
 الرساله الیه و التلون
 هدایه الامام الی
 الملک بالشرائع و الاحکام
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 و التلون الحق و هو بیک
 بسبب حصول بقدر و در چیز
 باید که زنده است ضیق دم زده
 رتق و رتق و رتق و رتق و رتق
 سلوک از رتق و رتق و رتق
 راه است چه بر کرد و نور و رتق
 زده رتق و رتق و رتق
 و رتق و رتق و رتق و رتق
 است و راه راست باید تا تعین
 بقصد ساد و زده و اسان
 و ساد و کثرت و رتق و رتق
 بسیار باشد و راه راست بکم
 نقل قرآن مجید با دست
 تال الله تعالی اندلی و رتق
 تا عبده با طاعت مستقیم و اقام
 غیبت پیش و رتق و رتق
 از طاعتی است بعباد رب
 حق اطلاق الله بعد از طاعت
 از طاعتی که گفته اند امن صحت
 دارد اگر یک غیرین اندیش و رتق
 کند و در طاعت و طاعت و طاعت
 انقدر راه نماند و رتق و رتق
 بیان کنده و غیره است حد و رتق
 و در بر جان پاک با طاعت و رتق
 مطهر و باران عالی قدر و رتق
 و دیگر به پیران اویند و رتق
 و اگر در بر و رتق و رتق
 بنزل مقصد و رسید باقی همه
 طاعت و رتق و رتق و رتق

کسانی که زمین را در بر گرفته اند
 بر مقدمه بسید سرگشته اند
 و آنست سالکان در زمان ما
 ناشناختن راه است در طریق
 اصل و پناه اتباع درنده در حق
 مستحق و راه های مبتدا مد
 که بی جنبه بکرم جیل میل فیض
 و بعضی محبت اشتباه و تلباس
 و بعضی نظایر حال و تفسیر
 و بعضی قصه جرح و جرحی که
 مخصوص وقت و حال ایشان
 بود و پیدا کرده اند تا بحدی
 و اعتقاد کرده که طریقهای
 موهل و صورت قرب اینها
 مست و طاعتات و عبادات
 و احکام شرعی استعلاک ظاهر
 و عادات در باب علم است
 مشغول نباشد ایشان دیگر
 است بلکه گویند که اینها برای
 هدایت عامه است طریق خودی
 و این مست و گویند که قاذ
 و دروزه کار خود و زمان مست
 و کار مردان دیگر مست و خطا
 و غفلت این نادانان و درینجا
 رتبه که نمی فهمند که این شیخها
 و کار بایان کرده و نهاده
 کبریت و قوا و نتایج اینها
 چیست و نمیدانند که نیست
 از باطن خاصه رسد
 و علم است الله و سلم علیه
 و السلام که بیست و از برای چشم
 نظام اخلاق و تکمیل ایمان
 احوال است از برای هدایت
 خلق و تکمیل عباد و تقوی
 ایشان است بر او رسد و مدد

هم ازین باب که فقیر از یکی از یاران ایشان شنیده است که می گفت یکبار که در ایام قطعه مسجدی
 با یک یار دیگر نشسته بودند در یک گوشه مسجد ایشان مشغول بودند در گوشه و دیگران با دیگر و قرار
 داده بودند که با یک دیگر سخن نگویند و از کسی طعام نه طلبند بخت روز برین حالت گذاشته بود که هیچ
 چیزی از طعام نخورده بودند شخصی حله فروش طعام در میان این دو کسی نهاد و می رفت بیخ
 کدام از ایشان آن طعام را بخورد چون مکرر شد دیگر آن مرد حلوای لغوی کرد و در دهان ایشان
 می نهاد و می خوردند و این حالات مذکوره در زمان سیاحت ایشان بود که هنوز یک معطله نیامده بودند
 و طاعت عمر ایشان و الله اعلم با نمرده شان زده سال بود نوزده یا بست سال بوده اند که یکبار شریف
 آورده اند شیخ علی متقی صحبت داشته اند و لهذا از وی این فقه و سید که با وجود این ریاضات
 و حالات و مکاشفات و تعارفات که همه ناظر در تمام و کمال اندیش از صحبت شیخ و توقع یافته
 پس آنچه بر ملازمت ایشان موقوف بود در صحبت ایشان حاصل شد چه بود منبرمودند
 ما هر چه داریم برکت ایشان و فیض ایشان ست بعد از زمانی گفتند که دین ما شریعت ما با ایشان
 مقرر و مستقیم ماند در زمان سابق احوال مختلف و احوال تنوع پیش آمد خداوند که در آخر کمالی انجام
 داد کدام وادی بر سر می کشیدیم بحسبیت ایشان طریقه دین لایح و اتباع شریعت استقامت یافت
 اصل کار و آخر مقامات همین است و تقی سخن در اتباع آنحضرت و استعراق محبت و صلی الله
 علیه و سلم افتاد فرمودند یک پاری می بینیم که بالای قبه شریف حضرت کائنات صلی الله علیه و سلم برآمده
 ایم و قبه از بالا شش شده و از راه آن شش بر موضع قبر شریف افتاده و در درون آن ها آمده و حوله
 گشته ایم بعد از آن توفیق پیدا شده که از مشرق تا مغرب گرد جیب آفاق عالم برآمده ایم دیدن این واقع
 در زمان حیات شیخ بود ایشان فرمودند که تعبیر این خواب آنست که صاحب آن را اتباع آنحضرت
 صلی الله علیه و سلم کامل آید و در محبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم مستغرق و مانای گشته بعفت
 بقای با الله متصف شود و تقی سخن در آرد و در آن عمره حوله که موضعی مشهور است بر مسافت یک علم
 از آنکه معقله و آنحضرت صلی الله علیه و سلم در وقت شمت غنائم حنین در اینجا اقامت فرموده عمره
 بر آرد و در آن اقامت بود فرمودند اگر آنجا بروید از مقام نزول آنحضرت صلی الله علیه و سلم که در جبل
 است غافل نباشید آن مقام را نشان دادند و تعین فرمودند و فرمودند اگر نصیب باشد رویت
 آن حضرت صلی الله علیه و سلم در آنجا میسرست فرمودند و تقی مادر آنجا خواب رفته بودیم هر بار که چشم
 بهم می آمد جمال آنحضرت صلی الله علیه و سلم در نظر بود شاید که از عهد بار و مجاوز در مدت یک یا دو
 بلکه کمتر مشرف شده باشیم و ایشان باین عمره بسیار می رفتند و صایم دیای برهنه می رفتند

شیخ عزیز متوکل رحمته الله علیه

پیر شیخ با جن ست که پیر شیخ علی متقی ست رحمة الله عليهم بقیات فقر و توکل داشت چنان شب شدی
 سر چه در خانه داشتی آنچه از قند حاجت زیاده بودی بر همسایه قسمت کردی تا آنکه آب صوفی نیز همان
 مقدار گذاشتی که برای طهارت نماز تجدد ضروری بودی و اختیار را مجلس خود راه ندادی و در یکی
 از اغنیای عصر از بعضی اولادوی اتحاس زیارت کردت فرمود اگر میاید و در وصف تحمل با فقرای
 دیگری جانشیند نامی نیست و نت نماز شام بود که آن تو آنکه بخانه شیخ آمدید یک در خانه تاریک افتاد
 است چیزی در خانه نبود که در غن جراح بخزند یا پیر شیخ گفت که سبوابی روغن چراغ بخری و بستم خرج
 کنند و اگر تمام شود اعلام فرمایند تا دیگر فرستاده شود روز دیگر چون شیخ مشا به کرد که چراغ بسیار
 که خانه افروخته اند فرمود این چراغ از کجاست حقیقت حال را بای و عهده استند را ضعیف شد آن
 تو آنکه را میخ که دیگر روغن چراغ نداشت آنچه حاضر بود بچراغ فقر و مساکین قسمت کردی مسکن ایشان
 در بر بان بود بود و در احمد آبا و نیز بعضی از اولاد ایشان توطن داشتند رحمة الله عليهم

اگر افعال و اعمال کمالی آن
 فرموده و طرق بسیار که خود
 مقرب محل نباشد دیگر
 چه خواهد بود آیت کمال آن
 افعال و اعمال را چنانکه شریعت
 مست مکتوبه نبوت شود و
 مراقبه که معنی احسان است که
 احسان ان تعبد ربک تک
 تره فان لم تکن تره فان ربک
 بجای آورد این راه را چنانکه
 نموده اند مسلک کاید بر خاست
 نیست مکتوبی این بطاقت
 با حکم شریعت که آنرا بشاید
 آداب چنانکه باید از آنکه عدد
 نتایج و فواید آن را دریا نشند
 پس برادر تردد و انکار نشند
 و در هر طریقه حرمان و خردن و ابد
 دمانند این کوتاه نظران را
 باید که اگر از تغییر کوتاه اندیشی
 خود اندکی یافت اسیر او اند
 ان درین نشسته محب و محروم
 نشسته باری اعتقاد ایشان
 هیچ ندارند سر رشته از دست
 ندهند و بدانند که آن آورده
 کیست و در شایع دیگر جرای
 آن چیست نتیجه آن چه غافل
 نقش با خفی هم قره امین
 می فرایند بیکیس نمی داند
 که چه چنان کرده شده و نهاده
 شده است شرب خیران
 و بهلول برتر راحت و لذت و گدازگان
 و از نقبهای که پروردگار تعالی
 بایشان نداده است عطا فرموده
 اتفاق کنندگان را از آنچه بسبب
 قرار آید و لذت و مصیبت

مخدوم حیو قادی رحمة الله عليه

در شهر بدر که از دیار کن ست می بود بزرگ بود بقیات مسن و ضعیف متعبد متبرک عالی سمیت
 و عظیم الشان و با غنیای بسیار بی التفات بود از خلق مستغنی حضرت شیخ عبد الوهاب می فرمودند که
 ایشان را از غایت ضعف طاقت ایستادن نبود لیکن مکر مستحکم می بستند و اکثر مشرب برای نوافل
 می ایستادند می فرمودند که وی از عالم شیخ ما بود در استقامت دین و رعایت تقوی مدتی را با ایشان
 صحبت بود نزدیک بود که دست انابت و ارادت با ایشان داده شود لیکن نصیبی در پیش شیخ
 اندام یافته بود و وفات ایشان دو واسطه مانده عاشره یا شده الله اعلم

در شهر بدر که از دیار کن ست می بود بزرگ بود بقیات مسن و ضعیف متعبد متبرک عالی سمیت
 و عظیم الشان و با غنیای بسیار بی التفات بود از خلق مستغنی حضرت شیخ عبد الوهاب می فرمودند که
 ایشان را از غایت ضعف طاقت ایستادن نبود لیکن مکر مستحکم می بستند و اکثر مشرب برای نوافل
 می ایستادند می فرمودند که وی از عالم شیخ ما بود در استقامت دین و رعایت تقوی مدتی را با ایشان
 صحبت بود نزدیک بود که دست انابت و ارادت با ایشان داده شود لیکن نصیبی در پیش شیخ
 اندام یافته بود و وفات ایشان دو واسطه مانده عاشره یا شده الله اعلم

میان بقیات رحمة الله عليه

در بدو و ج که از بلاد مشهوره مجرات ست بود نذر از خواص عباد الله و مصدوق خیر الناس من
 نفع الناس می گویند که از هر چیز و هر جنس که مردم را بدان احتیاج افتد ایشان نگاه می داشتند
 و مردم خیری کردند چه از زر و جامه و غذای و ادویه و کتب و اسباب و آلات همه در خانه ایشان
 بود و افضل اعمال ایشان این بود و با وجود آن عالم و عامل و متقی و متبع بود و در حضرت بیدار ایشان
 عبد الوهاب می فرمودند که یک باری آن حضرت را صلی الله علیه و سلم در خواب دیدیم پس سیدیم که
 یا رسول الله من افضل الناس فی هذا الزمان فرمودند افضل الناس میان خدایم و شیخ
 قم عظمای رحمة الله عليهم و همین

در بدو و ج که از بلاد مشهوره مجرات ست بود نذر از خواص عباد الله و مصدوق خیر الناس من
 نفع الناس می گویند که از هر چیز و هر جنس که مردم را بدان احتیاج افتد ایشان نگاه می داشتند
 و مردم خیری کردند چه از زر و جامه و غذای و ادویه و کتب و اسباب و آلات همه در خانه ایشان
 بود و افضل اعمال ایشان این بود و با وجود آن عالم و عامل و متقی و متبع بود و در حضرت بیدار ایشان
 عبد الوهاب می فرمودند که یک باری آن حضرت را صلی الله علیه و سلم در خواب دیدیم پس سیدیم که
 یا رسول الله من افضل الناس فی هذا الزمان فرمودند افضل الناس میان خدایم و شیخ
 قم عظمای رحمة الله عليهم و همین

اندر در حقیقت یک نور است
که در دل تصدیق است و چون
بر زبان آید تا تو گوید هرگاه
در اعجاز و جود سرایب
سند احوال نیز نور علی نور
بهری الله نور من ریش
و اول سبب بیان احوالی
تقلید شروع و دل ای که
و به کار سبب و توسع نهاد
تا در هر دو نور است و غفلت
تقدیر و تحقیق سبب گردد
و صوفیه و سبب ایامه از پرده
احوال جلوه گردد و آن مجذبان
و مویان که از آن نور اول
نور است و نور اول و نور
قرب حقه منصوص آورده اند
اما آن نور و حقایق سبط
عذب بهم احوالی سبب که
عده از نور اول و نور عجم
سبب که تا فعل احوال و مقامات
که در یافته بر سر نور اول
مستقر ممکن می باشد و ممکن
از حد بیرون رفت مقصود
آن بود که باری معلوم شد است
و چیزی چند علم را در حق
تایم کرده و تعلقین نوده است
آن را با جود است و بدان کار
کرد که هر چه جود است که هر
گوید که گفته یا چیز دیگر که
شراب این آن کند با عاقل
نوریت و نور که در نور اول
در آن مبارک است باقی
چند بسیار در دو عالم است
در حق و حضرت و اصل الله
علیه السلام عاقل که در تشریف

اصلی ایشان داشت اقامت نمود و در آخر عمر بزرگ بفرمودت چند سال در عین مرض که قوت
حسن و حرکت معقول بود از آنجا آید و بر آمده عزت است آن مقامات شریفه نمود و بر آمدند و تا وصول
بکه معطر فرصت یافته عطر سبب بدار بقامت فرمودند رحمة الله علیه علی صلی الله علیه و آله و سلم

شیخ حسین رسته الله علیه

از یاران بزرگی شیخ عبدالوهاب بود و او از مسلک این بزرگواران بود و در بی تعلیم و بی تعلیم
در بهت فراموشی طریق بود و بی فروغ و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم
تجربه داشت و در غریب ادبی چیزی مثل توب و قبول و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم
خود را به و اصلاً عقیده نداشت که حساب کند و بهای هر چه فرموده و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم
جمع شده بودند و در درون آب همیشه شیر بود و مجال خبر بر مردم مشک آمده اس شیخ حسین با سستی
کار و گرفت و بردست و دیگر چادر خود را به چادر در درون جسد و شیر را که در آنجا بود پاره پاره کرد
و برآمد و راه بر مردم کشاده دادی فرمودند و شسته شخصی در چاهی بایستاده نماز می گزارد و در غایت
نماز و سوا می نمود انفاطیست را که از می کرد چنانچه وقت بر حاضران مشوش ساخت این شیخ
حسین و سستی بفرموده و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم
که در باطن او بود اصلاً نمانده و تقی پیش ایشان طالب علمی احیاء العلوم می خواند و زبان اولیائیت
گفت داشت و در قرائت کتاب بسیار بود و اضطراب می کردی فرمودند بار با چنانچه سبب که باین
تاریکی خلق کرده شود بر آن نوح که شیخ حسین بان مرد مصطفی کرده بود و موجب زوال و سواست و بی
شده اما از نامی آید حالت و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم
شود و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم و بی تعلیم
شان طهارت آب و نگار داشت ظروفت آن احیاء می کام بود که از کسی دیگر دیده نشده است
و ایشان خالی از سرعت غضب هم نبود و شیخ حسین آب از خم بر آورد و چون آن ظرف میضرا را
که بوی آب از خم بر آورده بود هم بر زمین نهاد و همان طهارت در غضبیه آمدند و شریافته و نوحه های
با سبب این ظرف پدید ساختن این سخن از ایشان نقل شد و شیخ حسین آن ظرف را بر زمین زدن گفت اگر
پدید شد شکسته بهتر بیان ضیافت شده که در دور و دور که در گفتند و هیچ نگفتند و خبری شاید که خاطر
یکی از حاضران گذشت که این کوزه شکستن از شیخ متعجب و سبب بود چون جاتربان برای دفع خلیان
او فرمودند که مذموب امام مالک آنست که خوف که عیوب شد طهارت آن ممکن نباشد و استعمال
آن جائز نیست پس غیر از شکستن آن ظرف چه سبب باشد

شیخ عبد العزیز بن حسن طاهر رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ میان ماضی خان ست از مشاہیر متاخرین مشایخ چشتیہ بود بسیار بزرگ بود عالم بود معلوم
 شریعت و طریقت و حقیقت ابتدای هجر من در عبادت و ریاضت ناشی شده تا حدی که بر تریب مشقت
 بر سیده بود هیچ چیز از او را در اعمالیات که در ابتدای حال التزام نموده بود تا آخر عمر فوت نشد و بی ابتناء
 مشایخ و حفظ قواعد و آداب ایشان بیکجا عصر بود او را در تواضع و حلم و صبر و قناعت تسلیم و شغقت
 بر خلق در رعایت نظر نمود و در زمان خود یادگار مشایخ چشت بود و در بلخی بود و او سلسله ارشاد و
 مشقت بر پا بود و ای از اهل سماع بود گویند که در وقت رحلت هم بله و حق و حالت رفت و ختم او
 بر این آیت شد فی جان اللہ بیدہ ملکوت کل شیء و الیہ ترجعون قدس اللہ سرہ العزیز خدمت و الیہ
 فرمودند که هرگاه مادر را ایام جوانی نظر بر جمال شیخ می افتاد و بی اختیار حالت بکا دست می داد و از جهت
 معنی شوق و غریب که در صورت او مشاهده می افتاد و در چو پنجه دست در مشت نهان و سسین و
 نهان مات یک و نیم ساله بود که همراه والد خود بدلی تشریف آورده و ششمین جمادی الاخری ۷۶۰
 حس و سسین و تسعتمه وفات یافت و مرقد او هم در صحن خانقاه اوست فقیر ذریع فوت انگشته قطعه

شیخ کامل عارف و دران خود عبد العزیز	آنکه می داد اهل دل را مجلس یاد از بهشت
هر چه از او صاف اهل اللہ در عالم بود	حق تعالی زاد دل نظرت بذات او سرشت
یادگار اهل چشت او بود در دران خود	گشت از ان تاریخ خوش بیا که اهل چشت

و انجب اولاد شیخ قطب عالم ست عالم و فاضل و صاحب اخلاق حمیده و صفات پسندیده قدم
 صدق و استقامت بر سجاده پدر نهاده اوقات بطاعت و عبادت معمور و او را اعظم خلفا و او
 شیخ جامیلده است که در میان سایر خلفا و مریدان شیخ با اتحاد و اختصاص و عمریت و عزت
 امتیاز او و امروز جانشین شیخ او امدی دانند و دیگر شیخ عبد الغنی بدوانی ست که بصفت علم و
 عمل و حال و ریاضت و فقر و عزلت و سائر آداب سلوک موصوف ست و در غنا و شهر و بلخی
 مسجدی ست از عمارت فیروز بیاد مولی تعالی مشغول ست در ادعای خدای و احوال او آثار قوت
 و استقامت لا یشیخ و با شیخ است -

شیخ جنید حصاری رحمۃ اللہ علیہ

از اولاد شیخ فرید الدین گنج شمس ست بزرگ بوده بنایت کبر و سن رسیده و عظمی طاهر داشت و عزت
 کتابت او بحدی بود که آن را حل جز بر خارق عادت نتوان نمود در سه روز تمام قرآن مجید با اعراب

بیان بعضی احوال خیرست ابرار
 وی در دنیا متاسب می افتاد تا
 بدانند که او خود نکات از کلام
 متاکثر است و در مجلس انگشت
 و در دست هیچ عظیم خواب بود
 عدد مرتبه انچه از من این
 مقامات ناشی از نازل شده
 و هرگاه که در خدای کریم غایب
 رسالت آمد و درین تعجب ست
 و مردم آنرا اسباب انکسار و
 آسان گرفته و متعجب از ان ظاهر
 مدعی هم پیدا نشدند و خود
 با انکه من با اهل الخلیفه حدیث
 ایست که احدی ترغی از من
 بن جل آورده اند که گفت
 و یکشده و در آنرا من پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم بر آنجا نهاد
 تا نزدیک که کلمه کند
 آفتاب پس قشای از خانه
 بر آمد و بگوید آمده غنائی بگذار
 و یک بگذارد و از اسلام
 صواب را بآورد و بگذارد و
 فرمود که هر چه جای خود نشد
 و بر نیز ندید پس فرمود آنگاه باشد
 که گویم شما که چه باند داشت
 مرا امروز از مدینه آمدن برآ
 نهاد با عیش و شادمانی و فر
 کردم که مردم از آنجا بچند خدا
 خرامت بودند و گاه و بوم بر دگار
 خدایه یک ترمودن اگر این
 بیان صفت حق ست مراد
 بصورت صفت شمس ست
 که تجلی مطلق و کرم بود و عزت
 یعنی صفت بسیار آید چنانکه
 گویند صفت مسکین این نیست

می نوشند و خوارق دیگر نیز از وی نقل می کنند، آرد و غش و مسائل خود از غرائب نوادر عالمی که از علوم خاکی و بی روی نموده نوشته است که از حد و هم فهم خارج است خداوند تعالی آن را بجا بیاورد و این است و پیر او را برین دانسته است که گویند که همیشه او را در حالت استیلا و غلبه آنهارا نشسته و مخ کرده اند و شاهد اعظم و قیامت او را گشت و قیامت او گشت و حصار است.

ہیاں نجم الدین رشتہ ایہ علمی

[illegible]

شیخ ابوالکلام آزاد

الانجام است منقول و مرناقص بود که در این مقام عالی گشتن و چلی و پشت و چوهرانی چند که زدی
برضا کن شد و این که در کتاب الله و درونی نیست و این که در کتاب الله و درونی نیست و این که در کتاب الله و درونی نیست
و این که در کتاب الله و درونی نیست و این که در کتاب الله و درونی نیست و این که در کتاب الله و درونی نیست

شیخ سلیم بن یحییٰ اور ابن حجر ازہری

[illegible]

لاد علی بن باقر بن علی بن باب
 حضرت کی خدمت رکھتے تھے
 بعض علماء کی کہ جہاد کے نام
 صادر ہوئے تھے حضرت نے
 موافقہ کر دیا کہ ان کی خدمت
 میں گفت و گو کر کے بہت
 کلمات غلطی پر تھے
 دربار میں نماز کے بعد
 در مسجد ان کے گھر کے دروازے
 دریافت وقت نماز پانچواں
 و حضرت کا کالی سیدہ برآوردن
 میں ہم ناخوش و مشتعل ہوئے
 آپ را چنانکہ در حال صف
 و جہاد سنی سے فرما کر
 آن باز نہ کی گئی یا عجب
 سالی کی طرح چھڑ گئے
 می گفتند کہ ان کے عقیدے
 علماء کا کہ بدنامی و جہاد
 ہندوگان و در ہاتھ ہند
 گردانے کہ در حاکم کلام
 سے کفر و کلام العظمیٰ
 بمسکینان و گرسنگان و ان
 یعنی انعام و احسان برایشان
 رون تان را وقت معیشت
 خود گردانند و بین انعام و سن
 باطنی نرم گفتن باز و دشمنان
 دشمنی نمودن و در بعض روایات
 بجای میں انعام و احسان
 آمد یعنی انعام و احسان
 بر میگردد و انعام و احسان
 و انعام نیام و انعام و احسان
 در دل شب می گامی کہ مردم
 در خواب باشند و انعام
 با سخاوت صدق و در توحش
 و عبادت میں کہ موجب رفیع

و افلاذ کچیز ہائے سرد مضبوط مثل سرکہ کہند و بعضے بنا تات باردی کرد ہر روز بآب سرد غسل می کرد
 و در ہوائے زمستان جز پیراہن کیستائی پوشیدہ بعد از اقامت درین مقام متاہل شد و فرزند ان
 و اہل و عیال بہم رسیدہ ہر روز ایام جمعیتے بظاہر احوال ایشان نیز را یافت و عمارتہا با غنما چاہیہا
 ساخت و در مقام مشیخت منگن گشت نماز بر طبق علم اہل حرمین و اول وقت ادا می کرد
 بعضے عادات مخالف شریعت کہ مشہور عوام یا شد نیز و داد و طالبان را در یافت در مجاہدہ
 نماز نمود و ظاہر مجلس از مشایخ محافل و غنیاء حکام بودی یکی را سپرد و دیگری را از جر فرمودی آنہا
 کہ بخدمت رسیدہ اند و بدست مکتب و اعتقاد او منقوت اند و چہ ہائے غریب از کشف ذکر اہم
 و قرب ظاہر و باطن از وی نقل می کنند و یاد دیگر در سنہ ۹۶۲ھ اثنین و متین و تسماہ بسبب بعضے
 پریشانیہا کہ از جانب بیہون ملون رسیدہ باز متوجہ حرمین شدہ سفر ہا کردہ و در سنہ ست
 و سبعین باز قدم آورد و سلطان وقت جلال الدین محمد اکبر اعلی اللہ شانہ را یاد کی را بطہ اعتقاد
 و اتحاد و رعایت قوت و استبداد پیدا شد بتقریب آنکہ او را فرزندے می شد توجہ بشیخ آورد
 حق تعالی اورا بہرمان داد ایشان را ہم در منزل شیخ تربیت فرمود بادشاہ را چندان عقد
 صمیمیت و محرمیت نسبت بخاندانہ شیخ و ظاہر و باطن منعقد شد کہ محابی در میان نماذج جمع توابع
 و احق او ازین و مرد رعایت بادشاہانہ مخصوص گشتند بہت و نہم ماہ مبارک رمضان سنہ
 تسع و سبعین تسماہ ہم در احوالکانت ازین عالم در گذشت ہم در ہفتہ کہ بناء آن بحضور خود
 ہا و ہر بود و بعد از وی حکم دالی وقت تمام شد مدفون گشت و در واقع عمارت مسجد و آن در ہفتہ
 عمارتی است کہ بر روی زمین مثل آن عمارت بسیار کم خواہد بود تاریخ تاسیس او ثانی المسجد الحرام
 و تاریخ اتمام خالقہ اکبر رحمۃ اللہ تعالی علیہ

شیخ نظام الدین انبیمھی رحمۃ اللہ علیہ

مید شیخ معروف جو نہری سست کہ مرید مولانا آہد او شارح کافیہ و ہدایہ است و سی سالک
 مجذوب است حال صحیح داشت و سکہ و تلون بر حال او غالب بود در او ان ساوک یا ضات
 شائہ کشیرہ بود اشتراق باطن و کشف خواطر و رعایت عہد داشت ہر کہ بجا از مت شریفش رسید
 است انبیمھی چیز سے ازین باب مشہورہ نوہ کی از سماع پرہیز کردی و مردان را نیز از ان
 و از تعلیق بظاہر صوری منع فرمودی و گفتے باز را اگر چشم نہ بندند در یافت نفرماند کجاشکان
 جنگلی گیرد اگر در یافت فرماوند کلنگ شکار کند و در باب مع فرمودی چہا در اختلاف باید افتاد
 و اگر تقلید کنند باید کہ تقلید و امل و کلا تران کنند و با جو آن گاہے کہ حالتش در گرفت

درجات و درجه است
تقریباً بود و در کرامت
بسیار بود و در این برودت دارد
عده مشبهه از جوده بعد از ان
فرمان آنکه بخوابد بر چرخ
پس دعا کرد و در راسته
آمد که چنین دعا خواند و نگاه
آدم چون نماز می بیند

آتش در نهاد او فتاوی و گاهی که اجتناب کردی خون نشستی ز محنت کشیدی اکثر سخنان او
از آداب طریقت و فضائل اعمال بودی مگر با صاحب سر خود از تو حید و حقائق نیز گفتی نقل است
که وی متصل بمع صادق یرتاسه و نماز کردی روزی بر طریق مذهب و در آن مسجد صلا گفتند بودند
در آن خلوت که بر آمدیم سیر و استیلا و گفت که همین جا نماز بکنیم شاید که در اینجا روضه یات
چیزی باشد آخر چون بنگاه کردند بچینان بود ماری در گاه شمشیر پیچیده آمده بود و نمات وی
در سینه احدی و ثمانین و شصت نمات

شیخ جلال الدین قنوجی المشهور به لایحه الله علیه

بر خواص انبیا الی اسلاف
قل الخیر الله اعلم
کی کم ترا و توفیق و انکار بانی
نیک و اذیت و عکس و انکار
و کذا و صنی کار بانی بدر و جب
نصاکن و دوستی مسکن
که ایشان را دوست دارم
زیر که اوستی ایشان نشان
بودن ایشان در کمال جود و شسته

صاحب ذوق و حالت و وجد بود و دعوت اسماء الهی نیز فتحی داشت بنهار خود جیستی
و فریاد با کردی و نور بازوی و بار بار و علیه جذب و حالت تغییر و شمع خام کردی و بر خوار شدی
و در کوه چاهی شهر نشستی بسیار مسن و معمر بود مات فی شصت و ثمانین و شصت نمات

شیخ جلال الدین تمهانی سری اکابلی حتمه الله علیه

مرید و خلیفه شیخ عبدالقدوس است از شاهزاده مشایخ و قوت بودی علم و در عالم مستقیم و شیخی
کامل از ازل عمر تا آخر بطاعت و عبادت و درس و وعظ و ذکر و سماعت و در حق حالت گزرا نیک
سن طویل یافته بود بر حفظ آداب و نوافل و رعایت احوال و اتمامات تا آخر حیات مستقیم بود
نقل است که او را پسر عفت کرده بود در آن چند گاه که در مصیبت اوداشت سماعت
نگرد تا آن در بدر و محبت الهی مختلط نگردد و شریک نباشد اکثر مکتوب شیخ عبدالقدوس
بنام دوست و آرد این مکتوبات است بر طرز مکتوبات پیراسته حتمه الله فی رابع عشر ذی الحجه
شصت و تسع و ثمانین و شصت نمات و بهو این خمس و تسعین سنه حتمه الله علیه

مرید و خلیفه شیخ عبدالقدوس است از شاهزاده مشایخ و قوت بودی علم و در عالم مستقیم و شیخی
کامل از ازل عمر تا آخر بطاعت و عبادت و درس و وعظ و ذکر و سماعت و در حق حالت گزرا نیک
سن طویل یافته بود بر حفظ آداب و نوافل و رعایت احوال و اتمامات تا آخر حیات مستقیم بود
نقل است که او را پسر عفت کرده بود در آن چند گاه که در مصیبت اوداشت سماعت
نگرد تا آن در بدر و محبت الهی مختلط نگردد و شریک نباشد اکثر مکتوب شیخ عبدالقدوس
بنام دوست و آرد این مکتوبات است بر طرز مکتوبات پیراسته حتمه الله فی رابع عشر ذی الحجه
شصت و تسع و ثمانین و شصت نمات و بهو این خمس و تسعین سنه حتمه الله علیه

شیخ اسحاق رحتمه الله علیه

پیر فانی بود از جناب ملتان بدلی افتاده بسیار کرده در با ذات شاکه کشیده
اکثر اوقات مسکت بودی و سخن یکسوی که کردی بنده بملازمت او سیده بود و طریقه التفات
و عنایت را دیده و بفقر سخنان بسیار کرده گویند که وی می گفت که من منتظر پسر هستم
حق تعالی او را درین کبر سن پسر عنایت کرده و بعد از ولادت او نقل کرده روز جمعه بود
بخادم فرمود که چیزی در خانه هست بیا تا بدر کنم خادمه گفت که ترا که در خانه چیزی بود

پیر فانی بود از جناب ملتان بدلی افتاده بسیار کرده در با ذات شاکه کشیده
اکثر اوقات مسکت بودی و سخن یکسوی که کردی بنده بملازمت او سیده بود و طریقه التفات
و عنایت را دیده و بفقر سخنان بسیار کرده گویند که وی می گفت که من منتظر پسر هستم
حق تعالی او را درین کبر سن پسر عنایت کرده و بعد از ولادت او نقل کرده روز جمعه بود
بخادم فرمود که چیزی در خانه هست بیا تا بدر کنم خادمه گفت که ترا که در خانه چیزی بود

کاتب حروف انیز را بعد از
کتابت این کتب عالی
درست داده بنی خوار می بود
که چیزی در حق پیدا است
بلوید چون کتب باخر
رسمان ذوقی نماند و نیست
از دست رفت انشاء الله تعالی
و نکته دیگر اگر وقت سرایت
کرد و توفیق یاری داد چه
بجای و صد انوار بر تخته
با قاتبا این تدوین است
ولی الله علی السید السید
و این کلام المحمود آمده
انجمن دسار من اجمع
امدی و احیاء الدین الحق
المنین و العاقبات باخر
الرساله انما منه و الله
تبدیل اولی الالباب بالوفیة
علی الاوحد و الاحزاب
لا اله الا الله محمد رسول الله
فدین در کار خواهم نصیر
طوسی بجانب شیخ عالم سعادت
صدالدین قوی قدس الله
تعالی سره العزیز نماند نوشت
و در خواست کرد تا چیزی
از راه و مولی بحق نبیر
دوای عالی که خواهم بداشت
که مگر شیخ سخنان از حقایق
و حقایق حق بوجود طریق
توحید و تحقیق مبدا و معاد
و مانند آن چیزی خواهد نوشت
تا در انیز را حق تعالی علم
و کثرت علی تکوین را خواهد

بزیارت پیران خود رفت و گفت اگر نصیب است فردا نیز در ملازمت شمایم سم اذا انجا
تجانه آمد پیش الله رفت پرسید که ما پیچ می دانید که من سید هستم گفت بابا تو سید
و پدر تو سید فرمود از پدر و جد که می پرسید من سید هستم یا نه بعد از آن خدمت کار را پیش
خود طلبید و گفت برای صاحب خود چه نوع خواهی گزینست باری بگوئید همان روز
یار و زرد بگرو الله اعلم رحلت نمود

میاں معروف رحمۃ اللہ علیہ

مجدوبی بود در مقام حضرت خواجه قطب الدین در گنبد قدیمی که نزدیک بقع شیخ
برهان الدین یعنی مست می بود با وجود حالت سکود و علم تفسیر تبتیه بود از آیات الهی در وقت
که شیر شاه قلعه دلی را دیران کرد بجزر دشمنان غائب شد که هیچ نشانی از او پیدا نشد

شیخ علاء الدین مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

ادرا شیخ علاء الدین بلادل نیز گویند آردا در کشف حال و اطلاع تهراتی بود از آیات الهی
هر کس که بجز متش رسیده است البته چیزی درین باب از وی دیده در اداتل حال طالب علمی
می کرد بیشتر احوال در سامانه بود مدتی در دلی نیز میان طالب علمانی بود بود از آنکه ادرا
حالت جذب در گرفت در آگره افتاد مدتها مجرد بود بعد از آنکه بسبب ظهور کرامات و امارات
مردم را بادی رجوعی افتاد و خادمان برای او خدمتکاران می خریدند و در خدمت او می گذاشتند
و او بمقتضای طبیعت بشری میلی می فرمود و از بعضی از آنها دلی نیز پیدا می آمد خدمت
علمی شیخ رزق الله قدس سره می فرمودند که یکبارگی از بهت اخبار بعضی فرزندان که غائب
بود مترو بودم و می خواستم که برای خیریت او تصدق کنم یا قرآن بخوانم یا اسمی از اسماء
الهی را در بگیرم در همین نزد پیش شیخ علاء الدین رفتم تا بهر چه ایشان اشارت کنند
بر آن عمل تمام بجزر دی که مرادید فرمود قرآن عظیم از همه ضایعتر است می فرمودند که
روزی بجز متش عرضه کردم که ما را یک مشغولی فرمایند که آنرا کار به بندیم فرمود
شمار انخته عشق بسبب حاجت بجزر دیگر نیست و خدمت ابوی قدس سره
می فرمودند که یکبارگی از صحبت یاری جدا مانده بودیم و بغایت اشتیاق او داشتیم و آن یار
در دلی بود شبی در خواب می بینم که من و آن یار در خدمت شیخ علاء الدین بلادل نشسته ایم من دست
آن یار می گیرم و پیش شیخ می آرام می گویم که بردست این جوان بوسه دهید شیخ می گوئید

درگاه محنت زبانی گرم
 خواب شد شیخ دعای چندان
 او عید آمد از خواب بیدار
 تا نهاد در درخت سانه برین
 در دست نایب تار کس که
 در درخت خود بود و ندان
 مصطفی گفت زده خواند
 نصیر دین را این معنی در
 خوش آمد گفت چهار
 باستان و نور و انبیا
 نویسنده بنش کرد و علم
 در دست و شکای نمود
 تحقیق معانی بیایه بلند

که شاه بوسه میداد عاشق حق تعالی اورا تقوی خوابد بخشید صبح آن شب پیکر تر بخد مت
 شیخ رسیدیم دیدیم که برادر استاده است از در مراد بدید فریاد کرد و گفت برو برو برو
 که مشتاق شماند و این دو کلمه را گفت که خیر دین خیر دین هان ساعت عذبت بی معصوم کردیم
 در توجیه شدیم کسی از جنس خدمتکار همراه نبود و تفحص آن اندک تو قفوی با بیست کرد چون
 اشتیاق غلیم غالب آمد مقید بان نشدیم در سراسر سفر فرد آمدیم شخصی پیش آمد گفت نام
 تو چیست و کجا میروی گفت نام من خیر دین است و بی میرزم می خواهم که در خدمت باشم چون
 بمنزل دیگر رسیدیم شخصی دیگر پیش آمد که بدلی می رفت نام او نیز خیر دین است سر آن معطل
 خیر دین که شیخ مکر فرموده بود اکنون ظاهر شد آن هر دو خیر دین همان باشند چون بدلی
 رسیدیم آن یار بسیار اظهار اشتیاق نمود خوشش آمد تا ریخت و فات او علاء الدین مجذوب
 که نهصد و چهل سبقت است.

مسعود نحاسی قدس سره

ام جرم سبقت بود شیخ
 فرمود احسن است و هر یکی
 از آن کجای است از کجای
 او که رسولی تعالی علی شرف
 عیدم که کجایه دار است
 حکم و در معاصی زندگان
 وی فرما میکند بتدکین
 چه باشد که در زمان این
 خواند مجذوب علم عقلی
 نمون شد و علی شری باید

دیوانه بود بدایین شیخ نظام الدین او ایامی فرماید خواج زین الدین ساکن مدرسه چری
 اورا گفت مارا فائده بگو گفت شراب میار خواج زین الدین غلام را فرستاد شراب آورد
 پیش دیوانه نهاد دیوانه گفت بکنند آب برویم آنجا بخوریم و تشنگی در برب نشسته دیوانه خواجه
 زین الدین را گفت بر خیز ساقی شو بر خاست بر می کرد و دیوانه می خورد چند آنکه
 مست شد گفت جامه کشیم و دستاب برویم چون از آب بیرون آمد خواج زین الدین را گفت
 بر تو باد که پنج خدمت را ملاحظه کنی.

تا کار بر آید به جلی بکوبد
 بسوزد وانی نیست و مقصود
 از طهر و تهید من باین
 بگوید آفت که دعای چه
 بود که بصورت دین نسبت
 به نهاد و در شرع و عقل
 جمعیت وقت از اجابت
 وقت ایشان نمود و تذکیر
 و اعلام بیان از مقتضیات
 محبت خیر و ای و حق تعالی
 در ایستاد و محبت شیخ
 مشرف حاداده از پیروی

یکی در خانه کشاده داری بر هر که هست
 دوم طلق الوجه پیش آئی و ترجیب و بشارت نمائی
 سوم آنکه هر چه میسر شود در بیغ نداری از قلیل و کثیر پیش آئی
 چهارم آنکه بار خود بر کسی نهی
 پنجم آنکه بار کسان را تن در دهی

شیخ حسن مجذوب قدس سره

از قصه دیری بود در بدلی سیر می کرد و با سلطان سکندر لودھی عشق می باخت گوسه
 که اورا چند بار سلطان مذکور در بندگی خانه نهاد و در بخت مدد دیگر دیدند که در بازار می گرد

از قصه دیری بود در بدلی سیر می کرد و با سلطان سکندر لودھی عشق می باخت گوسه
 که اورا چند بار سلطان مذکور در بندگی خانه نهاد و در بخت مدد دیگر دیدند که در بازار می گرد

ندان حالت سکرو جذب دیدی متوجه شدی و گفتم که تو خویش حقیقه فانی بخلاف اگر برادران دیگر را دیدی که از مشرب معرفت و محبت بیگانه بودند اصلاً متوجه نگشتی رحمة الله تعالی علیه

میان مونگر قدس سره

در لاهور بود از مجاذیب وقت بود نفسی گیر او مجذبه قوی داشت خدمت حاجی محمد می فرمایند که در وقتیکه که مایه لاهور رفیق شیخ حسن بودند که بسبب محبتی که با ما داشت همراه ما بود روزی در مجلس نشسته بود ناگهان شیخ مونگر رسید چون نظر او بر شیخ حسن افتاد گفت تو اینجا کجا آمده و ترا دیدن چنانچه مستحق گفتن بود در این شیخ حسن از اینجا که می رفتن اینجا بجای ندید و از اینجا بی توقف گریخته به اینجا آمدی و قرار آمد

بابا کپور مجذوب رحمة الله علیه

با صل از کالپی سن در ابتدائی حال طریق سلوک بسیر و زیاده و سقای کرده شبها بجان ضعیفی می گشت و خنجر آب می کرد آنرا بر دی رسید که حالت جذب نصیب او شد در گوشت ارباب و ابواب فتوح بر دی مفتوح گشت و اینها را اهل علم بوی روح شنید نقل است که وی اکثر احوال در استغراق بود مگر به بعضی از حوائج طبیعی احوال اندری اناته دست میداد بعد از چند روز چیزی از جنس حبیب بتداول می کرد از بیاسیس استر عرقی اکتفا کرده بود و اکثر اوقات آن هم نداشت بجاها نفیس پیش او می آوردند او بر دل مجذوب غنیمت را بخود کمتر راه می داد و بدل عالم را می داشت و از وی خوارق بسیار نقل می کنند و انتساب او در سلوک بسلسله شاه مداند و بیکسرن رسیده بود و از اسرار بسیار خبر می داد و تاسخ فوت او بعضی از فضلا عصر کپور مجذوب یافته اند علیه الرحمة

بابین مجذوب قدس سره

در اجمیر بود برادر حاجه عین الدین قدس سره افتاده بودی فرزند ماله بود در اجمیر او را جلوه الهی دست داد نقل است از شیخ حمزه دهر سوکه می گفت که چون در اول حال توبه بزیارت خواجه بزرگ معین الحق و الدین رفیق قدس سره آیین بابین مجذوب بمرد می که در گرد او بودند گفت میان می آید مردم هر جانب نگاه از آن شدند تا که خواهد بود ناگاه از گوشه من پیداشد گفت اینک میل آمد چون نزدیک رسیدم گفت میان نزدیک تر بیا

من الظالمین ذوقی عظیم دارد که دیانت مقصود از عالم آن بیرون نتوان

شده توبه اهل ایشان گفته اند که اداست و تمام

عدود و بزرگوارین و در بیگ

بجزن مقصود رسد و صدق

در این طریق که ایم رعایت

ایستادند و عین دکان نیست

آه و حضور در کار است

ذوق الحقیقه چون سردی

در حد دست تا از جانب

شمارت عادی معین شود

توبه بدین توان کرد حکم داری

استیلا و حیات و الله اعلم

الرسالة السادسة

و المتلون این تاس افوار

العقب فی شرح دعاء ابن

لانا که الله محمد رسول الله

بسم الله علی نفسی و دینی

بسم الله علی اهل و عیالی

دول بسم الله علی ما اعطانی

الله الله علی کما اشرکت به

شیئا الله اکبر الله اکبر الله

اکبر و اعظم ما جعل اعظم ما

و اعظم ما جعل اعظم ما

ولا اله الا الله محمد رسول الله

من شرف نفسی و من شرف کل

شیطان و دین و من شرف

کلی جبار غنی فان تو اقول

حسب الله لا اله الا هو علیه

تو کنت و هو رب العرش

یعلم ان ولی الله الذی

نزل کتابت هو بتولی
 الصالحین این دعا را
 می ناکست و می بخشد
 که خاتم رسول الله و علی الله
 علیه السلام و ده سال خدمت
 آنحضرت گردد و آنحضرت را در
 با اتمام کس و درش بدها
 غیر در دنیا آخرت مشرف
 نفس سعادتی و حق سبحان
 و تعالی بجا آید و آخرت و هر
 دال و او را که برکت عظیم
 دارد و در عرض از حد حال بخیر
 شده و لا اله الا الله
 حق رسیع و خداداد و حق
 از ذکر و باقی نماند و بارگاه
 بستان وی در یک سال
 در پاره میوه می داد این بکافران
 دنیا است و کلمات آخرت را
 خود که در پیشگاه اهل حق
 می رود که از اتمام علم و حدیث
 است در کتاب حج و احوال
 می آید که احوال حج و کتاب
 توفیق این می کرد تا تاریخ
 آورده اند که روزی انس
 رضی الله عنه نزد جبرئیل
 یوسف تعقی نشسته بود حاج
 حکم کرد تا چهارصد اسب از
 اجناس مختلفه و نظایر
 ه آورده و پیش پایش گفت
 برگزیده ای که صاحب داری
 میزد روی انداختن این
 اسبان و دیگر اسباب است
 و گفت بر تو و زود بخدا میگرد
 جنتی و دین نزد آنحضرت
 صلوات الله علیه میزد و میزد

رسیدم کتبه در کردار ششم کتبه را گرفت و گفت این چیست گفتیم این سلاح است سنت پیاپی
 است کتبه را بگذاشت اندکس و غریب دهم از گره من بکشد و گفت این چیست گفتیم تو شش ماه است این
 هم سنت پیاپی است علی الله علیه و سلم مراد و شانه بود و هر دو شانه را با آرد و شانه سر را در هر بر تاب کرد
 و شانه ریش بدست من داد من باین شدت همان زمان مطلق شدم و دین اشایخ احمد مجدد فریاد
 که پستوا حق کریم الدین تلمذ کرده آمده است مراد و خاندان همان بود میان باین در مجلس حاضر بود و هر یکی
 با اهل مجلس تلامذ می داد و هر کس از دست او تبرک بر می گرفت کمی همان میان گفت که این همان سنت
 احوال چون مردم می گزاید بطبع که پیش وی بود کام بود داشت و مراد داد و گفت هر کس را نقد میان احوال
 همین که از اینجا بر خاستم مردم مرا میان حمزه گفتن گرفتند فتح باب من از این روز شده -
 نقل است که چون سلطان بهادر پسر باد شاه گجرات و دهان شهر لادگی از پدر بخیده
 بد یار اجمیر آمد اول بزیارت خواهر رفت و اجمیر و آن زمان در دست کافران بود و مقام
 خواهر را مسجد ساخته بودند جای بتان کرده سلطان بهادر مدد دل خود نداد کرد که اگر مرا حق سبحان
 و تعالی بباد شاه سازد آنچه حد انتقام است از این کافران یکشم میان باین هم بد اینجا
 می بود بدایه خود که شادان نام داشت فریاد زد که شادان شادان تحت بلند بنه که مرغان
 در پا کعبه سیده است بهادر این تقاضا گرفت و برگشت و بعد از آن چون باد شاه شد بر سر این
 ولایت بمقتضی عهدی که داشت و فاکر دوازده کفار را در دار انتقام کشید -

آله دین مجذوب قدس سره

در ناز نولی بود صاحب نفس اکثر اوقات در بازار ناز نولی بودی و آقان قبر اجداد را خواست
 در هر جا که نشستی تا چند روز بر بنحاستی و با خود در سخن بودی و گاهی در گریه بود و گاهی
 در خنده و گاهی با خود در اعراض بودی و گاهی در تاه و تاه زدن و بیهوشی های اخلاقی گفتی زندگانه و چرخ
 در برداشتی و در دست و پا آهین پوشیدی و در وقت تکلم و خطاب چنین گفتی خدایا یا خدایا
 خدایا بنشین بهر که سخن کردی چنین گفتی ملا محمد ناز نولی می گفت که مادر من می گفت که تو طفل
 شیر خوار بودی یکبار چنان میزدستی که امید حیات منقطع شد آله دین دیوانه نزدیک
 محله ما یکدشت یکی گل کوزه داد و گفت برو این گل در خانه فلان ببر کس گل آورد و بمن
 داد من آن را قویذ ساختم و در بازوی تو بستم حق تعالی ترا صیبت داد پدر تو برفت و آله دین
 را بخانه خود آورد و تا چیزی نمود آله دین گفت خدایا چیزی گرم و چیزی سرد و چیزی ترش
 و چیزی شیرین بدهد تو فی الحال برنج پخت و شکر و جوات حاضر آورد و او خود ده بازگشت گویند

دین و عقیدم از رسول خدا
صلی الله علیه و سلم که فرموده
است اسپیک مردم نمادند
سرتم ست یکی اسپ نمادند
نار راه خدا چو کند بادشان
دین واد فراد بول و سرگین
وگرفت و پوست و خون آن
روز قیامت همه در میدان
اعمال وی باشد و دیگر
اسپ نمادند و در حاجات
خود سوار شود و دفع بیادگی
کند و یکی دیگر سپان نمادند
برای نام داده نام مردم
به بینند و بگویند که فلان چنین
و چنان اسپ دارد و جای
او در آتش دوزخ بوده و سپان
تو ای قاجار ازین قبل است
قاجار چنینند این حدیث
هم بر آشتی و ناز و غضب
و تیرش و گفت اگر ملاحظه
خدمت تو ای انسان که بنابر
کرده صلی الله علیه و سلم و کتب
امیرالمومنین علیه السلام که
بن مردان که در سفارش
در حاجت احوال زمین نوشته
است نموده بودم یا تو امر
آنچه کردم گفت لا اله الا الله
هرگز نتوانی کرد و همیشه بدین بیان
من دیدم بنده ضعیف من از
بنبر خدا صلی الله علیه و سلم
کلمات همیشه در پناه آن
کلمات و ترمیم بآن کلمات
از سلط و بیج سلطان و بشر
بیج سلطان قاجار از هیبت
این خاتم خدایت و بعد

که در سر بازار گنوه بر پا کرده بودند و سهرکرا پاکی در گنوه دیدی و او را خلاص کردی و پای
خود در گنوه کردی و هم ملا محمد می گفت که روزی من فلوس چند نذر کرده بودم و در طلب
وی برآمده ها کثر جاباش دیدم نیافتم ناگاه در گوشه شهر در مزبله دیدم که شخصی زنده بر سر
کشیده افتاده است در خاطر من رسید که مرده افتاده است چون نزد یک رسیم زنده
بجانبید انتم که زنده ایست سر از زنده برآورد و گفت خدایا بید چاره داده چند فلوس که به نیت
او داده بودم و دادم دست از خر قه برآورد و آن فلوس از دست من بجنبه و گفت خدایا باز برگرد
اینجا مزبله است و حلت او در سینه است و این و تسبیح است و پانزدهم ماه شعبان شب جمعه
نزدیک بدر میدان صبح صادق و تارخ و فوات او و مجله پ صدق است فلان سره

شاه منصور قدس سره

مجدد بی بود و در یارمند و صاحب کشف حلی و معرفت غالب لعل ست که در و فنی
که محمد با یوں باد شاه متوجه گجرات بود کس را بخند متش فرستاد تا تعدادی درین باب بگوید
چون آن شخص پیش او در آمد تیری از ترکش آن شخص گرفت و پربانی او را بر کف دهم و در ترکش
نهاد چون آن شخص بمعز سلطانی باز آمد کیفیت حال را باز نمود بادشاه فرمود که این نشان
آنت که مار فتح نشود و لشکر مای سامان گردد و لیکن درین اشارتی ست که اگر چه لشکر ما
پریشان کرده استر شود و لیکن اهل ذات ماملات ماند و سلامت بجای خود باز دیم حضرت
شیخ عبدالوهاب می فرمودند که این شاه منصور مجتهد آب و ضوی شاه بجهت کس که صاحب
ولایت بر بان بود و ندخوره بود این حالت از اینجا یافته بود و می فرمودند که در ابتدا ای
حال که عزیمت بر سلوک این راه داشتیم و بهمت بر اختیار فقر و بخرید می گماشتیم خدمت شاه
منصور عظیم تقاضای و نفسی از ایشان بگیریم همین که در پیش وی نشستیم پدید تو بهما کردی می
توانی بخت و بهما کردی در عوام آن دیار نان با جری را گویند آن خاصه فقر است که
بدرست بپردازند و بخورند باز خود گفتند بهما کردی بچنین مشکل ست بعد محنت با جری بدرست
آوردی و آن را آس کردی و خیر ساختی و بهیم مع کردی و آتش آوردی آتش می فروختی
در نمی گرفت ناگاه و گرفت سروریش و روی همه سوخته شد بهما کردی بچنین مشکل ست
همین سخن بزبان هندی شکسته که ایشان داشتند مجذوبانه تکرار می کردند هر بار که ایشان
این سخن می گفتند مادر دل خود می گفتیم بهیم انشاء الله تعالی بعد از آن سربو اشتند و گفتند
اگر میتوانند بخت همین لفظ را بچاه و شصت باز تکرار کردند هر بار که ایشان می گفتند ما را

از ما - همه سربز آرد و گفت
 بیاموزن مرا یا ایا قره آن
 کلمات را گفت هرگز نیاموزم
 تر بخدا سوگند که نود اهل
 آبی تا چون رفت حالت
 انیس ریح الله علیه در سینه
 تابان که خدمت دیو به سرش
 آمد و فریادش ز دامن گفت چه
 خواهم گفت آن کلمات را که
 جمل از تو طلبید تو بوی
 نداده ای و در این می نختی
 گفت بی بیاموزم تر آن
 کلمات را و تو از اهل آبی
 خدمت کردم من و صلا خدا
 زانی الله علیه و سلم ده سال
 پیش و گفتم نیت ای از دنیا
 در حالی که آفتی بود از من
 و نیز ای آبان خدمت
 که ای همراه سال و دهی گفتم
 من از دنیا و حای که را می آم
 از تو کور و باد و شام این
 کلمات را بخوانم و در هر روز یکبار
 در بیدارم و نیت بسط الله علی
 نفسی و دینی حوزی کنم
 و بنای سازم بنام خدا و
 نفس خود و دین خود تواند
 که مرا و یسیر الله مجموع بسط الله
 در من ایضا باشد که بخیر
 او را گفت غمخوار و چنانچه
 سوره چندی خوانی گوید الله الله
 معذرت با اهل می خوانم و مراد
 تمام سوره است و تخصیص
 که روز را بنفوس دین و دیگر که
 بنام سوره که اصل در
 مبدء و قیل نفس دین است

مهمت بر اختیار فقر و تجرید تازه تری شد دیگر از پیش ایشان برخواستیم و دو نبال کار خود گرفتیم

شیخ یوسف قدس سره

مجنوبی بود در لاسه محفوظ الاوقات مردی بلند قامت جیم و مهیب و منظم و ستار بزرگ
 بر سر بیست و سر مخلوق می داشت صاحب کشف حلی و اشراق باطن شیخ قطب عالم
 می گفت که مدتی او را در نخماس لاسه دیدم ایستاده در سخنان بلند و اسرار آرمند می گوید
 و چیزها از خفیات احوال من بمن گفت که بی غلام الغیوب را بران اطلاع نبود و زدیگر
 بقصد ملازمت او رفتم تا در باب سفر تقاضا کنم و او را در جای که می جستم بنیافتم بمنزلیکه
 و شتم باز آمد و بیاداران خود از سرگذشت احوال چیزی می گفتم ناگه وی در انبار رسید
 و روی بمن آورد و گفت ز بهار سفر تکی که مبارک نیست مردم اینجا می گفتند که شیخ امروز
 بعد از دو از ده سال اینجا آمده است و درین مدت سیر گزرا و اعبور برین مقام واقع نشده
 رحمة الله تعالی علیه

سویجن مجذوب قدس سره

دیوانه بود اهل حال و صاحب لغت با صل از قوم کورده بود مسلمان شده و مجذوب گشت
 و در خدمت شیخ علاء الدین اجود می افتاد مدت عمر هم در خدمت او بمقام خواججه طلب الدین
 بسر برد و زبانی می زد که چیزی نمی خورد و زبانش پدید می آمد و قهقهه بودی که نزدیک
 بچندین طعام فرو بردی و تمام مشک آب آشامیدی و وقتی او را دیدند که در انبار چونه افتاده
 است و چونه می خورد او را گفتند که این چه می خوری این طعام نیرت گفت چه کنم این
 بد بخت حرم بسیار دارد جز بجاک سیر نمی گردد

ذکر بعضی از نساء صالحات

بی بی ساره ۷

والله شیخ نظام الدین ابوالموید بسیار بزرگ بود از متقین است نقل است که در حق
 اساک باران شده بود مردم همه دعا کردند باران نیاید شیخ نظام الدین ابوالموید رشت
 و اسن ماور خود بدست گرفت و گفت خداوند بکرمت آنکه این رشته را منی ضعیف است

که هرگز چشم ناهرم بر نیفتاده است باران بفرست از شیخ این حرف گفتن و از خدا باران فرستادن قبر در پهلوی نمازگاه کهنه است که قبر حضرت خواجہ قطب قدس سرافیس بیست آن واقع است رحمۃ اللہ علیہما۔

بی بی فاطمہ سام رحمہ

از صلح و قناعات و عبادات زمانہ بود و ذکر او در ملفوظات شیخ نظام الدین دہلوی سے ایشان بسیار است می گویند که سلطان المشیخ در وقت فاطمہ سام سید مشغول بود سے شیخ فرید الدین گنج شکر فرمودی که فاطمہ سام مردی است که در ابر صورت زمان فرستاده اند شیخ نظام الدین که فرمود شیر از پیش بر و ن آید کسی نہ پر سہ کہ آن شیر است یا مادہ فرزندان آدم را طاعت و تقوی باید خواہ مرد باشد خواہ زن بیدہ در متابعت بی بی فاطمہ سام غلو فرمود کہ در فایات صلاحیت و کبر سن شدہ بود سن و زادیدہ ہم پس عذیر عورتی بود اورا با شیخ فرید الدین و شیخ نجیب الدین متوکل برادر خواندگی و خواہر خواندگی بودہ است بیہابہ حسب حال چیز نفی گفتم این دو مصرع من از یاد دارم **ایم عشق طلب کنی ہم جان داری** ہر دو طبی و لے میسر نشود **و نیز فرمود کہ من از بی بی فاطمہ سام شنیدم کہ می گفت ار برای آنکہ پارہ نان و کوزہ آب کسی دہند نعمتہای دینی و دنیاوی نشا و کنند کہ بعد ہزار روزہ و نماز ستوان یافت و در ملفوظات میر سید محمد گیسو در از می نویسد کہ روزی مجلس شیخ نصیر الدین محمود خن در فضا کل بی بی فاطمہ سام بود فرمود فاطمہ سام بعد از موت یا شیخ حکایت کرد کہ روزی بر مہر و خویش در حضرت رب العزت می رقص از طور ملکی در گذشتیم ناگاہ فرشتہ گفت سستی بالیست چہ باشد کہ نیک بیباک و امی گذری و من سوگند خورم کہ من ہم آہن نشستم تا خود رب العزت تعالی مرا طلبد پیشتر نرم ساعے گذشت بی بی خدیجہ دی بی بی فاطمہ زہری انور علیما آمدند در پای ایشان افتادیم گفتند ای فاطمہ امروز کچھ تو کیست کہ خدا تعالی بطلب تو ما را فرستاد است گفت من گنیزک شما ام کدام عودت بالا تر آن باشد کہ شما بطلب من بیایید اما من سوگند خوردم ام فرمان شد فاطمہ راست می گوید شما از میان و رشوید ائی ائی خاصست من از جاجنبیدم بحضرت گفتہ خداوند در حضرت تو این چنین ہے اوبان ہم باشند کہ آیندگان عزت ترا نشانند این سخن گفت و آہی زدہ در میان گور خویش نشست میر سید محمد گیسو در از حکایت از خود کردہ می فرماید کہ ترین خدمتگاران و صہ می دارد کہ چنین گمان دارم کہ خواجہ امین حکایت از خدمت خود می کرد اما یہ رسم قدیم بلفظ غیبت می فرمود و در خیر الحی نس می گوید کہ روزے**

باز تقدیم کفر نفس را از جہت برون و کوفت علیہ تعقل کمال دینی و نیلوی و ہمد ابقای او در تہکد حرام است و ابقای او حق الامکان و جہ و در مسائل متعصبی نہ زند کہ اگر یکبار القہ در کلو بندہ دوم آبی کہ بوی آن نفوذ شدہ را در برہیم و سد خورہ خورن کہ با جہاد در شرع نامست درین حالت اورا حلال کرد و بکہ واجب بود تا باعث بقای نفس حیات فانی کہ سبب حصول حیات حقیقہ و الی سہ گردد و ہر دو کلمہ بر زبان باطنی تہاب باکان در حالت جبرہ اگر اخیر ہم ازین تہیل است و از برای نکہ داشت جان و گناہ شکی گویند و بر خود خود بر حضرت مستجبت ابقای نفس و دین و اگر مہر کنند عمل بموجبت نمایند خدای خود را علی دارق ست این مسئلہ در کتب فقہ متعصبین نہ کہ مست از انجا باید طلب بیست بسم اللہ علی اہل و عاالی و دلدای و از حفظ و احراز نفس دین اہل مال و دلدرا با ذکر کہ اسباب بقای نفس دین و محمد صادقان آند و جدا بسم اللہ بر سر نماز آوردہ بہان فقط ہم اند کہ اہل آوردہ بعد گنجہ کہ گفت بسم اللہ علی نفسی دینی و اہل دمالی

برعائت اهل ناداء و در تمام
 امر من گناهان و باشت
 رنج و تاجه کرده و در صحت
 بهین ترتیب و مطلق است
 و ذکر شان بدین ترتیب
 اشارت است بعضی علم و
 مالی بولدین بایزد اند
 و جوده لد مایع خصوصاً در
 آذوقه نادوست در بعضی
 روایات ذکر کرده بر ذکر مال
 تقسیم یافته و بیک و لد
 ارمالی محبوب تر و عزیز تر
 باشد و حفظ و احراز و
 مطرب تر و مقدم تر بود
 بسم الله علی ما اعطانی
 الله عز و کلیم بام خدا بر
 نیکی که داور خدا چمن ذکر کرد
 جزو حق خصوص که اصل همه
 نعمت های دنیا و آخرت است
 بعد از آن مطلقاً او را در تمام
 خفته است من قرع و جزائی کل
 را شایسته و حقیقت حصر
 انچه های دنیائی و آخرتی
 و کمال است بآن قدر انچه الله
 تعالی بامان او عطا فرمود
 آدمی در بعضی غفلت کند
 و کفران در دوزخین مبتلای
 ان الانسان بظلمه افکاره
 با الله جای دیگر می یابد
 و ان تعدوا نعمه الله لا تحصوها
 ان الله غفور رحیم ای اگر مغفرت
 و رحمت می نماید بودی کار
 بگویم دوزخین کافر نمی و
 میسای که راه تنگ دوزخ
 مغفرت رحمت و کثرت

سکونت گرفت شیخ نجیب الدین متوکل را فرستاد تا والد را بیارند و دوشای دایمی آمد و در میزد
 فردا آمد بدین میاد باب حاجت شد شیخ نجیب الدین بطلب آب رفت چون باز آمد والد اندید
 متحیر ماند چون بخدمت شیخ فرید الدین آمد قصه باز گفت فرمود تا طعام سازند و هفت که آمده است
 دانند بعد از مدتی شیخ نجیب الدین را در آن حدود گذری افتاد چون زیر آند رفت آمد و دل او
 گذشت که درین موضع مردم مگر نشانی از والد و بیا هم چنان که استخوان چند یافت از جنس استخوان
 آدمی با خود گفت باشد که این استخوانهای والد ما بود و شیرازی بادی هلاک کرده باشد آن
 استخوانها جمع کرده در خریده انداخت و بخدمت شیخ فرید الدین آورد و قصه باز گفت شیخ فرمود
 که آن خریده پیش من بیاورده و بنیشت که یک از آن استخوانها هم پیدا شد

بی بی زینبیا ۷

والده شیخ نظام الدین اولیاست میفرمود که والد را با خدا تعالی آشنائی بود اگر او را
 کلوی پیش آمدی تمام آن کار خود در خواب بیدی و اختیار بردست او میدادند و بر حاجتی
 که مراباشد پیش خاک والد خود عرضه دایم غائب آن باشد که هم در بهقه کفایت شود
 و کم باشد که تا مای بکفایت برسد میفرمودند اگر والد مرا حاجتی بودی یا نصد بار صلوة گفتی
 و دامن مبارک خود پیش داشتی و حاجت خواستی بچنان شدی که خواستی میفرمود والد مرا چنان
 میبود بودی که در خانه ما غله نبودی مرا گفت که امروز ما همان خدائیم من در دوق این سخن
 بودم تضار امروز یک تنگه را غله در خانه ما آورد چند روز متواتر از آن نان میکردیم من
 تنگ آمدم که والد که مرا خواهد گفت که امروز ما همان خدائیم تا آن غله تمام شد والد مرا
 گفت امروز ما همان خدائیم یک ذوقی در احتی درین پیدا شد که احتی و صف نتوان کرد
 نقل است که در آن ایام که سلطان قطب الدین بن سلطان علاء الدین خلجی خاست
 که با شیخ نظام الدین او بیامنازعت کند و سبب منازعت آن بود که سلطان قطب الدین
 مسجد جامع در قلعه سیسری عمارت کرد در اول جموع شایخ و علما را طلب کرد که درین جموع
 نماز درین مسجد بگذارند شیخ نظام الدین جواب فرستاد که ما مسجد نزدیک داریم و این حق
 همین جا خواهم کرد و در مسجد سیسری خلافت و تسبیح دیگر آنکه در غره سراپی حکم بود که تمامی
 آنکه در شایخ دهد و در اکابر به نه نیست ماه نو بخدمت بادشاه میرفتند و شیخ نظام الدین
 غیرت ناما اقبال خادم میرفت تا سدان این معنی را بیاد شاه رسانیده منشأ عداوت
 ساخته بودند سلطان قطب الدین را غرور بادشاهی در کار آمد و گفت اگر در غره ماه آیند

اور ایلا نیم چنانکه دانیم این خبر شیخ رسید هیچ نگفت و زیارت دالده خود رفت گفت
این بادشاه در خاطر اندازی من دارد اگر غره ماه آئیده که با خود اندازی من راست گرفته است
کار او بکفایت نرسد من زیارت شما نیایم از راه نازد نیاز که با دالده خود داشت این سخن را
بخدمت او گردانید و در خانه آمد بقضای الهی فرقه ماه آئیده بلای بر جان بداند لیس آمد
و خرد خان پر ادن یکی از مقرر بان سلطان قطب الدین بود او را بکشت و از بالای قهر
انداخت چنانچه مشهور است بنقل است که میفرمودند غره ماه جمادی الخری روز نقل
دالده من در شب آن ماه نوچون ماه نو دیده شد سرور قدم ایشان نهادم و تهنیت ماه بردن معهوده
بجای آوردم در آن حال بر زبان مبارک ایشان رفت که غره ماه آئیده سر بر قدم که خوابی
نهاد در یافتم که نقل ایشان نزدیک رسیده است حال من متغیر شد گریه دان گرفت گفتم
ای محمد من غریب بجای ره بکمی سپاری فرمود که جواب این بامداد خواهم داد و فرمود شب
در خانه شیخ نجیب الدین متوکل بباش بکلمه زبان ایشان آنجا رفت و آخر شب قریب صبح
جاریه آمد که محدومه شمار امی طلبه چون رسیدم گفت دوش سخی پر سیده جواب آن و مده
کرده بودم اکنون بگویم فرمود دست راست کدام است بگرفت و گفت خداوند این بتوی سپردم
این گفت و جان بحق تسلیم کرد و روضه او متصل روضه شیخ نجیب الدین متوکل است و خانه
ایشان هم در آنجا بود و بی بی نود که عورات آنجا زیارت میروند اگر جوید اندر عقب بقیو افخته
است رحمة الله علیهما

نیز از نعمت های او حاصل
این است باقی هیچ در
حادث آمده است و نباید
میگویی بخت را بگش
الافضل خدا و رحمت و
نالی شدن نعمت باید
و بیکاه و شست سید العالیین
صلی الله علیه و سلم چندان
در غایت شایسته که
پایبای مبارکش سیاه سی
دخون از انهار دان شدی
گفته بارسل الله آخر
نکته بان اولی آخر آخری
اندوخته ای لیغفر الله
ما تقدم من ذنبک ما تاخر
بیکاه نیم عقب و شست
چیت فرمودی عالی را
جنتی به خشنودی نمی ست
عظیم اگر سخن نعت کنم
منده شاکر کتابم سید العالیین
و آخرین عالم و عالیان
طفیل او بنده این بر تعجب
کشد و بنگی کند دیگران را
خود چه گوید الله ربی
لا اشرک به شئنا
خداست پروردگار من شریک
فی کرمه با هیچ چیز
رافضل این کلمه و خامت
وی در دقت و شدت
انچه پیش آید و در از جوار
و دایمی در احادیث بسیار
واقع شده و حقیقت می که
شهرت و حیدر خالی است که هر چه
پیش آید بکدام از پیشگاه دان
و در دم شرک نمی خفتند

بی بی اولیاء

از مصاحبات وقت خود بود گویند که دی در خلوت از حسین چیل قرنفل یا خود بردی و در حجره را
بستی و در حبل که از خلوت برآمدی چند قرنفل بکار بردی و باقی انتاده بودی گویند سلطان محمد تغلق
را بوی اعتقاد عظیم بود و الله عالم قبر او بیدون قلعه علانی ست و آد لاد آلان بسیار ند که
ایشان را هم بنام او دانند شیخ احمد مردی بود از اولاد او مردی پخته و کار کرده و بسیار از
مشایخ را در یافته بود رحمة الله تعالی علیهما

بیان اجداد حضرت شیخ محمد
رحمة الله علیه مضاف کتاب بنده

در ذکر محلی از احوال بعضی اصناف کاتب حروف رحمة الله تعالی علیهم و تفصیل احوال الدوام
قدس الله سره العزیز بزرگ ما آغا محمد ترک بخاری از بخارا در زمان عظمت نشان سلطان

محمد علاء الدین خلجی بدلی تشریف آورده و چون در آنجا قبیلہ دار و سر قوم خود بوده است جماعه کثیر
از اتراک که پیوند قرابت و رابطه معیت و خدمت بوی داشتند نیز از وطن اصلی انتقال نموده
در ملازمت او درین دیار رسیده اند و بنظر عنایت و تربیت آن سلطان حالی رتبت درآمده
باقعی مراتب شوکت و عظمت رسیده از برای تسخیر ممالک گجرات و فتح بنادر آن با جماعه از
امرای عالیشان متعین شد از آن مضاد انصرام آن مهم بحکم سلطانی بهمانجا تحیم اقامت ساخت
روزی در ایام یکی از امرای دیگر که در آن مهم بادی مساجت و مصاحبت داشتند در بعضی فضائی
خاصه متی واقع شد خدمتش از صحبت انبیا روی بر تافته متوجه بارگاه سلطانی شده خدمت
دیگر و مشرب بلند تر از آن مخصوص گشت بعد از انقضای ایام سلطنت غذای دهنده و است
قلب الدین و تغلق شاه او یا فرزندان که سربیک و فضا ئلی ذی و سبکی و دولت و نعمت
سر آمد زمان خود بود اندک حکم المال و البنون زمینه الحیاة اندیاد و دسیس و کامرانی سپید اند
حضرت و هاب بے غلت چندان در اولاد او برکت اوزانی داشته که صد و یک تن او را صلبی
او بوده اند و رای احفاد او داد دیگر و در اندک مدتی آن همه بحکم تاجور مختار رخت افادت
ابدار قرار بردند غیر یک پسر ملک معز الدین نام داشته است که اولاد بود و حکمت بالفته ای
اقتضای بقای او کرد و آجرام ازین مصیبت صوب و انهم غنیمت آن همه آسایش و فراغت ببرد
و محنت مبدل شده انتظام مهمام امارت و دولت بر افتاد خدمتش ترک جمیع خیل و شتم گفته
و لباس سیاه پوشیده در خانقاه شیخ صلاح الدین سمرقندی خلوف نمود بعد از مدتی حضرت
شیخ بمقتضای اشارت غیبیه او را رجوع بابل و عیال ترغیب نموده و اشارت داد که
انشاء الله تعالی از همین بسر تو اولاد تا قیام قیامت بر روی زمین بایمان حق سبحانه و تعالی ملک
احمر الدین را چنان کرد که گویا جمیع فیض و استعدادهای آن صدکس از هم بوی تنها اوزانی داشت
و بعد از مدتی الله ماجد او از مهمات این عالم قرار غ کلی بدست آورده متوجه عالم دیگر شد
و کان ذلک فی سابع عشر من ربيع الآخر سنه ثلثین و سیمائه معبره او پس پشت غیبگاه
شمسی ست بعد از آن اورا پسری شد بنحایت و سعادت موصوف بفضائل و کمالات منوت
ملک موسی نام بعد از چندگاه جامه گاه عازمه و دست بر او بوی سبزه و آتش نیز بر او عذر رسان
خرامید و دی در فرات که بعد از انقضای عهده دولت غریزی واقع شد باز بولایت ماوراء النهر رفته
در کباب دولت تاب صاحب قرآن اعظم امیر تیمور گورگان بدلی قدم آورده سلسله آباد و جدا داده
کرده قدم اقامت و استقامت حکم ساخت و دیگر ازین دیار بمحکس ازین قبیلہ قصد
و یار دیگر ده از ملک موسی پسران شدند یکی فرزند جدا شیخ فیروز نام داشت که جامع فضائل

چون ملایم و پیاده و کارش که
چون در تربیت است هر چه کند
صلاح کار بنده ممدان خواهد
بود و لیکن بن در حق کسی بود
که او را توبه و لغبی بکتاب
لطف اگر دست تعالی باشد
و تامل خود را بوی توفیق
نموده و بر تو از نور ولایت
بر تافته حاشا تافته و
بر در کار تعالی بملف خاص
مستولی امر او شده و الا مذتیب
است که اصعب بر باری تعالی
و هیچ بود و هر چه خواهد کند
ریشا و یغیر مهمت بن
تعبیه مختلف با تاج و تریس
در او بافته و که است و دعا
بجاء جز این است
آن بود که تحقق بیان حال
بانشاء حق آن شود و اما
عبد مکتب چاره جز این نیست
زمان چند که کفایت نکند
مگر تا بعضی شاعر مدغم خود
کرامت و صیت در فرودگاه
و این باب و دولت آن
زمان اثر فاضلت برین معاد
موجب گردد و حاجت بدرک
می نماند و با چو آن بیکر نباید
نشد و عمل موقوف آن
حال نباید داشت فضل خدا
واسع است و در هر مکان
محبیب اله عادت بندگان است
بر حال که کینه رعایت شراکت
آدمی عالی است بیک فضل
و کم می تعالی ببرد و اگر
حساب است و اگر رک

دانشگاه باطنی و فنی و جانی
 در باب اول از باب اول از
 شیخ شمس زین العابدین علیه السلام
 والدین الهی و دینی برسدند
 که چه کار باید کرد چون علی بن
 مبارکه یا دیگران میگویند
 فرمود علی بن ابی طالب
 نماید بیکار شغلی معلوم
 نسبت آنرا بعلی کرده
 پذیرفتیم هر چه را بایشان
 سرافراز بود و ما را بیدار نمود
 است و الله اعلم
 الله اکبر الله اکبر
 اعز و احل و اعظم
 محله خاف و احذر
 نمایان بگردد و صاحب
 از هر یک که در دسترس
 میداد از آن چیز و بعضی
 در آیات اعظم بعد از
 نزد کرمت کبریا دعوت و
 عظمت و جلال در معنی نزدیک
 هم آید و اگر کبریا را باعتبار
 ذات و دعوت را با فضل و عظمت
 را با سواد جلال و الصفات
 اعتبار نماید در نباشد
 چون نفس بکلیت و بی نقصی
 خود میسر است از انوار
 دارد و خواهر جایگاه عالم
 با قاب تر از خودش افتد
 چنانچه سلاطین جباران
 درین کلمه با استخفاف عظمت
 و کبریا ایستادند و اشتغال
 و انقراض نور الهی در پیش
 ساخت که بانی نفس
 مغرور که بر دو کار توکل کرد

صدی و معز و دوی و کبی بود و علم سپاه گری و در تاریخ حرب نادر زمان خود بود و در اکثر صنایع
 حریه بقوت طبع و جودت سلیقه بلی نظیر وقت و در علم و شعر و شجاعت و سخاوت و ظرافت
 و لطافت و عشق و محبت و سایر صفات حمیده بلی عادل و درود و رحمت و جاه کنت و
 سرت و عظمت مشهور روزگار معنی حلاوت و شعر و ظرافت در خانه از دی پیدایش او در اوانی
 بعد دولت سلطان بملول بود و قصه آمدن سلطان حسین شرتی را بخاطر وی با بملول نظم کرده
 آن نسخه پیش پادشاه درین وقت پیدایمی شود و این دو بیت از دی بخاطر مانده است از جانب
 حسین شرتی در مخا طبع بملول بود و می گفت است
 حیانت چو خواهی از اینجا برو | منم قایض ملک ما را است ملک
 در بعضی غزوات پدیدار بهر ایچ متوجه شده شد شهادت چشیده هم در انجام خون گشت در شمشیر
 ستین دستان مایه و او در وقتی که خزا مترجمی شد حلیه جلیله ایثان عرضه نمود که ما را
 چند روز هست که امیدواری فرزندی هست فرمود که از خدا خواسته ام که آن فرزند خرمینه
 باشد از و سه روز پس از آن شود آرد و شمار بخدا سپردیم تا بعد از این را پدید آید تا در مختار
 بدعای آن بزرگوار پس عطا کرد شیخ سعدی در نام تجد حقیقی ما باشد در فضیلت و لطافت و
 ظرافت و عشق و محبت و سایر اوصاف طریقت و اوست پدر بزرگوار خود بود و بعد از آنکه در شرف
 نجابت از نا هیئت حال او را رخ بود و دی بعد از کرب علم و فضیلت مرید مصباح العاشقین
 شیخ محمد مکنن که از کاکلان وقت بود سابقا ذکر دی گذشته شد در خدمت او کار کرد و در اینها
 کشیده قبول خاص یافت و بمنت اجازت و خلافت نهادش مخصوص گشت و شیخ
 رزق الله را که اکبر اولاد او بود نیز مرید شیخ ساخت خدمت و الد میفرمودند که والد الله اکبر
 و ذوق و شوق در ریاضت و مجاهده و طلب فقر و فنا بوده و شهادت میداد می بودند و گریه میکردند
 و ابیات عاشقانه می خواندند از آنجمله این ابیات میر خسرو بخاطر مانده است که در وقت آخر شهادت
 می خواندند
 همه شب و در سیه ماه شب است | همگی بخواب راحت من مبتلا گشته
 غرض را می اسکان چه خیال ناسد است این | ایس جمال سلطان بدل گداشته
 میفرمودند روزی ایشان پرسیدم که این کبیر مشهور که بکشید بایست و می خوانند مسلمان بود یا
 کافر و می دانند موحد بود و عرصه کردم که موحد نگذیرم کافر و مسلمان ست فرمودند فهم این معنی دشوار
 است خواهیم فهمید که آن وفاته فی یوم الجمعة الثانی والعشرون شهر ربیع الاول سنه ثمان
 و عشرين و تسعمائة و یکم و در آن ایام بشت ساله بود میفرمودند که چون رحلت ایشان قریب
 رسید وقتی سحر می آمد بر او آمده بالای خانه بودند و بعد از ادای تعجید مرا مقابل قبله ایستادند کردند

و گفتند خداوند تو میدانی که پسران دیگر را تربیت کرده و از ادای حقوق ایشان بر آهلام این را
 یتیم میگذارم و یکس حق او بنویز بر دمه مست این را بومی سپاه مرلی و متولی امور اوقاف باش
 این گفت: فردا آمد و آدم بعد از وقت پدید مقفله استعداد ذاتی را بموجب دعا و اندرز بر آورد
 ترقی درش و قبول شایستگی در خدمت والده وصل و احجام با وجود صغر سن و وجود برادران
 بزرگ آنچه حق آن باشد ادا نمود و با وجود موانع و صوارف روزگار در تحصیل علم و فضیلت نیز
 بتقصیر خاصی نشد و در شعر و فضیلت و قبول خواطر و ذوق و شوق و محبت و طراوت و لطافت
 و بی تعلقی و وارستگی و طبیعت تلب حضور خاطر و کمال و نکات و فهم و تأنق و اشارت
 بیگانه روزگار و افسانه دیاغوش شد مردم این شهر اتفاق دارند که دلی عبادت ازین برادران
 بوده بعد از حصول مرتبه عقلی و تیز جز محبت طریقه در و ایشان و هوامی حضرت ایشان و در دل
 وی نیفتاد اگر چه بسبب تحقیر کفایت معیشت با بعضی غلبه از انبای زمان محبت ضروری میداد
 و لیکن بیکس از مصاحبان را بر سر فقر و فقای ایشان اطلاع نبود از ایل شهر با نیز کمتر کسی بر سر
 فقر و معرفت والده اعظام نا لبیب تسر و تعفف احوال و فضیلت ظاهر که غشاده حال
 بر ایشان است راه می یافت و اکثر موم ایشان با آنچه عنوان ظاهر ایشان بر و شعر و فضیلت
 و فراغت و خوش طبعی یاد کنند مگر کسیکه بصیبت ایشان در خدمت و سیده باشد شاید که توفی
 داشته باشد با وجود و سائل و مسائل ظاهر و باطن بزرگوار و دنیا و انفعالات نفوس و بختی همت
 جنگی نیت بر صفت تلب و قطع باطن از تعلقات بر رسوم و عادات مصروف داشت میفرمودند
 چشم یاد میکردند که سرگزمارا موس بر طلب زیادت و شوق بر ترویج تحصیل سبب غنا و ثروت
 دنیا نموده است اگر توبه قلب بودیم بجانب فقر و محبت آن بود و اگر حدیث بود و نفس بکدران
 خیالی بود میفرمودند که مرا حیرت آید از جماعت که برای خلق کاری بکنند تا ایشان را به نزدشان
 اعتباری بود با خلق چه کار است کار با خداست میفرمودند لذت بعینه مثل لذت اضمحلام مست
 که در لحظه عیگند و در کدورت و کشادگی آن باقی می ماند میفرمودند که مرا از استیلا ی همت ساکنی
 که آغاز ادراک و شعور است در دو طلب آن راه و شوق معرفت اندر بود و تمام عمر درین فکر
 ذکر گزارانیده شده میفرمودند چندان چیز از غائب احوال در بام مشغولی و مجاهده مودیه افتاده
 است که اظهار آن منافی است و اخفا که لازمه حال فقر است با شد میفرمودند که در اجتهاد و حال
 تکلف میکردیم که نسبت یادداشت و دست میداد و آآن اگر هزار تکلف نایم که نمک از ان
 معنی غفلت پیش آید شاید که صورت نموده میفرمودند که وقتها در اول حال بعضی مشکلات
 این راه پیش می آمد که قریب بحالت از زبان روح میرسید و خستهها عارض اوقات میشد که کسی

و فاسد بود و من نت سه
 در وقت که بستان فانی
 درست بود و مولی عالی
 تیرس با جود و بر سر
 من خاف عن اندک عاف غنه
 کل شیء و من کلمه تنبیه است
 بر آن که در وقت صاف با غلب
 باطن با صمد و صبر بیکر است
 حق دارد و تا بهیبت و عظمت
 بیگانه را در دل جای نمانده
 سلوک و عظمت و جمال
 و بی تعالی جبریت و تعالی است
 و بزرگ منعم و سوارگی گردد
 و جبار است غایب است بهیبت
 و در پیشگاه او هر چه جبار
 کبر و حق و شهود غفلت او
 و در غیب مقام حضور آمد
 و خطاب کرد و بمساکینی حق
 بیدار بود و با تعجب و حجاب
 عطف و مشک و نایل و عود
 و در آن که خلقی بجهت عود
 است هرگز مقدر و مغلوب
 نگردد و عزیر و مرادی
 نه بنده و کس و عیال نشاید
 و بزرگ است شانه توبه و بیکس
 کبر و عظمت کمال تو و قدرت
 و ازین نور و صغیر و توت
 و هر تویی را ضعیف گردانی
 تو من تشاء و تدل من تشاء
 صفت تو است و لا اله
 غیرک و بیچ مسجد
 این جوهر المعانی و هو ذلک
 من شیء لغی چون منبع تمامه
 شرور و قیاح و باعث بلقی
 دلی نباتی نفس است

نهادند و هر چه از دست
 گامی از دست یار نفس است
 غیر ز موهلی اندر و سلم
 رب الهی انی نعظک بهی
 اول من ذلک و در گذار
 گذار و در نفس من یک چشم
 زدن یک سر از ان ادا ایم
 با خود در مشاهد غفلت
 خود گذار تا یک چشم من ایا
 و با محال تاثیر قدرت و غلبه
 بر من نباشد و من شر کل
 شیطان من بدانست
 شر کل جبار و من بعد یاد
 سحر و جاد و شیطان و دانه
 من از شر هر شیطان
 من باطل از راه راست معاند
 حق حق عباد و راه راست
 بر من و مخالفان در حق
 را با وجود شحات آن چه تدبیر
 کار و در سلطنت و ملک احوال
 انکسار شیطان و ملک کرده اند
 و بر من قیاس حال جباران
 و قهبران را که سلاطین اند
 از خدایان و دواب من باشد
 و شیاطین و دشم اند شیاطین
 جن بلبل و جود و شیاطین
 ان ملکه و احوان این ان ادا
 استعدت بادل مست دستانی
 ثباتی و قوت و پیر که در دست
 آورده و نهاده اند و ادا
 شیطان عالم نفس گویند و نه
 از شیطان عالم آفاق مست
 که بر عقل و صحیح تری و شایر
 سلطنت دار و دیگر عقل معفا
 و مورد بر بعضی بگویم ان عبادی

خود را یکشد با د با عزم آن کرده می شد که در جای بیستم که ازین حالت بعد و غمی خلاص یابم ناگاه
 عنایت الهی در ایام و محبت و معرفت مفتوح می ساختند و این حقیر ناچار از این نعمت
 گری می خوافتند میفرمودند که ما را اوافل و مستجاب و عوامم که روندگان این راه را باشد اصلانیت
 غیر محض و نیستی و حسرت و اندامت اگر قبول افتد در تری تقریر مشرب قلندریه در پیش ایشان کرده
 شد که ایشان را اوافل و مستجابات چندان بود خلاصه کار ایشان بعد از ادا از انفعن تخریب رسوم
 و عادات و تقیید قدیم مع الله سبحانه فرمودند ما خود چیزی نیستیم اگر باشیم باین مشرب خواهیم
 بود نسبت از اوقات و انتساب ایشان بحضرت علیه قادیه بود و از سلسل دیگر نیز اجازتی و مشرب
 داشتند بسبب مشغولی باطن در آخر بطریق سنیبه نقش بندیه درست بود و غالب بر حال ایشان
 مشرب توجید بود میفرمودند که چون مشاهده کرده میشد که علما و فضلا در طلب جاه و عزت و
 کثرت اسباب و جمعیت احوال و نزاع و خصومت که با خلق می افتند قمر شکرانه آید بران که بسیار
 خواندیم کار بر نشویم بار با بغیر میگفتند باید که با هیچکس بحث علم نزاع نکنی و بکلفت زسانی اگر دانی که
 حق بجانب راست قبول کنی و اگر نه دوسه بار بگو اگر قبول نکنند بگو که بنده را چنین معلوم است آن نوع
 نیز تواند بود که شما میگوئید نزاع برای چیست میفرمودند اگر شمارا با پیرو استاد خود محبتی و اعتقادی
 بود درین معنی بدیگری جنگ نکنید و تعصب نوزید این کار محبت است آنرا که محبت نباشد چه کار
 کند فائده در اعتقاد و محبت و اتباع ایشان است جنگی که کنی آن از برای نفس خود است نه برای ایشان
 میفرمودند که طالب این راه را باید که بر کمالات مشائخ اعتقاد کند و خود را بر آن نهانند و شک و شبهه
 را که در بعضی مسائل ایشان شیان کند بخود راه نه بد و درین راه اول به قماش در آید و اگر نه تمام عمر در
 گمراهان ماند بعد از آن که با اتباع و تقلید اعتقاد کرد بعد از صحبت ذوق و سلامت طهرت البته بر مرتبه
 تحقیق و یقین میرسد میفرمودند که در اول حال در کیفیت معنی توجید و محبت این عقیده تود خلیان
 بسیار بود هیچ و جدا تحقیق آن می کردم با خود گفتم که چندین ادلیما می خدا و مشائخ کبار برین رفته اند
 اگر ایشان غلط کرده اند و بر ضلالت رفته معاذ الله علیهم چه کنم که من نیز بر ضلالت باشم عاقبت چنان
 شد که بر چند هزار جلیه خوانیم که خود را در شبهه اندازیم نباشد میفرمودند که ما را چون نظر بر شخصی افتد
 اول نوری بسیط اجمالی غیر تکلیف مشاهده افتد بعد از آن تفصیل میسر است و توضیح آن لم یخود گردد
 و یکبار از یاران در حالت سفر آخرت بدیدن ایشان آمده بود با فرمود از محمد ممدانی که مشاهده
 کدام است حق را در منظار گویند چنان دید که صورت را در آئینه از میان بر خیزد در همان صورت
 منظور ماند و این معنی قرار در دنیا میسر است تا آنجا چه نمایند میفرمودند که معامله طریقت بسا
 است که مردان و صاحب تبتان این راه دارند و اصل کار حقیقت همین است که ملاحظه مبنیه

حق بحسب اشیاء از دست ندهد و بیکدم ازین خیال باز نماند دست در کار و دل بایار چنانکه گفته اند
 و آنم هر جا با کج کس در مجامع **ای دار نهفته چشم دل جانب یار** | باین طریق که بداند اوست که
 خود را باین صورت نموده است و تشل بدان فرموده رویت در آنم نباید تا اطلاق و تشریح حق در مرتبه
 اعتباری او با عالم معنوی نماند میفرمودند که تا تحقیق معنی تشل معلوم نشد از شرب تشل در یب
 خالص نشود بعد از حصول این معنی هیچ تشل نشد بر نمی گردد میفرمودند که حصول این دولت در
 خدمت شیخ امان العرش قدس الله سره العزیز میفرمودند که ما هم چند تصور کنیم که غیر معنی تا چند امکان
 داشته باشد پیش ما صورت نه بندد و در صدد کثرت از وحدت نیرایم و هیچ معقول نه نماید
 میفرمودند که ظاهر چنان می نماید که اعتقاد باین معنی فطری است برادر نظرش ننهادد و اندکی تکلف
 آترادی باید و علامت آن در ظاهر اعطای فهم سلیم و ذوق صحیح است میفرمودند که حالت ذکر
 و توجه حضور خود منافی غفلت است علامت صحت نسبت در موعظه آن است که در حوال دیگر
 از اکل و شرب غضب و نزاع با کسی پیش برآید و ازین معنی غافل نبود میفرمودند که تو مرا امتحان
 کن در حالی که خواهی به بین که ما از ان نسبت آگاه هستیم یا نه در مقام حکایتی فرمودند که دو
 در پیش بودند که در نسبت حضور و آگاهی در مقام امتحان یکدیگر میروند آن دو در پیش روزی
 در مجلس نشسته بودند فیزی از بیرون در آمد یکی از آن دو در پیش از دیگری پرسید که این فقیر را
 می شناسی که کسیت گفت هوست که میدانی بعد ازین گفتن آگاه شد که شد که چه میگوید این در پیش
 نیز در مقام امتحان او باشد یا خود گفت اگر دوباره فیزی او را امتحان خود هم کرد لا یم آگاه خواهد
 شد هم درین خیال در کمین بودند ناگاه بعد از مدتی بدید در مجلس مردی شیخی بزرگ با کروش و شق و شان
 در آمد این در پیش بان یار خود گفت حضرت شیخ را امید انید که چکس اند گفت لا اله الا الله فی شناسیم
 گفت این نیز همان کس است که میدانی پس هشیاری در مقام غفلت مشاوری دارد میفرمودند
 یکی از موانع غفلت اکل طعام است و سکن کسی که بشیارت او را عین مشاهده است اگر
 در کیفیت طعم و لذت آن در رود که از کجاست و چگونه و این لذت چیست و دریا نینده آن
 کسیت میفرمودند که حالت کتابت هم مشاهده غریب و تماشا عجب دارد و ظهور حروف مختلفه از یک
 غیب و تجلی اشکال تنوع از کتم عدم با وحدت علم و اراده قلبی مثالی عجیب است از بر اے
 ظهور کثرت از وحدت و تشل وجود با احکام و آثار با هیات که عبارت است از صور علییه میفرمودند
 تشلی مطابق مقصود درین باب تشل جبرئیل است بصورت وحیه کلیمی در تجلی نگاه باید کرد که
 در آن صورت چیزی از وحیه است غیر آن صورت علمیه که از وی در فضل جبرئیل حاصل شده
 و جبرئیل بمقتضی قدرت و ارادت کامله خود با احکام و آثار آن صورت افاضه و جود خود نموده

میس که طبع سلطان مسکنت
 ای از ان مقهور و متقل است
 و استغاده از شری که عدم
 بعفت و جود با علما و رباب
 حق نماید و عجب است در امل
 حرف او اسرار حق جود نموده
 و انام و هم مشهور و جود
 حقیقت است و در غرض است
 چنانکه در اول ذکر شد
 فان تو با عقل حسی الله
 لا اله الا هو علیه توکلت
 و عورت عرش العظیمه
 این است از قرآن مجید
 حق است بیجا در تعالی بر من
 خود می اند علیه سلم اگر کرده
 معصوم است بر گشت و بند
 ظاهر از وی باین حق نیاز
 و از قبول حق احوال نماید گو
 ای محمد ای محبوب من وای مخلص
 و معصوم من جسی الله پس است
 لا اله الا الله لا اله الا هو نیست هیچ
 معبودی بجز من وای علیه توکلت
 بر او که چشم کار دارد و دارد
 کل خود که انیم او را هر
 رب العرش العظیم و
 بارود و کدوش عظیم است که
 عظیم تر و با تازوی خلقی
 در عالم احاطه پیدا شده
 چون سق کل او در فرج جبرئیل
 و تباران و نفی هم بر اس این
 بود و اصل و مانده آن شهید
 تبار و نعمت الهی تعالی است متعلق
 کام بر من مطلق آورده ختم سخن
 بر غفلت کرده و اگر اصحاب جز
 در بیان حق و مرقبه احوال و شای

اور استلبس بلباس وجود خاص ساخته ظهور نمود و تجلی فرمود با بقای حقیقت جبرئیل بر هرافت
 خود بی تغییر و تبدل و جدل و اتحاد در چه چیز کند و اتحاد با که شود و در آنجا خود غیر از جبرئیل و مورد
 علمیه او چیزی دیگر نیست و علم او نیز نظر بر تحقیق عین او است پس آن صورت عین
 جبرئیل است نظر حقیقت و غیر او است نظر بظاهر جبرئیل نظر با خلق و تنزه خود را می آید
 محیط است بوی و بعد سترار صورت که خواهد نقش کند و ظاهر شود عین نسبت است حق را بظاهر
 صورتی و معنوی و الشدن و را اتم محیط میفرمودند که بندگی شیخ امان این کلمه را بسیار میگفتند
 هوا ساری فی جمیع الذرات علی ما کان علیه من الوحدة و الاطلاق میفرمودند تجزیه و تبعیض در
 نور ممکن نیست اگر صد هزار چراغ را از یک چراغ میفرمودند در آن یک چراغی نقصانی و
 تبعیضی و تجزیه نبرده و همچنان وجود الهی با آنکه مصدر جمیع اشیا است بر حال خود مجرد و الاطلاق
 خود است میفرمودند و از احاطه حسیته فیوض الهی و تعینات و جود واجب که بر اشیای
 انقسام یافته اند انقسامی که عقل آنرا بر انقسامات دیگر قیاس کند و این را تمثیلی غریب را بشن
 میکردند و میگفتند که گاهی دیده باشید که طفلان برای بازی کوزه را سوراخ سوراخ کنند و درون
 آن چراغی نه اند نور چراغ از آن سوراخها نمایان شود و ممکن چراغ بجا است خود است و در آن انقسام
 تبعیض را مجال نیست همچنین و بنیاد وجود الهی بر هرفت اطلاق حقیقی خود باقی است و با وجود آن از
 روز نهاد در پیمای مایه است تا با نیست میفرمودند و در مشایخ فرمودند که عالم از دست و بد دست
 بلکه همه اوست و در گفتن بهتر همین است که گویند از دست آیین کار دل است بزبان تعلق ندارد
 گفتن همان به که موافق شریعت بود میفرمودند اگر نیک ملاحظه کنند حقیقت معنی از دست را
 عین معنی همه اوست یا بنده میفرمودند غیر حق چه باشد و از کجا باشد کان الله و لم یکن معشئ پس
 هر چه شد از دست آن کما کان یعنی اکنون نیز خدا است و چیزی دیگر با نیست الله و لا سواه
 که کجا غیر و کجا غیر و کونش غیر سوی الله و الله ما فی الوجود میفرمودند پیش ما بهر عبارت که
 گویند ما همان معنی توحید فهم کنیم در فهم ما این هر دو عبارت که عالم مخلوق اوست یا مظهر اوست
 مال برده و یک معنی در آید میفرمودند که در جو اینها در سرگرمی وقت گاهی ازین دادی چیزی گفته
 می شد ما اکنون مخلوق و ذوقی که در سکوت از ان و اخفای آن دست و بد در گفتن نبود هر چند نهان
 در انذوق و برکت زیاد تر شده اگر گاهی از کسی انشای این سر مشایده می افتد چنان غیرت
 دست میدهد که اگر ممکن بود بر دهن او زده شود که باز ازین معنی دم نزنند میفرمودند تا ندانند در
 آنها را آن کدام است غیر از هر دو متک حرمیت شریعت که آنکه طالبی و سز بانی پیدا شود که
 در خلوت یا دی چیزی توان گفت و و آلام را از بد نظرت مشرب عشق و محبت آفریده بودند

با خدا و ان لغفت درین وقت
 نوبه در خط و حساب
 اهل باشد چنانچه در
 شیخ امان را دل و حق الله
 منزه و ابیختر از حضرت
 نه تمام نبی علیه السلام
 تکلیف نموده است و باب
 حروفه تا باقی که برست
 فرموده سترارش بر بدن عینا
 و عین الله تا خلقه الیها یول
 الله لا یقدر احد علیها و الله
 من در انهم عینا برده و عرش
 بر ما برشته عین عین است
 الهی کما یب مانا و در کون
 الهی هیچکس قدرت بر ما ندارد
 قدرت و توانایی بر ما محیط است
 که راه بردن آمدن از محیط
 قدرت او عمل بر ما که بر توان
 فائده و هیئت آن که از دست
 است ندانند سترارش
 مریدان را بخواند این عالم
 یعنی عین الله عالمه انوار علیه
 تو کلمه و هر چه بر او شریف
 گفته اند اگر یکی باشد که در
 هیچ روی نباشد الا همین
 در و کفایت میکند و از جمیع
 او را در گفته اند که خواندن
 این دعا اگر نیم در حضور نباشد
 نیز مؤثر و مقبول است و عدد
 خواندن آن ده کرات است
 بعد از نماز و صبح و بعد از
 اگر صفت بار بخواند نیز کثرت
 است بلکه این صفت هدایت
 اقرب است و حاصل آن
 توحید بهر بجا حق و خاص

آنچه گفته اند مصرع که این لذت بشیر آمد درون با جان برون آید ایشان را آنچنان بود
 میفرمودند من طفل بودم مقدار پنج شش ساله در مکتب بنجامین بودم و در آن سال
 مقدار این که افسوس در آن مکتب بنجامین با او نسبت عشق بود و در آن زمان مراد معنی عشق مشتقات از
 بود مکن اطوار آن بر من میگذشت و در مدت عمر هرگز از بن خیالی و خالی نبودیم غیر آنکه درین پیرایه سر
 حبت و جوی این کار از دست نیاید و بی قیودی در سواد مناسبت نماید خود را بزرگوار میداریم و گفته
 دل بچنان از آتش محبت کبابست و جان از شوق این کار خرب میفرمودند که روزی بر بالائی
 قلع و قلعه آباد نشسته بودیم و شوق داشتیم کسی که با و تعلق بود یا بیان دید و سوزان جان بزرگوار
 افتادیم در آن وقت اصلاً آزاری می رسید آنکون آن زخمها در ضعف پیری میسر میشد و
 و گاهی این برادران در خلوت بهم می نشستند و قهقهه و خنده می کردند و سخنهای درد آمیز و
 حکایتها دل آویز میگفتند آن از بیکس این معنی و حالت مشاهده افتد مجلس ایشان از اول تا آخر
 شوق و گریه و در و محبت بود نسبت شیخ رزق الله و سوز گرمی چنان بود که آتشی در زیر
 خاکستر نهان میباشد اندک که کاویدند همه آتش بر آید مثال و الدجانه که آبی از چیزی چکیده
 می ماند آبی آزاری که با و رسید بر آید و بخت رقیق القلب سر سبز آتشا شیر بوده اند سخنی از
 از در محبت پیش ایشان نگذرد و متاثر نشوند و گریه نکند و فقیر را یا نیست که این رباعی
 طیار را پیش ایشان خوانده باشیم و ایشان را گریه و حالت دست نداده باشد اگر چه خود
 در یکروزه بار بخوانم رباعی این کوزه چون عاشق زاری بوده است در بند سزای نگاری بوده است
 این دست که در گردن آدمی بینی و سستی است که در گردن یاری بوده است میفرمودند که در اول مجلس شماع
 و در گرفتن آن یک لحظه هست که در آن شعور مفقودست مثال برق خالط در آن لحظه
 یک چیزی نگوید هر چه واقع شود آه یا فریاد یا تحلی لطیف و بعد از آن اثر او است
 که باقی ماند یک ساعت دو ساعت کمتر یا زیاد تا چه مقدار تاثیر کرده باشد میفرمودند
 حقیقت این سخن که فقها میگویند اغنا نیست النفاق هیچ معلوم نمی شود نفاق لبهاست
 چه مناسبت دارد آنجا که از هستی خود خبر ناید نفاق چه معنی دارد مگر آنکه این خاصیت و حق
 طالع مخصوص باشد و الله اعلم و ایشان بهر که توجه می نمودند و تربیت می کردند در هر
 مرتبه که آن کسی بود البته قبل و استیازی می یافت و این معنی لبهاست تجربه کرده شده
 است و حق سبحانه و در نظر عنایت و تربیت ایشان تاثیر عجیب نهاده بود که هر چند
 کسی در ادنی مرتبه قابلیت و استعداد بودی توجه ایشان البته کارگر افتادی و
 آیین حقیر را امیدواری تمام است که در ای محبت فرزندی و هر پدری که طبعی انسانست

مطلب است با شهید و خلعت دی
 قتالی و تبری از باطن هر یک میزد
 احتیاج رزق الله و شفا علی بن
 الطاهر المستقر بن ابی الله
 الهی نزل الکتاب هو بنوی
 الصالحین در بعضی روایات
 این که مراد از خود عالم و رسته و
 بدست و سستی که دست و سستی
 نام او من خدایا در رزق الله
 است کتاب که در وی تدوین
 او و توفیق آتست در دست من
 از آن مجید را و در کمال حق است
 سید او توفیق میفرمودند
 صای از علم جنت من العالین
 و توفیق آتست از توفیق
 بحق و توفیق شرعی کرده شده
 بود آن نیز منقول است و در
 الرساله السابعة و الثانی
 تجلیه القلوب بقدر
 الملکوت بشرح دعاء
 القنوت
 تا الله اعلم محمد رس الله
 توفیق منی و دعاء و سستی
 نام و شفاعت هر یک ازین
 معانی باین در مناسبت و درین
 مواضع و ادب و من و اخلاص
 مورد است و خداوند است و اگر
 همه جا بود و بخواند و دست
 و در بعضی روایات و او نیز
 خوانند و او را بچه صحت و شهرت
 بر میان نگاه داشته آید اللهم
 انما نستغنیك خدایا ندای
 و در بعضی از توفیق هر یک
 و خداوند است و خداوند است

بنظر خاص و عین عنایت خود این حقیر اختصاص میفرمودند یاد دوم که روزی در ملازمت ایشان تقریر بعضی سخنان علمی می کردم و ایشان بجانب منده ناظر بودند در آشنای سخن ایشان را حالتی در گذشت و فرمودند که بپاکرم و هم بدان حالت برو دست بردار و فقیر بر آوردند و دعا کردند بعد از فرود آمدن آن حالت فرمودند که ما را از مشاهدۀ شما بخلی دست داد و نوری مشهود شد که تعمیر از کیفیت آن ممکن نباشد خداوند آن چه حالت بود میفرمودند که ما را از صفای صحبت در ایشان و طول ملازمت ایشان این مقدار شده است که حقیقت احوال آدمی را می شناسم و آیین معنی از ایشان بسیار تجربه کرده شده است هر کرا بهر صفت که ایشان موصوف می ساختند اگر چه با فعل از دے آن صفت ظاهر نبود و لیکن در آخر البته آن صفت سر میکشید مبالغه کرده میفرمودند که اگر شب تاریک یکی را مساس کنم امید هست که حقیقت حال او در پایم میفرمودند بعضی آدمیان هستند که باین کس کاری ندارند از ایشان نسبت باین کس آزادی اند لیکن ایشان را در دل باین کس جای نیست میفرمودند بیشتر بی رضای ما با جماعه ایست که تکلف و تصنع کنند و نفاق دارند و با خلق چنان نمایند که نباشی بی تکلف راست بر است باید بود و چنانکه باشند باید بود کار با خداست با خلق اصلاً کار نیست و آلام را را شعار بسیار بود از غزل نصیه و رباعی و لیکن اکثر آنها به بیاض نارسیده فوت شد یکی از او با شان تمام کتب و رسائل تصوف و غیره که در مدت عمر بدست آمده بودند بدزدید خیال کرد که آن اسباب دیگر است اگر چه بعد از آن مطلع شد که این زبان اسباب است که بکاروی آید توهم آنکه مبادا ظاهر شود همه را بیخود میفرمودند که گاهی در ایام جوانی بتقریری شغری گفتم و خاطر بدان خوش کرده میشد و ما را خیال تصنیف و هوای این کار هرگز نبوده یکدور ساله که نوشته شده بجهت آن بود که روزی مندی شیخ امان فرمودند که اکثر یاران در صحبت ما می باشند اما معلوم نمی شود که یاران ما ازین مشرب ذوقی حاصل کرده اند و این معنی را فهمیده اند یا نه باید که حجاب نگنجد از عرض کردن آن شرم ندارند و عهده کرده شد که نقیر را بحال آن تیس است که در حضور شما تقریر نماید اگر حکم شود اما نموده عرض کرده آید بدین جهت حرفی چند نوشته آمد میفرمودند که ما را نصاحت و بلاغت آن مقدار نیست که دعوی فضل و سخن آرائی و کمال معنی روانی توانیم کرد چند فقیر اند و مغسله هست که بحکم وقت اما نموده شده است یکی رساله الیت مسنی کا شغفات در اینجا میفرمایند ادراک کردن آن حقیقت بی کم و کیف در سه مرتبه مختصر است که آنکه بی کم و کیف در مرتبه جمعیت باعتبار شمول و احاطه و در بیان اد

[illegible]

و در این موقتی زود بگذرد و روزی فرمودند که اگر از حافظان خوشخوان که آشنای شما اند
 کسی را بطلبید تا شما را قرآن بگویم آن فرمودند تو خود شب و روز بجهت من تلاوت میکنی
 پس است مالا وقت هیچ آرزو و خواهش نیست وقت عبودیت است اگر تعجب است
 کسی را خواهند فرستاد همان روز که ازین عالم رحلت خواهند کرد فقیر بجهت یقین کرد در
 حالت احتضا مستون است گفت که ظاهر فقر درین دفت بیاس انفاش مشغول
 میشود چشم کشادند و آریسته گفتند ایس انفاش انبرای امروز کلامی آید که اعضا
 را از کار رها کند و رفوت ام زون نماند سبب جنبه باز در نمودند و بلند نژد که
 را از کار رها کند و رفوت ام زون نماند سبب جنبه باز در نمودند و بلند نژد که
 بر حمت حق پیوسته و دکانه آنکس فی السالیه و احشربین من شهر شبان ۹۹ تسعین
 و آنکه که بحد شهادت و لی تحت القباب منجی است رحمة الله تعالی علیه رحمة واسعة
 و جزاء عظمی پس از این ای والد اعز دانه

و در این موقتی زود بگذرد و روزی فرمودند که اگر از حافظان خوشخوان که آشنای شما اند
 کسی را بطلبید تا شما را قرآن بگویم آن فرمودند تو خود شب و روز بجهت من تلاوت میکنی
 پس است مالا وقت هیچ آرزو و خواهش نیست وقت عبودیت است اگر تعجب است
 کسی را خواهند فرستاد همان روز که ازین عالم رحلت خواهند کرد فقیر بجهت یقین کرد در
 حالت احتضا مستون است گفت که ظاهر فقر درین دفت بیاس انفاش مشغول
 میشود چشم کشادند و آریسته گفتند ایس انفاش انبرای امروز کلامی آید که اعضا
 را از کار رها کند و رفوت ام زون نماند سبب جنبه باز در نمودند و بلند نژد که
 را از کار رها کند و رفوت ام زون نماند سبب جنبه باز در نمودند و بلند نژد که
 بر حمت حق پیوسته و دکانه آنکس فی السالیه و احشربین من شهر شبان ۹۹ تسعین
 و آنکه که بحد شهادت و لی تحت القباب منجی است رحمة الله تعالی علیه رحمة واسعة
 و جزاء عظمی پس از این ای والد اعز دانه

و در این موقتی زود بگذرد و روزی فرمودند که اگر از حافظان خوشخوان که آشنای شما اند
 کسی را بطلبید تا شما را قرآن بگویم آن فرمودند تو خود شب و روز بجهت من تلاوت میکنی
 پس است مالا وقت هیچ آرزو و خواهش نیست وقت عبودیت است اگر تعجب است
 کسی را خواهند فرستاد همان روز که ازین عالم رحلت خواهند کرد فقیر بجهت یقین کرد در
 حالت احتضا مستون است گفت که ظاهر فقر درین دفت بیاس انفاش مشغول
 میشود چشم کشادند و آریسته گفتند ایس انفاش انبرای امروز کلامی آید که اعضا
 را از کار رها کند و رفوت ام زون نماند سبب جنبه باز در نمودند و بلند نژد که
 را از کار رها کند و رفوت ام زون نماند سبب جنبه باز در نمودند و بلند نژد که
 بر حمت حق پیوسته و دکانه آنکس فی السالیه و احشربین من شهر شبان ۹۹ تسعین
 و آنکه که بحد شهادت و لی تحت القباب منجی است رحمة الله تعالی علیه رحمة واسعة
 و جزاء عظمی پس از این ای والد اعز دانه

[illegible]

نفعی که آن کارها را می آید و اول آنست که
 را با خود قوت بخشد و در آن کارها که
 کرد در حدیث آمده است که چون
 در نماز ایستاد هر وقت تبارک را بخواند
 ۱۰۰ مرتبه یا ۱۰۰۰ مرتبه یا ۱۰۰۰۰ مرتبه یا
 برده باشد و در هر مرتبه ۱۰۰ مرتبه یا
 در تمام نماز ایستاده و در دست بر
 اندامی نماید از تضرع و در هر
 این معنی مشکلی نیست و در هر مرتبه
 زیاده از آنستاده و هر چه بکند و هر
 مقدور بدست می آید و در تضرع
 نماز را بر حق آنرا مستحب برتر
 معرفت و مطابق تمام خوبان گردانند
 از آنجا طلب باید داشت برای
 تقویة باطن و شناختن قدر و منزلت
 و هر که از این حق معرفت است بفرمان
 حال و نصیحت آن امام و اندام الحوق
 و ادبک تسبیح و تحف و مریه تو
 و سوره قمر و سوره یس و سوره ناس
 حفظ کنی هر وقت دست و پا در نماز
 و اگر نیت بخند و نماز و سوره ناس
 عمل و شایسته آنست که در هر روز
 بیان اخلاص و توحید مطلب میکند
 و در وجود حقیقی و حقیقی علی الملک
 و با آنکه قدر و سبب طاعت خدای میگویم
 و سوره در این تقریب میگویم و لیکن
 امید داری رحمت تو در هر روز از خدا
 تویی که هر یک از اینها را بر تو
 نیست از این بعضی فضل است عطا
 عمل تو با خود و هر چه که کرده و
 ثواب مقابله با طاعت و محبت بر طبق
 و تقی و دانه و سبب آخر از خداوند
 امید داری رحمت تو و هر یک از اینها
 تر سزاوار غضب تو است این احواف
 و اگر جابودن است با وجود مستقیم

و مضمون معلوم شده بودی طبیعت کفایت پیشه بفرمود اندیشه آن دست نغمه سودی خدا داد اند
 که در آن زمان چه می دیدم و چه می فهمیدم و لیکن نظر بر مبرمتن و حاشیه که می گماشتیم
 سخت الحفظ از سواد آن بهره بر میداشتیم و هر کتاب که در نظر آمدی و جزوی از وی در وقت
 پیدا شدی خواه از کتاب سابق یا لاحق از اول یا آخر عبور بران از اجابات وقت حال بود
 عقیده نمودم که شروع از اول کتاب باید نمود و اختتام با خزان برآمد کرد و مطمح نظر تحصیل علم
 بود و هر نوع که باشد زده یا سینه زده ساله بوده ام که شرح شمس و شرح عقاید می خواندم
 و پانزده یا شانزده که مختصر و طول را گذراندم و پیشتر یا پستر بیک سال از عددی که
 طر فادر شمار از ذکر آن ملاحظه کنند از علوم عقلی و نقلی آنچه در افاده و استفاده از صورت
 داده کافی و دانی باشد تمام کردم و الحمد لله که بعد از آن ب حفظ قرآن مجید نیز موفق شدم و در کشف
 حفظ او در اندام و در مدت یک سال و چیزی این نعمت را که در هر سال شکر حریفی از آن ادا
 نتوانم کرد بدست آوردم و با بجمه به همین قیاس که بر خواندم بر سایر کتب عبوری کردم
 و مشغولی نمودم غیر آنکه مدت هفت هشت سال بلکه زیاده بعد از رسیدن بکتاب عربیت
 و منطق و کلام و حصول نوعی از قوت اکمال و اتمام ملازمت درس بعضی از دانش مندان
 ما در آن شهر بطوری نموده شد که در تمامی شب در روز شایده که دوسه ساعت از مطالعه و تفعل
 و اشتغال فرصتی دست نمیداده باشد و چون بعد توجه باطن او استادان در اثنای درس
 بحثها و سخنان مفید از صیغ فانز این حقیر می زانید اکثر این عزیزان می گفتند که ما از تو
 مستفیدیم و ما ابر تو شسته نیست خدا داد آنکه آن چه شوق بود و چه طلب اگر آنقدر شوق و
 ذوق و در طلب مولی و ریاضت باطن می بود تا کار کجای کشید بکبار طالب علمان نشسته از
 احوال بیدار نگرفتم می نمودند که نیت در تحصیل علم چیست بعضی طریق تکلف تصنع پیچوده
 می گفتند که مقصود ما طلب معرفت الهی است بعضی براه سادگی و راستی رفتی می نمودند که غرض
 تحصیل حقا و دنیا و نیست از من که در آن زمان کافیه بلکه پایان تر از آن چیزی می خواندم
 پرسیدند که باری تو بگو در تحصیل علم چه نیت داری و نظر همت و قصد بر چه میگذاری گفتیم
 من اصلا ندانم که بر تحصیل علم معرفت الهی مترتب شود یا اسباب ملایم تر با نفع خود
 شوق این است که باری بدانم که چندین عقلا و علما گذشتند اند چه گفته اند و در کشف
 حقیقت معلومات مسائل چه در با سفته اند تا بعد از حصول آن چه حالت دست دهم
 بجهت نفس برد یا محبت مولی یا تحصیل دنیا کشید یا طلب عقبنی و از ابتدای ایام طفولیت
 نمیدانم که بازی چیست و خواب کدام و مصاحبت کیمت و آرام چه و آسایش و سیر کجاست

شب خواب چه وسكون کدام است؟ خود خواب بجا شوقان حرام است؟ هرگز در شوق کسب و
کار علم اوقات نخورده و خواب در محل بنده هر روز با وجود غلبه برودت هواى زمستان و شدت
حرارت تابستان دوبار بدرسم دهانی که شاید از منزل با بعد و میل داشته باشد میل میکند
در میان روز ادنی وقفه در غربت خانه بسبب تنهایی چند لحظه که سبب عادی توأم حرکت
ارادیت واقع می شود و مذق پیشتر از وقت صبح بدرسم میرسدیم و در سایه چراغ جزو
می کشیدیم و غریب تر آنکه با وجود احاطه اوقات و مشغول ساعات بمطالعه و تذکار و بحث و
تکرار هر چه از کتب خوانده میشد بلکه درای آن از شروح و حواشی در نظری آمد تعقیبان بکنایت
از ضروریات وقت میدانستم اکثری از شب و پاره از روز بمطالعه میگذشت و پاره از شب
و اکثری از روز بکتابت میرفت و آنم پدر و مادر من ملاک آن بودند که به یکدم با کودکان محله
بازی کنیم یا شب بودت متعارف پار از کتشم من میگفتم که آخر فرض از بازی خاطر خوش
کردنت و مرا خاطر بهمن خوش است که چیزی بخوانم یا مشتاقم برعکس آنکه پدر آن مادران
اطفال را بر خواندن و بکتاب رفتن زجر کنند و عتاب نمایند مراد جانب دیگر بمطالعه خطاب میکردند
گاهی در اثنای مطالعه که وقت از نیم شب در میگذشت و اندم قدس سره مرز یاد میرود که
با پاچه سیکنی من فی الحال در از می کشیدم تا دروغ واقع نشود و میگفتم که خفته ام چه میفرمایند
باز بر می نشستم و مشغول می شدم و چند بار در دستار و موی سر آتش چراغ در گرفته باشد و

وقت بر غضب بعد از استیلا بر وقت را
نقدم آورد بر سر مکاری از غضب
ساعتها به خواب و بیداری میگذشت
بهشت زکات عالم تسبیح
نوبه متذکر وقت حق عامست
موردی که خاکشان در میبند
ان هذا ملک با ملکها ملحق
بیکبار درستی که عذاب تو بخوان
لا حق و پوخته است یا پوخته
کرده شده است است این حکام بیدار
نوبت بیدار و چنانچه باید دادی
است و ملحق و بیکبار و صبح برود
خوابنده و درستی سر و کپی است
فی الحال من بیکبار و در کماله و پاره
نیم و درستی و عذاب با بیکبار
ملحق ای حاجی و الفیض حق و العوب
نیتی که در تکلمه در بیض کتب
نقد حقیقه مسور است که در وقت
نم که این دعا که اثر است و قوت
در سبب شافی است و حضرت علی الله
نیم و درستی و آریا با حسن سلام الله
عنه و علی آیه انکرام مسلم فرموده
نیز بخواند بهتر جامع باشد الصبح
اصد آملین حق بیت خداوند
راست نماز و درستی و بیکبار و درستی
نیم و درستی و عذاب با بیکبار
عاقبت عاقبت بخش بار و درستی
کر عاقبت بخنده این را و درستی
ببین تو نیت و دوست دارد
نم که امور را درستی و بیکبار و درستی
داشته این نماز و متولی امور اینان
شود و بارک اینها اعطیت
و برکت در بار و درستی و بیکبار و درستی
و تقاضای شرفا و تقصیرت
و دعا و بار و درستی و بیکبار و درستی
نم که درستی و بیکبار و درستی

مراتبا رسیدن حرارت آن بخمره دماغ خبر نه
کدام باده هفت که در ایلغ زنت کدام خواب چه آسایش و کجا نام
بیکرم قول خود که مر زنت ولی از کج غمگین بر زمین باغ زنت
و تکرار علم و کثرت صلاه و اوراد و شب خیزی و مناجات هم در ادان طفولیت بمقتضای
جلبت صوری جد و اجتهاد بوجود می آمد چنانچه مردم حیران آن می بودند و هنوز ذوق آن اسما
و اوقات در کام وقت پیدا است تا آن که بفضل تائنا های الهی و ما توفیقی الا بالله جزای
دافرو قسطی کامل که من غریب شکسته نه در خور این همه انعام و اکرام از حضرت غریب نواز
شکسته پرورد حاصل وقت شده است زیاده تر از ان محنت و ریاضت می کشم و بمشغولی
تعلیم و افتاده مناذ الله بلکه تعلیم و استفاده بسر میرم در زوایه غربت افتاده و دل با میداری
نهاده با هیچ کس از نیک و بد کاری نه و از هیچ آفریده بر دل غباری نه و از مصاحبت این
و آن نارنج با لم بلکه از ذکر زید و عمر و که در ترا کتب نحو مذکور شود نیز در ظلم را با عی
حد بلکه با هیچ کس کاری نیست و از من بدل بکس آنرا نیست اگر بر دل دشمنان من باری هست

آتش دوزخ در امان است اعتماد من بصاحب قدمی است که مالک رقاب او بیاست
 ره روی نتوان یافت که در خدمت او قدم از سر نسیا زود میرد پای او سر نیندازد و این خود
 بسبب سرفرازی ایشان است کسیکه قدم بر قدم مصطفی بود بلکه دم بدم بقدم آورد و سعاد
 آن سرست که پا کمال او گرد و هر چه جمع پدران از وراثت مصطفی و مرثیه انداختند
 بان خلف صدق رسید بگر که این چه غنا بود اگر چه ویران بسیار ندولی آنچه بوی رسید
 به یکس نرسید وراثت ال بجهت تعصب برابر قسمت کنند و بکن وراثت حال یکی را بدیگری
 برابری نرسد بلکه برادری نبود اگر دیگران قطب اند و قطب قطاب است و اگر ایشان
 سلاطین و سلطان السلاطین محی الدین که دین اسلام زنده گردانید و ملت کفر را بجزا نمود
 که الشیخ محی و لمیت زهی مرتبه که ایجاد دین از حی قیوم است و احیا از وی عوث الخلقین
 آنرا گم کند که جن و انس همه بوسه پناه جویند من بیکس نیز پناه با وجسته ام و بر درگاه افتاده
 مرا جز غنا نیست و کس نیست و بغیر لطف او فریاد رس

عوث اعظم دلیل و یقین

زبد آل سید کونین
 اوست در جمله او بیاست
 قدم او بگردن ایشان
 من که پرورده نوال یم
 ای ندای بشن ای جانم
 امید دارم که اگر ازاد بیرون

شیخ دارین و بادی ثقلین
 ره نور و مسالک قربت
 او بیاست با شاذل و جان
 خود کرامات او موفرت است
 همه دم غرق بحر احسانم
 هست بای امید جاویدم

یقین رسید اکابر دین
 بادشاه ممالک قربت
 چون پیر در انبیا ممتاز
 وصف توفیق او از من نه نکوست
 عاجز از مدحت کمال و یم
 در ده عالم با و است امیدم

انتم اورسری کنید و اگر از پای و آرزیم او و سنگی که نماید بکلم بشارت بای که او بمحمان خود داده
 است و سعادتهای دنیا و آخرت آماده است فرموده است که قاضی الحاجات مرا سحلی
 نوشته و او که در ان نامه ها می رسید ان من تا قیامت ثبت افتاده همه را بمن بخشید قلم
 عفو بر جرأت همه کشید اگر نام من در نامه مریدان او مکتوب شد پس چرا غم خودم که کار بر حسب
 مدعا و مطلوب شد من نام را در مریدانم قبول در و بدست او دست خواهان او یم خواستن او
 مقوض بدوست ارادت حقیقه از من مجازی کجا آید و صلوة دائمی باین بی نازی نشاید انتسابی
 بوی کرده ایم و پناهی بدرگاه او برده و میکن چنان دالم که چون این سعادت از
 ازل نصیب من است تا بدر قریب من خواهد بود در آن زمان که از خود خبر نداشتم نامش
 بر لوح دل می نگاشتم **ما بعشق تونه امروز گرفتار شدیم** که گرفتاری ما با تون روز ازل است

جاذبه محبت او بخود میکشید مرا در ان مقدورند و در کثرت غنایت او بخود میخواند و ما بآن مشغورند

شده ایم الدین لاده هر شرط مسلم
 میگوید محبت می اسلام و ملک و بقا
 غفلت و حیات بد و حیات بر تقاضی
 آورده ام که بدشمن عالم از عیب
 و غم ختمی من و بدکلا صاحبان
 مرا نشاند بدان تعلیم و تکریم میکند
 بی میگوید حیات بر ثبات است
 مراد شاه بادشاهان را در ان عالم
 است و اوست بحقیقت محقق آنها
 و در دین جزوای پیش نیست و
 کزانی در شرح معجزاتی اخطا بی
 نقل میگوید که حیات را عیال و ملک
 کز رطوبات بدان محبت میکند
 کلمات مخصوص بود آنچه در ان عالم
 عبادت و علم ز هر ساله مانند ان
 میگذشتند مثل ان انظار و حاجت
 آنکه ان حیات بود کار خالی تا ان که
 برین خصیصه افتاده و انکاشت
 دینی و خلق تعلیم و سعادتی گرفت
 آنجا که خدای بی غایب تعلیم است
 نه سال شانه اوست مستحق آن فرمود
 و اعدا است یعنی کارهای فراوان و افاض
 برای اوست صدقه را بر جوی از هر محل
 کند ای الود که کلمات و بی محبت
 نیز که در این رحمتها بود دست و پا در ان
 و اعدا است طبعه و اعدا است و ان
 در دوزخ و انرا این می محبت و غم
 نظام اسلام حدیث ایما النبی
 و من الله و کما تدرک انوار
 ای پیغمبر رحمت خدای که بای انوار
 و خدای انفرود در کتاب بیدر و حیات
 را که عده و نام رسید بر پیغمبر می اند
 علیه السلام کیفیت مسلم نیست که در ان جا
 نکرده اند کیفیت صلوة و آتش بد
 معلوم شود اگر در ان کلمات و حاجات

در تحت صل الله علیه و سلم در مقام دعا
است پس توجع این خطاب را بشویش
آنست که چون در این کلام معنی
در سبب طبع بعضی خطاب بود و غیر سبب
نموده ایم بآن اصل گذشت و در
شرح صحیح گاه یکتا یک حکایت در
زمان آنحضرت صلی الله علیه و سلم
سلام بعبید طلب میگفتند و بعد از
از زمان جانشین آن بگویند که آنرا
علی الهی در وقت آنحضرت را برافشان
خطاب بعضی و نماز ارباب تعقی میگفت
آنکه آنحضرت اعتبار سر بران حقیقت
و علی الله علیه و سلم در دربار بوجوه
و احاطه ذات باریکات و باری
مکات در ذات معنی حاضر باشد
و در بعضی خطاب در حقیقت باطن
آن حضور و شهادت علی الله علیه و سلم
یا رسول الله و طایفه آن در احادیث
تصحیح و ائمه است که بر اینده و من که بر
آنحضرت سلام میفرستد آنحضرت نفس
مربوب خواب سلام او میگردد و بجا
بیچ خلایق نیست خود در آنست
که این رسول از آنحضرت حضور است
در این تبرکات که در حق آنست
و بر لایق و اهلان کلمه سلام بگویند
یا شایسته و معلمان را نیز که در حق
نشد بلفظ که مذکور شد سلام فرستند
و خطاب به او هم و باقول الصبح کفر
آن باشد که سلام در زمان سیدنا
شرح می رسد و از گمان پوشیده
سایه کبریت در آنست و این را در حقیقت
در حلقه اسلام است بر آنحضرت
صلی الله علیه و سلم برگزیده است
چنانچه در احادیث و ائمه آمده است
و الله اعلم السلام علیها

هنوز ازم هستی اثر نبوده مرا | که جذب عشق تو از خویش میر بود مرا | لطف باطنی او بود که ظاهر و باطن
مرا محفوظ و ملحوظ داشت و اول و آخر معصوم و محفوظ پدید نیز چنان خاک در او بود درین نسبت
تقویت و تربیت میفرمود و عمارت بی تو سبب این بادشاه عالم پناه می شتافتیم و لیکن
بے وسیله بار نمی یافتیم بارها از بشارت غیبی انبیا و ابنا و الیه الوسیله می شنیدیم و در طلب
و سبب است که بسبب تحصیل این فضیلت بود موجب تفهیم نسبت و تحقیق سلسله ارادت گردد
بیده یدیم کسی می خواستیم که نسبت طینی را با مناسبت دینی ضم کرده باشد و قرآین سیمانی را
با ترسب ره حاتی فراهم آورده تا دست یاری هم پای بگیریم بلکه تا زنده ایم در پای او میم
آخر صدق نیت من کار کرد و شجر اخلاص من بار آورده بر مثال و پیرت من حیث لا یحسب
بر سر من عیسی نفسی را فرستاد که هر نفس او مانند بود از آسمان معرفت نازل با نعت عبید
و سرور او از خدا و انبیا و مومنین مقامی که حال او تا نیست از شجره و حدت طالع و نورانی از
جانب حقیقت طهر حقیقت لایح خلیل بقای که رخساره زیبایش گلزار بوستان خلعت
مکمل گشتن دین و ملت است متصفی جمالی که دهانش نکلان خوان انا الملیح و زبانش
تبیان قرآن انا الفصح است و منشی کمالی که دلش باب مدینه علم و فتوح و بر خیزش ابواب اسلام
و کشف مغشوح حسن سیرتی داشت و جبهه رنگ علی خلق عظیم و نائب منصب با مومنین
دوف جیم حسین سیرتی که مصدوق و مصلیه کم نظیره آآمد و مصداق الا الموده فی القربی شد
و این احباب دین و اهل ایم و اوقین السید الشقی الملقی بالعلوی العلی امهدی سخی کلیم الله و محبوب
حبیب الله را با ستم | حمد خوی که عالمی بنده اوست | یا ستم ردی که راه شرمده اوست
عیسی نفسی که جان و دل زند او | موسی که نقای دست خوانده اوست | هر کلامی که در کلام کلیم وارد شده
بر روی صادق است و جمال او با حق از اگر بر قلب مونی آفریده اند آنکه جگر گوشه محمد است
صلی الله علیه و سلم را با ستم | ای دیده بر الهی منظور به بین | آن جبهه آن جمال آن نور به بین
در وادی ایمن محبت بگذر | هم مومنی هم درخت هم طور به بین | حمیده صفاتی که جانشین جامد
و در آن مقام محمود دست چپ حامدی که هر نشا گستری که حامد او صافش بر شمار و بی اختیار
در آشنای نشاندای لاحصی بر آورد و حاصل که چون این آفتاب دین دولت طلوع کرد
چنان دانستم گویا بعض طالع من آمد مجر دانکه دیده بجمال او روشن شد و در دل نور دیگر
یافتیم و سروری دیگر در بقیه اولی دل از دست دادم و در پائے عزت او افتادم
مدتی بود که مشتاق بقایت بودم | الا جرم روی ترا دیدم و از جارتیم | بعد از چند گاه حیت و جبهه
حرفت و گوی حال خود در میان و زبان بوض حال کشادم او خود بعضی باطن و ظاهر و باطن مرا پیش

رجا هر جانب منقطع است غیر از درگاه تو بوسیله خاصان درگاه تو خدای منجمی ترسانند که این
 در محض است و نفس از همه ترسیده تر و ترساننده تر است خداوند اگر متوقع خلق و متوهم نفس
 پیش آید بذات پاک تو که از هم پاشیدیم و پاک شدیم بهیچ وجه طاعتی بندگان ترا معلوم
 است خداوند احاطی پیش آنکه سره از دل کشاید و دل را باغ سازد و خاطر را فراخ دهد یا اجم
 الراجحین یا غیاث المستغیثین و یا خیر الناصرین خداوند کار بر وقت موفقت است و لیکن
 پیش از آن بشارتی که است فرما که خوشحالی آورد و یقینی که کلفت از میان بردارد و کاد دنیا
 را بر ما آسان نماید و جوده عدم او را یکسان گردان و لا تحزن الانشیا کبرمتی و لا مبلغ مسلمی
 و لا نسف علی من لای رحمی علیک تو کلفت و ازب خداوند احقیقت توکل و تقویست بکمال معرفت
 و مشهود صورت نه بنده و معرفت و مشهود مرتبه کمال است که ما را نشان را دعوی ترسد مثل من
 مثل کوریت بر جا مانده بی دست و پا تنها در صحرا افتاده و فتنی بوی رسید نادیده ای اختیار
 بحکم جلالت و اضطرار فریاد کند تا کسی دستگیری کند و بهر باد آورسد و اگر با فرض آنکه هیچ
 کس دستگیری نخواهد کرد نیز از استغاثه چاره ندارد و از حزن و فزع چه نیارد خداوند اگر
 بنده از تو غائب است تو خود حاضری فریاد و سماع بگردد از خداوند امیدانی که پیش از آنکه
 با سبب دست بزمیم چه امید بماند که در سینه ما بنده اکنون که نظر بر آسباب می افکند خیالات سابق
 رو بگو تا می بیند و قدم بهمت پس می افتد خداوند امید بماند که بنده را تو گردان و خاطرهای
 افسرده را تازه کن آنچه ندانی است نقش آن بهوس از خاطر ما دور کن و آنچه ندانی است
 بران بختی بخش که سعی در آن کنیم و یقینی ده که پیش از وقت استجالی آن نکنیم خداوند ادبایا
 صغر بکم جبل و جبلت بهمت مقصود برخواستن دنیا بود بهر طریق که باشد اکنون که اندیشه آخرت
 در بنو غم آخرت با غم دنیا یار شد اگر دنیا داری بطریق ده که خیال در دین نیارد و غم آخرت را از
 دل بر ندارد الهی آخرت چنان کن که جز غم آخرت نداشته باشم و سینه را با خض منعت نخرانم
 الهی ترقی در کار آورد و تسزل و ادبار از پیش بر افارد مقلب رضائی است بهر نوع که باشد و
 بهر طریق که بود اگر گاهی بتفقیات غلبت بشری و میل طبعی چیزی خواسته شود و ظاهر اگر مطلق
 باشد در باطن مقید باین قید خواهد بود اللهم و فتنه که انتخاب و ترستی و جنبی کا تسخط و لا
 ترضی اللهم لا ترمی بی حیث نهیستی و لا تفقدنی من حیث امرتنی خداوند ای همه چیز بر تو آسان
 است آسان چه باشد هر جنس کرم که توان خیال کرد به بندگان خود کرده همه انواع نعمت
 که توان تصور نمود عطا فرموده دنیا و جاه و شوکت و عظمت و رفعت و دین علم و هدایت
 و معرفت و قرب و کرامت و هر چه توان تصور کرد به بندگان خود داده اما امید از چه باشم

جواب فی توفیر تو ای خدای منجمی
 حضرت بکبریا که در هیچ چیز عظیم
 و بزرگوار نیست که انانی نیست و حاصل
 انجم آدمی چون نظر ما بیست و سی
 خود میداند و خداوند خدای منجمی خود
 میداند که در نظر او کمالی و معدوم
 گردد و خود هیچ در برابر تو ای پادشاه
 بوی ندارد بروی نرسد و جوده
 نهان است پس خیر و کمال بهر چه که
 وقت باکی لغو نکرده و نظر منجمی
 ستم کند و خداوند خود ترسد که نفس
 ستمانی را بر جان او برسد و ترقی
 در آسان نکند که در دستان تو میرود و ترقی
 با بکتری می افتد و در فتنه و تلاش و
 فانی شود و گاهی که حد تو و مقام
 و دست از آن کمر است مانند پوست پاره
 و جنب که در خور خود که نموده و هیچ
 آنچه از خود در دگر می کشد و بعضی
 بهر باطن سینه تحقیق و کفایت است
 و خفیت است که بگشاید و شخص ماند
 یارده با از این بر سره که در دست نکر
 از خود ای خلق و چه امکانی بخرد و زود
 است و زود بر جمل چنانچه اصل غفلت
 با عدم مطلق باید و هیچ اثری
 نشان خود می نه آنچه از رضای تو را می
 که مشغولان نقشند و نورشاده بهم
 در دست تو چه می بیند و اندک می بیند که
 خود را در خدای تو را یا نفی خود را یا
 الهی تو را در کمال یا بسط و تسخیر
 که با خاتمی روی تو که وقت حق و جوی
 دریا بر طرف شود و چیزی کشف و
 میان آنکه سایه انداخته و در خدای
 آن خدای یا چنانچه شود و اندک بهر
 تو را می بیند که در خود را یا نفی خود را
 می یا نفی کرم بحکم سبحان الله که انعام

مؤمنان او را خدا از پیر امر شرع و حفظ دین
چرا از انچه تفصیل صفاتش عاجز است ایدل
خوابم در غم بھر جمالت یا رسول الله
اسیران تو جان دادند در سیر لب معدلت
جهان تاریک شد از ظلمت ظلم سیه کاران
زبان کاران ببار از بوا سودای زرد دارند
همه بی مهربانی دهر بخل آئین خود کردند
ظلم ظالمان شورست و غوغا هر حرف آخر
بسنگ سیم و زر جابل گرانبارست از عالم
بصدیق هدایت پیشه فرماتا دوم آمد
عمر را باز بنشان بر سر سیر معدلت آئین
همه کس راست از عجب و تلمذ دعوی اندر سر
بدفع حیل این دو بهمان بفرست شیر حق
بزد بازوی شیر کشا بنیاد جهل انگن
و گرنائی تو بایاران بظلم آباد این دنیا
بهر صورت که باشد یا رسول الله کم فرما
محب آل اصحاب تو ام کار من حیران
بیا حق مده تصدیح خدام جنابش را
بقسمت باش راضی دم مزین الا بشکر حق

و گرنه به وصف کش میخوای اندر مدحش اطلان
بیا و طریق حال خویش بر خدا مش الله کن
جمال خود غار محمی بجان زار شیدا کن
و بان بکشتا و از راه کرم احیای موفی کن
بیا و عالمی را روشن از نور تجلی کن
شکست و رونق و گرمی این باز دار و سودا
بطف امان مبین و از کرم احیای مجی کن
بجل ورافت خود بر طرف این شور و غوغا کن
بمیزان عدالت قدر هر یک را هویدا کن
طریق صریح و آئین و غار ابا زید کن
بدین آئین میان خلق رسم عدل احیا کن
ز سه بفرست عثمان را و خط امر شود کن
بفرمایش که قلع با حیان و فتح اعدا کن
رواج رونق باز از علم و کار تقوی کن
بدفع ظالمان حکم نیابت را بعیا کن
بطف خود رسامان جمع بے سرو پا کن
بطف خویش هم امروز دم در روز فردا کن
که احوال تو معلومست اظهارش کن یا کن
سکونت در زو نسکین دل خود از تشنای کن

لا اله الا انت
بختی و دامن بی ساسه جبین
او بر گزیده امیگر داند بختی و بد
بخواهد هر چه زود کن چای بیبید
جنبه مدین مبار خود اسیر لاک
بجفتی بکلیت میث این بدان
باند علی حق را بکلی سازد و آزا
در دست بگیرد و بجنبه عقدن صحت
بر خود به بید و خواب بکلیت درون کشیم
این عادت که تو میکنی چه برین کنای
بچه ادر اختیار میکنی چه ندی نمی
کردن حاصل میکنی بران بخت نام
و نمی اگر هست برای خود میکنی بر که
منت می کنی بر خدا و رسول خدا خلق
بمن عکس آن معلومان تو را عمل است
بناشیر عکس آن باکم الامان
خلق را از غرور و جهل و کبر و بخت
می نازد کسی برای خود کار و کند
منت بر دیگری نمیداده است تو خود
در خود کار برای خدا نموده همه
برای اجرت میکنی در دنیا و آخرت زان
ایستاده ای و برای نفس خود کاری کب
مکن و سواره و آخور بیسان بیس
برای خدا صحبت ان جسم جسمت ظلم
نماده علی تو سراسر خواست و طلب و از
و طلب است این جنگ نیست جنگی
آنکه ظاهر برای خدا کنی و خود را خواهی

بسم الله الرحمن الرحیم

قال بعضو اصحابنا فی تأریخ هذنا ان کتاب
طیب الله حق الفاسک از دگ الله قوه و غنی نام و تاریخ این کتاب عزیز گشتی ذکر لایا حسن
بسم الله الرحمن الرحیم
کتاب اخبار الاخبار تمام شد بحقیقت تمام آن زمان شود که از ذکر جمیل قله الاخبار زبده المقربین
الابرار قطب الاقطاب جهانیان تاب منظر تجلیات الهی مصدر برکات ناشنای امان را بی مجدد
الافشانی شیخ احمد سرهندی رضی الله تعالی عنہ طری بر میزد از آنجا که شیخ مصطفی رحمت الله تعالی
علیه آفرید از ان خیالات که نسبت بحضرت ایشان داشت رجاء فرمود و درون ذکر این اقدام کامل و از

چندین اهل نیا کس کارای برای خود
میکند و در طلب صحت میزدند جانی
میکند تو نیز برای خود کارای که بکند
روح طبع تو زیاده ایشان است که کار
تو بر این مصالح و دنیا آخرت است
و این خود همین برای دنیا میدوید
آخرت نازش نشسته کاهی صحت و
نازش بر گرفت و حقیقت قیاد

ك

بسم الله الرحمن الرحيم

اعلای که در اذکار و تسبیحات و مقادیر حکام و عبادات همین یافته است که جز شراع که واضح است حکمت
آزخانه اند بکته آن نرسد و عدد اربعین را در کمال و تکمیل خاصیتی و شری خاص است که در نیت آن نیست خمرت طینت
آدم اربعین صبا حاتم میقات رتبه اربعین میل و بعثه الله علی راس اربعین شده از نیت صلی است و این حفظ
علی اربعین حدیث و من اذکرک صلاه اربعین صبا حاتم و شایع و خمرت آن نیت اگر بنا این نیت ساله که حکم
عمر چهل ساله دارد تین و تبرک بدن جویم و در حصول کمال بدان فال از نیم از علم و عبادت مناسب و در بنا شد بعد
از این هر چه بران افزاید چه انوسیم اگر آن نیز بکل رسید نور علی نور و اگر نرسد تکمله و تیمم آن باشد و در رسم عنوان
اختیار بدست کاتب است یا اول و ثانی بنویسد یا حای و در چون و ثانی و در چون بکار دعا حاصل هر دو فقط
یکی است بالفعل اختیار بر لفظ دوم افتاد که نقش اخیر است منقول و بالله التوفیق -

الرَّسَالَةُ الْحَادِيثَةُ وَالْأَرْبَعُونَ تَوْرَةُ الْقُرْآنِيَّةِ الْبَدْرُ فِي تَصْوِيرِ مَعْنَى شَرْحِ الصَّلَاةِ

اللَّهُ وَرَسُولُهُ - من شرح الله صدره بالإسلام فهو على نور من ربّه باید دانست که شرح صدر از اسمی مناسب الفخر مناسب
و اجل نعم و عظم مواهب الهی است که حضرت سید السادات و خلاصه کائنات را که حبیب خاص و مقرب مخصوص
و گواهاست علیه من العلوات افضلها و من النجیات اتمها و اکملها بدان تخصیص فرموده سوره الم نشرح لک صدرک
را برای امتنان این نعمت فرو فرستاد و مراد بشرح صدر در اینجا توسیع و تفصیل صدر شریف است از برای رفع
کردن مناجات حق و شهود و حدوث و دعوت خلق و مباحث کثرت باید ادع اسرار و حکیم و انزال الوار و مافات و علوم
و از اله طلمات جمل و حقیق و نکات و تیسر و تلقی و حی و قمل باید نوشت که از نسخی و گرانی آن پشت طاقت بشریت ادرا

می شکست و تولدی عزوجل و در معنا نیک و زرک الذی انقض ظلمک اشارت بآنست تا حاضر غائب کاین
و باین و جات مرتبه فرق و جمع کشته و بار مکاره و شاید اینکار بر دأشته بار عایت آداب بساطا قریب بود الصوفی
کاین باین که گویند بر توی از نور انبیت این حال و اثری از سلطوت این مقام است

برگز، خود حاضر غائب شنیده چمن در میان جمع و لم جای دیگر است به در مسافت زمسانت بیرون به در اضافت
زاده اندت برین به قال الله تعالی ان من شرح الله صدره للاسلام فهو علی نهد من ربه متیق باید که نیک بکشید خدا
سینه او را برای قبول این اسلام و انصاف بصفت استسلام پس آنکس مستولی و مستطیع بر نوریت از پروردگار
خود اعظم اسباب شرح صدر نوریت که باری تعالی در دل بنده می تابد آن نور توحید و ایمان است که چون در دل
بنده افتاد فرج و سرور در کشاد و در سینه و فراخی در دل او پیدا آید و چون آن نور مفتوح گشت در تنگ دل افتاد و سختی
و مشقت گزینار شد قال الی صلی الله علیه و سلم اذا خل سور فی القدر یا نفس و التشریح چون در آید در دل نور ایمان
نراخ گردد و دل شده گردد در دل صحابه گفتند یا رسول الله یا علامه ذلک نور چیست نشان در دل در آمدن آن نور
فرمود الانامیه الی دار الخلود و التجانی عن در الخور فرمود نشان آمدن آن نور در دل روی آوردن و رجوع
نمودن بنده است بدار آخرت که همیشه و پاینده است و دور شدن و عقید و گرفتار ناپودن در دل بر کنده است
از سرای دنیا که فریب و پهنده، از راه برنده است و بظاهر خود را آراسته و پیراسته نماید و بکرو غلج و دلال دل از
عاشقان خود بر باید چه بروشنائی نور ایمان بدیده بصیرت بخت یقین در راه بد که بجای کار دنیا ناستوار و ناپاینده
است و آخرت دایم و باقیست لایزم روی اند دار فنا گیرد اند و توجه باطن به ارباب ردد و نوشته حسنت برای سلوک
راه سفر با خود دارد و نصیب از انشراح صدر و فراخی دل بر اندازد و نصیب وی است از این نور در نور را در کشاد
سینه و فراخی دل اثری تمام است و ازین جبت است که نور محسوس نیز در شرح صدر و شرح خاطر حقی و افراد در دو
ظلمت محسوس و نفس آن تا گفته اند که نفس تا طقه عاشق نور است هر جا که بر توی از راه بر روی توجه بهمان جانب
آرد و بهمان طرف بشتاید و بسکه بر خورشید تابان جمالت عاشق است به کرکک مشب تاب را هم
دوست بیدار و لم به و ازینجاست که در خانه روشن خواب کمتر آید که نفس بسبب توجه و اقبال بروشنائی از
درون بیرون افتد و چون تاریک شود بجانب درون رود و بظلمت آباد خواب در آید و بزم وصل توام
دیده روی خواب ندید به چراغ روی تو در پیش خواب راه محال به و بحقیقت نور خواه حسی بود یا عقلی بر توی از
نور وجود باری تعالی و تقدس است و نور نام ذات پاک مقدس است که نور نور السموات و الارض و این نور
بر ذرات موجودات مافیه و تمامه محسوسات و محفولات را در گرفته هر جانجوی دیگر و رنگی دیگر بطریق بافته است
و چون مبداء و قیوم همه اشیا و وجود حق است که نور الانوار و موجود و مظهر تمام احکام و آثار است لایزم که نور
نور و طالب آن ظهور باشند که بر کس شمع بر می خود را دوست دارد به چه غایم آن خاتم النبیین صلی الله علیه و آله خطاب نمود
نه ششم نه شب پرستم که حدیث خواب و بیدار و نور از اسباب فرج و سرور نورانیت و قلوب و

صدور است دیگر اسباب شرح صدر علم است چه علم دل را چنان تسبیح و تشریح سازد که هر گوشه زان از آسمان و زمین فراخ تر شود چه را شامل و بر همه محیط گردد و چنان که علم مختص از زیاده تر شود انشراح صدور از زیاده تر گردد و مراد از ان بر علمی نیست بلکه علمی است که از پیغمبر صلی الله علیه و سلم میراث مانده است و خود انبیا میراثی از علم ندارند که ان انبیا علم یورثوا دنیا را و دوزخها و انما و ثلوا العلم اشارت بدان علم است و در روز گاری در آن است که موهومات و ضلالت چندان عظمت فلسفه در میان آمده فضل و دین اسلام را تا یک ساخته است و ظاهر از راه برده است اطلاق جمل بران ادلی و اخری است از علم فائز و ان الیبر چون سه حکمت بونیان نفس است و به این حکمت ایمانیان فرموده پیغمبر است به العلم انما یغنی عن العلم لا یفیع و قلب ما یفیع از علم دین انما یغنی عن العلم و محبت حق ترک کند و محبت را در پیش گیرد صدور مدعی عظیم است چنانکه محبت تامل تر شرح صدور ندارد و کمال نزد بحقیقت علم اعظم و در بعضی صفات حق بی و غلا است که وسعت و فراخی دایم مایه است از موجودات معدومات ممکنات و متعلقات و کلیات و جزئیات در گرفته است چنانچه بیرون از احاطه تلقین نیست بیرون از تفهیم خلاف صفات دیگر از قدرت و ارادت و کمال و تسبیح و تهنیت در تحلیقات آنها نوعی از تقدیر و تخصیص ثابت است و در سببیت علم مخلوقات که بر روی اعظم نیز منتها الهی است در انشراح صدور وسعت قلب و فراخی خاطر و گشاد کار و فرج و مراد از آنست این می تواند بود محبت نیز چون سبب از خود رستن و از قید هستی که مایه تمامه قیود تعینات است گسستن است و بقضای شوق چو ای اسیر پداز و نود و باعث بی قیدی خلیع اعذار گسسته مهار شدن است سبب گشود سینه و فراخی دل باشد صفا که متعلق محبت عالم لایه های نه و محبوب ذات لم یزل و لا یزال حضرت ذوالجلال باشد سبب اعظم و موجب نوعی مرضی صدور ننگداری و احوال از حق و تعلق الی غیر آن حساب و دوستی و مودت و محبت و واسطه یکی محبت است که بهشت این جهت و عیش و دنیا و سرور نفس و لذت دل و تعجب روح و دواست همه اندر ما است این محبت حق یعنی دوستی یکی محبت است که عذاب روح و زندان دل و عیش صدور و خیر مایه همه اندر همه است و آن محبت غیر حق است یعنی غم و آلوده تو سر مایه شادی و سرور به شادی از غیر نوسر مایه چندان غم و آلوده و از جمله اسباب شرح صدور و هم که حق است در همه احوال که مدب ظهور نور توحید و صفائی و وقت و توفیق لطیفه تدبیر امور شده و ریافت عبادات ایکن موجب صدور کلمه طیبه بکتاب قدس است و نیز ذکر چون فائز شده و دائمی باشد سبب فنای ذکر و مذکور بقای اولوی گردد تا بنما که با اتحاد و کثرت باقی موجود در آن مرتبه نباشد جز وجود حق و محیط ترو و اسرار و وجود حق چه باشد بدان سینه که بودی و نه بخند فراخ تر از همه باشد سبب محبت حسن و کمال و در زمین سینه هر چه چون حاکم که با یکی دیگر از اسباب شرح صدور احسان خلق نمودی تعالی است آنچه ممکن در آن و جبار غیر آن احسان بال خود ظاهر است و هر که راست فرخ تر سینه گشاده تر و هر که راست کوه تر سینه ننگ تر و وجود سخاوت و احسان بحق در حق عظیم است نزد خدا و خلق و در دنیا و آخرت موجب عزت و رفعت و تبار و ثواب است احسان بجاه خواجه یکبار در سایه عزت خود جلالت دهد و است سینه که ان را زوی کوتاه گردانده و در سینه و مقصود مطلوب

کسی گردد و غیر آن از جود احسان بسیار است و اتم و اکمل جود آن احسان نمودن است تعلیم دین و هدایت راه یقین تا باعث برتقای میت و تائید دین گردد و در حدیث آمده است و چیزی است که بران رشک توان برد و غبطه و حسد نمود یا مانند آنرا در راه خدا به بندگان خدا و عرف کنند یا علمی که در دین حق بعالیان حق بیا موزانند هرگز حسد نبرم بر منجی نه مالے نه الابرار بلکه دارد و یاد بری و هالے نه دیگر از اسباب شرح صدر شجاعت است و نزد انصاف هر که در راه حق دریغ ندارد کشاده سینہ تر و بے تعلق تر از وی که خواهد بود و شجاعت سر سیمه خوبه است و مصدر همه نیکیها است و هر نیکی و کار سخی که در راه دین توان کرد بزر و در انگلی و قوت و شجاعت توان کرد و گفته اند که شجاع را در آن هنگام که عبت بر جان بازی بر گماشت و حمله کرد چیزی نماید و کاری کشاید که دیگران را بخوابانند چهل سال نماید و نکشاید اما اگر برای خدا و در دین خدا باشد و بی تکلف جان دادن بالاتر از همه کارهاست لاجرم جزای او این است که به بل اجیار عند ربهم برزقون فرخین با الهیم الله با لاترازی بر چه باشد سلسله نان و بی از هر حق نامت دهند و جان دهنی از هر حق جانست و دهند و دیگر از اسباب شرح صدر پاک کردن دل است از صفات ذمیمه از حسد و عجب و کبر و ریا و بغض و کینه و حسد دنیا و مال و جاه که به خدا باشد چه ظهور آنگاه اینها سبب انارت بخارات و خانات ظلمانیه کونیة است که از زمین بشریت و نفسانیت برخاسته دل را مکرر و مظلوم سازد از اتوار ایمان و توحید و علم و محبت و کبر و حق که اسباب شرح صدر اند خانی کرده ساخت مسینه را رنگ و تیره گردانند و کوه سراسر با بیست و نه روی بیرون که کجای حقیقت گذر توانی کرد و صدر و قلب در اصطلاح ابن معرفت و عالم اندکی از دیگری وسیع تر بر مثال خانه بزرگ و صحنی و فضائی باشد چنانچه صورت عنبر می سی این دو عضو بران واقع است چون خانه روشن بود لابد صحن خانه نیز روشن گردد چنان تامل بود و تامل و هر چه بر قلب از عالم ملکوت وارد گردد از اتوار اسرار بر توان بر صدر بتابد و روشن و فراخ گردد اندین معنی و شرح فتوح الغیب زیاده برین مشرح یافته است و از آنچه مذکور شد معلوم گشت که اسباب شرح صدر نور توحید و ایمان و علم و محبت و در حق و احسان و خلق و شجاعت و طهارت قلب است و در مجموع این صفات اکمل اتم و افضل خلق ذات بابرکات حضرت سید کائنات است صلی الله علیه و سلم و جدا از این متابعت دین بر ایداره متابعت و هر که اقدام در راه متابعت بیشتر نصیبه وی از انشراح صدر نور اتیبت قلب بیشتر تر ان ان لنتم تحبون الله فاقبونی و لابد هر که پیروی مکی بکند و قدم بر مقدم دی و دیشیک آنجا رسد که وی رسید اگر چه مقام وی عالی تر و جای وی بلند تر از همه است و آنجا که مقام اوست فرد و یگانه است و هیچ کس با وی رسد که در سوره جبریل از بازمانده اما دانده رسیده است و مقام حوالی و حواشی دارد و هر نو یک بر وی می ناید و قیضه که مبرسد بر تو و اثر آن بر دیگران می افتد و میرسد و اسلک الارحمة للعالمین خصوصاً بلائیه محبت که مستلزم معیت است که المومنین مع من احب فیض از راه درون و بیرون میرسد اگر چه در بیرون جدائی است و آنجا که تویی کجا بود منزل ما در راه طلب شکست صد ممل ما به لیکن شب در روز با تو کجا بودیم نه ما بر در تو مقیم و تو در دین ما و صلی الله علی سید المصطفی الامین محمد و آله و صحبه و اتباعه اجمعین و هداة طریق الحق و محیی علوم الدین

الرسالة الثانیة والاربعون فی تنقیح البیان فی احیاء الشکر المفید واستلزامه بحصول المحیة والتوحید

دوست دارد و وقتی آن چیز بر روی غلبه آن چیز بر روی غلبه آوردن وی گردد بهین معنی که غیر محبوب از نظر شهودی ساقط گردد و انانی
 دلیل آن درین مقام است و بلکه گویند وجود یکی است و موجود یکی است و موجود جز یکی نه و غیر در میان نه و گویند که با غیر
 و گویند که نقل غیر سوای الله و الله بانی الوجود و حکایتی دیگر است آنجا اطلاق آنجا یگانگی نیز مجاز است شاید که حقیقت
 حال همین باشد اما طریقه اول احوط و احتیاط است و الله اعلم سخن بجای عجب کشید تا اینجا آمدن حاجت نبود و بدان کاری
 نداشت طغیان تمام با اینجا کشید و چون سخن با اینجا کشید خاموشی بر دهم نازدن بهتر اما نکته در سخن نخستین بخاطر رسیدن اشارت
 بآن ضرر است و آن اینست که شکر سبب مزید نعمت است اما نباید که در شکر گفتن این سخن در نظر نهد و که شکر
 گویم تا نعمت زیاده گردد اگر چه در محاطه ظاهر ایمان و شریعت رواست که کسی کاری نکند و بکلمه و عده عاقل نظر بر مزد وی دارد
 حسابی است اما بر طبق اهل صفات و معرفت کوتاه بینی است و نقص تمام دارد و این شخص عاشق نعمت است نه منعم بلکه بحقیقت
 عاشق نفس خود است و آنها که کام دل طلبند از شکر نهان به شکر نیست عاشق اند ولی عاشق خود اند و باین طریق
 مشکل است که سبب مزید نعمت هم گردد اگر چه در اندازه هست و عمل وی گردد و شکر باید که نسبت ذات منعم بود به ملاحظه
 نعمت اگر چه بود و نعمت است اما نعمت مظهر نه این نعمت که در حال دارد چه جای آن نعمت که در زمان آئیده اندیشه چشم
 طبع بر آن در و چون شکر برای منعم شد و وی بدست آمد همه حاصل شدن نه الهی بلکه آنکه در باب تفسیر شکر
 گفته اند بعد از تحفیف انعم مکرر متعاقب این جا نیز همین معنی باید فهمید ای ذات انعم لا اله الا انت عارف را این حال
 پیدا شد همیشه در شکر خواهد بود و شخص ایل گماهی باشد گماهی باشد باری مگر نگر نهفته های باطن و لطافت خفی بر نگارد
 که آن دائمی است هرگز منقطع نگردد و با وجود آن طالب نعمت دیگر است و عاشق منعم دیگر اگر چه خوشی و شادی نعمت و حیثیت
 اخانه نسبت بمنعم باید بلند و مقامی عالی است اما در جود و سرور بقات منعم عالی تر از آن است قل بفضل الله
 و برحمته فبذلك غفر لهم بسیار حال عموم طالبان و سالکان است اما حال سرور و محبان و سلطان محبوبان صلی الله
 علیه و سلم دیگر است و ازین جهت فرمود تلیف حواد نگشت مفسر یعنی اگر خوش دیگران بود و نعمت و فضل و رحمت من
 باشد شادی تو ای محب خاص و ای محب مخصوص من باید که بین باشد نه به نعمت من که من منعم و نعمت من از من است
 نه من چون من ترا باشم همه نعمتها ترا باشد و در نعمت عدد و شمار داخل است اگر چه بحد و بیشمار باشد اما اینجا که منعم عدد و شمار
 را گنج نبود اما همه عدد و شمار با دران مندرج است خدا کاکی بی مانند از شمار با نای پر آینه و کردار با که پریشان
 جدا و کی تا سازد و بجلوت جمال وحدت یک دل و یک روی گرداند

الرسالة الثالثة والاربعون تحقيق الدعاء والاستعداد بلسان الحال والاستعداد

لله و رسوله دعای ذات آن گزیده صفات از برای حصول سلوات و برکات در تمام حالات خصوصی و عامی فتح و
 خیرت و رجوع بدین امانت بخیر و برکت که درین ایام مطمح نظر و مدعی محبت است شامل لاقات و احوال است و
 سرزندگی اداست که چرا از باجاست نمی رسد پیش آن خواهد بود که پسر و کار خدای هر چیز را در قیامین نهاده و تقدیر فرموده است

[illegible]

و حدیث آمده است که سید رسل صلوات الله و سلامه علیه و علی آله لم خود عباس بن عبد المطلب گفت یا عباس یا عباس احب
 لایسأل الله اعنیه فرمود محبوب ترین چیز را که باید سوال کرد از خدا عافیت است این سخن در نظر اهل عرف مخفیته نباشد که از
 عافیت جز معنی تسکین و برپا بودن قوت بنیه فیه و تسکین بطن و خواس و اخس خواص و اهلوم آن عظیم است و شامل قسامه
 نعمتهای ظاهری باطن است و بحقیقت این حدیث از جوامع حکام و از خصایص کلام حضرت خاتمه محمدیه است غلبه بن السطوت
 افضلها و من اقیات انها اکملها عافیت عرف اهل خصوص سلامت از تمامه آفات و نقائص بنیاد آخرت است بالاتر
 تمام تر ازین چه باشد و نزد اخس خواص عافیت عبادت ایسکون القلب مع الله است در بر چهل باض آدم گیر و وضع گردد
 عافیت است عافیه را آرام دل و جمعیت خلط و زنده گشتی و مال شال و لذات و شبهات بود و دیگران باشند که ایشان را دلین
 اشیاء و در راه و حال بر یک منوال بوده و در نسبتی که یا خدا و رند فتور میفتند و از اثر متعافیت بدر زود و معنی یکسان
 بودن و بر یک منوال بودن حال در فیه رسائل که در بیان صبر و عما نوشته بیان کرده شده است این نکته که گفته شد
 که در شیهه خود میفهمد حق از راسته نرود بیان آن علی الاجمال میکند و تفصیل منها یک حدیثیه این نشانده در جمیع
 احوال اوقات عافیت و ظاهر و باطنی روزی که خدا و نعمتهای حسنی و عقلی بر مرید داده و کلامه مشکل بار آسان گردانیده و اوقات
 جمیع کارها با تجربه یاد آید

الرسالة الالهية والآراء على لسان القلم ببيان معنى قولهم لا اله الا الله والقلم والعلم

القدر سوله از احوال خود چه نویسد که بر جان این ضعیف نمی داند و می ترسد که در راه سر بسازد آن حال
 محال عبود ندارد غلبه اند که علاج آن بهیچ شیئی در صلاح آنرا نشاخصه نسخه ترکیب آن در دست دارد و او که نیست ساختن
 و آنرا جلایرون و می نامند یعنی که در آنرا از آنجا که این چنانست و گرفتاری چه جای شادی و ازادی است شادی و آزادی اگر خواهد
 بود و شستی و نامرادی خواهد بود که در آنجا هیچ برود و از روی بندگی و بندگی و عفت اراده با حقیت آنرا نیست و بر سر آمده و همیشه
 در آن است چه اراده متعلق مراد خواهد بود حصول مراد محال تا گفتند حقیقت از میان خدا علم که اراده و آزادی و قرب و محال
 نیز نماند مگر اراده میستی و نامرادی که در شستی ترک و تعلیم مراد است باید آن را باید که گفته است این معنی دارد و آنکه این معنی
 نفیید گفت اراده عدم اراده نیز اراده است این سخن را بیانی است شانی که در سال ترک تدبیر و اختیار همین بر این گفته
 شده است که آنجا باید نگاشت و با جمله بند بودن و برادگیری زنیگانی کردن و تمام از خود بی شدن و شادی و شادمانی و شادمانی و شادمانی
 لا اله الا الله القلم والعلم مراد بود آن حالت معنی پیش از قدم نهادن بر عهد و عود داشت و بعد از آمدن در دایره
 وجود خود همیشه مقید بسلاسل وجود و احاطه و آثار خود بود و درین دنیا چه درین عالم و دیگر بعد ازین روی عدم نخواهد
 دید و بطن اصلی که عدم سابق است رجوع خواهد نمود به سجده عدم و ش خفته بودم مرا با شستی خویش خوش بود
 از آن خواب خفم بیدار کردی و ندانم تا ازین چیست مستوفی و عزیز من غلبه احکام وجود و سطوت سلطان قدرت بیدار است
 که اعلام را نیز نام نیست همیشه در جوش و خروش اند و منتظر وقت نشسته بگوش بر آید من میگویم نهاده که حکم در رسد

تا در حضرت وجود حاضر آید این همه بلا بر سر امکان است راحت حقیقی و آرام حقیقی جز در مرتبه اعتناء نیست و منتفع الوجود آفت
که برگز آرزوی وجود ندارد و وجه در آید آن راه نیست علمی که برگز آرزوی وجود نبیند دست و آنکه گفته است علم خدا را
و این عدم باطن است و گفته این آرزوی محال است گفت هر کسی را آرزوی محال است مرا این آرزو است آرزو و اشتیاق
غیب نمی باشد بعد از نمیدی ازین آرزو تنزل ازان مرتبه این آرزو مبدل است که گفته است خالقان این حکم در
باطن است و راه جامه سوی تو تا این است یا حکم شرع و کارش نکلن یا بجای هر ملک سارش نکلن و اشارت بهم و نهی کرده
است که در ایشان بمانی نشان میدهند و بحقیقت بنای تمامی این کار بر سه نشانهاست انداختن از خلق که وجود علم و مدح و تمجید
و عطا و ایشان هر مسوکی که خود خدا از برای نفس که در ظاهر و باطن تابع امر و نهی شریعت شود که در این احد کم حتی نکلن بخواه
تجملات با جنت به و فنا از اراده که بپا آرزو و اراده و باطن جز بخود فضل حق و داده وی نماند و باطله فنا عبارت از فنا
بغیریت و مطلقای تار و نقصانیت است و این را هم در آنچه سبب حکم شرع در کار بودن است که تا تابع حکم شرع نشوند
چای نفس نگیرد و دخیای احکام بشریت و وجود پذیرد و این محال با وجود آنکه ایمان داریم که همگی را حاصل است حیرانیم که چگونه
حاصل میشود و رسیدن بدان شناخته شده و گامی در ظاهر و باطن در دست و تقدیر و در پیش آن نیز کرده تمام شدن این
از محالات این بیناید و تا آمدی ازان غالب و با وجود آن نا امید نباید نشست شاید که فضل حق کار خود کند و اگر امر از
نکرد و کند سه پل تا امید نباشی گشت آن یار بر انداخت گشت امر و بر انداختن کفوات بخاندن و آفرود اندیش پس فردا شود مراد
بجز روز قیامت و دستگیر ایم و پس فردا بد که فتهای درجه امیدست مبداء آن هر و میک در حیات بر تدریس ازان و دم آخر
بعد از این قیامت و حشر و نشر و آمل در بهشت و آخر از اینها نمی نیست که ابد عبارت ازان است پس طالب امید است
تا امید که است در دماغی و مایه ای است که گفته است اینست دست در دامن امید یا بد زود بیم آنکه مباد از دست
مرد و باید داشت و چه باید نه و گریه و زاری کرده آه و ایلاد تا خرجه دی نماید و طاقت چه پیدا آید طاقت بخیر است انشاء تعالی

و زبانی شوق است حق جل علاه اب حیات و مرصیات چنانچه مفتوح داشته است و از این توفیق
کارهای کسب بام کد و سعادت و جهانی کمالات حقیقی روحانی هست و بعد از آن قبول گرداند بمنور طالع با خیر

الرساله السادسة والاربعون حرفة الجنان تمنى الكشف العيان

السلامة ببارها سینه خوش زند و دل خروش کند از احوال دین جیزی برون فکند و کیفیت احوال که تمایل
بگویند که گذرد شغل دیگر نیز آید حال که در دکان خوش فروش فروستند و بیشتر از این احوال بود و معانی کرد
دل فرود آمد بود و یاد و دل از آن دور شد که در آن وقت حال است نامی فوق چه نویسد و فوق سخن بدین
است اگر چه ذوق در سخن نیاید و این نوی آن سخن افتد که سخن با جاشی بدین رنگین سازد و لذت بخشد و دلنشین گرداند و
دیگر قلم بعد از دست گیر خواهم سخن انشا کند که در چند کلمه سعی کند بر انجام تواند داد به بیاری که قلم از دست نهد و
نشیند کاش بعد از آن وقت که ذوق بر کوه و خوش رده بود و چیزی نوشت عجب خوش سخن آمد و شوق نتواند و چون نوشتن تمام
سخن نیاید مانع قوی را بر این عریضه نیست قوی حرفی چند کیفیت حال بطریق احوال نوشته بود و در خدمت فرستاده
گفتند که خوش آمده بود پس در محل قبول و صدارت گشته بود از آن باز نگذاشت که برهنه آن محرمه مانع تجرأ
سخن به آنرا را بدید که زیور قبول انشاید با مقتضای حکایتی که گفته شد صورت نه بست تا امر در آن جسته در عرق انجا
می باید اگر چه سست است و خالی از اسطراب اما این مشهور دست قوی بر گرفت قلم دارد و میل حرکتی و طبیعت نمی خفت
و بطوبی در زبان و احساس می نماید که چیزی ترشح کند اگر چه نه بدان قدرت که در آن افتد اما اگر قطره چند از
معانی در پی هم آید احتمال ببرد افتادن دارد و المعنی و شزار نوشتن احوال دارد که جهان از ره محبت است که
هر چه نویسد آلودگی شکایت نیاید اگر چه سر یا غری نعمت است اما تمسک بر یک حال و وصفه و شمع است و معانی حاصل از محبوب
داشته که به آن بهر مباد و منشور این اندوخت می ندارد اما تفاهات همیشه ندای حذرمان آید و کن من انشا گویند
مبدا به انفس از اینست محال که در این ایستادن است اگر چه صریح در عالم است اما از این عالم شایع و شالی دارد
فی فی اینجا طبع حکایتی نشسته است ملاک یک کل شین و التفات کردن است تا وقت بیدار نمودن که رسد
من از سر زند گرم گروا من یک سخن گویم و تو میدانی که نمی توانم بگویم با برامی نالدی و خروشد که تا چند
پرو و منون باغبان محبت نکل دارند چه شود که اگر چه در فضا کذا لای نری اواهم ملکوت السموات و الارض
نگارند تا پر داری ناید ولی بخاید از می ترسد این سخن داخل بود و لا یکنه الله و اوقاتنا این به نگرده الیها بالله از این است
این از باب و لکن لیطمئن قلی و قلی من و انکون علیها من انشاهدین است تحیر در توفیق اجابت این علوم
حاصل این معاد دارد که سالی محتاج ملح از جواد کریم هم جاتی نخواهد که سبب توفیق نیست ندانم که دی این صفت دارد
با و در آن علم حکم نه نیست عاقبت کار با میداند و در کار حکمتی دارد شاید که در آن توفیق اجابت نمودن حکمتی داشته باشد
اگر چه که حکمتی است که در آن حکمت در آن حکمت تا این فلق و اضطراب بر روحش آید که وی نادر مختار است

هر چه خواهد بود سر کار خواهد بود بفعل الله ما يشاء و بجز که ما یزید صفت او است و بعهط من یشاء و بمنع ما
 یشاء و او انچه بر صبر تسلیم جاریست این جزو قهر است اینجا دم نتوان زد مگر بنیل کرم و رحمت نمود و بدین جهت
 بجاری قهری میگوید از این گناه بر کردن نیاید ببنادند مناد و چنانچه اعمالقنا دنیا ظلمنا انفسنا و ان لم نغفر لنفوسنا
 نتجهنا لنفوسنا من الخاسون باری بر تقدیر چو قلم در دست گرفته است چیزی ننویسد بجز و قهر در حرکت آورد اول شکرانه محبت
 ذات بابر کارزار صفتی که در ایام خلیفه غرض من شریفند و او انچه که بخیر گذشت حق جل و علی ما یغایت محبت ایشان را بر قهر
 این سلسله پاینده داد و او سلسله محلی بسی از مشکلا و سبک سانی دشوار بسیارست قضیه شوق و محبت و معقده عرفادت آن بود که
 بشنیدن این حال بتاباه ملازمت میرسد که امروزه روستی برای خود که خیر دنیا و آخرت خواهد جز ذات شریف ایشان را
 دل جان فدای این محبت بلکه هر جا که نشانی از محبت است با دامن چهل حصا و ایشان خلایق این حال متعلق شده است
 حرکات نتوانست نمود الا طاعه فوق الادب گویند اینست معترضان فی جود و جوده کافی سهل است و بعد از ان اشارتی
 بکشف بعضی احوال نماید که ضرورت است معذور نخواهند از احوال چه گوید خراب است و بسیار خراب است و ظاهر خرابی آن
 نماید که بینه رشک برسد که به از این حال نمی باشد اما اگر باطن دروید بداند که چه خراب شکسته است شکسته دل ترازان
 بلوریم که در میان تار کنی از دست علم و مشق آنرا که استاد طریقت تعلیم نمود دائمی است اما هنوز یک حرف در دست از
 دست نه بر آید خداوند تالی این سواد بر سر یقین گذشت جای اینکند دیگر بجز دل بند عمرم لغم تو سر بر خیزد و چو سالی
 بر شود بدو و آتی بعد کفاقت بالا با با غلقت و نه الا و اب انقضه عمره و لم یقبح له الباب فی میوه نیست و خود چو ناله
 اما اشارتی میخورد که امید آتازه دارد و شوق بلند آواز گرداند و وصلت که مراد دین و دنیا بخشد و صدق جفا
 تمنی بخشد و میگوید لب میوراند یک قرده صلی که تسلی بخشد این همه سهل است در عالم محبت فراق و وصال و قرب
 و بعد و جو و جفا و لطف و وفا برابر است و نظر بعتها آتی که غیر محرومانی است همه شکر و رضا است اما و سوس
 نفس و شیطان را چه کار کند که حجت می طلبند و میگویند که تو آهمن بر دیگوبی تراد بر راه نصیب نیست و مناسبتی این کار
 نه برگردد که ترا منزل مقصود او نیست و برو که درزم وصال جانی نه تو راه گم کرده و از تاراع عام عرف و عادت بر آمده و
 بر خلاف راه و روش چه برشته هر چند دلائل اقامت کنند و سبب بیاورد و نشانها نماید طرم نشوند و از انکار و وسوسه باز آیند
 اینجا چه کار کنند و چگونه این خشم ستمیزه کار بنثر لاد الزام بخندند اما الله و ما النصوا لاهن عند الله و هو العزیز
 الحکیم اول با تدار اینجا که انما اینجا می رسیدند و دل خفته را بیدار گردانند این امر که حکم عالی هت در بادی آنست که بخندند و از
 راه و اندوایان بیرون بیاورند و دلش و تو نگر و خویش و بیگانه و در دوزخ و بیگس نماند و از جایی بجا نرود و مبالغه نشود
 درین باب بسیار رسید بر عرضها کرد که اگر اینکس بر این سر اطلاعی بخشد که چیست از کجاست در الزام نفس و الزام بر
 طریق لوقه داخل باشد فرمود بنحو این و دعا میگویم که او را بر حقیقت حال مطلع نگردانند تا زمانیکه ضایع شود چو ناله
 و مبالغه سخت نرود طبع اضطرار معذرت تحقیق این شان استکشاف حال ملازمت رسید پس شافیه نیز فرمود که تحقیق
 و این امر بجایی است و از جایی است و از تاراع این صفت هیچ نمی خواهند درین مرتبه نیز نفس صفت خود بخندند و طلب

حجت و برهان بایستاد و دوسه روز درین قلق و اضطراب گذارند تا گاه نور تصدیق و تسلیم بدل بتافت که ظلمت ریش
از تیاب رابر داشت و لعجب طلبی بادر حکم کفر پیدا شده در مقام تسلیم ساکن و ساکن گشت و چو با استقبال عهد
شد اینجا آید دل برآمیده گرم و صدق نهاده بنشست چو با دیگران تصویب صورت این مرام برپا یافت باز
عرضه کرد که عاقبت این امر چیست غایت این کار چه اعلام فرماید تا جدی در کار پیدا آید و شوق بیفزاید جواب شنیده شد
و خوبجا بود و نوشته که عنایت حضرت غوث الاعظم بیستارست بیخ عم و اندیشه لا بخود راه ندیند و نه الاشارة عندا عظم
من الدنیا بحد بغیر ابل الدین والدنیا ما فیها و الحمد لله که خوب نشست و دغدغه نامی تند نبیند و نفوس عامه خلایق از ابل شهر
و غیر هم که کمالت برخواست و بودند در مقام سکوت و اعتراف دهند اگر اجمالی می دانسته نادانسته غیبی کند و حتی گویند باقی
ندارد زبان مردم نمیتوانست با وجود آن نفس حجت طلبت بلکه قلب صوح نیز در بنگام وقوع محاطه دلق و اضطراب
نمایک نوری خاص و حالتی مخصوص را مستقامت و یقین که از بر و غیب نقضای عیان بیرون افتد و نشاها از مطلوب نما کبریت
نفرماید بهام و آنشکال مطلق مرتفع نمی گردد و هر چند میداند که این راه نانی و دلتج میرود و کشتایش کار موقوف بروقت
دو اینجا روز و بهفتاد ماه و سال شمرده و عقد عودیت ابد است و هر چه واضح مستحق فرماید و خبر صادق خبر دهد حق است و صبر و صفا
و تسلیم از او که شرائط کار و اجتنابین مسلمانست و خواستش و آرزو و استعجال مانع و خلط و منافق و طریقه بندگی است و اعظم
و واضح صادق بجه تردین این مخفی و تکیه این حصیت از کتاب مستطاب فتوح الغیب که باید بود و بهی خواهد بود اما با وجود
آن نفس از این اندیشه نمی آید و دل ترانی گیر و دو حشت بیرون می آید و میگوید که اگر همین قدر گویند که صبر کن و مضطرب شو
یا گویند که نصیب تو بهر مقدار است زیاده طلبی کن بلکه اگر گویند ترا بدگاه قبول جانی نیست و بمنزل وصول راه نه و العیاذ
بالله من ذلك نیز راضی است بار با بنفس بد کش میگویم که ای مستعجل صلاح کار نفهم دای نادان عاقبت اندیش
چندین بر سر این شهوت مایست و تشنایی در سوال کن و کاندیده دار بهم گذار اما دلیلی گویند که بیشیاں شوی و
گوئی چرا خاتم کاش بهم مستورماندی برده از رو حقیقت حال بر نیفادی یا ایها الذین امنوا لا تنسوا الواع
اقتبایع ان تبدلکم نفسو که ما هرگز این که اطیع اگر ستم از آرزو که دارد باز ایستاد و شرع و شهوتی که بسته باز آید
و گویند بایر و خشایب حال قصه و نمایه اطمینان نمی یابم و قرانی گرم چند آنکه نزدیک آن سخن رسا که لا انکلمنا الله او
تا تبتنا آیه نعوذ بالله من ذلك امنا با الله و ضعیفنا بقضائه و بحقیقت از آن قیل نیست و فرقی عظیم در میان
همان فرق که عانی و حتی نری الشاست و بالجملة اندوه و تنگدلی از حد گذشته وقت املا و اعانت است فرماید و حق
در داکا غایت کبری که منتهی بجناب حضرت غوث الاعظم است میباید پوشیده زنده داودی در بر کرد و در قالب حقیقت عظمی
غوثیه در آمد و تصرف کرد و توجه با احوال مقدسه شایع سلسله نمود و انکشاف حال که بدو خبری گرفت و اعلام نمود تا دل
بمگر قرار آید سه دل میروزد و دم صاحبان خدا را به حد که باز بهمان خواهد شد شکار با اظهار این اگر چه بی ادبی است
و لیکن چه کند که طاقت طاق است کجا رود و بجه گوید سه فریاد دل غم زده را اگر کنخی گوش پس پیش که از دست
تو فریاد توان کرد و مضمون معلوم شد دیگر پس است -

الرساله النعمه والاربعون طيب المذاق بوجدان الذوق في مقام الطلاق

الشر ورسوله عند تقصير لزامت چه نمايد اين حالى كه فقير راست اقتضاي همين ميكنه اگر آنرا تفصيل گويم ستايش نفس لازم آيد اگر چه مشاغل اين فقير اكثر از جنس قيود است اما چه كنند از اين قيود بآيدن دشوار است ما در اين زندان نايتم مقيد نايتم چه صورت دارد بجهل الله در قيد اويم و اگر گاهي رقيه نفس نيز با شتم بدان اخي نيسيم و در آن متمكن و منهك است و سواي تفحص انبار اخي بودن از نفس است بعد از رضا از نفس كدام كمال نايتم اين قيد با شجاعت آن برخورد است ايم تا از اين قيد نفس بر آيم خداوند كه بر آيم و چگونه بر آيم بر سر ساحلي است حكيم كه راى نمود و قاعده بر بسته و دستور العمل بر سر نهاده و ارايق و ادم و اراي مقيد سلخته و گفته كه حقيقت اين قيود بي قيد است اگر اين قيود مقيد باشيد خود را بدان بر بنيد بعد از انال بهيج قيد مانند دوازده قيد بر آيد بجز قيد بندگى او همه بنده بلسليه جز بنجبت اوليان آوويم كه هر چه او گفت حق است و هر چه ارجح است حق آور در است و در است آور و پس باین قيود مقيد نايتم چه كنيم مقيد ايم دريافت بے قيدى بے رنگى كه آنجا اخذ دارايد بگر آشتى است اولي وى بر بسته ايم و در بسته ايم تا چه كند محبوب اگر كاري فرمايد و بران كار جزائى و عذ كنند مايد كه در جفا آنكه با وعده مقرون گرداند و اينجا نيز است كه بدندان عذير كه ميكنند برك آنكه موغور رايد بجهل نفس در بر ذوق و عذ برين ميدارد و ذوق سخن و لب جناب اين وى جان ميدهد چه جفا و عذ كردن در مقام لطف و حرمت آمدن يارب بگر و عذ وصل دهد اينجا مگر اجازت و گرفتار و جهل موغور گردد اما محبت چو صاف گردد بمقام فدا كشيد از گرفتارى طلب وصل بلكه ذوق آن نيز بر آيد اما مطلق ذوق بهيم بسيط غير متعين نه متعلق بجزى باقى مانده مراتب ذوق را يا ايل است ذوقى بالاى ذوقى ديگر است از ذوق كه بوى نمودن چو نظر بر كذا افتاد گرفتار و كذا اسقاط اين ذوق و قطع نظر كردن از ذوق بالاى ذوق از ذوقى ديگر آرد نعم ذوق تمام گردد كه زار دارد سلوك بدو راه روان است و از دريافت تفحص از نفس باعث كمال و تحصيل ذوق محال ناشى گردد بهر ايسى هستي طلب قصد بالا كنند اگر مطلوب سدا از ذوق گردد اگر زهد گرفتار شوق ماند و شوق را نيز چو مطلوب نهايت بود نهايت نيسد اما بدجا ميرود با هستي و طلب و در نسبت طلب تعين طالبى مطلوبى باقى است و سيراب شوق كه طالبان كمالند و عالم ملك و ملكوت باشد كه مطاير و صفات افعال اند و عالمهاى وسيع و زنجهاى گوناگون و زنجهاى بوظنون دارند و ذوق در نيسي فضا و كم شدن و شوق از شوق بهتر و سر چيز تعين نسبت ماقدر و محتر ذوق بيشتر محلا آنكه ذوق در شوق است و شوق در كثر و در بر شو نايافت است وليكن در ذوق نايافت و شوق نايافت و در شوق درك نايافت كمال در دواى نايافت و انبعاث باعث است بر تحصيل آن و در ذوق درك و انبعاث نبود شوق پايه كار كنان در دواى و وصل طلبان و ذوق حال يكاران و از باي افتادگان و خود را از دست دادگان است در شوق اگر نايافت نايافت باشد و در ذوق نايافت دريافت ديگر است و يافت ديگر دريافت آنكه دريافت كوتاهى كرم و پايان افتاد ممر ذوق بالاتر از يافت است از اينجا گفت آن عارف صاحب ذوق قدس الله سره اسباقى كه اس جان ذوق يافت است ز يافت استى ذوق نام ذات

محبوب است چنانچه محبت ذات محبوب گردد و متحد بوی شود یعنی کثرت بدو و دو فانی از قید گردد و بیگانهی صرف ماند حقیقت ذوق ثابت گردد اگر گوی چنان بیگانهی صرف شود هیچ دلی و هیچ نسبت ماند نسبت ذوق چنانچه در باب چه غنم ذوق ماند نسبت ذوق نسبت ذوق از ذوقی است و ذات ذوق از بیگانهی باز اینها حق نظر باید کرد بدینکه ذوق هم در آن فساد و خد است با بعد از تنزل از آن آنان در فوق چنین می نماید که چون این حال آتی است بلکه زبان مبالغه از آن هم باریکتر لحظه لطیف که برقی صدیکه جز آن تواند بود از آن بیرون آید ذوق حاصل میگردد و بصحبت شریف اتصال این با آن خیال بیند باید که بعد از آن است زبان تفسیر از آن توامه است و عقل آن در ملکوت زمین نمی گنجد عرفان ذوق و سن یقین لم یقر تعالی الله کجا افتادیم آغاز سخن در چه بود از این کجاست انجام کجا کشید از طبعی قلم خود بریم که هرگز بر آید تا نتواند و نه خوش و خروش دم زندگانه و بیرون آید که او را از امر کشف حق سخنان باریک گفتن منع کرده اند و فرموده که خزانچه شرایع و کار کردن راه نمون متعلق باشد دم زند و کویز عهد کرد و باقی این امر تسلیم و تصدیق نموده است اما غلبه و سلطان او را در عهد شکنی دارد چه توان کرد از حکم وقت بدست توان رفت العبد علیه انما اشار این جوش آغاز ایام ربیع است که ماده سودا را بکوشش فرو گرمی در داغ صبر پیدا کند و در میان گوی اندا ذوقی وقت و زمان نیز گنای است اینهمه بلوغ خیال مخاطب و افکار کمال است که در زمین در آمد و تفسیر کرده در جوش آورده حقیقت حال مخاطب افکار وی حاکم است بر عقل و شکل را در آن اختیاری نیکی از بزرگان چنان سخن گفتی به سامان فرمودی که من نیز هم چو شما شنونده ام گویند دیگر است باری هر چه بود گذشت باز بحال خود بیایم که مقصود عذر تفسیر را برت بود چنانکه در اول نامه این حرف نگاشته اند آنرا چگونه بیان کنند مگر بر زبان حال و لسان الحال بین من لسان الحال انکار نعمت وجود و عزت مقام شمار از شریعت انصاف واجب است باید بلا زمت رسید و خواند انداخت و مخلوط شد با عرفانه ازین صحتها کجا هم میرسد لیکن با غلبه حال پس نتوان آن در حال این فقیر برین وجه شسته است اما عاقبت کار چیست دورای آن بعضی وجه های محقول نیز در وجهیه آن گفت و چیز دیگر هم است و الله اعلم بحقیقه الحال و حال این فقیر در انتقام و نیاز زمینی بجای رسیده است که اگر یکی از عوام الناس را بینم که نظر غنائی و محبتی برین می افکند سعادت خود میداند چه چاکا با برادر فضل خود تمامه بل این روزگار که حاکم و پسر انداز حیثیت این و اما ان شکر گذاری میکند اگر چه بیچسب کاری ندارد اصل همین است که اگر با کسی کاری میداشت بر دل بازمی نشست عارف برنده وجود را شکر گذاری کند که نعمت شهو حق از آن حاصل است باعتبار آنکه دلالت بر وجود حق و صفای وی دارد بالا تر ازین گوئیم آئینه وجود حق است ازین بالا تر گوئیم مظهر وجود اوست و مظهر اینجا مفهوم ظاهر نیست که چنانچه ظهور و جل بر و است چنانچه آب آئینه که در اینجا ذوقی است ظاهر دیگر است و مظهر دیگر مظهر اینجا یعنی تمثیل وجود است که خود را این مثال نمود و باین صورت ظاهر کرده است بالا تر از همه گوئیم فرو وجود است و وجودین ذات حق و اگر همسر عبارتها را که مذکور و همین معنی فرود آیم هم میشود معنی ارجع است همان بفهم آید و معتقد موافق حال سامع است و عبادت

مختلف که میارند و حال فهم که حال است و در همین اوشه هر که در مقام توحید است عبارت که میارند اگر چه
در بعضی کیفیت بود همان معنی توحید بود در اینجا عبارت است که می آرند از همه از دست و همه بدست بلکه همه او
پیر میگفت رحمه الله علیه از عبارت همه از دست معنی همه است با نفهم میگفت اگر معنی همه از دست با کجا و ندو مغر از
پوست بر آید عین معنی همه است از فهمیده که کثرت از حدیث معنی توحید صورت نه بدست و معنی عبارت همچنین باید فهم آید چنان
کن که کما علم و قل که مترن در عبارت اشارتی هست نظر بر آن از عبارت است توحید است نه بدست عبارت چگونه بدست
و توحید نیز یعنی است وحدت یگانگی است توحید یگانگی گفتن و یگانگی دانستن یگانگی دیدن و یگانگی یافتن اول توحید فعلی
زبانی است ثانی توحید علمی و ثانی ثالث توحید حالی رابع توحید ذاتی با وجود آن نسبت توحید در میان است دومی باقی
از اینجا گفته اند که توحید حق از غیر حق محال است و توحید حق مرتفع را همان خدا ذات است که نسبت را در آن هیچ نیست
و توحید ایه توحید و لغت معنی یگانگی است و یگانگی بر سه شوی چنانچه یافت و یا بنده و یافته
شوی چنانچه بخیر حرف یافت بی دریا یافت و توحید ذاتی صورت پذیر می نماید توحید ذاتی جز حرف یگانگی نبود اینجا شهود
معرفت یافت و تجلی ظهور و افشاد اینها و هر نسبت اعتبار که از آن تعبیر توان نمود و تصور توان کرد نشان توان داد
فانی و ساقط است الا یک چیز که ذات است اگر شعور است شعور خود بخود و اگر شهود شهود خود بخود و با وجود
آن علم و شعور و شهود همه صفات اند و صفات اگر چه عین ذات اند و تحقیق و وجود امر توحید ذات بالاتر از صفات است اینجا
که یکی است یکی نیست چه چاک دود اینجا که است او نیست چه چاک دیگری این یکی داد که نفی کردیم یکی است که
نام یکی است داد که اشارت است اینجا دومی است اما یکی که یکی است داد که است ثابت است کیفیت فوق
در جوش اول منکر شد آنرا اینجا گم شدن است و گم شدن از گم شدن گم شدن با تراز گم شدن از گم شدن
است در گم شدن از گم شدن نسبت بجانب بنویافته نسبت با اینجا بنویافته است و اشارت به بیرونی
و در گم شدن گم شدن هم در دود رود و دود گم شود و در دود گم شود که تجزیه این بود گم شدن کم کن که تفریق این
بود از گم کردن گم شدن گم شدن خواسته است دائره نظم تنگ است و المعنی فی لطن الشاعر مجمل است
بجای باید است و خیال بجای بود که آنجا ندانند چاره خیال و نه هیچ چیز است و هیچ چیز نیست و اینجا که هیچ
نیست همه است این کمالی است که در توحید بالاتر از آن کمال نیست و نصیب حایت آدمی از ذات حق و رای این خلا
نسبت حضرت نقشبندیه شایخ دیگر که درین مقام اینقدر اشاره و اجماع نیست باقی همه کمال است میان آنرا و بیرون و میان
بدان بیرون و منتهی بدان سه و اصلا آنرا باید و محققان آنرا بیان کنند و عارفان آنرا نشان دهند کالات وجود و متعاقبات هستی و
اندر آن سه و اول و آخر و تفریق و کشف صفات و کمال افکار و احوال پس گم شدن کمال بود که توحید در قلم بنیجار و در خلقت

الرسالة التامة والاربعون حراسته الایمان عن مکانه النفس والشیطان

انته و رسوله اگر محو حال جهانیا نه قضا است چه محاری احوال بخلاف رضا است چه آری آری سه
بزرگ گنبد خضر اچان توان بودن چه که اقتضای قضا با ی گنبد خضر است چه بیچاره آدمی که بدین هم حادث
مصائب گوی چو گاه قضا و قدر است درین علم و قدرت جابل و عاجز است درین قوت و غنا ضعیف و فقیر کدام علم و قدرت

دعوت

وچ غنا آئے اول آنہ زور اندازہ کہ چہ بود کجا خواهد رفت و سرفروخت ادب عاقبت کار و حقیقت چہ دعوی علم کند کہ سراسر
 محتاج دنیا رہند و چہ می تواند پیدا کرد گیسے تواند انداز خود را بجلای غدا دے نیای قوت و قدرت و گردن فرانی
 سہ خداست بہر گز و ملک بے آباد و اگر بہر کہ بینی بعایت داده است صورت اختیار می داند می زاد نہادہ اند کہ اگر
 بحقیقت معنی آن در لہ سراسر جہراست کسیکہ ذاتش دیگری پیدا کرد و صفاتش دیگری نہادہ دعوت قدرت و
 اختیار در افعال کہ فرع و اثر ذات و صفاتند چگونه درست آید سہ چیزی کہ وجود او ز خود نیست بہ ہستیش
 نہاں از خود نیست بہ ثبت الجہرا تم الفتن اینقدر ہست کہ جوہر آدمی چنان آفریدہ شدہ است کہ بد پیر تو گمان
 الوار صفا حق کہ زندگی و شنوائی و بینائی و دانائی و توانائی و خواست و گویا نیست تافہ و بحلیت اینہا از افراد
 کائنات اضی از امتیاز یافتہ است پروردگار تک را عالمہا و در علم آفرینشہا و کار ہا درین عالم کہ عالم انسانست ایر
 چنین می آفرید کہ از دلادی باعثہ و خواستی پیدا می آید و او را برو می گمازد پس کاری انو بوجود می آید سہ ما را از قضا
 ہمیس قدر نمایند بہ پیانہ کوئی بادہ تو پیانہ زیادہ بر اثرات قدرت و اختیار مرید را تکلف است بعد فعل اختیار
 در آدمی سہ چیز است ادراک باعثہ و خواست باید بگفت کہ وی در سہ چیز سہج اختیار دارد آدمی اگر جہتم کشادہ شد
 پس صورتی در نظری می آید میتواند آنرا نہ بیندنی تواند و بعد از دیدن اگر آس صوت ملایم و موافق طبع اوست پس
 و شہود و نفس پیدا شود کہ باعث حرکت گردد بجا وی بعد از پیدا گشتن باعثہ ارادی و خواستی از ذات و پیدا آید کہ بل
 حرکت کند و اختیار می بے اختیار از ذات و پیدا شدہ بجانب و رود و دیو دانستہ در بلا یافتہ کسب و حقا دے فعلہ
 محبوسہ اختیاریہ کہ گویند پس صورت او سہ کاش نمیدیم آن لف سمن سارا تا میدہ و دانستہ در اتم تمام
 کائنات دیگر نیز اگر جہتم نہ و سخر حکوم قدرت الہی اند و موعلاما یا پس بر تیشانی و سرگردانی و حیرانی کہ آدمی دارد دیگر
 ندادہ جاد و نباتات خود چون نشاد و حیات ندارد و مظهر علم و دانش نیفاہ آسودہ اند و کہ اگر حیثیت و جوہر پروردگار
 خود دارند بجانب و در یکو بہ نزد استا و اند و حیوانات اگر چہ جس و حرکت دارند و ایس علت برنج و الم جسمانی کہ از
 مہ گذر خواہش بر سر گرفتار اندا می چون فکر و اندیشہ کہ چہ شود و چہ خواہد شد چون شہو چاہند انداز غلبہ جان کہ بگرفتاری
 عقل پیدا آید فارغ اند و ملاکہ اگر چہ علم و دانش در مرتبہ کمال دارند اما چون عقل محدود اند متعلقا جسم کہ گرفتار اند
 شہوہ و غضب کہ برای جلب نفع و دفع ضرر است در ایشان نہادہ شدہ از اسالہ شہا بے جسمانی و آفتہای جنائی منزہ
 برابر یک حال و بر یک موال میباشند آدمی است کہ بعلت ترکیب عقل و شہوت و غضب اختلافات جسمانی و دگورات بیولانی
 گرفتار ذات لا محسوس و روحانی افتادہ است و لغم و ہم و فکر و اندیشہ ہوا و ہوس چون چہ را و آذ طبع دارد ہوا
 ہا صہ چندین محنت و ملا گرفتار است برشت آدمی را چنین افتادہ کہ او چہ کار کند سہ بری بجا رگی آدمی زادہ
 کہ در چنین ملا محنت افتادہ گی از نفس و عقل از کشاکش گی از دست مل لعل اندر کشاکش گی از حرام عفت گشتہ
 سر مست و متاع وین دنیا دادہ از دست گی بکشادہ جہتم ہوشیاری بہ پشمار گشتہ باشد و ناری بہ
 گیہ دالہ نا دان نشستہ گیہ علیس کہ سادان شستہ گیہ انداز و ز طبیعت گشتہ خوردند و فادہ چو ل
 مگس در شہر در بندہ بے زانہ نشستہ آغاز و انجام بہ بے ذوقی نشستہ بر در کام نادر کار دنیا اعتباری بہ خوش آن کس کش

۱. بند بیکاری ۵ کار عالم که تیج در تیج است ۶ بنک بنگر که تیج
 تیج است ۷ مشکل ترا که از رخا بنی نادی شود موسی می شهوت آفریده اند در اینجا بنی نارا با زیر
 زینت در لباس عشوہ می فریبکاری آراسته که بیک گاه دل هدیه را گاه بستاند و بیک پالہ نہادہ صلا
 لا از ہوش برآید و ہوش گرداند ۸ دگر نہ توان و ز مسلم دارند کہ روی بر سر آن کوچہ و ہوشیا آئی ۹
 زنا بجوی میفر و شان کند کا بخار و دستاگر و خواہی کرد ۱۰ در حدیث آمده است الدنیا خفرہ و حلوۃ فرمودینا
 سبز و شیرین است بنی بعضی تر و نانہ کہ دیدن آن خوش آید و دیدہ بہوت زیبا و یگین نماید و شیریں کہ چشیدن آن
 بخشد و در مذاق طبیعت لذیذ افتد بنگر کہ باین وصف چگونہ تصویر ہمیز ازل توان کرد قرآن مجید میفرمایند
 جعلنا من الاض نینظرا للناس و ہم انہم احسن عملا گفت اینجا را بصد نقش نگار آراسته ایم زیبا و
 رنگین ساختہ ایم تا بینیم کہ چشم ازل کے می خوانند و کما شای آن نمی اند ۱۱ عا نماز من توان است ۱۲ کہ کورد
 طفلی و خانہ رنگین است ۱۳ سخن از عشوہ گرہائے دنیا و فریب خوردن نفس ازل را راست عمر در گذشتہ آں سر
 آید این حکایت سر بیاد آن کہ عجز و بیجاری خود را پیش آرم و دست دعا بدر گاہ کرم بندہ نواز بر دایم خدا یا
 خداوند ما را ما گذارد ما را بر ما بکند ما را از شر ما بکند ما را از شر ما بکند ما را از شر ما بکند ما را از شر ما بکند
 بخش آے توان از توانی ما رحم آرد آے دانا را در ورطہ مغفلت و نادانی فرو گذارد و وقت معصیت غفلت
 پیش ازلان حم کہ در حسن طاعت و ہشیاری کسی و در بعد ضلالت زیبا بر آن مدد کہ در ترک ہدایت دہی ۱۴
 یارب مدد کردی خود بر ہم از بیم و ازیدی خود بر ہم درستی خود مرا خود بخود کن ۱۵ تا از خودی بخودی
 خود بر ہم ۱۶ اسرار کار بر یکہ نامادہ اند بخت از خلق کہ وجود عدم و بدست و ذم و منع و عطای ایشان
 از نظر اعتباری قطع گردد و ہم از ہوائی لغت با بھلی تابع حق گردد و بر فرمودہ خدا و رسول خدا و سوم از ارادت
 و خواہش کہ تیج خواست لفع و ضرر و شیر و تر و آرزو در دل ماند جز خواست حق و نہ بین جز فعل او نہ داند جز علم او
 و نہ یا بد جز ارادت او ۱۷ تا تو ز پندارتو بستی باقیست ۱۸ میدان بہ یقین کہ بت برستی باقیست ۱۹ بالاتر
 ازین دیگر بشو کہ چہ میگوید ۲۰ گفتی بت بندہ شکستہ رستم ۲۱ بت کہ تو پندار شکستی باقیست ۲۲
 استغفر اللہ و اتوب الی اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ توجہ کلام بجانک دیگر بودے اختیار باین سو افتاد مقصود
 تذکر واقعہ گشتہ شدن آن جوان سعادتمند و برادرش بود بیشک جوانی مقبول و نیکو سیرت و صورت و فقر دوست بود و حم
 اللہ و تجاوز عن سائتہ خوشاست و مندی و مردانہ مردیکہ بضرر بیخ مجاہدہ بموت اختیاری جان بدو امانت جان
 بے خیانت بصاحبش سیرد ۲۳ جان بجانانہ و گرنہ از توستانہ اجل ۲۴ خود بہ انصاف کا خزان بکویا این سخن
 بخدا بسی عظیم است این واقعہ و شستن گرد ملامت بر چہرہ وقت شریف ایشان نزد دوستان و مخلصان عظیم تر
 از ہمہ است حق تعالی تیج وجہ گرد ملامت و گذر بر چہرہ دولت و اقبال آن سعادتمند مبادا مال ننشاند و در
 مرصیات خود ہمیشہ خوشوقت و خوشحال ارد و صبر توان کرد بر صبر و تحمل چارہ نیست توجہ بھمت حق باید برگشت
 و تسک بھفظ و عھمت وی کرد و تفویض امر بحجاب عزت ذی بجانہ نمود توجہ دلہای غریبان ایم بکویا ایشان است
 ۲۵ سایہ لطف قوای سر دروای دامن باد کہ گذاری بسرخاں شینان دارد ۲۶ آن سکہ حسن و خوبی عالم بر وی
 اوست ۲۷ انہ کہ را دیدہ دلہا بسو اوست ۲۸ ہوا اللہ بھفظکم و ہوا بھفظنا علیہ عزیز من در امثال این قافلہ
 فہم فقر اینجا بنی بگر میروکہ آدمی نداد از دشمنان جانی کہ در کین گاہ ملاک او بند و قصد حیات فانی وے
 دار چہ مقدار ہم و اندیشہ دارد و چہ قدر ہشیار و گاہبان وقت خود میباشند اما از دشمنان یانی کہ شیطا و دشمن

وہیں و از و شہوت و مصاحبان بداندیش و رفیقان بدسکال اندیج آگاہ نہ دہم ندارد و اندیشہ نمیکند کہ چه دشمنان در کمین اند
و با چه اسباب و آلات و نیزه و شمشیر و تیور کمان و در فصد غارت این متاع عمران مایه و در پی ہلاک این شاہد در حالی انداختہ خود جز یک
دشمن و چندین مکمل و معاون تھو آمند بود کہ مقاومت و مدافعت بایشان میتوان کرد اما اینجا ایمان تہ دارد یا ذہب افتادہ کہ الایمان
بدار غریبا و سیوف و غریبا کما بدایا چندین دشمنان و معاندان و دورنی و بیرونی سیرہ از حد و اندازہ چلوہ دجان سلامت توان برد
و بچہ چہ پاسانی و نگاہیانی او توان کرد لآلہ اللہ حصے من دخل حصتی من من عذابی ہر کہ دین حصن و رآمدہ بوی نہاہ آورد
ایمان سلامت بردوزیم و ہراس ہر آفت و مخافت این گشت و فارغ نشست اما با وجود ان شر و حرم احتیاج آفت
کہ پاسان و اسباب و آلات قلعه داری و قلعہ بندی باید نہیہا داشت کہ دشمنان و رصہ بر آمدن بکن دن آن تھو اند در مقلو کات
قدۃ الایمان شیخ صدر الدین بن شیخ الاسلام بہاد الدین ذکر یا قدس الشہداء و اھم و اصل النیامن برکاتہم و فتوحاتہم
مینویسد کہ در بیان این حدیث فرمود حصن است و حصار حصار آن است کہ گرد بر گرد و اما گاہ نگاہ دارد و گاہ ندارد حصن است
کہ گرد گرد و نگاہ دارد و گردن در حصن لالہ اللہ بر سہ نعمت خاہر و باطن حقیقت کما ہر آنکہ خوف و جا و بجز از خدا
خزوجل زائل گرداند کہ اگر ہمہ عالم خصم شوند یا دوست بغیر حکم از یج نفع و ضرر و خیر و شر نزنند و ساند قولہ تعالی وان
میسک اللہ بھر فلا کاشف لہ الاہ و ان پردک بخیر فلا راد و بھل و باطن آنکہ چون تحقیق کرد کہ ہر پیش از مرگ بزدگان
و دین سرکافانی برسد جاودانی نیست و قلم عدم برد رفته و ثباتی ندارد قولہ تعالی کل من علیہا فان یستیہستی آن التفات
تھاید چون این معنی حاصل گردد کلمہ در باطن در آمدہ باشد و حقیقت آنست کہ از روی بہشت و خوف و دوزخ و در دل
نیارد و جہنم قرار نگیرد فی مقعدہ صدق عند ملک مقتدر چون اینجا و بہشت خود متبع او گردد و دوزخ از وی گریزان باشد انتہی کلام
الشیخ رحمۃ اللہ علیہ شیخ ما عالم عارف علی متقی نور اللہ ضریحہ و نفعنا بہ کاتہ و برکات علومہ در بعضی از رسائل خود مینویسد کہ محبت دین دنیا و دنیا
یکی بر دیگری را مراتب است بعضی باشند کہ محبت نیارایشان چنان آمدہ غالب باشد کہ بوی خاود نیار باب نیافرہض و اجبات دین را
ترک کنند و جانب نیار حاج دارند و آنہا کہ از ایمان بر آئند خود خارج محبت اند و من در میان میرد کہ تصدیق دارند و در اعمال تفسیر
میکند کہ از ان آست کہ فرافض و اجبات ترک میکنند و لیکن بہر سکن و نوافل اھم باشند کہ اگر آنہا را کتبہ و نیار متاع ان
از دست رود بعضی دیگر چنان باشند کہ آداب و مستحبات دین را محبت دنیا از دست دند کہ اگر باینہا مقید باشند دنیا بدست نیار
و قوی دیگر اجبات و سنن و آداب و مستحبات ہمہ را بجا آرند و لیکن نہ بر وجہ است و ثبات اگر بنا کہ ان ہمہ از مہمات دین ماضی وقت
ایشان گردد ہاں ساعت متغیر و متزلزل شوند و اجاد و تدور این طالعہ اندامند کوی پای بر جا و استوار کہ بر چہ واقع شود و سر کہ مزاج
گردد از جا نرود و تھو نہ جنبند و لک آنکہ من الکبریت الاحمرہ تازہ ہر با و کی بخشی یا در این کش چو کہ و محبت نیار و
عمر با و مرص است بہ مراتب ایمان محبت دین انہا ہست اکنون ما را در خود فرو بایزد فکرم مرتب ازین داخلیم حال مرز اینست سایر
فروا چو خدا بودہ باش تا پردہ بر اندازد جهان از روی کاریہ آنچہ امشب کردہ فروات گردد آشکارا عاقبت کار با و نیار دین بزیاد

الرسالة التاسعة والأربعون توصية الأَصْحَابِ بِالصَّبْرِ فِي بَيْعِ الْأَنْبُوبِ

اشهد رسوله. ردی این فقیر و ناز حاضر بود ناگاه کتاب صبر بر دل فرود آوردند و یکایک باطن خنند چون در غایت صفت
وارد آنت که محل نماید و بعد از ورود و نزدل بیان تفصیل می نمایند ثم ان علیا سیاه تحت آنت مایست صبر با مرد کاخید
مفعول آن: در دل افتاد و حضور ناز مایست تفکر در آن شد چون از نماز بیرون آمد و در تفحص حال و موارد آن که بنده را در آن صبر باید کرد
روی آوردن گرفتند چندی از این با صاحبان بیان کردم و چون آنرا با بی غیظ یافتیم از ایمان و اسلام خواستیم آنرا بنویسیم و خود نوشته های
تغیر اکثر این قبیل است که در دین مسلمانان بکار آید و نور ایمان در باطن میفرزاند از حقائق توحید و احکام وجود و طالب بجا بنیگر
برود و اعینه عمل و عبادت را است گرداند چنانکه در اهل کتاب گفته ام امید است که این درش بر راه هدایت برود و منزل معقود
برسانند و باید دانست که معنی صبر ترجیح و اعمیه حق است بر داعیه هوا از تفرص این دو و اعمیه و ثبات قدم بر داعیه حق با معنی ناپا
کار خاتمه دین مسلمانان صبر بر بود و هیچ حالتی جز صبر تمام نگردد که تا از صفای صبر کفایت بوجود نیاید آنجا که صبر بر ضعف ایمان گفته اند
صبر از معصیت اراده نموده و صبر بر طاعت را نصیحت دیگر گفته اند و حاصل آن باب صبر بر عبادت آن مراتب بر عقاید دین مسلمانان است خصوصا
آن عقاید که عقل و انان در آن بغلی نیست بلکه عقل بگفتاری عاقل و دوسوس و هم در آن حیرت دارد و در ترویج اندیشه اش احوال قیامت و حشر و نشر
و اخلاص آن عالم و عجایب و غرائب قدرت الهی در ملک و مملکت که شارسع بدان خبر داده است طریق علم بآن و وصول بدان جز خبر حقایق
نیست و ثبات بران و اطمینان بدان جز نور ایمان بحضرت موسیت یقین که به کسب اختیار بنده عطا کنند و او را بران دارنده صورت
پذیر نیست در اینجا چه همه جا همین حال است آن عقاید که عقل را در آنجا غلبه می نماید و مشکلین بر عزم خود آنرا اثبات بدلائل عقلیه
می نمایند و باین یقین آن ایمان است تا آن نباشد و لائل ایشان همه سبب حیرانی و سرگردانی است و اگر خدا خواهد آن دلائل
نیز و نشانی گردانند در صورت آن دلائل مقدار موافق آن یقین قلبی است که در دل حاصل نمائست است بموجب موحد آن
چنانکه مثلاً یکی در کار خود نیت و راسخ است و در آن مشغول و مشغوف و دیگری مویید و معوی آن بگوید باین گفتن جدی و قوی در آن
که پیدا گردد و اعتقادیکه در آن دارد تازه شود اگر گویند که این ایمان تقلیدی است غلط است این یقین است که در دل نشسته
است تقلید آنت که در محبت یقین هر چه از کسی بیند بشنود بگوید اندیشه در آن افتد و تاج دی گردد و اعتقادیکه در آن دارد تازه
شود و اعتقاد تقلیدی بتشکیک مشکک زایل گردد و اینجا چنان حکم نشسته است که بعد تشکیک زایل نگردد مگر آنکه نور ایمان را بر
گیرند آن زمان هیچ دلیل فائده ندارد و نود با شدن مشکک محال و اگر دلائل عقلیه و دلائل خضریت در دلائل مشکلین آیات و علامات ایمان
بیدار است گفته اند که در دین اسلام تقلیدی نمانده است دلائل حقانیت آن واضح است و با فرض و التقدير اگر سبب بیان
ظلمت غفلت و وسوس و گرفتاری عادت و نظر در سخنان اغیبه غبار شکی و شبهه پیدا گردد و در حیرت مذموم بدماغ و دقت بدود
صبر کند باید کرد باین نباست برجا باید داشت و بر مرکز استقامت اگر چه بنور تکلف بود ایستاد و بچپ است آواره نشد از زبان
از خیال باطل و کلام بیهوده و به هر چه نگاه داشت با اسم الله و الهادی مشک کرد و اعتقاد نمود فالذین آمنوا بالانسان و اعتقوا
به آیت و بحال و کمال محمدی صلی الله علیه و سلم و علیه صدق و حقانیت وی ناظر باشد تا آن غبار بنشیند و دود بدرود و پرتوی
از آن نور بین زیاد از آن چرخست بود بر دل افتد چه طهر نور معرفت و انصاف و انفعالات قلب بدهد از مرض ظلمت و ضیق
نکرت قوی ترود روشن تر نماید و در حال بعد از فراق و ذوق دیدار بعد از حجاب لذت تر و شیرین تر از لذت که الاشیاء سیتین

با اعتقاد اداگر بے مبری کند و زود از جای درآید و سبکی نماید و قدم بر راه و هم زند و غنا بدست و سوس بسپارد و سبایه لقیین از دست بدد و در پای کفر افتد و تا مدتی که نصوص را بکلم عقل و سوس و هم توهم محاربت و تقید نفس کنند آن نیز از بی ثباتی و بی بصیرت و اگر بر اعتقاد حقانیت خصوص در علم الهی که آنچه اولاده نموده حق است هر چند اطلاق بر حقیقت آن نباشد در حصول یکان کالی است و در مسئلہ اثبات اختیار با اعتقاد سابقه تقدیر یا ایمان را جو سوس کن طریق سبیلی نیست آخر در تشبیهات خود به ضرورت باینجا می باید آمد اگر در همه جای همین روش و اندکاردشمار بر خود آسان کرده باشند زبان تازه کردن با قرار توبه نه انگیزش علت از کار توبه و العیاذ باللہ وصل این بیان مبرشر در نسبت اعتقاد دیگر مبرر و عمل است و اتمام آن بسیار است مگر علی که هست تا مبرر نکند بوجود دنیا بدو جید نیفتد و حقیقت چنانچه خود در واقع میست نشود و چون حقیقت او بوجود دنیا بولاد هم نتایج و آثار وی بران مترتب نگردد و ناکرده وی برابر باشد بلکه کرده از ناکرده بدتر بود و انکست اشمن المرحض و ماضترین اعمال و مقرب ترین عبادات نماز است که اقرب ملکون العبد من ربہ و بسوا جلد مبرر و لازم است بعد از مبرر بر اسباب و احوال و حضور رعایت شرائط و آداب آن و حضور و طاعت در آن که گفته اند حضور نماز بر اعداء حضور مبرر است که مقدمه اوست و مبرر در قرآن با حضور و خشوع و رعایت تجوید و تزیین و کلماتی و کامل و تکرار و معانی آن و تعویل قرآن موافق سنت خصوصاً در نماز شب که آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در آن طولی سور میخواند رکوع و سجود و قومه و جلسہ بر اندازه آن سیکو و گفته اند که در قرآن زبان و گوش و دل یکجا باید تا آنچه بزبان بخواند بگوش بشنود بدل بفهمد و طاعت و تدبیر و رکوع و سجود و قومه و جلسہ فہم معانی تسبیحات و تصور کبریا و جلال حق و شہود عظمت و کبریا و وی سجانه و تعالی موافق حکم که با خدا دارد و مستقر در مقام تکلم در تشہید و تخیل حالت موافق که مورد این کلمات است و بعد از سلام و اذکار و اعیان مآلوده خواندن و اگر در این امام است تا محل دعا نشستن و بعد از سلام نیز با اضطراب برخواستن نیز از جمله مبرر است و در زمان آنحضرت این قوم را کردند و مبرر میباشند و مستقیم بکرو تسبیح و دعائی شدند مبرر عان القوم میگفتند و اصل این لفظ نام آن گروه است که در مبرر میباشند و دست و پای زده هم را کام تا ساخته برآیند و راه گریز که نمود کالیسیر نیز نند و بعد از نماز اعدا تا بر آمدن آن کتاب مستقبل قبله نشستند و بیکر حق مشغول بودن نیز از مملکات است و سبب عبادت بر فرشتگان بعفرت و رحمت و بلکه در بختان بنفوذ از آن می باشد این عمل است و بعضی شایع که بعد از نماز بخلوت در رند و آنجا مشغول شوند ثواب ذکر و توجہ خاصیت وقت در بامداد ثواب مبرر التزام مکان که منطبق حدث است قوت پذیرد و نیت ایشان در اینجا حصول جمیوت و جناب از ریاست اما با وجود آن مبرر در همان مکان و نیت است بسنت کلا و فلان اجار بین العشائین نیز همین حکم دارد و پیش از عشاء نوم و تکلم بعد از وی مکروه است از آن نیز مبرر باید کرد و صل مبرر رعایت و بلا یا و شدائد و حوادث و دهر و حقای خلق و ادای حقوق اہل و اولاد در رعایت حقوق اصحاب اجاب امثال آن مشہور است و عمده این باب مبرر بر شدائد و ریاضات و مجاہدات و مکایدات سلوک است خصوصاً نزد عدم حصول مقصود و بسبب راه و تاخیر فتح ثواب و بر تقدیر فتح ثواب کمالات و وجود و تامل و معاللات و حصول مقامات و حالات مبرر بر ستر و گنن آن و عدم اجماع و انبساط و اظہار و افتخار بآن لازم است و از آنکه طریق صدق و اخلاص است و با جوجس و جمال و فضل و کمال در محل تواضع و فروتنی استادان و دوا شکستگی و نامرادی دادن و باخودان بنظر شفقت و عنایت دیدن و با بزرگان ادب و مہنگی و زردین حلیہ دیگر بحال حال

افزون و قسمی اعلا از صبر نمودن است و دیگر از مواد صبر توقف و تأمل کردن است در الحار شخصی که دعوی کمال کند و بر هر یک کدام از دو صفت صادق و کذب بی‌ای واضح نبود و احتیاط در آن است که بر تقدیر تعارض قرائن و دلائل قریب صدق مداراج دارد و از نظر قریب کذب انماض کند که توقف در مقام اشتباه محو و استیلاست و گفته اند که اخراج سزار کا از کفر یا احتمال ایمان بهتر است از اخراج یک من از ایمان یا احتمال کفر این آیت قرآنی درین باب کافی است و آن یک کا زبانه فعلیه کذا به و آن یک ما و تا یعیلم یقیق الذی یؤید که ما به و آن صبر از اعتقاد و التقید و اطاعت بی تجربه با حقان عدم استحلال و احتیاج به شهادت و دلائل نیز محو و است تا سحر بهشت و پشیمانی نماند و الله اعلم باینها و این آموزا صبر و صابر در الطواد الله لکم تفحون و العاقبت بالخیر

الرسالة الخمسون تنبيه اهل الفكر برعاية آداب الذكر

الله و سوله در آن هنگام که شیخ اجل اعز اکرام احد اعدال عبدالوهاب متقی و قادری شاذلی روح الله و هذو اهل النیاب کاته و فتوحه این مسکین را تلقین ذکر نمود و اجازت داد و آداب آن آموخت کتابی بدست من داد و سمنی پنج اسکن الی اشرف المساکین و چون عدت آن کتاب عربی بود برای طالبان ترجمه کردم و قضیه تلقین در یکم بود سه تسع و تسعین و تسعمائة و ترجمه در عربی شد بنا بر این بنزد بخت و شش و فتنه کتوفیق دستگیری کرد و الهام را بانی بدم منضم گشت و الا مود برهوت با و تاها میفرماید که آداب کسبت است پنج پیش از شروع در ذکر و دوازده در میان مشغولی بذکر و سه بعد از فراغ از ذکر آن پنج که پیش از شروع در ذکر است نخست توبه است و بیعت توبه گذاشتن بنده هر چه نه نزدیک بخدا و سود ندم بر او را از گفتار و کردار و خواست پس از پشیمان از آن دم طهارت غسل یا وضو سیم آرام و خاموشی تا مشغول گردد و دل بخدا پس بگوید ذکر بدل و حاضر آرد یا حق را پس اذان شروع کند زبان تا پنج خاطرنماند جز بخدا و بگوید بوانفت از زبان لا اله الا الله چهارم مدح حسن بدل خود شروع و در ذکر کسبت شیخ که اگر از وی داده اگر بران نیز هدیه شیخ را خریا خواهد اندی نیز دوست اگر حاجت بدان اند گفت مولف کتاب حقه الله علیه گفت شیخ خبر نیل حر بابادی چون آغاز کند ذکر حاضر در صورت شیخ را در دل و مدح بیدار ذی زیرا که دل شیخ نمازی و مقابل ل شیخ شیخ است تا حضرت نبویه و دل نبی صلی الله علیه و سلم و اتم التوبه است بحضرت الله تعالی شانه و همیشه روی دل وی بدان سوی است پس ذکر چن صورت شیخ در دل است و از نور ولایت وی مدح و حب میریزد و با از حضرت الهیه از حضرت الهیه بر دل سید المرسلین صلی الله علیه و سلم و از دل سید المرسلین بر دلها می شایخ توبه و بر ترتیب میرسد تا شیخ وی و اندل شیخ بدل ی پس توانائی می یا بد بر کار فرمودن ذکر چه طالب بدایت حال بر مثال طفل است که او را توانائی نیست بر کار فرمودن آلت بر وجهی که ناشر کند و کار گرانند و مقصود بر آید اگر چه تمثیل حق در دست اوست که در ذکر است اما توانائی بر تمثیل زن جز بهمت صورت نه بند فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم اندر کسب الله تعالی بگوید بنی السیف بدست آید صلی الله علیه و سلم قوله تعالی و ان استغفرکم فی الدین علیکم ان تعترفتم بی نعم بدانند که مدد خواستن از شیخ مدد خواستن از حضرت پیغمبر است صلی الله علیه و سلم که نائب و جانشین اوست و این اعتقاد را بجزم بر خود نمیدارند و تارنده متعین کشید و آن دوازده است که در حال ذکر است اول نشستن در جای پاک چهار زانو یا بر دوزانو چنانکه در نماز می نشیند قوی آرا اختیار کرده اند و بعضی از علما این آیت را تفسیر این را بهر دو است که تا شیه این وضع در دل بیشتر است و قبحه گویند بهر وضع ازین دو وضع که آرام یا بدولت را برگرد

نشینند و در بسوی قبله نشینند اگر تنهاست و اگر جماعت اند حلقه برینند و دم نه بندند و گفت دست را بر هر دو ران سوم مجلس ذکر را
 بویسمای خوش معطر دارد که در مجلس ذکر بلا نکه حاضر میشوند و مسلمانان جن نیز حاضری آیند چهارم جامه پاک بپوشند از چ
 حلال تخم در خانه تار یک بنشینند اگر میسر گردد ششم بپوش تاراه حواس ظاهر بسته گردد و بسته گشتن راه حواس ظاهر سبب
 کشاده شدن حواس باطن است که راههای فیض دل اند تفتیم صورت خیالیه شیخ پیش و چشم آورد این از او که آداب نزد
 قوم ششم راستی در نهان و آشکار در رعایت صدق در ظاهر و باطن گفته اند که صدق تمیز نیست که بر هر چه زنگار گرفته پاره کند
 آن را بهم اخلاص و پاک کردن کل از هر آلاش و گفته اند صدق و اخلاص میرسد اگر بدرجه صدقیت گفت کاتب حروف حق الله
 عنه گفت شیخ رضی الله عنه صدق مغز و خلاصه اخلاص و کمال اوست اخلاص آنکه بر یا خلق نور زد و جاه دنیا طلبد و صدق آنکه اجر
 و جود اخلاص نیز در نظر دارد و گفت مصنف کتاب در ذکر این دو ادب که هر چه در دل برید از نیک بد بقیه به شیخ عرض کند از نیک
 گفته اند که شرط نیست که شیخ مطلع بود بر باطن مرید و کشف کند از او لیکن شرط مرید است زکات کند و بر چهره ظهور کند دل دی مرید را
 و اگر ذکر کند خائن باشد الله لا یحب الخائنین و هم برگزیده کلام الله الا الله را بگوید از تعظیم بقوت تمام بجه و بر آرد الله را از
 بالا تا ناف از نفس که بین الجنبین است و برساند الا الله را بیدن صورتی بر حاضر قلب معنوی گفت سهل بن عبد الله تستری چون
 بگوئی لا اله الا الله را یکیش این کلمه را در نظر کن بر عزت و قدیمی حق پس ثابت است از او نیست گردان هر چه جزاوست گفت اهام
 غایب در کتاب بیان ثمرات اعمال هر چه نگاهبائی کند بر قول لا اله الا الله در ظاهر و در ان در زبان خود را همواره بدان بکشد
 الله تعالی بر دل وی نوری که بر دارد پیرده را از سر که درین کلمه نهاده اند و دیگر اورا انوار دی و شیفه گرداند دل او را دوستی و از
 پنج بر کند و خانی گرداند اورا آثار وی پس به بیند بدین خود و از تنگفتها ملکوت آنچه نتوان بیان کرد از اندازه نتوان کرد
 صفت آنرا و گرد نتوان آورد بعبارت نتایج و ثمرات آنرا پس از ان برگردد ذکرهای ظاهر و زبان باطن وی در دل و چند آنکه پیوسته
 گردد همیشه بود ذکر وی غالب آید باطن بر ظاهر وی تا وی گردد سلطان قلب بر حرکت لسان پس نیست گردد و در ماند حبش زبان
 و بگذارد در دل بد کس از ان نتابد آفتاب روح بر دل وی مستغرق گردد دل با نور و حایت بر دارد پیرده از لطافت و صفات
 ربانیه و فرو داد و اوقات غیبیه و پیدا گردد از احوال سینه آنچه باز دارد و از صفات بشریه و بالا بر داور اوقات علویه و بر ذی
 یاد بکرات کس روح و ندبوت محمدیه را پست فرود و روح وی در دریای نو حید و بیرون آرد از ان اسرار لطیفه و معانی شریفه پس
 پاینده ماند ذکر و تخت پای که بر آید بران بقوت نورانیت این کلمه پایه تقوی است و ان کشاده میشود باین از جهت که
 کلیدی حقیقت لا اله الا الله است باب فهم و تذکر است که کشاده میگردد قلب را و آریاست قرآن که فرود آورده است آن را
 روح الامین جبرئیل از احکام بر خیز الانام محمد علیه الصلوات و السلام تمام شد کلام غزالی رحمت کند او پروردگار بروی و سودمند
 گرداند او را بدانشهای او و گفت شیخ محی الدین نووی که از اجله فقهاء و ائمه مذاهب شافعی است لا اله الا الله سر همه
 ذکرهاست و ازین جهت اختیار کرده اند از اساده اجله که غوغا و خلاصه این است و برورش میدهند در روان را
 و ادب میکنند بریدان و خواننده گان وجه الله را و میفرمایند ایشا ترا بجا و مرمت آن و پیوسته بدن بران و میگویند این کلمه
 سودمند ترین حامد با استعرا شدن و مواسر او روی آوردن بدگاه الهی و بسیار ذکر کردن حق یازدهم حاضر گردانیدن معنی کلمه است

بدل هر بار و هر بار که بید آید چیزی از احکام بشریت و وسواس بگوید بزبان لاله الا الله بدل معبود الا الله و نزد انفسه نشاند
و تیرگی دل طلب صفا و طلب چیزی از معارف شوق و ذوق را بدل گوید لا مطلوب الا الله و بگوید بفنای خاطر تمام لا موجود
الا الله مشاهده آنکه وی تعالی مطلق است بدان ده از دم نفی از موجود از دنی جز خدا به لاله الا الله تا قرار یابد تا نثار لاله الا الله
در دل و سرایت کند باعضاء و گفته اند که مرد را باید که چون الله گوید از تبارک سر تا انگشتان پای بجنبیدن آمدنش و شد و مانع
نماید و اگر این حال داده دانسته شود که سالک است و امید است که بسایه بالاتر از ان بر آید اگر خدا خواسته است و آن
سه ادب که بعد از فراغ ذکر است یکی آنست که چون خاموش گردد فرو رود در خود و خشوع آید بادل حاضر آید چشم داورنده
دارد ذکر را و اثر فیض آنرا و تواند که چیزی بدل بفرد آید از نور و حضور که در گیرد و جود او را و آید و این گردد انداختن دل ادا و در یک
ساعت و سود و بد آنجا فکر ریاضت و مجاهده سی ساله ندیم دوم آنکه نگاه دارد در محاسن کند آنرا تا چند بار که آن خود را ندیده
است در شتایی بصیرت را و کثرت در شدن پرده باز او بریدن و باز داشتن خاطر های نفس شیطان را چه بکس نفس و تعطیل
حواس را برگردد و بپوشد و شیطان قصد مرده کند بیوم بعد ذکر آب خورد که سوزش دل و آتش شوق را نشانند که مطلوب است از
ذکر و بکلمه نیز روانیت کتاب خوردن بعد از حرکت سخت علت استقامت اگر گفت صاحب کتاب کند که باید این سه ادب
را خوب نگاه دارد که نتیجه ذکر با نهم پیدای آید و گفت گفت شیخ یوسف عجمی رعایت این آداب مرا ذکر را در وقتی است که عقل
خود ایستاده باشد و ذکر خود اختیار دارد و چون از عقل غائب گردد و از دانه اختیار بیرون افتد آنرا احکام دیگر است که اصل
آن می شناسد و چون ذکر از دست اختیار ذکر بیرون رود و مصلوب الا اختیار گرداند بیرون می آید از دی الفاظ گوناگون که همه محمود
صاحب آن بران معذره بلکه مشهور آن همه اسرار اند از حیطه ضبط بیرون پس گاهی ده ان می گردد و میزبان وی الله الله یا هو یا لا
لا محدود یا لا یقصر یا آه یا یا با از آواز بے حرف یا صرع و خط و ادب درین وقت تسلیم نفس گذارستن است و او را و تا
تعریف کند روی هر چگونگی که خواهد و بعد از سکون و آرد نیز آرام و خاوشی ساز چشم داورنده و آرد دیگر را و گاهی اتفاق می افتد این انواع
مصلحتان را در یک مجلس و این آداب لازم است مرطاب را تا حجتند آه بذر کسان و چون بے نیاز گردد بذر نعلب استغرق در
مذکر حاجت نیست بهیچ یکی از ان آنکه بهائی نیافته نفس اماره بشریت محتاج است بذر ظاهر و باطن و پس از بانی یافتن از قید
بشریت حاجت نبود بذر ظاهر تا آننگاه که عود نکند بشریت و باز نگردد احکام سالک چون عود نکند بشریت باز محتاج گردد
بذر که بشریت میرود می آید تازه فتاده تمام شود کامل گردد و فنا و بقا بعد از کمال فنا و بقا نیز باقی ماند حکم قلب با حقیت
و بهیبت ماند حکم بشریت بادل و بعد ازین حال گرفته میشود علم از سینهای مرد آن بذوق و وجدان وصل این بود آداب ذکر
که در کتاب منہج السالک بیان فرموده و درین کتاب فغانی ذکر و فوائد آنرا نیز ذکر کرده آن مشهور است که در کتاب مودت
کاتب قوم مذکور و مسطور اگر آنرا بیایم سخن در از گردد و وضع این رسائل بر اختصار افتاده اما فائده چند ذکر کنم چه ازین کتاب چه
از دیگران از آنچه از زبان حق ترجمان شیخ ذکره الله بالخیر شنیده شد و کم چیزی باشد که مذکور شده باشد در کتاب زاد الملتحقین
فی سلوک طریق الیقین با وجود آن هر چه بتقدیر الهی بر زبان قلم آید بنگاریم فائده در کتاب مذکور میگردد که برود و ضرب است
بزبان و بدل و بذر کربان میرسد بنده بذر کولی و دوام آن و تا نثار ذکر دل راست و چون هر دو جمع شود لا بد اتم و اکمل بود

مشهور و متعارف در اکثر سلاسل اینست و در سلسله شریفه قاضیه رضوان الله علیهم نیز چنین است و از سلسله نقشبندیه
 قدس الله تعالی اسرار هم انتقاد کنند بر کردل و هم از اول بندی را بران دارند نهایت را اندراج کرده اند بدایت که ایشان میفرمایند
 این مخفی دارد و ازین سخن نیز ظاهر میگردد که ذکر دل کار نخبیان است و میکن ایشان از اول همین راه برند و یقین است که آنچه از ذکر نخبیان
 را روی میخوده باشد مبتدیان را نخواهد بود چنانکه در ذکر زبان نیز در اول کار و آخر آن تفاوت است پس استبعاد بعضی نادان و
 بفهم سخن نارسان آنرا چیزی نیست این سخن را از میکشد از اهل این شان باید یادفت فائده انکار بعضی از فقها ذکر طلب را حصر
 ذکر در رسات مکاره است چه ذکر هندسیان است و این هر دو بدل بوده بزبان نظم و کز زبان را احکام و آثار است مخصوص
 بدان انا فی الطلاق ذکر از فعل قلب و آنرا ذکر نام نه نهادن درست نبود لافعه و لا ترعا مگر در اینجا کثرت اسرار و کز زبان را شرط کرده
 چنانکه قرآن و از کار دیگر که در نماز جز آنست و او را دو وظایف نیز از نیایب است و مثل طلاق و عتاق و بیع و شرا جز بفعل
 زبان صورت پذیرد و باین معنی فرق آمد میان ذکر در دمه مانا که کلام نقباء بملکان باب است فافهم الله اعلم فائده پرسیدم از
 شیخ که این انواع ذکر در طرق آن کیفیت جلسات و جز آن که در بعضی سلاسل میکنند بطریق صحیح و در سنت ثابت شده است یا نه
 فرمود این مستحسبات مشایخ است و در فرضی که ذکر برای آن موضوع است تلفخ و فرمود در اصل ذکر نام همین لا اله الا الله است
 و نا اختیار باقیست آنرا شیخ حروف و مخارج آن چنانکه هست باید گفت و چون شوق غالب آید و از ضبط و اختیار بیرون
 افتند آنرا حکم دیگر است و فرمود گمان آنست که این بعضی ذکر با مثل ذکر آره و مانند آن که در بر مطلق اصل واقع است پس
 همان مینماید که مردم آنرا در وقت غلبه بجهت اختیاری از مشایخ دیده اند و آنرا ساند گرفته اند الله اعلم فائده حبس نفس در ذکر
 نزد بعضی اهل قوی است و میگویند که در تنویر قلب در وقت در و ب ساحت سینه از حس فاشک فاطر غبار بالاتر از این چیزی
 نیست و در سلسله شریفه چشمتیه و کیری و شطاریه شرط است و در سلسله نقشبندیه شرط نیست ولی لولی است چنانکه حضرت شیخ ویدیاد
 و سند بیکه گاهی کمی کلیم الله سره در کتاب او را خود بخین فرموده اند و این فقیر از ترجمه جمیع باقی ندس سره شنیده است
 که میفرمود تنکیاری شیخ بهای الدین عمر که از کبار مشایخ متاخرین قراسان اند و خارج از دوا لازمی عبد الرحمن جامی نزد ایشان
 تبرک میرفتند فرمودند که حبس نفس در ذکر میکنند سنت صحیح ثابت شده است گفتند شما انکار طریق را چه بزرگ معنی خواجسه
 بهای الدین نقشبند کردید فرمود مقصود انقی طریق ایشان نیست سخن بود گفتیم شیخ که کو از سلسله سهروردیاست فاعلم در سلسله
 ایشان حبس نفس در ذکر نیست موافق این شیخ بزرگ زین الدین خانی که نیز سهروردی است در کتاب و هیا گفته ذکر کنند شدت و
 قوت چنانکه فوت آن درگ بی در و د بگذارد نفس را که بطور خود بر آید و گفته که حبس نفس در ذکر مبنی بر اموری است که راجع اند باصول
 جوگیا و کما قال و الله اعلم فائده شنبلی قدس سره یا یاران خود میگفت خدا عز اسمه میگوید که من نمیشنم کسی ام که ذکر میکند و او شام چیدن
 نمیشنم یا خدا کردید حاصل آن چه شد اشارت بشود ذکر کرد که انس با خداست و توحش از میروی و از ابو عثمان بر سید ند که بسیار
 میگویم ذکر را و شیخی آن در دل خود نمی یابیم گفت شکر گویند که باری عفو از اعضاء شما آراسته شد لطافت من شیخ این
 عطاء الله اسکندر شاذلی صاحب کتاب الحکم گفت غفلت تو از ذکر سخت تراست از غفلت مذکور در کتاب مذکور و اجماعی آرد
 که هرگز گوید لا اله الا الله محمد رسول الله می جنب و ش از آن زیرا که این کلمه طیبه بذات خود از عالم حیرت است و در آنست بملک و

و صمدی است بملکوت و متعلق نمی گردد بحقائق عالم حتی استندادن و حقائق عالم همه صادر است بقوله تعالی الیه یعود السکون الطیب
و دیگر بگوید آنرا هزار بار بر طهارت هر صباح آسان گرداند پروردگار تعالی بر وی اسباب رزق را و مانا که مراد بر رزق شامل رزق دنیایی
و حیاتیست و هر که بگوید نزد خواب دمشق هزار بار شب کند روح وی زیر عرش و قوت خود را از آن براندازد و توتهای وی دیگر بگوید در
وقت استخوانها را بر سرست گرداند حق تعالی شیطان باطن او را و همچنین هر که بگوید نزد ماه نو این گردد از تمام اسقام دیگر که بگوید نزد
شهری این گردد از فتنه آن و همچنین هر که بگوید بخم هم حضور فکر و بفرستد آنرا برای ظالمی یا جباری یا پاره پاره گرداند و او را دیگر فتنه کند
بدان اطلاع و انکشاف غیب منکشف گردد بر وی در کتاب او را گفته شده که جمیع بودند که هر روز بمقتل هزار بار میگفتند تویی
دیگر بگوید هزار بار گفته آن باشد از دوزخ هزار گفته آنرا خالصت است مشهور مذکور در آملین در بهشت
فائده - چون در کتاب و سنت امر بیک کرده اند دیگر برای آن است و دلیل احتیاج نباشد و تلقین مشایخ را تا شریک عظیم است
و ایشانرا سندی هست که آنحضرت صلی الله علیه و سلم تلقین کرد مر علی مرتضی را در وقتیکه رسید مرتضی کرم الله وجهه و بگوید تذکر کنم
یا رسول الله گفت بشنیدن و پیش هر دو چشم خود را و بشنوا من آنرا سنده بد پس تو بگوئید ما را تا من بشنوم از تو همچنین تلقین کرد
رسول خدا صلی الله علیه و سلم علی مرتضی را و تلقین کرد علی مرتضی حسن بصری را رضی الله عنه و کرم الله وجهه تا آنجا که منتفی شد سلسله

خاتمه

محبت حسن بصری رحمه الله علیه با امیر المومنین علی رضی الله عنه کرم الله وجهه و تلقین ذکر آن مشهور شده است میان بعضی
مشایخ طائفت از شیخین بدین زمان و سکن علماء محدثین را درین سخن است و در هیچ کتاب روایت حسن از علی نیامده و شیخ
نجم الدین کبیری نیز در اجازت نامه خود که یکی از اصحاب داده گفته است که محبت داشت معروف کرخی با داؤد طائی و گرفت از وی
علم طریقت و صحبت داشت و داؤد طائی حبیب نجفی را گرفت از وی علم طریقت و صحبت داشت حبیب نجفی با حسن بصری و گرفت
از وی علم طریقت را و صحبت داشت حسن بصری همایون را گرفت ایشان علم طریقت را آنچه بمعیت رسیده اینست بعضی مردم
صوفیه محبت داشت حسن بصری علی مرتضی را رضی الله عنه و کرم الله وجهه این بعیت رسید و الله اعلم لکن ذکر فی فصل الخطاب شیخ جمال الدین
سیوطی در بعضی رسائل خود اثبات محبت حسن با علی بقیاس عقل دلیل معقول نموده ثابت کرده که حسن بصری در مدینه بود پس چه احتمال
دارد که امیر المومنین علی را در نیافته باشد حال آنکه هر روز به مسجد رسول الله صلی الله علیه و سلم نماز حاضر میشده باشد و در جامع الاحوال
گفته که ولادت حسن بصری یکصد و دو سال که باقی مانده بود از خلافت عمر بن الخطاب و دید عثمان را رضی الله عنه قدم کرد بمبصره بعد
از قتل عثمان و بعضی گویند که ملاقات کرد بعلی رضی الله عنه یکصد و اماریت او علی را در بصره صحیح نشده زیرا که وی و روادی القرطبی
بوده تا آمدن او بمبصره علی رضی الله عنه باز آمده بود آهسته و احتیاطی در یافتن او علی را بمبصره نیز نقل میکنند که وی کرم الله وجهه بمبصره
آمد و قصص دو عاص را به بر خیزانید الا حسن بصری که جوان بود و حضرت امیر چیز از وی پرسید و جواب داد پس مسلم داشت
و او را با این تعلیم حکایت بدین حسن بصری علی را و در ثبوت پیدا میکنند تلقین ذکر را کافی است بدین محبت و اگر چه تعلیل بعد و عدم در حدیث
بجبهت عدم اتحد و محبت با شیخ الله اعلم -

الرسالة الحادیة والخمسون تذکیر اهل الذکر بیان فضیلة علی الفکر

الشهد و سلم شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله علیه فرمود که در فکر سرده حال بزرگ اندر هر یکی از این دو آداب و احوال متعاقبات
 که راز است شرح و بیان آن آنچه در دل من می افتد آنست که ذکر بزرگتر در وجه وی بالاترست زیرا که ذکر بنده مرغان است و مستلزم
 و مستلزم ذکر خداست بنده را فاذا ذکره فی ذکر کم و نیست هیچ حالی که اثبات کند بنده را از جانب حق مانند آنچه بزرگان گفته است
 حق تعالی او را بدان حال مگر ذکر و محبت کفر فرمود و بجهت شایسته گفتند اند بفضل دوست و دشمن وی تعالی مرا ایشان را
 دوست داشتند ایشان مرا و را و بفضل یاد کردن او مرا ایشان را یاد داشتند ایشان مرا و را یعنی محبت و ذکر حق مر بنده را ساقی
 ست بر محبت و ذکر بنده مرا و اگر گفت بنده مسکین بکارنده این حرف و حقیقت حال چنینست که شایسته گفتند چه مرجه از آن حق
 است تقدیم است و از آن بنده حادث و حادث از قدیم پیدا گردد و زوی بوجود و بکنین و نکردن محبت حق را بالاتر از محبت بنده
 در آیت محبت و تقدیم نکرد بنده مرحق را بر ذکر حق مر بنده را و آیت ذکر گفته باید و آنچه از آن در دل بنده میرود آنست که محبت از صفات
 است و ذکر از افعال نخست بجا و به محبت حق بنده بآن جانب کشیده میشود و بوجود محبت مشرف میگردد پس از آن ذکر میگردد
 پس حق تعالی شک و یگوید و جزای ذکر وی میدهد و او را ذکر میکند و محبت بر محبت می افزاید باز این محبت باعث برافزونی
 محبت دیگر میگردد و همچنین این سلسله میرود تا میرود و محبت می افزاید گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی پرسیدم با علی دقاق که کدام یکی
 تامل و بزرگتر ذکر یا فکر پس گفت ابوالی و تاق شیخ را درین باب چه در دل می افتد لغتم نزد من ذکر است زیرا که حق سبحانه
 و صف کرام میشود بنده که وصف کرده نمیشود بقدر لا بد آنچه وصف کرده باشد بدان حق تا مضر در گفته باشد آنچه وصف کرده شود بدان
 مخلوق پس استخوان کرد شیخ ابوالی دقاق این کلمه و بنظر حق سبحانه نام کرد کتاب خود را کرده فرموده بنده ای که مذکور فرمود بنده ذکر
 مبارک از زبان گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی مرزبان را احوال است یکی ذکر کسان است و این حال بزرگترست که همیشه خدا را بنیان
 یاد میکند و باشد در زبان نام وی را آن کرده فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم که خواندنی داری و نیری در زبان تو تر باشد بنده خدا که آنرا
 و لا بد چون سواره زبان بنده که حق جاری میباشد از ذکر جزوی باز دارد و دیگر ذکر قلب است و آن تصفیه است از جمیع
 جو جس و مواد و خواطر کفر و می آید بر وی و بر بدن انگشتان و بر آوردن آردل از جهت مشغول بودن وی بنده رسید وی و تحقق
 و ثبوت وی در آن و این ذکر آلاء و نعمای حق است پس همیشه پاک صاف میباشد دل بنده که حق دیکر ذکر سراسر است که چون تصفیه
 کرد دل را صاف گشت باطن از هر کدر و خلاف فرود نیاید بر سر وی فرود آید و از خواطر مکر آنکه بیاید از ممل و مغلوب بحقیقت ذکر
 پس کویج کند بر گردد از آن گفت کاتب حروف پس گوید ذکر سراسر و نتیجه ذکر قلب است که چون قلب تصفیه کرد صفای حاصل
 شد سر بطریق است فوق طلب دوم ذکر جفیه که بعضی در ویش ان اثبات کنند هم اتصال سرست بیارده و ذکر قلب حکم قلبی که در
 بر یک حال باشد چنانکه گفت حافظ دوم مل میسر نمیشود تا شایان کم التفات بحال که آکنده شیخ گفت دیکر ذکر روح است
 و آن ذکر است که فانی میگردد ذکر از صفت خود بر ویت ذکر خدا پس باقی نمی ماند مراد اند و کرده حال نه صفت و ذکر مشابه
 میکند ذکر حق تعالی مراد پس بجهت مباد و فانی میگردد از روی ذکر از جهت علم وی با آنکه ذکر حقیقی سابق است بر ذکر وی
 مرحق را و غالب است بر وی پس میگوید می باید که کما مقابله تواند نمود و ذکر معلول حادث بنده که قایم سیکل همزل و لا ینزال است
 و اما انکار پس مختلف تفاوت اند متفکر است که تفکر میکند در آنچه میکند بر وی از جماعت و محامی پس تفکر میکند در وقت خود

و عجز از ادای حقوق وقت و مواجب آن و متفکر است که تفکر میکند در نعمت های خدا و دوام مطلق و تواتر احسان و تقوی خود از رسیدن
 بشکر آای حق سبحانه و تعالی باید که شکر ناقص حادث بهر گز نمی رسد بفضل احسان کامل قدیم دی تعالی که بر دست و مکی دیگر تفکر
 میکند در سابقه ازل که چه گذشته است و دیگری در عاقبت کار که چه خواهد شد و یکی دیگر فکر میکند و حیران میگردد در آیه های صبح
 الهی چنانکه فرموده متفکران فی خلق السموات و الارض و یکی فکر میکند در رضا و مصلحت پروردگار غنی و تقدس و متولد میگردد از فکر در مصالح
 معرفت و در آری شکر در عهد و عیبهت او و عیبهت و عیبهت و امثال آن و در آن انواع فکر بسیار است و اکثر آن را جمیع احوال نفس است
 و خواب و بیداری و غفالت و امثال آن و در فکر و اندیشه و از حال وقت خود در اکثر احوال و متفکر جسمانی نفس است که فکر میکند در
 ذل و اوقات و می ذاکر حسیس حق و مستغرق در مطالعه و مشق بدو از غیر نظر بر نفس احوال و می چنانکه فرموده انا حبس من مذکر کر
 و ذاکر فراموش میگرداند فسر خود را زیرا که ذاکر وی در آنچه مشاهده میکند و ذکر حق مراد ارس نانی میگردد از همه اوصاف باستقراق
 وی در ضمن محاسن می باشد این ذکر ذکر حقیقت انا تفکر جوع بنده است باوصاف خود و مشاهده و فاعله خود و گفتن غیر خدا
 صلی الله علیه و سلم تفکر کنید در آای خدا و تفکر کنید در ذات خدا پس است به متفکر راه تفکر را در ذات و بنوعی مراد کرده اند ذکر در آن و فرمود
 و ذکر در الله ذکر اکثر ارس اگر در تحقیق راجع بذات حق است زیرا که ذکر نتیجه معرفت و محبت است پس ضرور در راه ذکر و نگار آنکه
 در رفته است در محبت وی بر فوق است در حاکم سوزان نام کرده و باز گرداند بجان حق و حال که چون در گردد باز گرداند باوصاف
 نفس ذکر چون خنی بود اطلاق و هم بود چنانچه فرموده و زنادی ربه ندان و حیاه و فرموده پیغمبر صلی الله علیه و سلم افضل اندک خفی و ذکر حقیقی نمی باشد و گواشی
 از فاعل معرفت که بر پس بر سر حراف تر حق ذکر وی صاف و ترو ذاکر بر معرفت مثل تشریف است و ذکر بغفلت موجب لعن است سر
 عا حبس را و متفکر همیشه در مطالعه نفس و وقت و حال خود و زیادت و نقصان است و می سبب نفس خود میکند پس وی در محل توبه است از
 تقصیرات بشکر نعم و غایت آید بر ذکر معرفت عز و کز پس نانی گردانید و از جوع بنفس احوال نفس تا آنکه نانی گردانید و از حق
 اندک معرفت مذکور و نام گشت او را بیست و صلا تا بجای رسد اگر دان گردانند زبان را تا توان گردانید گفته اند عجیب آن کسی که
 ذکر گوید خدا را و نشود و دهان را بجز از توبه متقبل نگردد است که میراند اندل صفت غفلت را می آورد یعنی ذکر و نور روح است
 و موجب صفائی وقت و چون صاف شد ذات مشاهده کند غیب را بنور روح و صفای سر و در آید و حضرت باقی ماند بر وی محل ضرب
 و نه استیجار و ذکر الله اکبر یعنی بزرگ تر از آنکه باقی گذارد بر ذکر چیزی را از وی و بنده چون متحقق گردد و در ذکر ساقط میگردد از وی و صف
 سوان حاجت و قول پیغمبر صلی الله علیه و سلم من شفا ذکر عی مسکتی اعطیه افضل مما اعطی السائلین اشارت بدانست و مرتبه دیگر است
 که از ذکر خود بیستغنی گردد و مشاهده ذکر حق مراد را با جمله ذکر فکر سه در حال شریف جلیل اند و در اتم و اعلی و اصفی است گفت کاتب
 خود این حاصل خلاصه کلام شیخ ابوعبد الرحمن سلمی است و پیچیده فهمی در آید از آن اینست که فکر مقدمه کار سلوک است و است حصول توبه
 و انابت و اصلاح نفس و تلبس است که منتهی و قابل آماده میگردد و اند حقیقت سالک لطیف باطن او را برای تنور تحقّق بذکر الهی اطمینان قول
 حق جل علی اولم يتفكر و اولم ينظر و برای تحصیل حال اول است و قول وی سبحانه الا بذکر الله مطمئن القلوب اشارت بحال ثانی و سالک
 در حال سلوک میفکد و ذکر توبه و ذکر سبب صفاء نورانیت ذاکر گردد و باز فکر پیش معرفت شود از معرفت محبت باعث بر نگر گردد و همچنین
 تأمیر و از ذکر و فکر چله ندارد و اشارت بیست شوی نیز آن می نماید گفته است سه انقدر نفیتم باقی فکر کن به فکر اگر جامد بود و ذکر کن

و اما کہ کلام شیخ در ذکر کثرت کہ متہائے مقام سلوک و آخراں است کہ نمائی اند و دہول از کل اسوہ است و الادب ہر مرتبہ ذکر اللہ حاصل است و در فکر نیز ذکر موجود است در توبہ و انابت و محاسبہ و غیبت و در سبب و بریت آلا و شکر و در میت تقصیر ان کنناج و غرات نکو و محال و موارد است ہم جا ذکر است تا گفتہ اند کہ اشرف الفضل ذکر حق است در امر و نہی و افعال اینہا و برکہ ہر ہم برای خدمت نیت تقرب کند ذکر است چہ معنی ذکر یاد داشتن خدا را دیا و کردن مراد است و عمل شیخ علی متقی علی رحمۃ اللہ علیہ حکم بمیر از شیخ ابن عطاء اللہ اسکندی در مقبلہ الفلاح می آرد کہ ذکر خلاص یافتن است از غفلت بسیار بدوم حضور ملک با حق و تردید اسم نہ کہ راست بدل زبان و برابر است و ان ذکر اللہ یا صفی از صفات وی یا حکمی از احکام وی یا لغوی از افعال و سے استندال کردن بر چیزے از ان یاد عایا ذکر رسل و انبیای او یا ذکر خصال و ادبیای او یا بر کہ انساب کردہ بوی نزدیک حبسہ بوی بوجہی از وجہ و سبب از اسباب فعلی از افعال بقرآت یا ذکر یا شعر یا غنای یا کاغذ یا حکایت پس مستحکم ذکر است و فقہ ذکر است و مدرس ذکر است و مضی ذکر است و حفظ ذکر است و متکبر در عظمت جلال حق و در حق جہت و آیات وی در ارحل و السموات وی ذکر است و امتثال از بند با و ام وی یا زو زائدہ نفس از انہی وی ذکر است و ذکر کہ ہی بزبان بود و نگاہ بدل نگاہی با اعضا و نگاہی با سر و نگاہی آشکارہ و نگاہی نہان و ذکر کہ ان است کہ جامع بودہ چہ ابن مرتب البقیعہ از عارفان گفتہ اند کہ ذکر بہر صفت نوع است بدست و پا و چشم و گوش دل و روح و زبان و کمر بہ دست یار و دادن ضعیف است و ذکر بہر یافتن زیارت علما و اقربا است بچشم دہ او بکا و بگوش استماع کلام حکماء بدل النظار از افاضات ابابذ از قبلہ بروح اشتیاق برویت و لقاء بزبان تناوٹ اخیر منزل است از سماء اپنے مستجاب است از دعا و فی الحدیث من اطاع اللہ فقد کرم اللہ وان قلت سلمات و صیامہ و تلاوتہ القرآن و من عسی التملیم مذکرہ و ان کثرت صلوتہ و صیامہ و تلاوتہ القرآن و رواطہ فی شئ داند انتبہ

الرسالۃ الثانیۃ و الخیر فی الاعتصام بحبل الصبر و الثبات عند اجتماع اسباب اللذات و الشهوات

اللہ و رسولہ - حق و حل علل و جمع و ازالہ کھر و معین با و تباریح لبت و ششم رجب مکتب محبت اسامی سنان و لیند رسید و بدہ را منور دل را سرور بگردانید الان جز انتظار ترم سرت لزوم آن لیند پیش نہاد وقت نیست باید کہ خبر تہجد در اختیار باشد یا حکم صلاح دید وقت ناظر و توقف باشد ازین عظمت مدع نہ سازند کہ زیادہ برین طاقت برداشت باز فرق و قوت باطن این ضعیف نماندہ است دریافت صحبت این فقیر را مقصود دارند تا بعد ازین چہ وقوع شود بقدر معلوم وقت حال آن سوادمند بدو مال خواهد بود کہ آدمیان در طلب خواہش مقاصد و مطالب دنیا و مآثرہ آن با مقاصد دینی چند قسم اند از خود نگویم کہ مسلمان اگر چند ضعیف الایمان باشد از محبت دین و آخرت خالی خواہد بود و نفاذی کہ بہت این مقدار است کہ جماعہ در طلب دنیا چنان غالی مہنک افتادہ کہ بہین را مقصد مقصود بداشتہ از دغدغہ دین و زبان زدہ گی آن فارغ نشستہ اند گویا علم بدان ندانند خود با اللہ من و ذلک طالب اللہ دیگر علم بدان دارند و لیکن در وقت معاملہ و غلبہ شہوت و هجوم نفسانیت آن علم چون ضعیف است و بر حلقین نرسیدہ است درمی مانند آفراموش میکنند از دست میدهند فراموش کردن چہ حاجت است غلبہ آند و شہوت بر آدمی از چنان غالب افتادہ کہ دیدہ و دانستہ در دام می افتد چنانچہ اشارت و اعلی اللہ علی علم بدانت و حکمت ابتلا الہی قالی نیز تنفساے آن کردہ کہ

که دنیا را متاع آرزو در دیده و دل آدمیان زرب و زینت داده است که حکم طبیعت بی اختیار با خجانب میروند و در حدیث آمده است که الدنيا حلاوة خضرة فرمود دنیا شیرین و سبز است یعنی شهوت او در باطن لذت و در ظاهر بزرگنشین دنیا اعتقاد است اینجا باید الهی و نصرت و اعانت وی سبحانه در کار است که ازان نگاه دارد و از گرفتاری و در دام وی افتادن باز دارد و با ریختن و رسم یکی عصمت است که خاصه انبیاء است صلوات الله و سلامه علیهم که محصیت و خیال ما سوسه حق و میل بدان را بایشان راه نیست و سدی در میان است و دیگر حفظ است که آرزو برای اولیاء و دوستان حق اشیاء میکنند که اگر چه خیال محصیت و میل ما سواره باید اما از تعریف و غلبه سلطان آن محفوظ دارد که آن عبادی نیست لکن عظیم سلطان قسم دیگر آنست که بعضی در محصیت هم میفکند و دیگر قمار شوند اما لطیف الهی ایشان را بتوبه و استغفار ازان برآورد اذ احب الله عبدا لم یفرقه ذنب اغنی و دارد مقصود و مصدق این مفاد آن بود که بعضی از مزایای و مباحات عارض وقت آن سعادت مند بود الحمد لله که ازان محفوظ ماند هنوز هم اگر چیزی از ازان خیالات حکم طبیعت یا بافتضای تکلیف بعضی دوستان و یاران مجازی پیش بیدفع و رفتن پیروخته و در مرکز سلامت و استقامت است و از آنرا غمخوار نمیشود و کرامت الهی باشد که بعضی دوستی با او را تر از عافیت فراغ و سلامت و بی تعلی نخواهد بود و زیاده بگوید اعتقاد این ضعیف بر قابلیت استعلاء آن سعادت مند همیشه بود و آن چون اثر آن معاملات یک نوع ظهور نمود آن اعتقاد ثابت در ایش گردید حق تعالی شمار ایما من دارد و پنجمین از توی فرزند امید و دم آن باشد آنچه آرزو و این ضعیف از شناس است آنست که این سلسله غربت و نامرادی و مسکنت و بچارگی و خدا الطبی و خدا شناسی راه حق سپری خود مرتبه بلند است کجا نام آن توانم بود شما جریان باید و آنچه از کار اندر دست این فقیر نیامده حاصل نشده و ناقص مانده از دست شما بیاید و شمار حاصل شود و کمال باید که وجود و وجود ثنائی و الد است بلکه عین و بود است اگر توفیق یاری دهد و براه ترک و تجرد و زهد مطلق بسوی آن خود سعادت گیری است و لیکن از تاب حوصله بیشتر از کمتر مردم بسیر و رست باری اگر آن باشد از تر یاد تنها که مشوش وقت باطاعت پریشانی حال گردد خود را نگاه دارند آرد اینست باقی از قضاء و قدر الهی چاره نیست این دعا را لازم وقت خود دارند اللهم انی اعوذ بک من جهل العیال و ورک الشقاء و سوء القضاء و شتمت الاعداء و این دعا نیز که در ای کلامی از ازان زبان زد وقت و زیاده بیای این حقیر است اللهم انی اعوذ بک من الخور بعد الکل و من الشقاوة بعد السلاوة و من القطع بعد الوصول و من الرد بعد القبول و من الخيبة بعد الرجاء و من المنع بعد العطاء و این دعا اللهم احسن عاقبتنا فی الامور کلها و اجرنا من خزی الدنيا و عذاب الآخرة خدا میداند که در ایام سابق که این خیالات و احتمالات فائده شما بود چه مقدار قبض بر حال این ضعیف مسلط بود آن دوقی و فراغی انبساطی و باطن می باید که زبان تمیز ازان کوتاه است بر همین باشند و از پروردگار خود را صنی باشند و امیدوار باشند پروردگار قوائی ابواب خیر مفتوح دارد و آن درین باب منصرف نیست سگ گردی بسته شد ایدل و گری کشاید و زیاده درین باب بگویم قلم رایه تکلف و زور نگاه میدارد اگر سرد بد میرود تا آنجا که می برند پس کنم مرطابان را این بس است بابتانگ ده کردم اگر در کس است یا این را باعی امام احمد غزالی قدس سره در شناس این نامه بر ضمیر جلوه گشتی بود با سینه یافت چه نوشته شد در باعی بل تا بکنند به ریختن یارت خواهد که کان یا بر نظام کانت خواهد که احسن و جمال روز گات خواهد که آن باد بگو آن نکارت خواهد که و العاقبة بالخیر

الرسالة الثالثة والخمسون توبة الادي والاعالي بالخوف السكوت في حقرة الابالي

الله ورسوله آه از استغفای دلبر آه ۲۵ که کز تعلیم بسته بر کونین راه به عجائب گماهی است دم نتوان زد گاهی میخوانند
و میرانند و بانی دیگر نخوانند میدانند و میرسانند چنانکه در عالم ظاهر گفتند که صاحبان گاهی بدشنامی میخوانند و گاهی بدعائے
بر بخند امر کرده اند که دعا کنند و بخوانند اگر نکلند و نخوانند در معرض عتاب خطاب آیند و چون بخوانند و نخوانند التفات
نکنند و پشیمانی نماند چه میخواند بلکه بے ادبی و گستاخی نسبت کنند اگر زخم زبانش نفته یا بر لایق بود و از طلب ششیم
بکینه بر خیزد و این قوم را در خواستن دعا کردن و در طریق است گره های بخوانند و زبان خواش مطلق بستر اند و گویند هر چه شدلی
است میشود خواستن چیست و حمی دیگر میگویند که چون میخوانند بخوانند بخوانیم چه صورت دارد و باقرمود اومی خواهیم اختیار بدست
اوست و بدیاند به از اینجا معلوم میگردد که اگر بخوانند از این جهت بخوانند که میخوانند بخوانند و این صورت اگر بخوانند حکم کرده یا
و قوی دیگر مزاج وقت را می شناسد که برین وقت باید طلبد و در وقت دیگر خاموش بود و میگویند که بعضی از خاص مقرران را می
شناسانند و میدانند و می نمایند و می نمایند که تقدیر چنین رفته است این سدیدست و این ناشدنی درین صورت عاها نه است شن و ناشد
هم تقدیر الهی است عا اگر بخواند بود از برای انظار عزت و کرامت این بنده و حکمتها عی دیگر خواهد بود و حقیقت همین است که بعد از
دعا چیز حاصل میشود نه آنست که تقدیر بخلاف آن رفته است و بدعا آن تقدیر تغییر یابد چنانکه در احکام کونک و سلاطین دنیا بنظر
مادر آید هر چه هست همه تقدیر الهی است دعا نیز تقدیر اوست گاهی اینچنین تقدیر رفته دعا کنند یا نکنند و خوانند یا نخوانند
این کار شدلی است و گاهی این چنین رفته که اگر دعا کنند شود و اگر نکلند نشود و درین صورت هم دعا بوجود می آید هم دعا بدست
می افتد گمان میشود که این دعا بوجود آورده بدعا نیامد با دعا آورده باین معنی گفته است بجهت جوی نیامد کسی مراد دلی به
کسی مراد یابد که حجت وجود دارد و گاهی تقدیر بوجود دعا رفته نه حصول دعا درین صورت دعا بوجود می آید نه دعا و شاید جاری
و ثوابی بر دعا مترتب گردد و آن نیز در تقدیر و مشیت اوست اما چون فرموده است که من ضایع نمیکتم علی بیخ عمل کنند و والا
جرم دل بوده او بر بسته امیدوار یابد بود که وعده او صادق است اما آن نیز بر روی واجب نیست که اگر نکلند گویند چرا نکرد
درگاه لا ابالی که میگویند این معنی دارد و شاید که درین وعده قیدی و شرعی باشد که بران اطلاع نداده باشند از اول امید می آید از
ثانی بیم می آید و هم مقرران درگاه در میان امیدو بیم راه میروند که الایمان بن الخوف و الرجاء آنها که خواص در گه تکلیم اند
و هست ز دگان عالی تسلیم اند تو میدوش که رحمت حق عالم است به مغرور مشو که خاصگان در بیم اند این سخن دور و دراز میرود
بجا با سر میکشد که آنجا سر میرود صد سر درین راه از پے کجوف می رود به پیشار باش بان سر خود را یگان مدد به در بارگاه
حضرت سلطان سخن گویند و در کوی اختیار بدست زبان مدد به از دل بپرس هر چه بگویند همان بگوید تا مشورت بدل نکشی دل بدان مدد
دل کم اگر ز یاد تو حیدرست شد به پیشار باش در کف دل هم عنان مدد به بیرون در خلق بر آئین خلق باش به کس را بسو
را درونی نشان مدد به صد سر درین راه از پے کجوف می رود به خاموش باش دهان سر خود را یگان مدد به ایگان باید آورد
و خاموش نشست و هر چند بگویند باید شنید و بجای آورد و گرد و دید و دم نزد و چون و چرانی نمود با صاحبان غائبان تسلیم

و گردن نهادن چه چلده است ۵ مزن ز چون در اوم که بنده مقلی: قبول کرد بجان هر سخن که جانان گفت: مسلمانی نیست
باقی همه گمراهی است و آدرگی و این کاری سخت شوار است آنکه گویند مسلمان بودن از همه مشکل است این معنی دارد اللهم
ثبت قلبنا علی الایمان بر زبان آمدن این سخن لافاطل که بے اختیار بغلبه جوش درون بزبان آید غمناکی آن روز است که حکم
جلبت بشری و لفرموده بعضی بزرگان بالای منبر برآمد و فریاد باز داد و بنالید و باران طلبید و هیچ اثری بران مترتب نشد شرمندگی
در گریبان خجالت کشیده فرو آمد و ناگناه گاران: از گون سختان چه آید و چه کشتاید جایی آفت که از شوی خواشند دعا
ما آنچه باشد برود چه جائے آنکه آنچه نباشد بیاید و بزرگی دعا طلبیدند گفت این بس نیست که از شر دعای من هزری بشما
نرسد چه جائے توقع خیر و در پلص میگوید که وی تعالی مسیح است و بعیر لطیف و خسیرو چو ادو کیم باز سبب توقف چیست
جوابش آت است که کم چنانکه وی سخنان این صفت دارد قادر و مختار و جبار و قهار و عظیم و حکیم نیز هست شاید که در اینجا حکمتی داشته
باشد که نفس آن نیز خلق رایج است و رطوفات محمد شیخ نصیر الدین محمد و قدس الله سره العزیز نوشته اند که کیاری ایشان را
باستقوا و طلب باران بیرون بردند و با کردند و بنالیدند و زاری نمودند و هیچ اثر آن ظاهر نشد چون بمنزل باز آمدند باسید
محمد گیسو در آنکه عشقنا ز محرم را ایشان بود فرمودند سید دیدی که امروز ما چه معامله کردند خلق ما را چنین و چنان میگویند
میدانند هر چند نالیدیم هیچ خریدند و نیز مینویسند که آخورد سیرایت خوانند که در فلان کوچه مخفی است از وی باید دعا طلبید
مخفت چه باشد مردی بود از مردان راه که خود را چندگاه بغلبه غالی مستی وقت در لباس مخنشان می نمود و این قوم تابع حال بیابند
چون در خود می بینند که کار مردان نمی کنند و کار زنان نیز از ایشان نمی آید خود را مخفت صفت می یابند که مردانند و نه زن اند
بچنان مینمایند ۵ تا در در عشق کار مردان نمی: ز نه بار دم از صدق محبت نه زنی: مردان همه در دعوی مردی چون زن اند: تو خود
چیزی دم که نه مردی نه زنی: بعضی که در خود از اثر شرک بت پرستی و دوی می یابند زاری بندند و خود را در صورت مشکان زنارند
نی نمایند تا اتفاق نشود ظاهر و باطن برابر نماید این معنی در شرع جائز نیست و حکم شرع لغواست ما با دیوانه پاهویشان و بیخود
چه توان گفت کلام الجانین لیلوی و لایمروی القصة نزد آن مرد رفتند و بقتضی رسیدند این طوطا رخا نه هست چه توان گفت
و چه توان کرد شکایت این خال نزد بعضی یاران کرده شد گفتند که نزد ما ذوق آن فریاد با و نهر با که شما دیدید از دج نعت و
حصول باران کم بود عنایت ینمایند تسلی میدهند و حقیقت حال همان است که آنچه نه بحقیقت برآید گره از دل نمی کشاید و من
لم یکن لوصول اهل فکل احسانه و ثوب استغفر الله و اتوب الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله لا اله الا الله محمد رسول الله
صلی الله علیه و سلم و علی آله و صحبه و اتباعه اجمعین بداة طریق الحق و محی علوم الدین

شر

الرسالة الرابعة والخمسون في كبريل المجاهد بان المكاتبة عين المشاهدة

اللهم كما نعمت فزدو كما زدت فادم و كما اذمت فباركك عايت و در غایت ایجاز و جامعیت ترجمه بار
خدا یا چنانکه انعام کردی و مخصوص گردانیدی بنده خود را بنعمتهای ظاهر و باطن زیاده مردان نعمتهارا و بکارها را زکی نقصان و چون
زیاده کردی باقی و پائیده دار و این ساز از نیستی و زوال و چون پائیده داشتی برکتی ده آنرا و سعیتی بخش دران و حقیقت طلب

توفیق شکر که سبب مزید نعمت و صرف آن در مرضیات حق که حقیقت معنی شکر است و صدق نیست و خلوص طویتی که شرط
قبل همه کارهاست کرده است و بی این معنی مزید نعمت و دوام قربت و حصول برکت صورت نه بندسته اند برین جاریست
که وجود و عدم اشیا را منوط و مربوط با سیاق ساخته و تمامه کارهای خلق را بتقدیر و تدبیر خود پرداخته سبب افافه نعمت
فصل است و ایجاد سبب نیز بفضل همه فعل اوست و الله ذو الفضل العظیم اینجا معنی همه از دست که آن روز مذکور بود
درست آید حق جل علاه آن نیک بخت دارین را بزیاد نعمت و پابندگی برکت مخصوص گردانید حضور وقت درویشانی دل
و نشانه سینه و قوت باطل و سلامت ظاهر و دولت دنیا و سعادت آخرت و خشنودی حق و سفید روی نزد خدا و رسول که اصل
در برابری عزت و قبول است پاینده دارد و علم شریف حیثه خواهد بود و آنکه نسبت کمال انسانی را در ظرف است و نعمت
دارده بروی دوشم است ظاهر و باطن محسوس و محقول و صمدیت و معنی و خلق و دنیا و آخرت خوشا سعادتمندیکه
از هر دو محلول و مظهر و در برده و در خانه از وی ظهور گردد کمال جامعیت اینست و نشان این جامعیت در زمره ملک و امرا
آنست که چنانکه بدارت و مراتب و دولت حسی و جسمانی بلند گردد پایه پیاپی ترقی و عروج بمصاعد و مراتب کمال عقلی روحانی
تلو قرین آن گردد الحمد لله نشانی ازین کمال در احوال شریف مشاهده افتاد اللهم زد و هنوز آنچه معلوم شود از حد یکی و از
بسیار اند که خواهد بود و نعمت این تعصیر برگردن کوتاهی زمان صمیمت است که محال سخن رانی و همزبانی تنگ بود انشاء الله
صحبت معنوی که سبب حصول آن صدق توهم و قرب رابطه محبت است و راه رسیدن بدان ارسال مکاتیب است
تلافی این تعصیر کند مکاتیب را نصف مشاهده گفته اند جائے دیگر اگر نصف است انشاء الله تعالی اینجا تمام مشاهده خواهد
بود اگر در ظاهر این سخن نگیرد بدکته غریب و دوسه نماید چون یک مکتوب نصف مشاهده باشد مکاتیب دیگر که پستی آن
رود نصف دیگر بآن پیدا آید باین حساب تمام مشاهده دوسه نماید و اگر در مکاتبات متوالی و متواتر گردد مشاهدات
از حد اندازد میرون پذیرد در نظر ظاهر بین چنان دید که در مشاهده کلام و مشکلم هر دو حاضرند و در مکاتیب کلام حاضر
است و مشکلم غایب اما در نظر حقیقت بین مشکلم غایب نیست حاضر است اما در پرده کلام باین معنی گفته است
اند و غزل خویش نهان خواهم گشتن و تا بوسه زخم بردم منت چو نش بخوانی و در دیده دیگر که از سر حقیقت آگاه بود و در غیال
پرده عین پرده کے نماید اینجا سهیمه اوست بیدا اگر دانا بحق ناطق ابو عبد الله جعفر صادق سلام الله علیه و علی
سائر اهل بیت الطهاره گفت ان الله خلقی للناس فی کلامه مقصود امام کشف این ستر است فانیم اینجا نکته دیگر است
که پرده دیدن دیگر است و در پرده دیدن دیگر آنکه پرده بیند موجب است و آنکه در پرده بیند مشاهده آخرین دیدن و
شنیدن همه در پرده است اگر پرده برافتنند دیدن بود و شنیدن نیست از پس پرده گفتگو می و تو نه چون
پرده برافتنند توانی و نه من و این سخن در معنی مسائل کشاده تر ازین گفته شده است آنجا باید نگریست روی
سخن بسوی دیگر بود و سر بجا دیگر کشید این همه از جوش درون و طغیان قلم است که در لایفه سابق عرض کرده بود اما بمقصد
و خواست سخن را بسخن پیوندد و سخن در مکاتیب بود و در آنکه مکاتیب مورد صحبت معنویت ذکر آن مجموعه که در
خدمت گذشته است تقریب یافت که مضامین آن مشکفل حصول این معنی است بخدا شکر و فیضه است و خوب

هم نشینی است اگر چه از کثرت و انجمنیت خالی نخواهد بود اما شاید که در وقتی بجان سختی گوید که بکار آید و در دل نشیندن آن ترا سائل
میگویم و نام مکتوبات بران نمی‌نهم که یاد از مکتوبات شیخ شرف الدین بن یحیی میری قدس الله سره و مکتوبات قطب جهری علیه الرحمة
میدهد اینهم دعوی میکند معنی دیگران دارند ما نیز داریم معاذ الله از آنچه دیگران دارند ما هیچ نداریم بلکه آنچه دیگران ندارند
نداریم دعوی از ما نمی‌آید جز شکستگی نیستی نه دعوی نیستی که آن نیز از هستی است نه در راه ماست که در لی بخرند و بس به بازار
خود فروشی ازین راه دیگر است و هر بعضی منظمها که بعد طفولیت سرزده بود و گفته شده بود بعضی موجب نظر خود پسندان است به
طوباه و در مدت آنست به هیچ چیز نیست چه در دهنی نیست که در بوسه خود پسندی نیست به یازمی بنیم ربط سخن از دست
رفته پس ستم مقصود آن بود که اگر گاهی آن مجوعه را بتصور صحبت معنوی نگاهی میکرد و باشند در بنات گاه به چه باشد
و صیت میکنم که یکبار اذلال تا آخر حرف بخور فرمایند که روی بجانب راه راست دارد و در طبیعت انصاف گوارائی دارد و
اگر اوقات خلوت مجلس وقت و انیس حال سازند و ذوقی دیگر دلزدند دیگر خواهد آورد زیاده گستاخی خوب نیست عاقبت
بخریاد استغفر الله و التوب الی الله و لا قوة الا بالله و صلی الله علی سید الانام الداعی الی طریق الحق و البقیین
محمد و آله و صحبه و اتباعه اجمعین بدهة طریق الحق و محیبه علوم الدین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

الرسالة الخامسة والخمسون تبصرة الاغنیاء بان الفقر مراتب جمال لغنا

الله و رسوله دل می‌پسند و زبان می‌نزد و دست می‌لرز و قلم می‌شکند و کاغذ می‌پشید که چه گوید و چه نویسد و از کجا
و مژده از کدام راه آید تا بهت و شوکت و جاه و جلال و عظمت و کمال آن معلی جناب را اندیشیده و بقیام بهشت
و ادب ایستاده و بر صفت ذات خود که جز و بیچارگی و ضعف و ناتوانی است نظر افکنند و زبان عوف و عادت که در خطاب فقر ابا
جریان یافته است سخن کنند یا بر حسن خلق و تواضع و شفقت و رحمت و نزول از مقام عزت و جبروت که از ایشان در وقتی
مشاهده کرده است اعتماد نموده و بر رفعت مقام فقر حقیقه اگر چه دران پایه نباشد نظر افکنند به تکلف زبان جرأت و جسارت
کشاید اگر راه افراط و تفریط نرفته و در بلند است بقصد و در راه میانه که خیر الامور و وسطهاست و در آمده نزدیک بعنوان نفس الامر
و بیان واقع حکم کند و بعضی دعاء نصیحت و خیر خواهی که سر پای وقت در ایشان است تعرض نماید و ادبی بیاید و تازه تر
مینماید و چون از بسا طرب و حضور و راست درین ترومی افتد و اگر در بزم حضوری بود سخن بر طبق مزاج وقت و حال میگوید
بیشک مقبول می‌افتد اکنون نیز ما بعد غصه و صبح سختی میکند و التکل علی الله بشرحانی رحمة الله علیه علی مرتضی راضی الله
اعنه و کرم و حبه در خواب دیدگنت یا امیر المومنین سختی فرما که پسند پذیر شوم بدان فرمود چه نیکوست مهربانی اغنیاء فقر
بطلب ثواب و رضای خدا و چه زیباست ناز فقر بر اغنیاء نظر بقدرت و غنای دی قنای روشن است که آنچه حق جل و علا
از عزت و جلال و مال و منال و فضل و کمال نصیب ایشان کرده است بمقتضای طبیعت احتیاج و نیاز غیر برادران راه
نیست چه معنی غنا تو انگری و بی نیازی است و بی نیازی با نیاز جمع نشود و اگر تو انگران را رجوعی و نیازی خواهد بود با طائفه
در ایشان خواهد بود اگر در ایشان حقیقی انداز جهت طلب عافیت ظاهر تو به و اعداد باطن که کارگر ترا زهد شکر است

و نورانیت بخش کشودل است و اگر در پیش مجازی باشد از جهت ظهور اثر وجود که کم فقر در پیش آئینه جمال غفای تو نگران
ست حق بطلان کمال حقیقی و غفای ذاتی که هیچ وجه نقص احتیاج را گرد سرزیده کبر یا وجلالی تعالی و تقدس راه
نیست عالم را آفریده و بندگان را به بندگی و پرستش امر فرموده تا بحال و کمال خود را جلوه نماید و ظاهر گردد انداخته انداخته است
ظهور تو بمن است و وجود من از تو به قلست نظیر لولای لم اکن لولاک به صاحب حسنا ترا منته می یابد که روزی نماشای
جمال خود کنند اگر چه اصل حسن محتاج آنست نیست اما تجلی ظهور مقتضی آنست حسن بآن ناز که دارد نیاز مند عشق است عشق
خود سر اسیر نیاز بندگی است نیاز می هست خوبان را به عشاق و لیکن محتجب در پرده نازد ما به روم فریاد
میل معشوقان نهان است و سینه میل عاشق باد و مد طبل و نقره حسن تر از عشق من آوازه شد باندۀ محو غمت
شهره عالم ایازد به محبوبان اگر بر عزت و جلال بنا زند به به نیاز می خود بایستند و باغبان اتفاق کنند خود بخود عشق بازند
میثاق عشق مقدر الطیر است و بجا و به محبت حسن رسوخ و می شود بیتابان بجا می خود می آرد نه حسن خوبان تعاضی
ظهور او را بخود میکشد بلکه خود بجانب وی می آید محبت از عین است و خود محبت یک نسبت است که از و طاف سر کشید و بر تو
انداخته هر یکی را نامی جدا نهاده است و در هر طرف رنگی دیگر گرفته ناز و نیازی و بیان آورد و است اگر از رنگ دلی و غیریت
قطع نظر نماید و یک گردد و لیکن لذت در دلی و دلی و نعلی است و پدیدایش عالم برای این است که خود را بتکلف بری
ساخته اما شاد کنم آن در گریه که غم غرض دعا بود سخن بجانب دیگر رفت و الحمد لله که بجانب نسبت لذت خلاصه
کار است و دعا نیز ناشی از محبت است و محبت را دو سبب است حسن و احسان هر که حسن دارد اگر چه اثر حسن او که احسان
عبادت از نیست یکسے نرسد محبوبیت چندین مردم که در آفاق عالم هستند هر که حکایت فضل کمال نشان رازی شوند و بیشک
باعثه جمعی در خود می یابد اگر چند اثر نفع از اینها نگیرد اگر حسن و احسان به گردد محبت تمام شود و کمال پذیرد و مالک تمامه دل
گردد که آدمی بر محبت منعم مجبور است و حقیقت این هر دو صفت خاصه درگاه حضرت رب الزبواب است از اینجا بر تو می
بروزد از موجودات افتاده مخصوص بر افراد انسانی که اتم مطالب بر تعینات الهی اند خوش سعادتمند و جزا نیکو که ظهور این
صفت در جوهر ذات وی بر وجه تمام و کمال ظهور نموده از صفت کمال تکمیل نشان مندر شده باشد قدر محبت حق باید شناخت
و وظیفه شکر بجای آورد که شکر سبب مزید نعمت است اگر چه ادای حقیقت شکر در نظر عقل محال است و لیکن نظر و طائف
شرع که مولی تعالی تمهید بر بندگان افاده نموده و بر هر نعمتی شکر می بین ساخته است ممکن است به سر بخشد شکر فرایند سجده به
پای بخشد شکر خواهد نفع به این در عبادت بد نیست و عبادت مالی هم برین قیاس است و التوفیق من الله اینجا نکته ایست باریک که شکر
را بجانب قدس حق نیز نسبت کرده اند و الله شکو جلیل چنانکه بندگان شکر مولی تعالی میگویند و ی تعالی نیز شکر بندگان
میگوید یعنی جزای شکر ایشان میدهد و سبب مزید نعمت میگردد و تبارک الله و چون وی سبحانه جزای بند
میدهد از باطن بنده نیز می باید که بجانب حق چیزه رافع گردد و آن مزید محبت است پس شکر بنده سبب مزید نعمت است
از خدا و شکر مولی تعالی موجب مزید محبت است از بنده و بی جزا الاحسان الا الاحسان از انجا محبت و نعمت از انجا جانب
محبت و خدمت و نعمت دادن نیز اثر محبت است سخت تراده است داشت و نعمت داد و تو نیز از او دست دار و طاعت

فلا عيش الا في مواقف جسيمه اما سوى هذا فخذى كاهلها به وابدع الضيف قد كان بيادة مديدة واما العديرة وكان مستقيفا
من الافراد القديمة والجديدة في حضرت مولانا شيخ عبد الوهاب المتقى قلب الوقت وصاحب الزمان الشجرة المضيئة من الهند
في ذلك المكان كما كتب بعض مشايخ اليمن الى اهل مكة في توليف هذه الشيخة لكم نعمت هذه السكرة بكم من اصحاب الاخوان
و بهتم صاعدا شوا ابد الحسين العيان فاندرحقى الشدة كان مشهورا في ذلك مقام من الاعيان والاعلام وشيخ الشيخ الامام اجل
الاکرام والفرد الواحد الاعظم الشيخ على المتقى الطبر والظهر واشتهر واشتهر عن التوضيف البيا والعلو المحلولة تشرفكم في ذلك المقام
الشريف بل قد ظن ان قد جاء منهم في المراكب الهندية ستة الف ولا يدري انكم مفعولون به الهندا وهدى الزمان او به خجتم يا خيبر
والكرامة الى مكة ثم جتم مرة اخرى والله اعلم ان شتيان على جهة تكلم غالب لمن قدر الله وقدره لا اله الا هو صاحب مع ذلك
زوجه الله ان يخصنا بهذه الكرامة ولا يحرمنا من برقات عبادته الصالحين ولا يتركنا في ورطة احزان الغرمة وانتم اهل الجذب
والقرب وعمل وخرق اخادة ونحن من اهل الطلب الواجبة والارادة فان فضله الله سبحانه وتعالى بركاته في ذلك على الله عز وجل وعلى كل
شي قد يروى الاطلاقات القلوب اوقع ونيس في طريق الجنة من اس القرب لا فيل ولا كية ولا كية ولا كية فطرت الابل مناسية بوقت
والحال وهو ان السيد اجل الاكرام الاعلى السيد حاتم اليمى الخيا من بني الهاديان حاشا له ان يكون رجلا العرفى تلك
البلاد ومن خيار عباد الله المقربين ومن سادة الصالحين من دولان شريف مشتمل على عشاقى ولفائف ومن كل ذلك قد تفرغ
في بعض ايامه وقد نطق التراجم الاممية والسنن الراية بكمه لورثته وشارقة بين من تركهم القلوب لا لابل الله
اورث الله حياة قلبه يصير بذلك كبير ايزان وضع ذرة منه على اركان قلبه يساير ويرى وقد يصير كشدة في كفة في كفة
او لا شك في ذلك عند اهل الايمان بالله وبآياته المسلمين باذيان محبة انبائه وانصاته ومعه الله فصدى سيدنا
تريادة سيدنا شيخ عبد الوهاب وجامعنا هذا القصد الى مكة اشرف في الخمس في الحرم الله اذن الشيخ وورثه عليه السلام يا اهل
الشيخ وورثه الطائفة بقلوبهم وقبضهم من الشيخ في هذا المقام وقد اذنت الله الحكيم في ذلك
انهم ومن تعجب من ذلك فقال يا هذا اهل الاستقامة ان الله سبحانه وتعالى لا يترككم ولا يترككم ولا يترككم ولا يترككم ولا يترككم
ابره البقعة التي تزاره بقلوبه مباركة منزل اهل الجاه وممكن الابرار والصالحين من عباد الله انهم ورثهم فخره الصالحين
اورثين السالكين مولانا الشيخ خواجه حسام الدين جبر من اهل خيبر والكرد والسنة في عيينهم من شدة البقعة موسومة
ابن الصالح والسلاح فمستوفى بذكر الشيخانه في انصاره وارواحهم وروايتهم الى التفصيل والبيان لاجل ان لا يحتاج الى بيان
خصوصا سيد الاجل الامير ابراهيم اجل من اهل النور الاشرق مصروف ثياب يده في عبادة الله وعبادة ربه الى مولانا وياك الله
لنا وكم ولصاحبنا واجتباء سائر المؤمنين المسلمين من مائة سنة خاتمة سيد المسلمين العلى خاتون جبين في العدة على اسرارها
والتباعد الى يوم الدين على سائر اخوانه من المؤمنين الصالحين الشهادة والصالحين على كل في الهندى على سيدنا الشيخ محي الدين
عبد القادر الكيلاني الامين آخروا عليهم الحمد لله رب العالمين قول قول هذا استغفر الله ولا اله الا الله والابا الله صلى الله عليه وسلم
الرسالة السالفة والنسبون في ذكر الاحوال والاتقال منبهة على اعاية طريق الاستقامة والاختيار
الله ورسوله الحمد لله الذي شرف طوائف عبادته بكشف حقيقة كرامة التوحيد وولوا اللهم نور انجريدوا التوحيد وحسن من شاء

بمزيد الفضل والرحمة والبهم بذكرهم من الملابس العرفانية المجربية والآهوتية باللفظ والاشكال فصارت لهم حقائق الصفات
والاسماء بساكنة كانت لهم الحقيقة في تحقيق عيوبهم من الحق اساسا واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة لا شاهد لها سوى
احدية ذاته ولا بينة لها سوى سمائه وصفاته واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذي انقذ امته بنور هدايته من ظلمة الضلال
وبه اهداهم الى الدين القيم من غير الاختلاط والافتلال على آراء اصحابه واتباعه اجمعين بداره طريق الحق ومحى عنهم الدين لما يعتقد من
البنان من الباطل والكره والولى الاخر الا اعظم عين الايمان وعلم الاعلام كتاب بل كتب لا يحيط بذكرها العقول واللام تأخر من بحر
باطل الى انوار قلنا انما وجدنا من سلطان علمه ومعرفة الى بلادنا اقواجا والواحدة وانما كنت يرى متكررة وافوج متشابهة
نكن في كل موج در آخرو في كل فوج شوكة اخرى لا يزد انظر فيها الا حيرة تدبش وبصار انقلاب دقة فتوح ابواب اسرار الغيوب
تدبر مطالعها من الباطن كوا من الاسرار وطلع شمس المعارف من مطالع الانوار فاراد الملوك ان يقفوه ويذهب
على آثاره وليقتبس ويستفيد مما امكن من انواره واسراره ولكن يا سيدي هذا العبد منوع من المستطعم بالاسرار والاشياء
بالوقوف على بيان آداب الشريعة في خلال الآثارة وهاتوا شجنا ومونا يا سيدي الشيخ عبد الوهاب المتقي القادر على الشد في الحب الخفي
في ما كتب له من الوحيات وبسبب من اعطيا قال ودعيته ان لا يتكلم بالحقائق والدقائق بل يبين للناس علم المعاملات وما يتولون به
من العيوب وقال رضي الله عنه لا يقدم الباطن على الظاهر لا يكتفي بالظاهر عن الباطن وقال كن فقيها بصوفيا ولا تكن
عوفيا فقيها وقال شيخنا ان يستعمل في معالجة كتب الغزالي كالا حياء ومنتهاج العارفين لا كالنفع او التسوية والمصون
بمن غير الله يسئل تعذيب عبده كتاب عين العظم بذه نصر عبارة الشيخ ودعاه ايضا بان لا يتكلم الا في ابواب الدين الملمة
وفيه ترويح الدين وتجديد الشريعة وحفا عنقاد الدين واحكام السنة ولا يخرج عن دائرة الاعتدال وحيط الاحتياط
والاستقامة ولا يقع في اشعارات الوجودية وتاويلات الباطنية مما يوجب الحسرة والارامة وان لم يرضى الشريعة في انحاءها
ودرويات ضمن ذلك اني رايته يوما يقابل كتابا فقلت له يا سيدي ما هذا الكتاب ما اسمه ومن مصنفه قال هذا كتاب اسمه الان
والكتاب وذكرفيه الحقائق والاسرار في طريق الشيخ بن العربي تصنيف شيخ عبد الكريم حلي مزايا اليمن وقال وهذا الشيخ تفسير
في تفسير النيران من الرقيم في تسعة عشر مجلدا بعد حروفه كل مجلد في حرف وقال لقد رايتنا اربعة وخمسة من مجلداته وتكلم فيها
بما ليسه الاذان ويحقق عنه لطاق البيان وقال كان شأنه في التصنيف في اكثر اذهان يسبح في المغازات والبراري و
فقرته وصحابه واخوته وبناته او شجرة وضوا فيه القاطيس والقلم والدوات وشيئا من الاطعمة والفواكه والثمار فاذا
مر شيخ عليه ابا حيران بلس وكتب اوراقه تركها في ذلك المكان وذكر شيخنا رحمه الله ان كان في المركب فرأينا في المنام
ان جاء نار جل شيخنا كبر نوراني فقلنا من انتم فقال انما عبد الكريم الجيلي جئت لادركم فلما اصبحتنا سألنا المعلم عن مكان المركب
قال في مسامتة عدن وقربنا الشيخ عبد الكريم بعدن فاستمع امرؤك والكتاب المذكور من الشيخ ليطلعوا فتوقف فيه فقال
انهم يريدون ان يطلعوا على ما في انشاء الله تعالى في هذه الآخرة وتروا في هذا السؤال في معقوده ان لا يعطيه ولا يسامح فيه ثم قال
ابا حيران في هذا الكتاب وامثلة سموا مجموعته باسمه كان احذ يقدر على التمييز والتفرق فانظر فيه مبارك والافيه
خوف الهلاك والعتاب فلم يعطى الكتاب والذاتي في ريشة ليوثا من الفوات المكية لنسج وكان نسخة صحيحة مليحة

قريب انما فيها فقال تريد ان تخلصوه ويشتره ثلاث ميسر نشاء الله قال خذوه لا بأس فان في هذا الكتاب غلوا كثيرة جليله غريبة
 ولكن بشرط ان لا تقهوا في بهيمة وموجاهة وتخفون بوجاهة ومع ذلك كان يوصي بحسن الاعتقاد في القوم وعلومهم وكلما تهم يقول
 اسلم وسلم واقراني في ذلك كتاب سیدی محمد بن رزوق المسمی بقواعد الطريقة فی الجمع بین الشریعة والحقیقة وهو کتاب جلیل بحسب
 حاجت بین طریقة الفقه والتفقه والعلم والحال لا ینتفع به الا فقیه منشرح علی الاحوال وهو فی تحقیق مفید بالاعمال لا ینتفع به بقیة
 متصف عنده ولا صدق فی متصف مع ما جدید فاکلا الجاهلین شیخ کمال العریقین لقد شرح اکثر مفاد هذا الفیقر وترجمه بالفارسیة فی
 رسالة مسماة بمرج البحرین فی اربعین طریقین کذلک جرت عادة هذا العبد الضعیف فیما یدور من من التصنیف التالیف
 الرجوع الی کلام الائمة الذین هم جامعا للطریقین المتفق علیهم بین الطریقین علی طریقة توالیف سیدی شیخ الامام العارف علی المتقی حجة الله
 علیه حمته اسمته وقد اتفق للجدید ذلک حتی جاوزت اثمانین طویلت التسمیة الله الموفق والمعین یاسیری قد اقرانی شیخ
 اکثر غریب القوم مما یتصور فی کتاب الفقه من فائدة وافیه فی مقام التوقف والتسلیم لم یاذن بالتحقیق تعظم غیر انی اخذت منه
 الاجازة ان اتفق صحیحة اهل وطالب صادق ثابته فی الاعتقاد الا یحتمل ان لم یتحقق لی ذلک الا ان کان رضى عنه ینقول لیس
 الشان ان یؤخذ علم المعروف من فائدة الکتاب وانما الشان ان یؤخذ بعمل السلف اتباع طرقی الذین فاذا اخذت المرأة وصفی
 القلب یقع فیها طبع ویختلف ما یتكشف بنور الايمان ویفعلین کان البضا یقول واجب ان یصحح الحنفیة علی طریقة السنة
 والجماعة فانه الذم جاء من یوزع رسول الله صلی الله علیه وسلم والصحابة قال بعد ما استخمدت هذه العقيدة وصحت و
 استقامت بحسب تعالیم علمهم ولا ینفی کلم فیها اختیار صیرهم مقطوع فی قبولها واعتقاد بان طالعهم کتب القوم واسندهم
 منها محسن مبارک ولكن بشرط المذكور وهو عدم الوقوع فی البهیمات والوجهات بحسب المقصد وقال فان رزیت فیما ینقل
 من کلمات اهل الحقیقة ما یحتمل فاسر الشریعة عارضة وادارة ذی نسبتها الیهیم واکثری بتاویلا وظلیتها با حکم الظاهر والحق
 القوم فان لم ینسب التلطیق والتاویل فالا حوط التوقف والتسلیم قال شیخ الامام العارف الایم القدوسی سیدی محمد
 بن رزوق رحمه الله فی کتاب قواعد طریقه بنی العلم علی البحث والتحقیق یعنی الحال علی التسلیم والمقتدین فاذا تعلمت اعرف
 من حیث العلم نظری قوله یا صله من اکتساب السنة وآثار السلف لان العلم معتبرا صله واذا حکم من حیث الحال سلم له ذمة
 اذ لا یوصل الیه الا بمثل فهو معتبر بوجده فاعلم به مستند لامة صاحبیه ثم لا یقتدری بل عدم علم حکم الا فی حق مثله وقال ایضا یغیر
 الطرح با صله وقاعدته فان وافق قبل والارادة علی مدعیان تامل اذ یقول علیه ان تامل اذ سلم ان حلت مرتبة عالما ویاثمه
 هو غیر قادر فی الاصل لان الفساد الفاسد لیه یجود ولا یقصد فی صرح الصالح شیئا فخلافة الصوفیة کابل الاصولین لاصولین
 وکامطون علیهم من المتفقهین برودتولیم ویکتنب فاعلم ولا یتبرک مذرب الحق الثابت بحسبیتهم وله فخرهم فیه وقال ایضا
 قال شیخنا ابو العباس انضری بعد کلام ذکره الجاهلین بوجی من هذا الکلام دایما فیه معذور مسلم حاله مز باب الضعیف
 والنقصیه والسلامة یومن الاکان الخافین ومن فقه شیئا من ذلک فهو قوة ایمان معذور التوسع وامر علمه مشهده واسواء
 کان مع فقهه او نور بحسب ما فی القوال من انوار الموضوعة علی اشیاء کانت و هذا شیء معروف مقوم و یوجب انتهی
 وکان سیدی شیخ عبد الوهاب یقول المراد بالنظام المصنوع بالنور انما غننه وقال التوقف فی عمل الاشتباه مطلوب کزمه

فما تبين وجهه من خبره ومعنى الطريق على ترجيح الظن الحسن عند وجهه عن ظهر معارض وقال قوم ما دى اليه الاجتهاد حرم به امر
 الباطن الى الله من ثم اختلف من جماعة من الصوفية كابن الغارض وابن جلال العفيف التلمساني وابن دواسكين الى الحق
 التيسر الشري وابن سبعين والحاقي والمراد بالحاقي هو الشيخ ابن العربي لانه من اولاد الحاتم الطائي وهذا الشيخ قد اختلف فيه الناس
 قد يحدو حدثا ويخرج موانع في العلوم الحقائق والمعارف موصوفاً لكن في طريق الهداية والاتباع غير معروف قال ابن رزوق مثل شيخنا ابو عبد الله
 القوري رحمه الله وانا سمع قتيلاً له ما تقول في ابن عربي فقال اعرف بكل من اهل كل فن فقل يا سائلك عن هذا قال اختلف
 فيه من تكلف الظنانية قبل فترج قال السمع تسلم قلت لان في التكفير خطر وتكفيراً عما عاد على صاحبه بالظهر من جهة التبعاض
 بجهاته ووجهاته والظاهر علم وكتابه نفوس الحكم فيما يفهم من ظاهره ويتبادر الى الفهم من التردد والالتباس بل شبهة عند ذي البصائر
 والابصار والوقوع فيه بالتقليد واعتقاد كل فاذي بعينه وليس طريقة التصوف مخففة في العلم بالنفوس والفتوحات وتوحيها انما
 حقيقة التصوف صدق التوجه الى الله من حيث يرضاه الحق وبما يرضاه كما هو مقام الاحسان المشار اليه بقوله صلى الله عليه
 وسلم ان تعبد الله كأنك تراه فالإسلام اشارة الى الفقه والايمان وشارة الى الكلام والاحسان اشارة الى التصوف كما جاء
 في الحديث جبرئيل باسدى كان ابنه الذي هو الفقهاء الواعين المعاشقين وكان كاسمه سميغاً قاضياً لا يغاروا باخيراً لا تاركان مشرب
 التوحيد توحيد الوجود وقادرت فيه المذوق والمشهود كذبت طغماً في تجزئه وكان يرضى من شدي حانه ومقاله بكت ذوال في اوان الصا
 فادخلت في ميدان علم الظاهر بتفصيله وتبسيطه وتبسيطه في شيء من ذلك فترى الحال ولكن لما كان دخل في القلب من
 اول الامر من بعد الصبا استقر في الباطن بحيث لا يقبل السواد الخفاء الجدي في باطنه وشاهد على التوحيد انه ليس بالوجود الا الله الواحد احد الشهود كل
 ما ظهر منه يربى به الوجود المشهود ولا يعقل عندي سوى الله انما يقوم بقولن به طور دورا طور العقل وكنت عندي بحكم الانشاء والاتصاف بالحق
 الشايت المعقول شهود باطني ماذا يكون سوى الله وكان الله لم يبين مع شيء ممن اين جارسواه وما كان سواه ما به التمكن من في حدتها
 فظهر فيها الوجود الحق من الحق سواء يقول يا سبحان الاستبصار بظهوره وفيها ما سبب عباراتنا شتت حسنات احدها
 وعندنا ان القول بيجاد العالم يكفي في وحدة الوجود في القول بان ليس في الوجود الا الله وتوحيدهم الله وسواء وامثال ذلك
 وقد قال بعض المتأخرين لا يعقل لصدور الكثرة من الوحدة وجه سوى التوحيد كان والذي يقول بالفارسية انما هو عبارة عن
 بعبارة درست وهم بدو مست بل بجه درست وكان يقول احسن عبارات بجه از درست ومعناه معنى بجه درست خان من غلب على
 باطنه التوحيد ليقوم معنى التوحيد من كل عبارة وبكل اشارة وكان يقول والذي كان يشكك عليها القول بالتوحيد فلما تحققت
 انتم حل الاشكال والرفع الاشتباه في الحال لان في القلب بالتمشك يكون العينية والخيرية كلها محققان وضح من قوله تعالى
 والله من وراءكم محيطاً بحقيقة التمثل باقية على ما هي عليه ثابتة في صدقات لا تغير فيه ولا تتحول مع ان مثال الذي تمثل به عينه باعتبار
 الحقيقة واثم سواه ووجوده العلية التي افاض عليها جودة بقدرته على هذه الافاضة مما كان يمثل جبرئيل بصورة وصية
 وقد قال الشرحانة فتمثل بها بشراً سواها فهو الظاهر الساري في جميع الضراري من النفس والآفاق مع بقاءه على ما كان عليه
 من البطون والاطلاق هذا ولكن شهودنا باسدى للمعنى ليس على هذه الطريقة التوحيدية المتعارضة كما يقولون انا نشاهد الحق
 في الاشياء وكل شيء مظهر ومرة شهوده بل شهودنا متعلق بالاحدية المطلقة التي هي غيب الغيب مع قطع النظر عن الاشياء

والاشياء مذبول عنها تخلق اللطيفة المدركة بالتحقيقة المطلقة التي اسم الله وسماه مدلوله مع قطع النظر عن الغلبة الحربية او
 الغلبة او التزكية او الهندية وشبهه الذات مجردة عن الملاحظة معاني الاسماء والصفات وهو ذكر الخفي وقد يكون هذا في الابتداء فعلا
 من الذكر يتكلف فيه بصغير بعد ذلك صفة له لا اختيار فيها فلما ان اياها حقا ما اختير له في الالبصار وتكلف في نفسه عدم حصوله
 لما قد قد تغيب الذكر عما سوى الله في هذه الحالة وينسد ابواب الخواس ولا يكتفه الذبول عنه ولا يتصور قد ينزل وهو لا
 ما بالانقاعات الى شيء ولكنه اصل المحض حاصل ولذلك اكر في هذا احوال ثلثة او بها كالوجه فانه قد يحصل وهو لا ما عنه بالانقاعات
 النفس الى شيء مثل الحكايات مع اصحاب اللجباب يتوهم وتكون مثل الطائر المعلم كالبازي وتحوه يطير ويذهب عن البهيماء يرجع
 ويحكي بادي وجهه وعاءه وقد يكون بحيث لا يسبيل للذبول فيه كالعش المطرف فانه لا يكون للذبول عنه تغافل للتقوم خلاف في دوام
 هذه النسبة اقبل تدرم وقيل لا تدرم، يتسكع في علمه واما بقوله صلى الله عليه وسلم مع الله ذلت الحديث ويحاج بان المراد
 الى مع الله ذلت واما ستر على خلاف ما يدون فيرى كما قال سنن كيتيمه وكيتم سلى والتحقيق ان الدائم المستمر بالانقاعات السوء القلب
 وقد يتقلب وانروح وان شئت المحبة عن الصفات الى ما سوى المحبوب لكن قد يورث فيها تاييد في القلب ميتة ما هو هذه النسبة
 التي اشرنا اليها هي النسبة الغشبية والهايمان شات في كلاهم وعبان كانت في قلوبهم وحاصلها في مجموعها في الغشبية والهايمان
 الادراك تعقيد القلب عما سوى مشبهه في طريق التصفية وطريق السبوت المتعارف بلغة التزكية في طريق التزكية معاملة
 مع النفس ونزاع وجدال معاه في تصفيه ذبول النفس و صفاتها عن كل ما سوى ذلك وروى عن الداعي اليها والمرشد
 لظالمين في بلدنا هذا الشيخ العارف الكامل سر الله الاعظم ونور الالهم سيدنا وولانا محمد الباقي قدس سره الاصفى وكان
 من رجال الله المتصور نور ذات التصورة ومعنى المتصف بصفات اهل مخصوص ظاهره بالظن وبون مشايخنا في هذا
 الطريق حواه الله ما خيرا وكان قدس سره يقول في النسبة غايته في حقايق حانته العبد من ذات الله بها في نصيبه واما الكلمات الاخر
 التي هي اشارة الى تجليات الصفة الجبروتية التي هي اصل الالهي الساكن من كشف العوالم وجود المراتب في شيء اخر في قدسنا من كتابكم الشريف
 من المعارف والحقائق ما لا يسع المقال مع ذكره ولا الالاف الا الحق نور الحق مما شاهد وشاهد من احوالكم وقواكم من احوال الخائب
 والجناب السالب وما سمع من سالككم من الاخبار في صدق البهيم وعدم الانقاعات الى الاغيار بلوغ البهيم في ترك الدائم و
 الدناير وقلته المتنام والذكر لواني والقلب الصافي واختيار الغرير وسوكل على الله والافطاع عما سواه وكما انك عجب
 غريب لا تيسر البفضل الله وتوفيقه ولما سمع المملوك حماد صدقكم ونصوكم مزيد خيركم وبركائكم وكونكم تاديين من تلك المقادير التي
 تركب فيها الخوار واليخ وهم تدبيل في طريقه الى اموال واليخ اضطر والي ان يدرك خد شكم تيشرف بصحبكم ولكن يا سيدي العبد
 معذرة لا باعذار يتعارفها نفس اهل العزيت والعبادة التي يعبدونهم ويحرمهم عن الوصون الى كمال الخير والسعادة حاشا وكل انما
 ذلك شان المتكبرين والمخاليين ولا الفقراء ولا المساكين يا سيدي الى ما كنت وفي خدمته يدي الشيخ عبد الوهاب المتقوسنت
 عليه احوالي من ميدي واتي وقلت يا سيدي انا امر نشات من زمان مضى في الرياسة للتعليم والتبذل عند نصيحة الناس الا اضطر
 منهم والدخول فيهم ولما حصل لي بفضل الله طرف صالح من ذلك قضيت طري حاجتي مما هنا لك على بعض اهل الحق الى الخروج الى
 ارباب الدنيا فادركت سلطان الوقت والامراء فاعتوا بشائي ورفقوا مكاني وارادوا ان يكثروا لي سواهم ويحكموا ويعسوا

بهذا الضعيف صديقم ومودقم قحالي الشؤم تتركهم معهم وادخل قلب عبده جذبه هذا الى هذا المقام الشريف ولها تقية محمية
 وحكاية عويصة تذكر بها في اول تاريخ المدينة الذي الغته مسمى جذب القلوب الى ديار المحبوب ولما وصلت هذه المقام
 سمعت بزيارة سيد الانام عليه الصلوة والسلام وقوت في خدمتك وتشرفت ببعثتك سرى الى قلبي شئ من نور الايمان والعمل ما يروى
 على قلبي ما كان من تقية الحرم والامل فالان اريد ان اسلك طريق اتباعكم وادخل في زمرة الفقهاء من اشياكم فسكت
 الشيخ واطرق ليأثم فم راسه وقال سبحان الله ما احسن هذا لو كسر احد قدمه وجلس في زاوية العزلة والنحول فهو على مرتبة في
 الوصول القبول ثم قال ولكن هذا محبوب شديد ثبات القدم فيه بعيد الاصل في هذا ان يشرك المرء الناس في تعلم في خرم
 ويقترب عن شرمه فذلك لم يحاط الكوك والناس وحصل له ما في ايديهم الياس ولم يذهب حين الرجوع من الحج كما عادة
 بعض الحاج من اهل الحرم الاول للحاج الى ياركن فيجاء لور وبرهان فوروا اجماعا على حب على الفقراء واهل هذه الطريقة من الحرب الفقهاء بمجد الله
 سامع ان اوقات غاما ماشاء الله من البركة في وطنه المأوى اعني حقه الداء الذي هو مكان الفقراء والمساكين سكن العاشقين المحبين التزم باب الفقر تولا
 على الشرا جافا فله كرم في بنيه اخره قال الامرال ما ان بفضل الله الكريم التعال والقصة فولية بخلاف في ذكر بالاسمة والملا
 والمفقون الشيخ قد امرني بالخلوة والعزلة والافراد ولكنه قد تساهل وتسامح في ذلك ملا حظته ونظره لا اعتبار لم يترك جانب الرخصة
 ما فاخته ان لا يرى في ذلك شدة باسا فكان هذا العبد الضعيف يعني او تامة بما شاء الله من الاعمال والاستعمال
 ولكنه كان يخرج الى بعض اوقات في بعض الاوقات والاسواق ويجزم ويبرز بعض الاحباب والاصحاب من اهل الخير ويتبرك
 بصيغتهم ويشرف بخدمتهم مامونا عن صمته الغير لحوق البصر ثم سلك الله على ياسيدي رجلا من اهل سلسلتنا من مش في
 الحقة الجبلانية ومجدو باسكرا تاشرب المحبة العرفانية فجزني وقهرني والزممتي الخلوة والعزلة والافراد ومنعتي عن الدخول على الناس
 والترحال بيوهم وصيتهم ولو كان مع الفقراء والصالحين من العباد وجد في ذلك بائع ولم يتسارع فطنا وقال يا هذا لا يطلب منك
 عمل غير هذا وقال ولا اقول انه ذلك من عند نفسي وانما هو امر مؤكدين مكان خرم عليك برفا فاخته بالسؤال عن الاطلاع على
 حقيقة هذا الامر انما كانت حلية الحال فقال تدعوا الله ان لا يطعمكم على حقيقة الامر لا يكشف عليكم حتى يبلغ الكتاب حلاو يعبر عند ذلك
 ما به الرجوع والمال وبشرني بان فيه الخير كل الخير انشاء الله تعالى وهذه الحكاية ايضا فولية يناسبها الاختصار فالامر وضع عند اهل البعائر
 ودوى البعائر لم اشفت يا سيري هذا السر بغيركم بهذا البيان والمنقضي الله اعلم وجعل ما اقول وسيل فهذا شائي وانما تخرج في
 امرن ولا اري ما يفعل بي وماذا يكون عاقبة هذا الامر كما في ذلك الاختيار والتدبير الى تقدير العلم بخير اقول له رضى
 بما قسم الله لي وفهنت امرى الى خالقي فلقد حسن الله فيما مضى كذلك يحسن فيما بقى والمسؤل من احباب الدعاء
 والاعانة والاداء حسن التوفيق وثبات القدم على طريق الرشاد والساد وانتم سكان بلد الله وجار بيت الله ودار الشرب المعنى المراد
 عند اهل الله نحن الفقراء والمساكين المحتاجون الساكنون بالاسطون يد الفقر والفاقة والبائسون في طرق الطلب غاية الجهد الطاعة
 والناقصون في جميع مراتب الكمال والقامرون عن كل ما ناله كمل الرجال والمتصرفون الى الله الرجوع فضلا كرمه بوسيلة
 خاص عبادة المقربين الذين هم سيوف القدرة ومقرب الحقة والمتوسلون بهم في امور الدنيا والدين متبركين عن جولنا وتوتنا
 متجنبين عن الدعوى وادعائهم ليس فيها والتوفيق والقبلة على الناس اعادنا الله من ذلك غير شين انفسنا سوى العجز

الرسالة السامية والخمسون تحصيل النعم والبركات بتفسير سورة والاعادي

التعويذ سورة. والعلميات صحتها سوگند خوردن پروردگار عالم جل جلاله با سپان خدايان که نفس میزنند هنگام آودیدن و آود
اسب را تمام است همین که بلند کند آواز را چنانکه عادت است و خنجر چنانکه برای علف کند و صبح آواز نفس او درود بدن و
احادیث و فضیلت قرین بسیار است و تعویذ فرموده اند الخ معقود فی نواصی الخ یعنی بستم شده است در ناصبه های اسپان
یعنی دوی پیشانی ایشان و کند ام خیر را تران که بدان اعلای دین و مکتوبه ای بقار حاصل گردد فالکلمات قدحاً پس
بیران از گمان بکش از سنگ بسبهای خویش و این در حال دیدن بیشتر میشود فالکلمات صبحاً پس غارت کنندگان در وقت
صبح و این صفت سواران است و چون بر ساطت اسپان بود صفت ایشان داشته باشد غلت اکثر وقت صبح واقع
میشود و در حدیث آمده است که آنحضرت صلی الله علیه وسلم در وقت صبح نزدیک به شهری و در آن کفارت کند سیرت و اگر از آن
می شنید که علامت اسلام این است که با زنی ایستاد از غارت و اگر نمی شنیدی تا سخت و میزد و تا خون به نقعاً پس می آید که اسپان
بغیر از وقت صبح که لازم عدو و دین است فوسطن به جمعاً پس در میان می آیند گروهی را از اعدا دین یعنی می تازند و
خود را بند و قائل میشوند و غارت می کنند و دشمنان دین را و این سوگند خوردن با اسپان در حقیقت برای اظهار تقدیر و مرتبه و عزت
و ابرار است که پسران ایشان را که از قبیل جبرائیل است از بخت اعزاز و اظهار دین این مرتبه با شمشیر غازیان را چه قدر عزت
خواهد بود سوگند بر این معنی می خورد است ایشان را که در دنیا بگذرد و با بدستیک انسان بخا صیت بر شریعت و جلیت هر پروردگار
خود تا سپاس است و بی ترمانی کشنده و بخل و زنده است لکن در این مرتبه معنی گفته اند و بعضی گویند که مراد با انسان عبد الله
این بی خفاف است و این سورة در مذمت وی نازل شده است با وجود این است که با کفران بیان را باید که شکر پروردگار
تعالی و تقدس کند که ایشان را با عدل و دفع و دشمنان و دین توفیق داده است و بر بدن جان و مال خود برای حق بخل نکرده و بخرج
و خطیبت طلب و دنیا و ماسوی حق عامی نه نشوند این معنی مناسب تر است بسوگند خوردن با اسپان و صفات ایشان
مذکور شد و الله علی ذلک شهید و بدستیک خدا تعالی بر بخل و کفران و عصیان انسان گناه است و از آن آگاه است
یا انسان برین احوال خود گناه است بجهت ظهور آثار از وی اگر چه غافلست و بآن معترف نیست و توافقی می ورزاند که حجت
النجیر نشکند و بدستیک انسان بر دست داشتن مال سخت است و غیر معنی مال گیر و در آن بسیار آمده است و مال را
مال بجهت آن گویند که بیل بدان بلیت آدمی زاد است و در دست غیر هم هست و اگر در راه خدا صرف کند و شکر می بخشد
آمده است یعنی چندان دوست میداد مال را که شکر نعمتی کند و در راه حق صرف نمی کند و بخیلی زند و کفران می نماید انلا یعلمه
را و انما یجوز ما فی القیوم ای یاس فی داند انسان چه خواهد بود حال او در دنیا که بر آن گنجینه شود آنچه در گذر با است یعنی زنده گردانید شود و ده با
و خصل ما فی القل و بر جمع کرده شود و حاضر گردانیده آید چیزی که رسته با است از خبر و شوا افعال اقوال و تخصیص فی مصدر
برای آنست که بیهان است و این طلب است و عده و اصل است و افعال جوارح فرع است از آن که بجهت بر بخل و شکر
خوب و بد و شکر پروردگار آدمیان با اقوال و افعال ایشان در در دستگیر و اناست و بر جز اولان او تواناست پس

در جمع احوال احوال از خدا باید ترسید و تقوی و زبید و بالشر التوفیق پوشید مانند که در حدیث آمده است که قرآن را ظهریست و بطینه ظهر آنکه آنکه از ظاهر عبارات وی هر حکم تواند شد بهجت غریب معلوم میشود و بطن آنکه بر او اطمینان ابدی مواجبه و احوال لاحق میگردد و این صفات را که برائے سپاس غازیان مذکور شد اهل باطن بر صفات نفس کامله فردوی آرند و جلایات یعنی نفوس که می دوند و در طلب کمالات مقام قرب الهی و التویر بایات یعنی بر رند و مشتعل بازند و با ذکا خود انوار صراف را در المعیزات و غارت کنند و غایب آینه برهواسے نفوس عادات سے بدست دهند و در غفلت و کمالات را فائز نماید و نقاهتی بر انگیزد در شوق تحقیق کمالات غنا جوده و جدوا و سطن به جتن پس می بیند مدام جلوی و صفت ملکوت را بگریز و سوگند باین نفوس کامله که آدیبان در تحقیق کمال سعادت حروی و قرب الهی کفران از خود تقصیر کننده میباشد که تقصیر میکنم و بسبب هجوم غفلت و غفلت جسمانی و ناسانی آن روز که پرده از روی کار بر افتد حقیقت منکشف گردد و معلوم میشود که حال چیست پس باید که مراقبه ای را باحوال نشان از دست ندهد و غافل نباشد و فارغ نشیند و الله اعلم

ترجمه مکتوب حضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم در تعزیه پسر معاوی بن جبل از عظیم الصی و اکابر ائمه اصحابه و ائمه اهل بیت علیهم السلام

الرسالة التاسعة والخمسون ترجمه مکتوب بنی الاهل فی تعزیه ولد معاوی بن جبل

بسم الله الرحمن الرحيم
 من محمد رسول الله الى معاوی بن جبل این نامه است از محمد فرشته خدا بجانب معاوی بن جبل سلام علیک سلامت و امن و بے گزندگی باد همه بر تو از آفتها و گزندها خصوصاً از آفت بے مبری و مشکبانی و جزع و فزع و مصیبت قاتی احمد ایله الله الذی لا اله الا هو بدین بنی سپاس و ستایش میکنم خداوندیست خدا جود و سعه میرسانم ترا بسوی تو اها بعدوا و اعظم الله ذلك کاجهر و بعد از حمد و تعظیم میکنم ترا که بزرگ رده خدا تر از خود و ثواب برین مصیبت یعنی مصیبت بدتر چه از مصیبت تو ایستاده و از مصیبت بر تقدیر مبر است و اگر چه نلکد مستحق عتاب گرد و چنانکه فرمود و اهلک الضلک بد خدا و بیدار و در دل و مبر و نه قضا و اله الشکر و روزی گردانند و فراموش بر نعمتهای و س فان النفس اهلها و الهیة من هواه الله عز و جل هتیه پس بدستیکه آتیهای ما و الهیای ما و اولاد ما هم از بخششها خداست گوارا و عواریت المستودعة و عاریتهاست است و اما نهاس است پیش نهاده است یعنی در نیمه نعمتها که داده ملک ما ساخته بجا ریت داده است و بامانت نهاده است همه ملک او است هر وقت که خواهد بگذرد و بستاند شعر و ما الا اهل و المال الا و لیت و ولایت و امان ترا و اولاد و ایت و تمتع بها الی اجل مغل و دهره مند و سودمند گردانیده میشود باید ان نعمتها تا مدت محدود و معین چند روز که حکم او است یقبضها و وقت معلوم و میگردد می ستاند و رویتیکه میدانم ثم افرض علیها الشکر اذا اعطی پس تر فرض گردانیده است حق تعالی بر ما شکر آن نعمتها و تیکه میدهد و الصبر اذا اتی فی نفس گردانیده است

صبر و تکیه بستاند و بنگراند تا همه احوال آدمی اوقات از چهار بیرون نیست نعمت است با اطاعت است یا معصیت و تظیف
در نعمت شکر است و در بلا صبر و در طاعت درایت و توفیق و در معصیت تویر و فکاک اخلاق من و ما اوجب الا لاهیه و عواریته
المستودع و عتق پس در پست و در بخششهای خدا گوارا گرد و ده بود ترا او را سوار پتیا و با تپناست و می توانی که نهاد بود نزد تو و متوکل
با شیطنة و صدور و با هر مند و مند گردانید ترا و در خوبی و خوشحالی که شک می برند و بر روی یقین و عینک با جو کشند
و گرفتند و از تو بزرگ و در بعضی نسخ کثیر یعنی بسیار یعنی اگر چه بعضی متانید و لیکن احو و ثواب بران داد و اجر و ثواب
و بی سببانه عظیم تر جمه است و در حدیث آمده است که چون جگر گوشه یکی می ستاند و میرا بدقت شنگان امر میکند که برای او خانه در
بهشت بنا میکند و نام آن خانه بیت الصبری نهند الصلوة و الحمد و الهی ان صبر و در رحمت حق تعالی و هدایت
مرکز است اگر صبر کردی و چشم بر اجر و ثواب خدا داشتی اشارت مبصرون کریم و یثیر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة
قالوا ان الله وانا لنیرا یحیون اولئک علیهم صلاوات من ربهم و در حقه و او ائک هم المحدثون فالصبر و کلا
یجبه جعک اجرک پس شکیبائی کن و باید که باطل و نابود نگردد بے صبری کردن ثواب ترا افتند پس شیطان شوی بر ز آفر
که چرا صبر نکند و اجر و ثواب از دست دادم و اعلی ان الحیرة کایرد شیطان بداند که بے صبری کردن دفع نمیکند چیزی از معصیت
و از غمی آرد و قدره را بوسه تو دایم فم حزن و دور نمیکند غم و اندوه را بلکه زیاده میگرداند از راه ماه و نازل فکانت قلما چیزی که
در آینده است از بلا و حادثه پس شوره و قمر و آینه است البته شعر و عوصت جزا من فقید فلان کن فقیدک لایاتی
و اجرک زاری و آنچه گم شد و رفت باز نیاید بای اجر خود از دست داده و اصبر فان الله لا یفشی أجر المحسنین ه

الرسالة استوفان ایراد العبارات بلیان اهل الاشارات

الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی آله و اصحابه و بعد و این سطر حد و الامکان
والالفاظ و مراکز و ایراد اشارات را تبیین و انکشاف و الحیران علی التبع و احزابی مرآت و مصانعه و محالی الهم میانی تو اعدا اسرار العلم
و الحكم مجازیب سلسله جوازیب القادرية الالهية النافذة الیه الربانیه و مفاتیح ابواب العالیه المجهة الرحانیة الصمدانیة و علی المنتهین
اسی حقرا تم و المتهین من برکاتهم و سائر الساکین لهذا الطريق و الحائرین اوافقیین لفقدهما فی حق انکاس اشده انوار جلالیه قبوله
احدیة و انجلی بجال تجلیات برابره شهودیة محمدیه بر باطن متعبدسان شکایت و حقیقة ظاهر مستر شدن صراط مستقیم شرعیة تنالی و
مشغولی با و این عبارت و او اندک سیر در باب انوار رحمت که است بر ملاقی نهاده و بادیة قلوب متعطشان و حصول زلال و ملت متقطعا
نزد اسطر قریب و اتع و بر سر حیران عیون استظاف و مفتوح و صدور قلوب از تجا مشروح گشت که که رسد و چگونه رسد ناگاه
بهوب ریاح حکمت ربانیه غشیه قوشیه اقتضای تیسرین بجانب دیگر گردد و تقلید صلیح ارادات رحمانیه غیبیه بعبودیه بسو
دیگر بر شمع ابرقت تو اعطاشا عامه و فلما را و اقصوت و تجلت فی جمع فقرای این دیار و منتجان این سلسله علی مقدرا
خصوصا اندوه الساکین شیخ عبدالرزاق المشهور شیخ بهلول و جواد طرق الحجة مولانا حاجی محمد بدعا و سلامت احوال
و صعود مدارج کمال مشغول اند و السلام عقد قلب مصمم و عزیمت همت مستحکم است در و تکیه ارادات ازلی رفته باشد

و حال این شکسته یال گشته است که از سلطوت آن قوت حرکت بدن و سکون تلب فراغ وقت و سلامت حال روی همدم
 نهاده و بنیه این جیگر اصل ضعیف افتاده و تمامه عمر مشقت و ریاضت گذشته و آلتان پیر به پیر یافتند و پیران پیران شده و دیگر
 چه حال باشد الحمد للهِ علی کل حال جز صبر چاره نیست و از رضا و تسلیم گریزند و اگر چنانکه قوت یدنی روی با خطاطا مدد و از پاس
 انگار است همت تعلیمی و غذای روحانی که عبارت از حق و توحید و نگاه و استقامت حضرت آله است مدد نمی نمود و قوت نمی افزود مطلق محو
 متفکمی شد و از دانه و جود بعلم عدم رفت و بدین راه امید و حال تو زنده میداد و دیگر نه مدد هم از هجر تستیم ملاک و با لجه حال
 این ضعیف درین حال شوق محض است یا ازین ضعیف بر آورده قوتی عطا کنند و بحال آرنجها چندگاه بهین ضعیف و ناتوانی بگذرد
 و بقای کشند یا به ارند و بان عالم بر بند هر چه حکمت و قدرت و وی تعالی اقتضا کند و راضی است به رضیت بما قسم الله
 و فوضت امری الی خالق بقدر احسن الله فیما مضی که لک تسکین فیما بقی به رضینا بقضاء الله ما بدست دوست دادیم
 اختیار خویش را به صلاح ما همه آنست کون تراست صلاح به تا آلتان تسلی خاطر بدان میداد که بر نافت توفیق از محقق
 این دیار برآمده و در قضای سیوانی الارض پای نهاده روی صدق و اخلاص با انجام شرفیت که موطن این اراج و مستقر
 تواب اهل فلاح است و ابد آرد و عود خواهد نمود و بقیه عمر را اینجا گزیند آنکون زیاد دست فقدان پذیرفته و راحه قوت شکسته پائی شده
 و جز صبری در دمار دوری به مجوری کار نمی بیند تا آخر کار چیست ان الله علی کل شیء قدیر کوس رحیل بگوش جان میرسد
 جای توفیق نماند اگر بکنیم طبیعت ساعی طاری گردد آن دیگر است و الاگاه بیگاه و متوجه و مترصد امر و گاه است و بحقیقت
 مثال غفلت اهل عالم در غفلت بهوشیاری بران رسانست که مثلاً تبعی در لشکر گاه است افتاده از بارگاه سلطان آواز کوس رحیل
 می شنود و استعدا و سفر میکنند و دل از اقامت گاه بر میدارند تا گاه زمانی آواز کوس فرو نشست باز غافل شدند و خواب غفلت
 رفتند و گمان بردند که مگر حکم سلطان با قامت شد باز آواز کوس آمد باز سر برداشتند متنبه گشتند باز فرو نشست باز غافل شدند
 همچنین عود غفلت بهوشیاری میرود و میگذرد روزی باشد که حکم رحیل واجب می گردد و در سرتن بار سفر هر دو افتد استعداد آن ساخته
 یا تا ساخته باید رفت و خواهی خواهی در ازین سراچه فانی برداشت تا آنجا که میروند چه بدی نماید آنجا همه ابعاد و بقا و عیش
 و عیش و ذوق در ذوق و سرور در سرور است انشاء الله تعالی و بهو علی کل شیء قدیر

الرساله الثانیة والستون اظهر القلق والاضطراب فی حصول المطلب بالارتباب

التمه و سرور الله تعالی برضاک ضعیف اقسام ضعیف بدن و چه ضعیف دل و چه ضعیف ایمان و چه
 ضعیف یقین و چه ضعیف عقل و چه ضعیف طالع بر هم نشسته و فرائض هم آمد و در حکم ظلمات بعضها فوق بعض گشته انوار توفیق و
 همت و قرار دل و ثبات قدم را می پوشیده و بانک چیزی متاثر میگرد که نیاید صاحب عقل اهل تحریر بعد آن متاثر و متغیر گشت
 چه جائی اهل ایمان و معرفت راه بانک هولی و هراسی و تویی که پیش آید از جای روده و حال و دگرگون گردد و عهد را فراموش
 کند بر آن حال که بوده نماند و مقدمات یقینیه از روی حال حکم فطرت گیرد اگر چه آن علم و اعتقاد که دارد باقی است این نقص عظیم است
 و عیبی تمام چرا باید که چنین باشد علاج این تمیز اند که چیست دعا بانه مناسب حال خواندن و مقدمات تعلیم استحضار نمودن

جلیف خود را بر قریب و نبات داشتن سودی ندارد و علاج این تقویت و تأیید بشکلات غیبیه و اشارات غیبیاست **س** اما
دل و دلیلی بین خود به خویش خوان و شیرینی بین خود و اشدا نواع بمیصری و لغزیدن پائی نبات و بطریق تقدیر و قدرت تقدیر اول
اشد اول روزگار است که صاحب سطوت و سلطنت و امر و نهی و قهر مانند بار با نفس میگویم که درین مدت بیست و پنج سال که
بعد از قدم سفر حج ز درین شهر بهین وضع یا قریب باین گذشت و هرگز آزادی از کس ندیده، ابتلا نیفتاده دیگر حرف چیست
گمان بخند لو نیک دارد و مترس نیست محال است چون دوست دارد ترا که دوست دشمن کند و ترا باین طریق شرط و تعلیق گفته است
که چون دوست دارد ترا تحقیق دوستی و یقین بدان میهم و نامعلوم و الله اعلم و این را نیز از سواس شیطان و تعریف و تصور مردم میدانند
که معدوم را در حکم موجود دارد و هیچم البیوت محقول بکاره الیس الله بکاف عبده و یخوفک بالذین من دونه و من یطبل الله غلامه
من یاد و علاج این ورد و دفع این ضعف نیز نبات است که گفته شد بیست و یکم بدرقرا که اذن از کس قدس پاکد از دست ره
مقصودم تو سفرم چون تنگدلی و بی چنگلی و وحشت و نفرت بر تبه نبات رسیده بار با خیال سفر در افتنا از تنگنای محنت برآده
کشاید سینه بدست آورد و یقین بر این مقامات که مقرر من و سلامت و موطن ایمان و امانت اند و حرام آشیاء تحفظ الناس من و حلیم
و الذین یؤمنوا بالله و الایمان روز شان آن ناکمن و ساکنان آن دارد شده است بگذارد نذات باضاعت فطرت و نقد حال خود را
از خوف و غیبا و تحفظ اجنای روزگار بر باند و توکل تطبیق امر اند و الزام خلوت باین عظمت سفر و کتاب خطرات آن می نماید
که امر بنا بر آمدن و بجنبید بقصد ترک صحبت و غیبا و قطع الفت یار و دیار است و گسستن قیدند سیر و اختیار این سفر منافی
این کار است بلکه عین مطلب مقصد است بیست و دو صولانه از پی سیر و تماشا سیر و شهر بدین تو تنگ آمد بصحرا میرود
و ایشان نیز بدان راضی خواهند شد امیدوار است که اگر بناگاه صورت این حال و نوع این خیال و وفق تدبیر افتد برضا و خوشنود
آن روزگاه مقون باشد و موجب ارتکاب خلاف امر نگردد بر ناصیه حال و رخ گریز پای و بمیصری نهند و ریخا نیز اگر دست گرفته
نگاه دارند و گویند همین جا باشد و پنج چهارم و دو مقصد حاصل است می باشد و نمی جنبید و مزج و مال نمیدن حکایات بمان یک سخن
آمد که اشارتی از انجانب میخواهد اگر دست گیری بجائے هم و دیگر بنگیند و رنگد که کم حال نیست که گفتیم گزشتان دانند با ملت
اینهمه پریشانی و سرگردانی و قلق و اضطراب و چیزی یا بدول آنکه جوهر استعداد از محبت ذاتی بے نصیب تهمی افتاده است و بحقیقت
طالب کمال گرفتار نفس است که بری خود حاصل کند این برادر باب کا ملان گفته اند جناب عزت حق که مطلب بالذات و محبوب
مطلق است سزاوارتر است بدان و خاصیت نفس چنین افتاده که غلبه کند نظر بر جزاے آن دارد و در هر کار غرض و غایت آن
اندیشد بسیار اگر احوال قطع پیشه و مستعمل بے مروت واقع شده و در ریختن است که شاید حکمت عدم حصول مقصود و تحو ایشی
که دارد همین باشد که چون ثمرات و نتائج بر اعمال افحال ظهور نرسد و نظر از وسط اعمال علیه آن ساقط گردد و اعتماد بر آن نماند مستلحق
محبت ذات گردد و جز او تاب عمل از نظر ساقط شود این احتمالی است که برای خاطر نفس برمی انگیزد و خود را بدان تسلی میدهد
انصاف است که عدم حصول اسرار و نوار و نتائج و ثمرات بجهت عدم اخلاص و نقد شرائط عمل بسبب عدم قابلیت استعداد
عالمست چه قریب الی و شرف اختصاص و رگاه ادرا عمل و دیگر کار و اهل آنرا بنا بر بلتیه دیگر و قبولی دیگر است مصرع
هر تیره و درون قابل انوار نباشد و من لم یکن الوصال اهل انکل حسانه ذنوباً این سخن تمام مطابق حال این

نفس دست که تیره بود و در گوشه نشسته اند آن سر که برای تقویت آن رفته شده بود در میان آورده و فرمودند که این چنین
میخواهند شما که از جای خود بجنبید و بیخ جانورید و هیچکس توجه نیابد الا کتاب حضرت غوث اعظم و این را از زبان بعضی متربیان
جناب ایشان میگویم زیاد برین اقسامی این را نمیتوانم کرد و میگویم که اظهار روی و افتخار نوری و تراسوی مروت سازیم و گفتیم
که خدای ما این شهر را هر که وطن گذاشته اینجا میباشیم سبب آن اینست که اینجا کسی هست که گزاف را دریم و فیضان اینجا کسی چو گوید
و اسرار این عالم را چه در یاد و بگمان خود چگونه حکم کند همه اهل شهر برین اند حتی بعضی نزدیکان ایشان و آنچه نقیاس هم میدادند
است که سبب بودن ایشان درین شهر گزاف خدای این عیان است که تو گرفته اند و سرباطن این است که باین فقیه میان آوردند
خداوند این سریش چنان که اخص خواص و عمده اهل اختصاص ایشان است ظاهر کرده اند و بدین مجلس گریه بسیار کردند
بعضی اسرار دیگر اظهار کردند که نزد گریه این حال دیدند اگر خنده این مرد را بیتی شیرین تر از گریه است و من خود ذوق خنده ایشان
میشنیدم شاید که آن تفرقه که در شرف تمام است نباشد اما یک خنده بخندانه است که شاید بر ذوق حال ایشان است و میدان
حسن میگذرد که ایشان میفرمایند که هیچ کاری و هیچ حرکت و مسکنت نمیکنم الا با شادمانی خود که شیخ خود را و داد و اندک پس سره العزیز بودی
و فرمودند که شیب بجهت شما بسبب این تو قطع که شمار رفتن دلی گردیده تیره بودیم حضرت شیخ را دیدیم که در کار شما بسیار داشت
و غیر این خود شما حال اند که اکنون بدلی بروید که دلی در فراق شما بربان حال می آید و دیدید و این بیت برخوانند بریت
میردی و در ده بیت می رود جان ناکا بی نایان اندر و ذلت بهر جان ناکا بروید و ترجیح ندیدید بخود و ندیدید مولانا حسن در اینجا دخل
کردند که میرود جان حرام فرمودند این بیت از تمام بزرگوار است شیخ حسام الدین بر وقت دعا را می خواند شده بجای کام حسام
خوانده اند اما در اصل بیت جان حرام است گفته که این صفات بشری کسی در عذاب دارد و علاج اینجاست که باید کرد فرمودند بریت
انقرض خاک تست هر که نور بالا بر تو تافت سایه زیر پا بود سر که بر تارک خود است و فرمودند بریت چشم بند و گوش بند
میب بند و گرنه بینی سربا بر ما بخند و فرمودند شما بجناب حضرت غوث اعظم متوجه باشید همه چیز خود را بدهد فرمودند اعظم
بزرگوار عاشق نشد و ذات پیرو از خدا بر گزاشد و دست پذیرد چون تو ذات پذیر خود کردی قبول ایم هم نه است اندک مدتی بعد
این بیت هم خوانند که از ایشان است بریت سخن عشق بدل دهنه و لب را کشاید سر این شیشه فرو بند که بادی نخورده فرموده اند
چنگوی خلق و طاعت ایشان گوش نه نمید و در کار خود بجد باشد و این بیت خوانند بریت کار جامی عشق خواب است
و خفته هر طرف بی کنند کنار او و بچیزان در کار خویش و این بیت هم خوانند که از ایشان است بریت
دش نامح منع از آن شوخ شورانیز کرده که هر چه بادی بود لیکن آتش مایه زرده عرض کرده بر که قصد جهان بود که چندگاه در گوشه
غریب و تنهایی گذرانده میشد در وطن مشوشت و وقت بسیار است فرمودند خاطر جمع دارند هیچ تشویشی نخواهد رسید بریت
و انکار جهان اگر بعضی است بشوید از برین اگر تریح کسیر رنج رساند و این بیت نیز ایشان است عرض کرده شد که نیز قصد
بران بود که زیارت حضرت شیخ موسی قدس سره رفته شود و از آنجا که میسر آید زیارت پیران دیگر که در او چه خفته اند فرمودند
همه با شما اند و از شما جدا نیستند گفته اند که قصد شیر گزین بود که زیارت حضرت شیخ مشرف شده آید و بخندم زاده شیخ محمد عارف
نیز توجه آن حدود در فرمودند و الله تعالی باریک بام برویم و شما را پیش ایشان بریم و عرض کرده شد که بعضی پیر زاده با خودم زاده با

از اول حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه اینجا می باشد بملازمیت ایشان باید نسبت فرمود حاجت نیست بدلی بروند
و دیگر نمکنند این سیر بعضی ماضع ما بود و دیدن بعضی و دل ایشان اینجا هم نه میسر شد پیش از دیدن ایشان بود که بجای رفته
بودند بعد از دیدن فقیر بهفته آمدند و مردان منزل که فقیر نزل کرده بود رسیدند و فرمودند که این کلمه در شان شما
از حضرت غوث الثقلین نازل است حقت حقانیت حق حقت فردانیت حق و فرمودند ما قصد داشتیم که چندگاه در بیرونها
بگذاریم جاذبه غیر معین پیدا شد شاید از جانب شما بود شما برای چه آمدید ما بدین شاهی ندیم فرمودند ما از تعنیفا شما فائد
دین و دنیا حاصل کرده ایم حق تعالی شما را بآن منتفع گرداند فرمودند اگر چه سخنان مردم بسیار خوانده ایم و خوانده میشود اما سخن شما را
در فکر گزالی است که سخنان مردم دیگر نیست و در مجلس مدح ازین فرزند سخن افتاد و گفته شد که مشرفی قصد ملازمت بسیار
دارد و فرمودند تصدیح نکند ما بدین اوی آئیم و این میرت خوانند میرت جدیه عشق بدست میسان من و پدری که اگر من
زدم و بطلبی آید بگو یا از زبان شما خوانند از این ایات خواندن ایشان یک عالم دیگر است که هرگز از هیچکس باین حالت و باین
ذوق دیده نشده است که بخواند باشد الفی زنده مردی باین صفت باین حال کجس محبت و اظهار غرض به بعضی منجه بخوبی کلام
سنگدل که درم نگردد و ذوق محبت ایشان و رنگ حال ایشان که در ظاهر و باطن فقیر نشسته است بقرین و تحریر گشایش بیان ندرود بر
یزبان قلم خود به یقین میگویم که سیر نیست شاید که بزبان تان چون بدل نزدیک تر است چیزی از آن ترشح کند و بقیاس چیزی از
ذوق باطن نیز بر سماع آنج گردد من موقوف وقت ملاقات باشد و چیز بای و دیگر بسیار است که موقوف وقت است این حکایتی اختیار
بر زبان آمد و باعث آن همان جوش است که بخاندن کسوت آن فرزند در باطن پیدا آمد همان ساعت آن کلمات نوشته شد و چون در
ارسال آن تاخیر رفت زیاد بر آن وقت مساعدت نکرد و در دیگر از برادران فقیر از سید محمد باقر فرزند مقبول ایشان است و عاقبتی خاص بود
و مانند پرسیدن ایشان رفتند گفت بپای رفتند فرمودند میان حسن را بگویند که او نیز برود و میان محمد باقر میان حسن گفت که شمار این
جنس شد میان حسن گفت که بحضور هم بروم گفت حاجت نیست حکم شد بروید و اوضاع ایشان را در صحبت و در و است و در نشست
و خاست و حرف حکایت طریقی خاص است که با و ضاع اهل راه و رسم متعارف نمی مانند این حکایت و در میان حسن را همه هست
که خالی از غرائب نیست شاید که خود گفته باشند چون در حضور عده رفتند بود که بعضی اشعار خود را بفقیر عنایت نموده و اشعار و کلمات
ایشان در جاکرت جمع نیست گفتند از هر جام چه پیدا شود بنویسد پیش ایشان ببرد گفتند گستاخیت که ما اشعار پیش
ایشان میخوانیم و میفرستیم خداوند این سخن چه معنی داشته باشد باری چند بیت از اینجا میان حسن آوردند ما بیت معالی این سخن
من شوم که خوش سخی است بر رنگ پوست معین در پند و است بین و بعضی ایات است که غالباً معقول از آن نصیحت
فقیر ابد بود چنانکه بیت دوم که مش داد تو بدی که معالی غافلیم از حال تو غناک نباشی ای معالی مکن اندیشه اگر
چندین راه ببرد و در کام تنبک افتاده است و مرد و جماعت که آنچه میطلبی و همین زمان بد ما تشارخا ابد شده
چشم باطن طلب از نور یقین میخواهی و دیده ظاهر اگر نیست چه نقصان دارد نیست و در هر دو جهان به ز محبت هنری و
این هر دو تو اگر هست ز صد عیب چه عیب و ترنده فقر معالی چه نعل عالی است که شود شاه رسل بخیه کش لایع عیب فقر و
نیستی بیکدوره ز فارغ باش که یا خود ز کم عذر خواه ما گردید و جرم جام سقراطیم اگر گوش کنی هر چه جز دست بود جلد فراموش کن

چون مشکوٰه عقل از میان یاران برخواست و همه سلاطین و اسباب از میان برخاست و هزاران رحمت و صد آفرین بر غرق بادا که
که حرف راه خوبان کرد پیری جوانی را از معالی نه زود و سحر و شام سپرس و دلش در غفلت شب همیش در خواب است و ای
فرزند حکایت گفتن و احوال و مشقن مهمل است هر چه هست هست و آنچه ناکه نیست نیست اصل آنست که بران چه حکم شده
است بایستد و فرمانواری کند و بر آن استقامت نماید بدان توفیق یابد از ان جانب خود تا کیود نماید و تسلی تنبیت نهایت رفت
است و ای این نفس بے ثبات که هنوز در تردد و تزلزل باشد فرمودند شما بیخ غم بخورید و بیخ اندیشه بخورید و راه ندیدید از یکس
و بیخ چیز نرسید تو چه خود بخوابی حضرت غوث اعظم در دست و آید و از همه کس قطع کنید بیخ چیز از شغلی و غم و اندیشه از توجه بر آن
جانب همه چیز خواهد شد هم درود اع فرمودند که شرح مشکوٰه را تمام کنید ان شاء الله تعالی شود که اهل عالم همه از آن مستفید شوند
گفتم دعا کنید تا تمام شوند فرمودند آن خود تمام شده است فرمودند در ترجمه گاهی بقریب بعضی از کلمات قوم نیز در آورده باشید
چنانچه ملا حسین در تفسیر خود میکند فرمودند بجان بیتی مناسب مقام هم میفرستد باشد گفتم فقیر را یتیمها مردم یانست تا بنویسد
گفتند شمار حاجت یتیمهای مردم نیست آنچه شمار باید از شمار اید شمار بیخ چیز بیکس احتیاج نخواهد بود همه چیز حاصل است ان شاء الله تعالی

الرسالة الجامعة الستون سلوك الطريقة على شيخ المجاز فطره الحقيقة

استد و سوره بعضی از علمای وقت رباعی زبان مجاز ان شاء الله تعالی و از یاران شرح آن التماس کردند هر کس چیزی نوشته
و فقیر نیز چیزی خیال کرده و رباعی این است رباعی گفتم که دو بوسه ده زلب گفتانی گفتم که بروی زب گفتانی گفتم
که بجز آن نمیدانی بیخ چه رو کرد بیستم زلب گفتانی گفتم که دو بوسه ده زلب گفتانی این سوال سالک طریق محبت
و طالب مقام قرب و وصلت است که میخواهد شفا یابد عیال باشد حقیقت کند مشاهده را با مکه کعبه کعبه کعبه کعبه کعبه
معدراست مشرب است این مقام صحو و تکلیف است و این قوم را اختلاف است که مشاهده با مکه کعبه کعبه کعبه کعبه کعبه
نسبت در عرفان بگوید که دل را چشم است و گوش چشم نمی بیند گوش می شنود و نگارند از دیدن منع شنیدن است نشنیدن مانع
دیدن قطب الوقت شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سره در جواب سیر خود گفته و تسالک مشاهده نصیحا مکه کعبه کعبه کعبه کعبه کعبه کعبه
علیه افضل الصلوة و اکل الخیات نیز ثبت این مدعا است و فرقه دیگر میگویند که مشاهده موجب اصطلاح و استبکال است
گنجایش استماع ندارد و دو بوسه اشارت بجهول و وق بعد از شوق و وصل بعد از وصل و بقا بعد فساد است و تواند که رمز بے باشد
محالست کاین باین دو صحو و تکلیف است چه بوسه دوم بے بیوقوف حاصل نمی گردد گفتم که دو بوسه ده زلب مشرب اینست
و گفتانی ناز و استغناء و محبوبی و غنای و غرور حسن و غم نیست و نفی استحقاق و استیصال آن حال و استکار و استبعاد آن استعدا
در حقیقت حش و تحریص و تشویش و تیز کردن آتش طلب و برستن کمر جد و اجتهاد است بلکه امیدوار ساختن بجهول مطلوب
فوز بعیت و ظفر بقصود است که من جد و جد گفته اند که رد و منع از کریم حکیم عین اجابت و عطا است قال سید الشیخ ابوالعباس
الموسوی قدس سره العامة اذا اخو فاحوا فوا اذا جوارحو العالی فون اذا اخو فوا جوارحو اذا جوارحو اذا اخو فوا اخو فوا اخو فوا
بروزی زب گفتانی چون در طلب مراتب کمال و خواش در جات قرب و حصول توهم آن بود که در باطن سالک بقیه

اوله اشرفه بود. نه مانده است و این در تحقیق مقام اخلاص و ثبات پایه صدق مانع وصول حاصل قبولت نال
 بعضی اعیانین از بعضی احوال و آنچه بقطع عنه شهوت الوصول و سخن مشهور است که اخوت ما یخبر جمیعهم من الصلوات فیروز
 حبیب النبی ای ایجاه عند الله را غداره استغفار آمده ی گوید که طالب این نعمت و بخشش این کمال را سود تبار بر وجه اظهار
 و اشتها که ظهور و بروز آثار و فنوار حقایق و کرامات و دلایل آشارات قرب عالم بر او گردید شامل تعلین گردد و عینا کذا اذقاب
 و ارکان و دایم و اکابر و اساطین ملک و دلت را میباید شده مقام اولیا عشرت است بلکه تپان از چشم عباد در دل شب
 تا که محل خلوت و محمول و منزه کتمان است در مجلس قرب و وصل مشرف و مخفی گردد آنکه در سبب من ثبوت تخلیه کن ثبوت تخصیص در
 عنایت کنند و بخصوصیت و ولایت نیز مخصوص گردانند مستور تبار عزت و وحدت در سبب که تا بیکیس بیند و نداند جز و سب
 دیا کسی که محرم باشد چنانکه حال اولیا سورت است و پایه محرم برای آن در بیان آوریم که کسی محرم است و در حقیقت غیرت و بعضی
 از عرفای اهل دانش گفته اند که راز و ادراک لیبی تحت قبای یغیر فهم گیری بر صیقه نسبت خوانده اند تا بیکیگان و نامحرمان بدر و نند و
 همچو ننگان و دومان درون و مادی و بی عرف اولی راست آمد و بعضی گفته اند که میندولی اینجا نیز از اسامی حسنی الهی است فافهم اینجا نیز
 گفت نه اینجا چه ناز و نخوت و کاه نمیدن جان محب و پست کردن بنای هستی و غلب مزید جدا اجتهاد و یا بجهت آنکه مرتبه
 شهود ذات و محبت ذاتی بالاتر از آن است که اینجا توفیق و تحذیر زمان و تعیین روز و شب که بین عند الله صباح و لاسا و شبها
 و عدم اشتها و وجود عدم خلق گنج داشته باشد نال بعضی اعرابین من اراد انظره فیو عبد الله و من اراد الحقا فو عبد الحقا
 و عبد الله سواد علیه اظهار اخفی مع کشف لیبی و نه نمیدانی اینجا چون راه مطلوب بر بسته شده و از هر دو راه آمده اند و بجز
 نمی و منع و ردا استیجاب و در و ندی اینجا در حقیقت شد و زبان بشکوه محبت بکشد که حکم ایک مشتکی و یک المستغاث
 و باین زبان در دل بگوید شاید که هر یک از این صفت تو همه خود کرم و اجابت قبول و عطف و مهربانی است و این همه
 استغناء از چیست محض کرم و کرم و لیبی از طرب گفتانی به ظاهر از حال شدت ناز و صرلت مجبوی و ذوق و خوشحالی و صفت
 استغنا همان است که مراد آن باشد که گوید آری هیچ نمیدانم نه کار من نیست و غنای ذاتی من برین مبداء و ترا چه مجال که
 چیزی مجبوی و میخواهی که احتمال داد که بر سر مهربانی آمده و عطف و نرمی در مورد میگوید که نه اینچنین نیست که تو میگوئی که بجز
 هیچ نمیدانم این نه که گفته بظاهر است و برای مصلحت است و در باطن همه مهر و محبت و عطف و کرم من ترا بیشتر از آن میخواهم
 که تو میخواهی و لیکن سطوت مجبوی و صولت حسن و خوبی بر این مبداء و میگذارد که ازین پایه فرو و آیم و آخر محبت یکی است که از دو جا
 سر کشیده و همان محبت من که در دست همان محبت است و من آنرا محل درو تم دولی انداخته و در هر جانب کیفیتی دیگر ظهور نموده
 و از جانب تو بجز نیاز و از جانب من غناء ناز و در باطن هر دو نیازمند یکدیگریم بریت نیازی هست عوایا و الباشق به
 و لیکن محتجب در پرده ناز سه میل معشوقان نهالست و سیرت میل عاشق با و مد طبل نفیره و در حقیقت ذوق و لذت
 در همین است اگر همه ناز باشد معنی عاشق وجود نگردد اگر همه نیاز بود معشوقه ظهور نیابد و نظمی عاشق ناز از جند ان به
 معشوق نیاز مستندان چشم کرم تو عین ناز است به ناز که در و در و در نیاز است و و الله بدعوالی و ارا سلام نیاز است و
 بهدی من میث به الی هر اوستقیم ناز این چند کلمه برسم استیقبال پیش از نظر در اینجا باب فضل کمال نوشته اهد و شرح

این رباعی در خیالات بندگان همه موعود مشغوف با اصطلاحات صوفیه از اهل وجود اند تا قائل بکدام جانب است و چه قدر کرد
است و در دوق این فقیر مفهوم مجازی این رباعی که معنی حقیقت است و لذیذ تر و شیرین تر از همه است طیب الله انفسنا
و این مجازی را خیاره حقیقه و منتهای اوست که درین مرتبه ظهور کرده است و صورت اتمام و اکمال پذیرفته است شخصی گفته است
بسیار حقیقه که گفته اند خواهی ظاهر اندر مجاز خواهد بود اینقدر پس است سخن بجای رسیده و سر کشیده است که می ترس
از آن پرده ببرد و نیفتد و اندر اعظم

الرسالة السادسة والستون تسليّة السائل بين المسائل

القدوس رسول - ملتوب شریف رسیده احوال معلوم شد و بر سلامت احوال حق شکر گذاری بجا آورده شد الحمد لله على كل حال
حال آنکه اباب گریختن از طاعون نوشته اند حکم درین باب آنست که از انجادران طاعون افتاده مگر بزند و با نجا که هست
کلیت اینست که بپس دران خلائی نیست و در احادیث صحاح اذان نبوی واقع شده پس ارتکاب آن معصیت باشد اذن که در حاکم
صحیح از عائشه رضی الله عنها واقع شده است که آنرا تشبیه بفرار از زحف داده اند ظاهر میشود که گناه کبیره است و اگر اعتقاد میکنی
و جزم آرد که اگر میگریزی نجات می یابد و اگر می باشی هلاک میشود کاخر گردد باید دانست که مراد طاعون و بیماری است و
مرض عام و مرگ عام در احادیث ذکر نموده اند است و طاعون دو یا یکی است و در مقام و در باب انون گفته اند که طاعون
الوباء و در باب بجز گفته الوباء طاعون و کل مرض عام و کذا فی الصحاح و سایر کتب اللغة مراد از احادیث از اینجا که بپس از طاعون و از
شده است و با مرض عام است اطباء طاعون را تفسیر کرده اند بجاوه تسمیه که پیدای آورده اند و گفته اند که اکثر حوادث میگردد در زیر بغل و عقب
و جایای نرم و سبیلان و زنده است است که مستعمل میگردد و بجز هر یکی که پیدای گردد از بچان دم و انصیاب الی آخر ما قال الاطباء
و طاعون باین معنی اگر عام گردد نیز داخل این حکم است و لیکن مراد از احادیث مرض عام و مرگ عام است که گفت که ما نزد و مخصوص
باین قسم نیست چنانکه احادیث آن شاهد اند و سه چیز است که گفته اند که طاعون باین معنی گفته و مخصوص بدان داشته و در سایر مصاد
فتوای برخصت قرار داده بلکه آنرا واجب دانسته و گفته اند که اگر نه برآید بکفر میکشد و این سخن بر تقدیر بعضی است و اگر نه بجهنم احادیث
و روایات نصیه اگر برآید بقول خود که میگوید بر آمدن واجب است و ترک واجب عصبان است و در نهایت جزئی گفته اند که طاعون
مرض عام بحدث من فساد الهوی پوشیده نمائند که قول بحدوث من فساد و بظاهر است و خالی از فساد نیست چه در یک لایحه
و یک شهر و یک ملک و یک خانه بعضی سلفان میماند و بعضی هلاک میشوند با وجود عدم معالجه و تدبیر و فساد و بوی مشرک است
بمیان و همه و گاه پیدا میشود و باری که اصح است هوای آن و اطیب است مایه آن و نیز اگر فساد بودی هرگز از دو -
زمین منقطع نشستی چه در هیچ زمانی بعضی ملا از فساد و خالی نبود و گاهی جماعه را عارض میگردد که مزاج آنها صحیح است از دیگران
و نیز اگر فساد و بوی تمام بدن در گرفت و مخصوص بوضع در بدن نبودی با جملة وجود آن در تحت ضابطه قیاس در نمی آید پس
حق آنست که گویند بعضی قدمت فادر مختار است و عذاب است که برندگان خود را بای اقبال و امتحان میفرستد تا مبرکند و امثال
انما یندیل به صبری نمایند معصیت و زنده خلق الموت و الحیوة لیبطلوا کما انکم احسن عملا ه چنانکه

در حدیث آمده الطاعون رجزاً علی طائفه من بنی اسرائیل او علی من کان قبلكم و اذا سمعتم یفلاته فخلوا علیہ و اذا وقع بارض و انتم فیہا فلا تخرجوا منها فراراً منه و در حدیث دیگر آمده الطاعون شہادۃ لکل مسلم و غیر ذلک من الاحادیث و مشک کنند مخالفان گاہی بقول وی سبحانہ و لا تعلقوا بآبائکم الی التھلکۃ طو این عامست مزجیع واقع تہلکہ او مشک هست کہ ایستادن در مواقع طاعون سبب القاء نفس در تہلکہ است و این سخن بعد از ورود نبی از فرار بود از وقوع طاعون چیری نیست اگرچی در آیت کریمہ عام است و ایستادن در طاعون از افراد القادریہ است و نبی از فرار مخصوص آن عالم است و اگر نہ از افراد است خارج است و ظاہراً آنکہ کہ دخول در بلد یک طاعون در آن واقع است القای نفس تہلکہ است ما فہم و گاہی مشک کنند قیاس نمایند از ابتدا آمدن در خانه کہ در وی آتش گرفته است یا از السمحت کہ غالب فن این افتادن خانه است یا کہ بختن از تحت جدا مانع گویند کہ درین مواقع برآمدن و گریختن آمده است و گریختن از طاعون مثل آنست و این مشک فاسد است چہ آن از قبیل اسباب عادیست و این از اسباب ہی است و اگر ادعا کنند کہ ما بخبر کرده ایم کہ ہر کہ بر آید سلامت ماند کلیت این متغیر بلکہ اکثریہ نیز مسہوع نیست و اگر باشد بچون در ناخن فیہ نبی واقع شدہ این قیاس در مقابل نفس است و دران مواد ہی از افراد نیست بلکہ امرست بدان و اقوی شہ مشک بحدیث من القرف التنف است و این مشک نیز باطل است چہ آن از قبیل تطیرو تشام است نہ افراد از طاعون جدا و دخول آن تحصیل این سخن آنست کہ در مکتب از بختی این عبد الشہ بن بکر بفتح موحده و کسر مہملہ بر وزن فقیر از حدیث ابی داؤد آورده کہ گفتہ بکی خبر دادم کہ کسی شنید از زوہ بفتح فاء سکون راہ بن مسیک بسین مہملہ آخر کاف رصیۃ تصغیر کہ میگفت لقمہ یا رسول اللہ نزد ما زنی است کہ او را این گویند و این قریہ است بجانب بحر الیل آن زنی در ویست کہ زراعت و خراجی سال و علف است کہ برای اہل مہمال خود از انہی طعام می آریم و لیکن وی بی سخت است پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بگذارد آنرا و دور و آرا از خود بر کہ زعفران تلف نیز آید و زعفران بفتح قاف و راہ بلاد است در وی و بیماری و مغالطہ و باو زمین تپ آرنده پس این مرد شکایت کرد از وقوع و با دران زمین و فرمود آنحضرت کہ بگذارد او را کہ وقوع و با بیماری ہلک است از ان اجتناب باید کرد و این مشک تمام نیست زیرا کہ وی تطیرو تشام کرد پس رخصت داد آنحضرت نظر بقصع حال و خوف از وقوع در و طہ شرک خفی و خروج از ان و ترک سکونت دران نہ آنکہ با واقع شدہ و ان بعد از وقوع تجویز فرماہ خروج از ان کرد و سخن در اینجا است کہ چون باشد در زمین و واقع شود در وی با بیرون نیامید از ان و طہ در بلا پیش از وقوع احتیاج است و بعد از وقوع مبرور ضا و تفرع و عاید لیل حادث میجوید کہ در صحاح بیع و نبی از افراد تر غیب حدث بر مبرور ثبات و حکم شہادت لهذا این حدیث در باب طہ و مال آورند و در طاعون و با اعتبار شرم در زمین و زن داسپ بعضیہ احادیث و وقوع یافتہ است و این حدیث از اجل است و بعضیہ گفتہ اند تطیرو تشام بیح یا معتبر نیست و منفی است و آنکہ بعضیہ احادیث ظاہر میشود مراد آنست کہ اگر شوم می بودہ امکان میداشت در این تہ چیز می بود بطریق قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لو کان شیء سابق القدر لسیقہ العین و لیکن وجود ندارد درین اشیاء نہ در غیر ان و بعضیہ گفتہ اند کہ شوم در مرأہ آنست کہ نہ سازگار و بد خلق و ناز ایندہ بود و در سرای آنکہ تنگ بودہ بد ہمسایہ و بد ہوا و در اسب کہ گران بہاد و حرون باشد نہ آنکہ شوم بمعنی بد گمان بود و گویا میگوید اگر باشد بکی از شما امرای کہ کردہ می پندارد مصیبت او را یا اہل پس کہ خوش ندارد ان را باید کہ

معارضت کند از آن و از آن انتقال نماید و طلاق بدین را و بطور مشایب را تا مرد ازدوی کرامت کذا فی الشرح الست پس معلوم شد که این حدیث در جای دیگر است تا آنکه گفته اند که این حدیث قریب و تلف ابی داؤد است معارض نمی شود با حدیث دیگر که در تحجیم و غیرهما واقع شده و گفته اند که فرد بن مسیک روایت کرده شده است ازدوی مگر یک حدیث یا در حدیث و آن نیز از مروی مجهولست که شناخته نشده است نام وی و نیز معلوم نیست که یحیی بن عبد الله بن بکر لقه است یا نه و در کلام روضه الاحباب که در ادوار کتاب در طبیب المعنی درین حدیث تکلم کرده خطی در حقیقه واقع شده است فخر برود الله اعلم دیگر نوشته بودند که طعام نوشته که سره میت میفرستند آنرا توان خورد یا نه کلمه درین باب نیست که صدق حق فیه است اگر چه گفتند که صدق نفل اغنیاء را نیز جائز است اما متولی درین باب بر کرامت است اما لما میگوید مجامع میت میفرستند مخصوص باهل میت است که مصیبت زده شدند و اگر آنرا بطریق ضیافت میفرستند ظاهر است که جائز باشد و بعضی گفته اند تا سه روز مخصوص باهل میت است و دیگر مرقوم بود که شخصی وصیت کرد که بعد از من حلوانان بختی به صلحا بخورند دین داده هیچ بر دی لازم آید یا نه این جزئی در کلی وصیت داخل است و وصیت علی العموم و علی الاطلاق جائز است و در کتاب مطالب المؤمنین فصلی جدا برای این نوشته اند و گفته اند فضل ربی الوصیة بعد الطعام سئل ابو جعفر رحمه الله عن اوصی بان یخلف و اطعاً بعد وفاته و یطعمون الذین یتحیضون التعزیه تا انما یجوز من الثلث للذین یطول مکثهم و حضروا من مکان بعید و الغنی و الفقیر و ذلک سواء و لا یجوز للذین لا یطول مکثهم و لا یبعد مکانهم و لا للناجیه و نحوه فی جوامع العله انتهى این تفصیل بطول مکث و بعد مکان ظاهر است که گفت الذین یتحیضون التعزیه این مرد چون ذکر صلحا کرده هر که باشد بخورد بر سر تقدیر رحمت و وصیت با طعم ازین جا مفهوم شد و اگر حلوان بجهت آنست که گفت بروح من بعض مردم میگویند که طعام میگویند بر کسی یا بروح کسی میگویند یا نه است و اگر مطلق بروح من این معنی قصد کرده باشد که صلحا بخورد نه تا ثواب آن بروح من برسد چه بخورد و چه لازم می آید فی صدقه الاحیاء عن الاموات فع لهم و همین است حکم آنچه در دیار متعارف شده است که بروح بزرگی طعام می برند که مردم بخورند و آب آن بروح آن بزرگ برسد اگر مطلق تصدق گفته شده پس بفقرا باشد و اگر بعنوان ضیافت کرده همه بخورند و اگر برای قضا باشد بزرگ در آن لفظ گفتن خوب نیست اگر چه معنی آن صحیح است آن دیگر است این لفظ را باید گفت و دیگر مرقوم بود از احادیث معلوم میشود که عمامه در کفن نیست و در کتب فقیه قبل و قال بسیار است درین باب تحقیق چیست بر علم شریف روشن است که زیاده عمامه استحسان بعضی متأخرین است تا ما خلا آن چه باشد و در شرح ایوا المکارم میگوید و مروی عن عمر رضی الله عنه و به ما خلا مالک اما حدیث که از دوسه مفهوم میشود که عمامه بنوع ظاهر این حدیث است که کفن رسول الله صلی الله علیه و سلم تله الثوب ثمانیه مین سفیه من کسف لیس فیها قمیص عمامه و تا دلیل این حدیث نزد کسانیکه قائل اند بعمامه است که نبود و این ثلثه ثواب قمیص عمامه بلکه زیاده بر آن بود پس مجموع محسوس بودند که آنکه اصلا داخل کفن نبود دیگر نوشته

آنکه ترجیح روایت یا حدیث در ماده جواب نامه که برای میث می نویسد و بر سینه وی می نهند بنظر آورده است
 و در حدیث خود هیچ جا ما را نظر نیامده و لیکن در بعضی کتب که جمیع روایات قوی و ضعیف اند مثل مفتاح الجنان
 و غیره روایتی هست که در کفر العباد نقل از کفایه شعبی چیز گفته که مناسبت با این عالم دارد و قال حکای عن بعض
 المتقدمین انه اوصی الی ابیه قال اذ مت غسلت فاکتب علی جبهتی و صدری بسم الله الرحمن الرحیم قل فعلت
 ذلک و رأیت فی المنام و سألته عن حاله فقال لما وضعته فی القبر جاز فی ما نکه الخطاب فمأزاه و اکتوباً علی جبهتی
 و صدری بسم الله الرحمن الرحیم قالوا انت من العذاب و آنکه نوشته اند که بر که شب جمعه یازدهم مجید از عذاب
 آفرید مانان است ایامه من بین روز و شب است یا تا وقت حسره این بشدت مخصوص باهل ایمان است یا
 کفر و هم شریک اند و ان پاشیده نمائند که در مشکوٰه این حدیث مذکور است عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله
 صلی الله علیه و سلم ما من مسلم یوت یوم الجمعة ارجو ان یجوز له ان یصله ان یجوز له ان یصله ان یجوز له ان یصله ان یجوز له ان یصله
 قال لهذا حدیث غریب لیس اساده بمقتضی و سیوکی نیز در رجحان مع زنا حمود البیهقی و از شیرازی در القاب
 و از ابن عمر از ابی نعیم در حلیه از جابر آورده کسی که میرد بر روز جمعه خاص گردد از عذاب قبر و بیاید در روز قیامت
 و حال آنکه بروایت شهر شهیدان ظاهر این احادیث در دوام است و اندر علم چون در حدیث ما من مسلم
 واقع شده کافران از ان خارج خواهند بود و ذلک شایع و گفته اند که کلمه اذ در ان لیلته الحجة بری تویع است
 یا شک را ولایت ظاهر تویع است و الله اعلم و نوشته اند که شخصی گفت که عمل با برقرآن و حدیث نیست
 عمل ما بر فقه است بروی چه لازم آید اگر این شخص این سخن بگوید استخفاف قرآن و حدیث و اسقاط آنها
 از درجه اعتبار و تعظیم و ترجیح فقه گفته است کافر و مرتد میگردد و اگر باین معنی میگوید که اصل خود قرآن و حدیث
 است و مجتهدین تطبیق آیات و احادیث بیکدیگر کرده و ناسخ از منسوخ شناخته گفته و مادیات کرده اند و با ضرورت
 تقلید متقدمان میگویم و قدرت آن ندانیم که استنباط احکام و شرائع از کتاب و سنت کنیم بر چیزی قرار ندیم بار
 ضرورت است که اتباع روایات که از امامی که تقلید آن کرده ایم گفته و چیزی دارد فاسدوا الی الله کران کنیم لا ندون
 این جوابها علی التوفیق در وقت کتابت نوشته اگر خطا رفته باشد اصلاح نمایند و الله اعلم

الرسالة السابعة والستون وجدان البر و الاستشمام الوارد

الله و رسول الله و نسیم جان فدایت دل مرده زنده گردد و از کلام باغی ای گل که چنین خوش بویت و حق
 جل و جلال ما و وقت و شامه حال ایشان را به نسیم غنایت و شمیم کرامت و روح کرم خود تازه و معطر
 دلداد بمطالع کتاب فتوح الغیب که کلام کرامت نظام حضرت غوث الثقلین است رضی الله عنه و این حقیر
 سعادت شرح آن توفیق یافته است وقت خوشی داشت و بمقری در آنجا این بیت مذکور بود میریت
 مکس روے تو چو در آئینه جام افتاد عاف از خنده می در طبع خام افتاد و در ذوق دریافت معنوی این

بیت بود که مراد از می و خنده وی چیست و از جام و افتادن عکس روی محبوب و افتادن عارف در طمع خام چه که بناگاه این گلهای که فرستاده بودند رسید و گل و گل پر و جمع شده و نشاط افزاوستی بخش و دستا شد ایام بهار است و سودای جتو در جوش و شورش باطن در کار در گوشه خانه و زادیه غربت در سرور است شاید که اگر غلبه پذیرد و تکلیف از میان بر افتد بیرون نیز افتد اکنون خود در پرده است تا که غم دل گفته ام در خانه یاد یارها به خواهم زاد از بے طاقی فریاد در بازار باه ادب و انگیز است و گرنه عشق و اقمه طلب است تا چه شود بجهت بے طاقی موافق وقت این مخنان از زبان آمدن مغرور خواهند داشت و اگر ذوق دریافت معنی بیت مذکور دارند آنچه بالفعل بدیهه در حوصله وقت می گنجد اینست که مراد جام و دل عارف باشد که محل تجلی ذات حق است و باین معنی آئینه برای آن استفاده کرده و افتادن عکس روی کنایت از تجلی حق است و تجلی چون بصورت روح عارف واقع شود موجب مرقع عمل استباه است که در بین مہنگام خود را عین حق می یابد و در توهم اتحادی افتد و طمع خام اشارت بدان کرده چنانکه گفته است و دلت از جاج و درخت الخمر و تشنگی و تشنگی بلامرغ غمناهی خمر و لا قدرح و کان غمناهی قبح و لا خمر یا غمی از صفای می و طافت جام به هم آمیخت رنگ جام و مدام به هم جام است نیست گویی می یا بد است نیست گویی جام به یعنی متحد آمد و یک جزو خود و وجود تمیز از میان برخاست این مفتضای حال سکر و بے تمیز است و حق موند آست که بداند می دیگر است و جام و دیگر آن ظاہر است و این منظر و این مقام توحید شهودیست که بغلبه حال استغرق محبت جنین می نماید آنکه توحید وجودی میگوید سیمه را یکی میداند حقیقه و الله اعلم بحقیقه الحال تا بعضی العلماء من العارفين التوحيد شهودی لا وجودی و لا اله الا الله

الرسالة الثامنة والسبعون في جمع الكلمات العارفين من اهل الصدق اليقين

الفصل في بيان بعض كلمات المشايخ في نظر الله که در ملک طریق حق نافع بود اگر چه این حقیر را دران جزو تحریر و تبصیر و تقریر نصیب نبود و کین متوقع اجر کتاب آن اقدام بران نمود و خود حال اکثر توالیف برین منوال است و جز حکم خاتم برندی پیش نداده و مقصود نفع خلق و ذوق وقت است تا کمال هر که باشد بین که چه گوید و مبین که میگوید آی عزیز لیس حق اعتماد نه کنی تا پشیمان نه شوی از حق غافل مباش تا شیطاں بر تو راه ده یا بد هیچ مغرور مباش تا ببالک نگردی دل را از غیر حق خالی کن تا راحت یابی در کار حق باش تا کار تو ساخته گردد و در دنیا استقام اندک کن تا کفایت پیدا آید و در دنیا دل بکسی بند تا زیان زد نگردی کسی را به عیب منکر تا به عیب مبتلا نگردی در تنگی صبر کن تا فراخی یابد و بناید از همه نومید مشو تا امید بر آید و یا کن تا اخلاص یابی کار با خلاص کن تا در حال جزایابی دنیا خواه تا دولت تبه نگردد و قناعت و رزق تا از محنت

برہی آزار کسے خواہ تا آذرہ نشوی کہنہ بر کسے مبتدا رکینہ نیفتے کسی را بحقارت مگر تا حوالہ نگردی
از جہت دنیا اندہ بگین مباحث تا پریشان نہ شوی قدر نعمت بہ شناس تا از تو یازد متا مند از ہمہ
جدائی کن تا بحق انس یابی غم خدا نمود تا اہل کوتاہ نشود مرگ را بسیار یاد کن نادل بدینا مشغول نگردد
ترک گناہ کن اگر نعمت حلال میخواہی تو غم از کسے مکن تا عزت یابی فروتنی مکن تا بہ بزرگی برسی در خدمت
تا فرو نیفتے از خلق دولت گیر تا بحق انس یابی شکر حق بجا آر اگر نعمت دین و دنیا میخواہی این مباحث تا امان
یابی با حق باش اگر عیش جاودان خواہی خدمت بزرگان کن تا بہ بزرگی بر سے قہہ پیش گیر اگر عافیت
خواہی خود را بحق سپار تا پشیمان نشوی دست بدامن صاحبان زن اگر دست خواہی آہستہ رو
تا مامدہ نہ شوی خود را هیچ قدر منہ تا بقدر گردی از اہل دنیا پرہیز کن تا دل ناریک نشود قناعت کن تا
تو نگر گردی بہمت کن تا نعمت بیغیر اید بر حرف کسے دست منہ ما خود نگردی رفیق از حق بین تا فرہ نشوی
حسین مباحث تا خواہ نگردی کردار خود را قیمت منہ تا با قیمت گردی و کس بد مبین اگر معرفت داری از ہمہ
مفلس شو تا محبت یابی بدتر باش تا در کشاید رنجید پیتری مباحث تا آزاد شوی صدق طلب کن تا
راحت یابی حرمت نگاہد تا مردم نگردی سودای کن تا دران سودی خشم فرو خور تا راحت یابی
مسکین باش تا مقبول شوی کار یا خلاص کن تا عاقبت پشیمان نشوی اگر در کار سے کار دیگران کن و اگر
بیکاری ناراض نشین با ہمہ نرمی کن تا از دشمنان خلاص یابی با تہمت نش تا محترم گردی بر بزرگواران شفقت
کن تا رہائی یابی آہستگی پیش تا شیطان بر تو ظفر نیاید دل بدست آر تا خوشنودی حق یابی بسودا نیک
سندہ کن تا عیش بر تو تلخ نگردد با ہمہ آسانی کن تا بہ رہی دیگر از خود بہتر دان تا از خود خلاص یابی
درستی بگذارد تا در ہمہ دشمن نشوی یا کہ ہمہ باش اگر مردی انصاف از خود طلب کن اگر جانی حق را یاد کن
تا دل و بہر آن نگردد و دہانندگان را در یاب تا در نہ مانی افتادگان را گذار تا در نیفتے سوی دنیا سپین تا کور
نگردی جز حق میندیش اگر ظالمی خلاف ترک دہ تا سلامت مانی از حکم خدا سرتاب تا عاصی نشوی از نادگان
را در یاب تا دستگیری یابی با ہر کسے نشین تا تباہ نگردی ترک لذت گیر تا لذت خواہی انصاف خود بدہ
تا ستمکار نگردی آن کار کن کہ حق پسندد و آن پسند کہ حق کند یا کس مستیز تا از کینہ برہے آنکس کہ با تو
بدی کند تو با او نیکی کن تا در میفر اید بیدار باش تا در خانہ و در دنیا بد بار چند آن بر گیر کہ بمنزل رساند بقا نند
د کہ را بہر آن بسیار اند ہمراہ طلب کن کہ دشمنان دور لہ اند سر برین در نہ تا بر خودی سر بیگلن تا جنگ
بر خیزد یک کار کن تا تمام شود خود خواہ مباحث تا مردم نشوی دوستی آن بہ کہ خدا سے را باشد خواجگی از سر
بنہ تا بر سر خودی بار خود بر کس منہ تا عزیز مانی بزرگی بر بیچ مکن تا خواہ نگردی در دریا و در شوی تا گوہر یابی جان
را در باز اگر عداقتی تیر یار ہدف شو اگر دوستی حق خواہی رہبر طلب کن تا برہ شوی اگر عاشق یک
سودا کن تا سود مکنی خود را مباحث تا خواہ نباشی اندیشہ بیہیہ اذ دل و دکن تا پریشان نشوی خود پسند

مباش تا پسند شوی در مالایع مشو تا زیان نکنی گفت را شنوا باش یا استوار مانی نفس را استوار مدار که در وقت
است پناه بحق جو تا خلاص یابی مدح کس ممکن تا عاقبت نمیدانی پناه حق گیر تا از شیطان برهی و وقت
در یاب اگر مرا فی تقدیر باش تا تلاشی قطع را از دل بردار تا محتاج نگردی حاجت بجز حق مدار حاجت
بر آید با گم شدگان منشین مگر که گم شوی پاس انفاس دار اگر بیداری دینار در یاب اگر بشیاری
لبقا حق خرید کن که حق خرید از آن به حال بارب باش تا ده یابی یا دوست چندان کن تا خود را فراموش کنی تا کار
باز یکن تا در زیان نیفتی از هر چه در دست داری بجز حق ندهی تا در حق نیفتی یا کار را امروز بفر و احوالت ممکن تا بحسرت غایت وقت
کار در یاب تا کار و ساخته گردد سر هر چیزی نگاهدار تا در فتنه نیفتی بیگانگان را درون نگزار اگر غیرت داری
بسوی حق مگر جز تا دشمن خلاص یابی دل بهر اندیشه مبتلا کن تا در غایت یک همت کن تا جمعیت یابی علم
تا دانی بخواه اگر دانی خود را گنگ ساز تا اگر گردی شب بیدار باش تا بوی محبت یابی نفس را در کار و داناتا
در کار ندارد و در حال صل کن تا در مان یابی و دست از گدائی بردار اگر چه گنجها داری از عیب مردمان چشم
بپوش تا عیب را مشاهده کنی رنج بادی به اختیار کن تا به کعبه برسی راز خود با کسی مگو تا گنج اسرار
مردی زیان کس بیندیش اگر سود خواهی بیکس باش تا بیکس نه شوی بخود باش چون با حق باشی محبت
با نیکان کن تا در غایت از همه بیگانه شو اگر بگانه خاموش باش تا برهی کار خود پنهان دار تا قیمت گیر باد
دوست خدا را شناسی کن تا عاقبت سود کنی یا هیچ چیز قرار گیر اگر محبت داری سود و زیان خود نمیدانی
از آن سبب پریشانی دل بدست آرد اگر میتوانی خود را بجای مبر تا بجای برسی خود را قطره خود دان
اگر چه دریایی با کدایان به نشین اگر چه باد شایه و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین فقط

و

تمت

این دور قریب که از دستخط خاص حضرت شیخ اجل حضرت دهلوی قاری مد نظر رسید بر رعایت نسخ مکتوبات به کادیمتاریجا ثبت کرده شد

مکتوب شصت و نهم

عاقبت بخیر باد هر چند میخواهم که چیزی آن دل بند نویسم حیران میشوم که چه نویسم جز دعای خیر دارین که نصیب باد احوال این فقیر نجیب
معلوم ایشان است و محال آن آ نیست که الحمد لله علی کل حال و نعوذ بالله من حال اهل الان تغییرات و تبدیلات که در احوال خلق حادث
است معلوم شریف است آرزو میکردم که کاشکلی بن مقلد که در تقاضای سر بودند اگر چند روز در غیبت می بود ندیدی شده حیرانم

خیریت شما مطلوب است ہر جا کہ باشد از جانب میان نور الحق ہم خطہا می آید کہ جامع شکر و شکر است س از ان یاد دل لہ نام
 شکر لیت شکایت نہ شکر از حق است و از نفس خود شکایت نہ الہم کل الحمد و الیک الشکر و یک المستعان بار
 آنچه متوقع است آن است کہ از دعائے بقائے ایمان و حسن و قبح نامہ غرضی خالی نباشند و اسحاقیہ بالخیبر

مکتوب ہفتاد و ہم

سہ درو کہ غم کو تہ بکاہ افتادہ است بہ مستوق دل مورچہ ماہ افتادہ است بہ این واقعہ بہت براہ افتادہ است بہ درویش
 بشق بادشاہ افتادہ است بہ چہ گوید و چہ نویسید کہ بزرگان چیزی نگذاشتہ اند کہ حاجت بگفتن و نوشتن ادا نہ باشد کس باید
 کہ از یاد اند و کار بند بر سر فقیر بار یا افتادہ است کہ جزو سہ تعالیٰ آن و شوری با نتواند آسان کرد در دنیا و لا حیلنا
 مَا لَا طَائِفَ لَنَا بِهِ طَوَّاعُ عَدَاوَتِهِمْ نَسَاؤُا رَحْمَتَا أَنْتَ مَوْلَانَا كَا لَعَمْرُائَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ عَابَتْ
 بخیر یا یقین آن نوزند باشد کہ من ترادوست میدام و از نیکیان می شمارم حق سبحانہ تعالیٰ نماز نیکی ہای دین و دنیا بقصد وقت تو گرو اند
 دعا و نیست کہ از جہا آفات و بیایات محفوظ دارا و بجمع کرامات و برکات مخلوق گردانید زیادہ برین طاقت نوشتن ندام شمارا و کار
 شمار انجا سپردیم و السلام و فرزند دیندیجان سپو ند محمد علی ہم را فرستادم تا کہ چند گاہ دیدہ کہماں و کمال او بدشن گردانند فقط۔

خاتمہ الطبع اول و قطعات تاریخ یکیکہ خامہ صاحب الشرف قیصر منشی محمد عبدالعزیز صاحب خزندہ لعلہ جناب الک مطبع سلطنتی
 الحمد للہ و المنة کہ درین ایام سعادت فرجانی اخبار الاخبار المصنعة عالم و فاضل بیکانہ و وی محمد عبد الحق محدث قدس سرہ کہ در تحقیق
 آیات و تدقیق معانی و مبانی مہیات بہ نظریہ عجم الممال است۔ و بار ہا در مہینہ مختلفہ مشہور شدہ بدین تاخرین اولی البصار
 گردیدہ۔ اما از مہر کثرت افتادہ بہ بیگاہ طبع شائقین ہی آسودہ۔ و ریوہ بفرمایش بعضی جناب محب حکم جناب دلدہ ماجدہ طہم اعلیٰ
 مستحسین ہا برین علم و فن چندین نسخ مطبوعہ قدیم و جدید متفرع فرمودہ بہ تصحیح اعلیٰ طبع پرہ۔ نوشتند و در صحت و قناعت و محنت
 دہ سال ازین عہدہ برآمدند بحدہ اللہ کہ اکنون بہ تصحیح تمام در مطبع مجتہبی زہر حسن تمام و در کشیدہ بہند از جن رسے بیضا صفا
 مینظر مطبع مزبور بر حاشیہ اخبار الاخبار کتاب اسکا تہرب و الرسائل کہ ہم مصنفہ مولانا کے محدث مخفوز است بخیر
 کتابت و درآمدہ گویا طرائس معانی و مبانی درو بہ صفت لستہ اند بہ دل بردن شائقین علوم و فنون از مقام ناز برجستہ
 ہا تا کہ در تصحیح مکاتیب شیخ بہچنان اعتنا و در تصحیح و رفع اعاط بکار رفتہ کہ در اخبار الاخبار بحسن خط و کتابت خوشنویسان
 بکثرت ازمان حسن صوری و معنوی ہر دو کتیبہ و بالا آمدہ۔ امید کہ قبول تمام و مشرف پسند خاص و عام بکامد انشاء اللہ تعالیٰ
 بشرب العالین و الصلوٰۃ السلام علی رسولہ الامین و علی آلہ و صحبہ و علی جمع الاولیاء و الاخبار جمعین۔

و لہ تصحیح تاریخ طبع سلطنتی
 بچشم کاتب قدس بطور روشن و کتب علم و خوش نوشت یک حکمہ و طبع گشتہ بوی نوشتہ شد تاریخ پڑہ آبدارہ و گوہر بسفہ در سلکے

در ایام اندویش رخ علم و فقاے در شہر خاست استند و بحسن خطہ طبع صاف و روشن بہ تجلی کردہ است اخبار اخبار
 ز فیض او بیا الکتاب ابدال ہا ہای نسخہ موشد ز الزامہ بوقت گفتہ شد تاریخ خط طبعش بہ تعالیٰ اللہ ہے و بلسے شہر ہوا

چند جدید مطبوعات کتب خانہ رحیمیت دیوبند یوپی

نام کتاب	زبان و فن کتاب	قیمت عام	نام کتاب	زبان و فن کتاب	قیمت عام
ابن ماجہ شریف ثلاث سنہ ۱۹۲۷ء	عربی حدیث	۳۰	مسلم الشیخ مسہ حاشیہ	عربی اصول	۳۰
عشتی بجواشی جدیدہ			تعلیق المنوت کلاں ۱۹۲۱ء	عربی فقہ	۳۰
اصلاح الرسوم محشی و مدلل	فقہ اردو	۳۰	مراح الارواح محشی	عربی حرف	۳۰
العرف الشدی علی جانہ الترمذی	عربی حدیث	۳۰	تاجول محشی مطابق مجتبیٰ	عربی منطق	۳۰
از علامہ انور شاہ صاحب			نفع المفق و السائل	عربی اصول فقہ	۳۰
الفوز الکبیر فارسی اصلی	اصول فقہ فارسی	۳۰	از حضرت مولانا عبدالحی صاحب	عربی	۳۰
از شاہ ولی اللہ صاحب			فتاویٰ عزیزی فارسی حصہ اول	فارسی	۳۰
حسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق ج ۱	فقہ اردو	۳۰	فیض سبحانی	اردو	۳۰
ہوئی تقیہ کتب کا طبع ہوئی ہے			اخبار الاخبار	فارسی	۳۰
الفاروق از علامہ شبلی	اردو تاریخ	۳۰	احوال الصادقین نے حکایات العالمین	اردو قصص	۳۰
ایضاح الحواشی شرح	اردو	۳۰	اغلاط العوام فی باب الاحکام	اردو فقہ	۳۰
اردو شرح مائتہ عامل	عربی نحو	۳۰	اشراق نوری ترجمہ قدوسی		۳۰
امداد الفقہاء فی توضیح الابیض	اردو فقہ	۳۰	انور الدشذی توفیر ترمذی شریف	اردو	۳۰
از شاہ اسماعیل شہید	و تصوف	۳۰	از شیخ الہند	عربی حدیث	۳۰
تحریر سنیت کافیہ کی مشہور	مخوبے	۳۰	بہشتی زیور مختلف المصص جو		۳۰
معروف عربی شرح			جدید مکمل و مدلل بہشتی زیور	اردو فقہ	۳۰
تہذیب العقائد شرح اردو	اردو عربی	۳۰	سے جو بنے لکیر تیار کیا گیا ہے	غیرہ	۳۰
شرح عقائد نسفی	عقائد	۳۰	گو یا کہ اس بہشتی زیور کا خط		۳۰
صلوۃ الرحمن ترجمہ نیت المصلیٰ	اردو فقہ	۳۰	بعینہ مدلل کا ہے		۳۰
قال قول مطابق مجتبیٰ	عربی منطق	۳۰	تاریخ الخلفاء	تاریخ	۳۰
کنز الدقائق خورد محشی	فقہ عربی	۳۰	از علامہ سیوطی مشہور کتاب	عربی	۳۰
گیری شرح نیت المصلیٰ	عربی فقہ	۳۰	تذیر الناس		۳۰
کتاب العرف از حافظ	عربی اردو حرف	۳۰	از مولانا محمد قاسم	اردو	۳۰
عبدالرحمن امرتسرے			صاحب		۳۰

